قواعد زبانِ قرآن

مُرتّب:

پروفیسر خلیلُ الرحمٰن چشتی حفظہ اللہ

جلد دوم



یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لیے، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ تعلیم یافتہ افراد کو فہمِ قرآن میں مدد مل سکے۔

الاحسان

قواعدِ زبانِ قرآن

(حصہ دوم)

خلیل الرحمٰن چشتی

House # 1, Street # 15A,
E-11/4, Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455
051-22 22 466

Email:khaleelchishti@yahoo.com

نام کتاب	:	قواعدِ زبانِ قرآن (حصۂ دوم)
مرتب	:	خلیل الرحمٰن چشتی
کمپوزر	:	محمد وقاص، محمد ایاز
چھٹا ایڈیشن	:	نومبر 2011ء (قلمی کتابت پر مشتمل پہلا ایڈیشن)
صفحات	:	830
قیمت	:	-/1000 روپے
طابع	:	المکتبہ السلفیۃ، 31 شیش محل روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ

1۔ خلیل الرحمٰن چشتی E-11/4، اسلام آباد فون نمبر:0300-55-60-900

2۔ ادارۂ منشوراتِ اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔
فون نمبر: 042-378 40 584

3- دار المکتبہ السلفیۃ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون نمبرز
042-3724-4404,3736-1506,0333-433-4804,0324-433-6126

4- ادارۂ معارف اسلامی، D-35، Block 5، فیڈرل B ایریا، کراچی۔
فون نمبر: 021-3634- 9840 , 0307-235 8829

5- مکتبہ تحریک محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، پاکستان۔ فون نمبر:051-453 5334

ہماری آرزو

قرآن وسنت کی خالص، ٹھوس، مستند اور اساسی تعلیمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس کے ذریعے، تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانا ہماری آرزو ہے۔

قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے لیے ایسی آسان اور عام فہم کتابیں مرتب کرنا ہمارا ہدف ہے، جن سے جدید تعلیم یافتہ ذہین افراد کم عرصے میں دینِ اسلام کو اس کے اصلی مصادر اور ماخذ تک رسائی کے ذریعے سمجھ سکیں اور دنیا کو سمجھا سکیں۔

ہمارا مقصد عربی کی ایسی استطاعت پیدا کرنا ہے کہ انسان قرآن وسنت کو اس کی اپنی اصلی زبان میں راست سمجھنے اور مختلف تفاسیر سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اُصولِ تفسیر، اُصولِ حدیث اور اُصولِ فقہ کا فہم حاصل کر کے غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

اُمید کی جا سکتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مختلف کورسز کے ذریعے اپنی فکری اور عملی تربیت کر کے دعوت دین کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے گا اور اسلامی تعلیماتِ اخوت سے لسانی، نسلی، صوبائی اور دیگر گروہی تعصبات کا خاتمہ کر کے، باہمی اسلامی رواداری اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

فہرستِ مضامین حصّۂ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔

اَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو، جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالب علم ہے، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ 'قواعدِ زبان قرآن' (حصہ اول) کے نام سے، عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتب کر سکے، جس میں اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ قرآنی مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا احسان بے پایاں ہے کہ اس نے حصۂ اول کو، تعلیم یافتہ طبقے میں قبولیت عطا فرمائی۔ دو سالوں کے اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

لیجیے! اب اس کا دوسرا حصہ، حاضر خدمت ہے۔ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مارچ ۲۰۰۰ء سے پہلے، اس کتاب کا مرتب کیا جانا ممکن ہے، لیکن اپنے نوٹس کو جب کتابی شکل دینے کی نوبت آئی اور فہرست مرتب کی گئی، تو معلوم ہوا کہ منزل بہت دور ہے۔ اس عرصے میں توجہ 'الفوز الکبیر' کی شرح پر بھی مرکوز رہی، چنانچہ کام بہت آہستہ آہستہ آگے

بڑھتا رہا۔ میری عادت ہے کہ جب تک خود مطمئن نہ ہو جاؤں، اشاعت پسند نہیں کرتا اور نقد و اصلاح کے لیے ہمیشہ اپنے آپ کو مستعد رکھتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه دوسرا حصہ اب جس مرحلے تک پہنچا ہے، اس پر مجھے بہت حد تک شرحِ صدر ہے۔ اس لیے اشاعت کے لیے روانہ کیا جا رہا ہے۔ اصلاح، تحسین و تزئین کی ضرورت باقی رہے گی، جس کی تکمیل ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہو جائے گی۔

افسوس ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر مسودے کو استاذ محترم مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی تک نہیں پہنچایا جا سکا، مولانا کو علمِ نحو سے والہانہ لگاؤ ہے۔ اس موضوع پر جو بھی نئی یا پرانی کتاب بازار میں دستیاب ہوتی ہے، مولانا کسی طرح اسے خرید لیتے ہیں اور مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں، لیکن الحمدللہ اس کی تلافی، دیگر بزرگوں کی اصلاح سے ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا عبداللہ کھوسو صاحب قبلہ، مہتمم مدرسہ سراج العلوم، اللہ آباد کنشمور، ضلع جیکب آباد، سندھ نے (جو ایک صاحبِ ذوق مطالعہ عالمِ دین ہیں اور چھوٹوں کے لیے حد درجہ شفیق واقع ہوئے ہیں) حسبِ سابق، اول تا آخر مسودے کا جائزہ لے کر اصلاح فرمائی ہے اور ترتیب کے سلسلے میں بھی بعض مفید مشورے دیے ہیں، جن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ، مدرس تفسیر و حدیث، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بھی، جنہیں تدریسِ صرف و نحو کا دیرینہ تجربہ حاصل ہے، حسبِ سابق ساری کتاب کا جائزہ لے کر، نہ صرف اصلاح فرمائی، تقریظ لکھی بلکہ مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو، دین و دنیا کی بہترین نعمتیں نصیب فرمائے۔

قواعدِ زبانِ قرآن کا یہ دوسرا حصہ، جو نسبتاً (Advanced Studies) اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے، صرف اس شخص کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے، جو حصہ اول کو اچھی طرح پڑھ کر

ہضم کر چکا ہو، اس کی تمام مشقیں مکمل کر چکا ہو اور کتاب کا دو تین بار دورہ کر کے تمام بنیادی اصولوں کو ذہن نشین کر چکا ہو۔

الفوز اکیڈمی کے تحت، جب بھی پہلا حصہ پڑھایا گیا، ہمارا ہمیشہ یہ اصول واہتمام رہا ہے کہ پہلے ایک ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر ہو اور پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے کا کلاس ورک، جس میں مشقوں کی تکمیل ہوتی ہو، استاد ہر شخص کی کاپی چیک کرتا ہو اور غلطیوں کی اصلاح کرتا ہو۔ کورس کے عرصہ میں دو تین امتحان لیے جاتے ہیں۔ امتحان کا طریقہ بھی ہمارے ہاں مختلف ہے۔ سارے امتحان مفتوح (Open Book) ہوتے ہیں، جس میں طالبِ علم کو کتابیں کھول کر دیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔ جو پڑھایا جاتا ہے وہ من وعن نہیں پوچھا جاتا، بلکہ پڑھائے گئے اصولوں کی روشنی میں، نئے سوالات کیے جاتے ہیں۔ رٹنے والے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں، قاعدہ سمجھ کر ذہن نشین کرنے والے، سرخرو ہوتے ہیں۔

تجربے نے ہمیں یہ بات بھی سکھائی ہے کہ جو شرکاء کلاس ورک نہیں کرتے، وہ زیادہ دیر تک، کلاس کے ساتھ چل نہیں پاتے۔

یہ کتاب، ناچیز نے، جدید تعلیم یافتہ افراد کے لیے مرتب کی ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ پیشِ نظر نہیں رہے ہیں۔ البتہ جب بعض بزرگوں نے از راہِ محبت اسے دینی طلبہ اور صرف ونحو کے مدرسین کے لیے بھی مفید قرار دیا تو مرتب نے اسے فیضانِ الٰہی سمجھا، اور یہ بات، مرتب کے لیے ایک خوشگوار حیرت کا سبب بنی۔

مغلیہ سلطنت کی سرکاری زبان، فارسی رہی ہے۔ سلطنت کی ساری مشینری اور بیوروکریسی عربی اور فارسی سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے پہلے فارسی پڑھائی جاتی، فارسی میں لکھے گئے منظوم عربی قواعد پڑھائے جاتے، بلکہ رٹائے جاتے اور پھر ان کی شرح پڑھائی جاتی۔ علمائے کرام، طب یونانی کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ حاصل کرتے، وہ مسلمانوں کے

علاوہ، غیر مسلموں کا، بھی جسمانی اور روحانی علاج کرتے۔ معاشی اعتبار سے وہ خود کفیل تھے۔ معاشرے کے باعزت، متقی، صاحبِ حیثیت اور صاحبِ اقتدار شہری۔

۱۸۳۲ء اور ۱۸۵۷ء کے سانحاتِ عظیمہ کے بعد ۱۸۵۸ء میں، جب انگریزوں نے باضابطہ طور پر اپنی حکومت قائم کر لی، تو انہیں ایک ایسی انتظامی مشینری اور بیوروکریسی کی ضرورت پڑی، جو حکومت کی وفادار بھی ہو اور جو عوام الناس اور حکومت کے درمیان ایک پل کا کام بھی انجام دے سکے۔ چنانچہ انگریزی مدارس کھولے گئے۔ لوگوں کو ولایت جانے کی ترغیب ملی۔ کالج کھلے، یونیورسٹیاں کھلیں، جس کے نتیجے میں، جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے آفاق روشن ہوئے، وہیں سود پر مشتمل سرمایہ دارانہ نظام کے لیے غلام تیار کیے جانے لگے۔

۱۸۵۸ء سے ۱۹۴۷ء تک کے ۹۰ سالوں میں، مسلمانوں کا معاشرہ جس فکری انتشار سے دوچار رہا، اس کی المناک داستان، کسی بُت کدے میں بیاں کروں تو صنم بھی کہہ اٹھے ہری ہری۔

گذشتہ دو تین سال میں، سائنس اور ٹیکنالوجی نے مغرب کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف دنیا کی تجارت پر قابض ہو چکے ہیں، بلکہ فوجی اور عسکری اعتبار سے بھی انہیں ایک گُنا برتری حاصل ہو چکی ہے۔ بقیہ ساری دنیا کے لیے گویا ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس میدان میں اس کی اندھی تقلید کرے۔

مغربی استعمار اپنے جلو میں، اپنی تہذیب اور اپنا تعلیمی اور اقتصادی نظام بھی ساتھ لے آیا۔ بنک کھل گئے۔ Multi-national Companies اور غیر سرکاری ادارے (NGOs) آباد ہوئے۔ سول سروس کے لیے نئے ادارے بنے۔ علماء کے لیے انتظامی مشنری کا حصہ بننا اب ممکن نہ تھا۔ فوجی سروس کے لیے نئے ضابطے تھے۔ فارسی اور عربی پڑھے ہوئے علماء کے لیے، یہاں کیا گنجائش ہو سکتی تھی؟ نئے اقتصادی سودی اداروں سے خود ان کی کیا دلچسپی ہو سکتی تھی؟ طب کے میدان میں، حکمتِ یونانی کی جگہ ایلوپیتھک نے لے لی۔

ایک صدی کے اندر اندر یہ تبدیلی، اس طرح رونما ہوئی کہ قرآن وسنت کے نبض شناس، اپنی حیثیت، منصب، دولت، عزت اور اقتدار سے محروم کردیے گئے اور ان کا کردار مسجد ومحراب نماز پنجگانہ، نکاح، تراویح اور جنازے تک محدود کردیا گیا اور جدید تعلیم یافتہ طبقے نے قیادت کی ذمہ داری سنبھال لی۔

ذرا آج کے معاشرے کا جائزہ لیجیے۔ ۷۵٪ فیصد آبادی ناخواندہ۔ سب سے زیادہ ذہین طلبہ، جو ۷۰٪ فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں، وہ میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باوقار اور نفع بخش پیشے ہیں۔ انتظامی اور فوجی عہدے وہی حاصل کرسکتے ہیں، جو سول سروس کا امتحان پاس کریں اور کمیشن حاصل کریں۔ تعلیم کا مقصد، بنیادی طور پر، بہتر روزگار اور بہتر معیارِ زندگی کا حصول بن گیا ہے۔ ایک جم غفیر، کمپیوٹر سے متعلق علوم (Information Technology) کی طرف دوڑ رہا ہے۔ او لیول اور اے لیول (O & A Level) کی بھی دھوم ہے، یعنی ثانوی تعلیم تک وہی معتبر ہے، جس کی سند برطانیہ اور امریکہ دے۔ یہ سب تو قابلِ برداشت ہے، لیکن خدا کے ان بندوں پر سب سے بڑا ظلم یہ ہورہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علم اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے علم سے محروم کردیے جارہے ہیں اور اس زبان کی تعلیم سے ناآشنا رکھے جارہے ہیں، جو ہماری ابدی فلاح کی ضامن ہے۔ آج ہمارے ہاں انگریزی میڈیم اسکول ہیں، مشنری اسکول ہیں، اردو میڈیم اسکول ہیں، فوجی کیڈٹ کالج ہیں، دینی مدارس ہیں، ان سے نکلنے والا مال (Product) بھی بہت مختلف ہے۔ آج ہمارے اردو میڈیم اسکول صرف اس لیے ہیں کہ انتظامی مشینری کے لیے، چپڑاسی اور کلرک پیدا کیے جاسکیں۔ تعلیم کا یہ بنیادی ہمہ جہتی ڈھانچہ وحدتِ فکری عطا کرنے سے قاصر ہے۔

ان حالات میں بھی، ہمارے بعض بزرگ، ابھی تک اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ چار

پانچ سو سال پرانے نظامِ تعلیم کے ذریعے، متبادل اسلامی قیادت مہیا اور اسلامی انقلاب کے لیے افراد تیار کر رہے ہیں، جبکہ عام آدمی انہیں قیادت کا اہل نہیں سمجھتا۔ دینی اور شرعی علوم کے داعی اور مبلغ کی حیثیت سے ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور بے لاگ جائزہ لینا چاہیے کہ اس منقسم و منتشر معاشرے کی اسلامی اصلاح کے لیے، وقت اور حالات کے مطابق کیا لائحہ عمل بہترین ہو سکتا ہے۔

علماء اور مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے درمیان، ایک خلیج پیدا کر دی گئی ہے۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ اس خلیج کو پاٹنے ہی میں، اُمتِ مسلمہ کا مفاد پوشیدہ ہے۔ جو واردات ۱۵۰۔ ۱۰۰ سال پہلے برصغیر ہند و پاک پر گزری، وہ گزشتہ ۴۰۔ ۳۰ سال سے دیگر اسلامی ممالک، بالخصوص شرقِ اوسط میں جاری و ساری ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے تعلیم یافتہ افراد کی کھیپ کی کھیپ، جدید علوم کے حصول کے لیے مغرب جا رہی ہے۔ عالمِ اسلام میں اسلامیت اور مغربیت کی ایک نئی کشمکش برپا ہو رہی ہے۔ پرانے نظامِ تعلیم کی جگہ ہر ملک میں، متفرق اور منتشر نظام ہائے تعلیم بہ یک وقت رائج ہو رہے ہیں۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمان، تقریباً ساٹھ آزاد مملکتیں رکھنے، تیل کی دولت سے مالا مال ہونے، ایٹمی قوت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانے اور ایک ارب کی آبادی رکھنے کے باوجود، جھاگ کی مانند ہیں۔ افغانستان میں طالبان پر ناروا ظلم آپ نے دیکھا، کشمیر اور فلسطین میں ہر روز کئی مسلمانوں کا قتل آپ دیکھ رہے ہیں۔ خونِ مسلم کی ارزانی کا مشاہدہ آپ کر رہے ہیں۔ مسلم معاشرہ، انتشار کا شکار ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے ناآشنائی نے، انہیں ایک نئے قسم کے نفاق سے دوچار کر دیا ہے۔ چشمِ فلک نے غالباً ایسا برا زمانہ کبھی نہیں دیکھا۔ ایسے میں قرآن و سنت اور قیادت کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے

کی دو تدبیریں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ قرآن وسنت کا علم رکھنے والوں کو، قیادت تک پہنچایا جائے۔

۲۔ قیادت تک، قرآن وسنت کے علم کو پہنچایا جائے۔

(قواعدِ زبان قرآن کی ہماری اس کوشش کو، دوسری تدبیر کا مقدمہ سمجھ لیجئے۔

یہ بات باعثِ طمانیت ہے، کہ ایک طرف دینی مدارس کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے اور دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقے کا ایک بڑا حصہ بھی، قرآن وسنت کی اصل اور مستند تعلیمات کو، اس کی اپنی اصلی اور اساسی زبان میں سیکھنا چاہتا ہے اور اس طبقے سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیں فکری انتشار اور عصری نفاق سے نجات دلا کر، ایک وحدتِ فکری پر مشتمل معاشرہ (Homogenous Islamic Society) کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرے گا، جو اپنے فروع میں کتنا ہی ہمہ رنگ کیوں نہ ہو۔

برصغیر کے موجودہ مسلمانوں کی عربی تعلیم کے لیے، اب فارسی کے وسیلے کی ضرورت اور حاجت باقی نہیں رہی، اب قرآن فہمی اور حدیث فہمی کا انحصار، فارسی پر موقوف نہیں رہا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ ہمارے علماء نے اردو زبان میں صرف ونحو کی بے شمار کتابیں تصنیف کر کے ہماری مشکل آسان کر دی ہے۔

اس کتاب میں، مرتب کا ذاتی کام کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ یہ پچھلے علماء کے کام کی ترتیبِ جدید اور تزئین وتحسین نو ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے، میں نے ایک مثال پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ کئی مثالیں دی ہیں اور زیادہ تر قرآن سے دی ہیں۔ میرے پیشِ نظر وہ بالغ، ذہین اور تعلیم یافتہ افراد ہیں، جو ستم ظریفی نظامِ تعلیم کا شکار ہو کر، قرآن وسنت کی زبان سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ اور علماء سے بدگمان ہونے لگے ہیں۔ میری خواہش یہی ہے کہ علماء پر ان کا اعتماد بحال ہو اور اس طبقے سے، ان کا رابطہ استوار ہو۔

اجتماعی اعتصام بحبل اللہ کے حکم کی پیروی، قرآن کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی ہو سکتی ہے۔ اس امت کی نشاۃ ثانیہ، پیروئ قرآن ہی سے مشروط ہے، جس کی خبر ہادئ برحق نے اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ سے دی ہے۔

جو حضرات قواعدِ زبانِ قرآن سے کما حقہٗ استفادہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکیڈمی کے زیرِ اہتمام کسی کورس میں باقاعدہ شرکت کریں۔ لیکن اگر وہ کسی ایسی جگہ ہوں، جہاں سے ان کے لیے شرکت، دشوار ہو تو پھر ان کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے صاحبِ علم کو تلاش کریں جو صَرف و نحو پڑھانے کا عملی تجربہ رکھتا ہو اور ان کی موجودگی میں اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بڑے مضامین کی بہت حد تک تسہیل کر دی گئی ہے اور مثالوں کی کثرت سے بات پوری طرح کھول دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن استاد کی ضرورت بہرحال باقی اور جگہ خالی رہتی ہے۔

کتاب میں جا بجا انگریزی مترادفات درج کیے گئے ہیں، اس سے کوئی انگریزی سے مرعوبیت کا گمان نہ کر بیٹھے، بلکہ میں نے اپنے سامعین، قارئین اور متعلمین کے تعلیمی پس منظر کو سامنے رکھا ہے۔

دوسرے حصّے کی خصوصیات

۱۔ اسمِ غیر منصرف کے اعراب کی بحث، بہت مشکل گردانی جاتی ہے۔ الحمدللہ اسے آپ یہاں بہت آسان اور قرآنی مثالوں سے مزین پائیں گے۔

۲۔ توابع، ظروف اور اسماء الافعال کے مباحث بھی خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مقام کی مناسبت سے جملوں کی تحلیل کر دی گئی ہے، تاکہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جائے۔

۳۔ اسمیہ اور فعلیہ جملوں میں تقدیم وتاخیر اور حذف کی بحث بھی آپ یہاں مفصل پائیں گے۔

۴۔ صَرف کی عام کتابوں کے برعکس (جہاں فعل مجرد کی تو تفصیل بہت پائی جاتی ہے، لیکن

فعلِ مزید کا ذکر، محض سرسری ہوتا ہے) یہاں آپ کو فعلِ مزید کے تمام ابواب اور ان کی تمام قسموں کی مثالیں اور مشقیں ملیں گی اور حسبِ دستور زیادہ تر قرآنی مثالیں ملیں گی۔

۵۔ حروف کی بحث میں، اگرچہ دیگر کئی کتب سے بھی مدد لی گئی ہے، لیکن میں نے زیادہ تر انحصار 'الاتقان' اور 'جلالین' پر کیا ہے۔ جرجانیؒ کی تقریباً تمام مثالیں شامل کر لی۔ آخری مرحلے میں میرے ایک بزرگ نے، حوالہ جات کے نہ ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان شاء اللہ اس کا تدارک، اگلے کسی ایڈیشن میں کر لیا جائے گا۔

پہلی جلد کے سلسلے میں، بزرگوں اور دوستوں نے جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ نئے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر لی گئی ہے، البتہ

۱۔ ترتیب میں زیادہ ردوبدل نہیں کیا گیا ہے، اگرچہ صرفی مباحث، نحوی مباحث میں خلط ملط ہوگئے ہیں۔ میرے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ، بالغ مبتدی ہیں، اس لیے ترتیب میں پہلے مفرد الفاظ ہیں، پھر مرکبات ہیں، اور پھر جملے۔

۲۔ عام قاعدے کے خلاف، فعل کے بجائے اسم سے ابتدا کی گئی ہے، اور یہی انداز اسباق النحو (مولانا فراہیؒ) کا ہے۔

۳۔ کتاب کی ضخامت ایک تہائی کی جا سکتی ہے، اگر ہر اصول کے بعد صرف ایک مثال پر اکتفاء کر کے بقیہ مثالوں کو حذف کر دیا جائے اور تمرینات (مشقوں) کو بھی مختصر کیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ ہمارے ہاں کلاس ورک کروایا جاتا ہے، اس لیے اسے بھی نہیں چھیڑا گیا۔

ارادہ ہے کہ مشقوں کو الگ سے ایک ورک بک میں شائع کیا جائے اور دونوں جلدوں کو (صرف، نحو اور حروف پر مشتمل) تین حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ شائع کیا جائے، اس طرح ضخامت کے بارے میں، شکایات کا ازالہ ممکن ہو سکے گا۔

قواعدِ زبانِ قرآن حصّہ اول اور حصہ دوم کی تکمیل کے بعد، علومِ قرآن اور فہمِ قرآن کے

دروازے آپ کے لیے وا ہو گئے ہیں۔ اب آپ ہیں، آپ کا شوق ہے اور قرآن و سنت کا بحرِ ناپیدا کنار۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد، قرآن مجید کی مختلف تفسیروں کو سمجھنے کا بہتر شعور حاصل ہو جائے گا۔

محترم استاد مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبۂ علومِ قرآن و سنت ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کا شکریہ ادا کرنا بھی لازمی ہے، جنہوں نے اس کتاب کا جائزہ لے کر، مفید مشورے دیے اور تقریظ عنایت فرمائی۔

اہلِ علم اور معلمین صرف و نحو سے خصوصی گذارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی سقم محسوس کریں، مرتب کو مطلع فرمائیں، اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

قارئین سے بھی گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں کوئی نکتہ، مبہم اور غیر واضح پائیں، مرتب کو آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے کھول دیا جائے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

الفوز اکیڈمی، سٹریٹ ۱۵، ۴/۱۱-E

اسلام آباد

یکم محرم ۱۴۲۳ھ

۱۶ مارچ ۲۰۰۲ء

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی، مدیر سہ ماہی 'تدبر قرآن' لاہور

محترم جناب خلیل الرحمٰن چشتی، ایک خاموش لیکن متحرک و بیدار مغز خادمِ قرآن ہیں۔انہوں نے درسِ قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غلغلہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیڑ جمع کرنے کے بجائے، قرآن مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے، وہ راہیں اختیار کیں، جو ہیں تو صبر آزما، لیکن تفہیم قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا، البتہ اگر چند ساتھی بھی استفادہ کی نیت سے، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں تو وہ کلام اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیم قرآن کی راہ کھولنے کے لیے، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے 'قواعد زبان قرآن' سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔کہا جا سکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعد عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے، جس میں طلبہ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود، زبان فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔اسی طرح صرف و نحو کی کتابیں، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں، اس نے قواعد کو مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے، ایک طرف قواعدِ زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں، اور طلبہ کو قلیل مدت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتب کرتے وقت، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا، جو زیرِ درس مسئلے کو،

نمایاں کر کے پیش کرتے، اور طالب علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب "قواعدِ زبانِ قرآن" کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعدِ زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت، بکثرت آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالبِ علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ فی الجملہ کلام اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔

اس وقت "قواعدِ زبانِ قرآن" کا حصہ دوم منظرِ عام پر آ رہا ہے، جو صرف و نحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر "حروف" زیرِ بحث آئے ہیں۔ خاصیاتِ ابوابِ فعل اور ثلاثی مزید فیہ کے تنوعات پر تو اتنی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث بہ آسانی گرفت میں آ جاتی ہے۔ ہر مبحث میں قرآنی استعمالات کی کثرت ہے۔

محترم چشتی صاحب اسی علمی کام پر اکتفا کر لیتے، تب بھی وہ اہلِ علم کی طرف سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر، ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتاب تیار کر دی، جو قرآن فہمی میں یقیناً مددگار ثابت ہو گی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے "الفوز اکیڈمی" قائم کی، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالبِ علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا عملی انطباق، اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا حصہ بنا دیتا ہے۔

اس کے بعد کے مراحل میں، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر، آیاتِ قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔

کام کرنے کا یہ نہج، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عرق ریزی اور جانفشانی، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔

محترم چشتی صاحب، اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ جو یقیناً ایک اعلیٰ وارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو، شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود

ادارہ تدبر قرآن وحدیث
رحمٰن سٹریٹ، مسلم کالونی
سمن آباد، لاہور ۵۴۵۰۰

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبہ علومِ قرآن وسنت، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

قرآنِ کریم کو پڑھنا، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور وفکر کے ساتھ تلاوت، دل و دماغ کے تمام دریچوں کو کھول دیتی ہے۔

قرآن میں غور وفکر نہ کرنے کو ہی، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری ہے:۔

(اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا) (محمد : ۲۴)

اس آیت میں، قرآن پر تدبر نہ کرنے کی کیفیت کو، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ہم قرآنِ کریم کو اُس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں، ترجمے کے ذریعے وہ چاشنی اور لذت محسوس ہی نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے برادرم خلیل الرحمٰن چشتی نے، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآنِ کریم سے لی ہیں۔ اس طرح طالبِ علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی، قواعد کو سمجھنے اور یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں کے ذریعے سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل، انگریزی زبان میں تحریر

کرنے سے، انگریزی دان طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گردانیں رٹانے کے بجائے، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔

مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد، اس کی افادیت واضح ہوگئی ہے اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہلِ علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد، اس کی علمی حیثیت میں دو چند اضافہ ہوگیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے، کہیں کوئی طالبِ علم ان دو ضخیم جلدوں کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اور قرآنِ کریم کے سمجھنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہوگئی ہے۔

یہی وہ ہدف ہے، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے یہ ہفت خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللّٰھُمَّ آمین

سہیل حسن

ادارۂ تحقیقات اسلامی

اِسلام آباد

تقریظ

قواعدِ زبانِ قرآن تفہیم عربی کے لیے ایک نادر کتاب

(حافظ محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی، ادارۂ معارفِ اسلامی، لاہور)

اللہ رب العالمین نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اسے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کے اعضاء و جوارح کو مناسب، متناسب، مفید، مستفید اور حصولِ علم کے قابل بنایا ہے۔ انفس و آفاق کے اس وسیع کارخانۂ قدرت میں معلومات جمع کرنے، علم حاصل کرنے، تحقیق و جستجو کے میدان میں اپنی جولانیاں دکھانے اور اس کائنات کو مسخر کرنے کے لیے انسان کی خداداد صلاحیتیں عطیہ اور نعمت بھی ہیں، اور آزمائش و جواب دہی کے منطقی مطالبے کی مقتضی بھی۔

علم حاصل کرنے کا اولین ذریعہ انسان کی قوتِ نطق اور زبان دانی ہے۔ دنیا کی ہر زبان کی اپنی خصوصیات ہیں، مگر اس سے انکار نہیں کہ ہر زبان اس کے بولنے والوں کے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا سب سے سیدھا، صاف اور انسب وسیلہ ہے۔ زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو اللہ رب العالمین نے اپنی آیات میں شمار کیا ہے۔ زبانوں کے وسیع و عریض سلسلے میں بعض زبانوں کو خصوصی امتیازی مقام حاصل ہے۔ ان میں سب سے ممتاز اور ارفع حیثیت زبانِ عربی کا مقدر ٹھہری کہ اس میں اللہ کا کلام اصلی صورت میں قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اسی زبان کو اہلِ جنت کی زبان بنائے جانے کی فضیلت حاصل ہوئی۔

عربی زبان ایک وسیع و عریض دنیا رکھتی ہے۔ اپنے قواعد و ضوابط، فصاحت و بلاغت اور بیان و اسلوب کے لحاظ سے بھی یہ انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے۔ دنیا کی زبانوں میں جس تیزی

کے ساتھ تغیر و تبدل ہوتا ہے، اس کے مقابلے میں یہ زبان، صدیوں سے، اپنی اصل اساس اور بنیادی خصوصیات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس کا "لسان القرآن" ہونا ہے۔ ہر زبان کے قواعد و گرامر کے کچھ منضبط اصول پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

دورِ جدید میں بعض ماہرین لسانیات نے عربی زبان کو تسہیل اور ابلاغ کو عام فہم اور سلیس بنانے میں بڑی قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ تمام علمائے لغت، قابلِ تحسین ہیں۔ اس عظیم الشان کہکشاں میں ایک چمکتا ہوا تارہ چند سال قبل نمودار ہوا اور اپنی محنت، مہارت، ذہانت اور شوق پرواز کی بدولت اس کہکشاں کا قابل قدر اور قابلِ فخر حصہ بن گیا۔ ہمارے عزیز دوست اور بھائی جناب خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کا پیشہ ورانہ میدان تو شجرکاری اور پودوں کی دنیا (ہارٹی کلچر) سے متعلق تھا۔ مگر اپنے ذوق اور قرآن و سنت سے شغف کے سبب وہ علمی موضوعات پر قلم اٹھانے والے کامیاب ادیب اور مصنف بن کر بھی اُبھرے۔

چشتی صاحب کی کئی کتابیں اہلِ علم و ہنر سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مگر ان کا قلمی شاہکار "قواعدِ زبانِ قرآن" ہے۔ یہ کتاب علومِ قرآنی اور عربی لغت کے شائقین کے لیے قطع نظر اس سے کہ وہ مبتدی ہیں یا منتہی، عام طلبہ ہیں یا مدرسین و علماء، یکساں مفید اور ایک بے بہا علمی خزانہ ہے۔ چشتی صاحب نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ ایک ایسا کام کیا ہے جو طویل مدت تک قواعدِ زبان عربی کے میدان میں بنیادی ماخذ قرار دیا جاتا رہے گا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد انہوں نے یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں مرتب کی۔ پہلی جلد کم و بیش ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ۲۰۰۹ء میں چھپی۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن چھپنے کو ہے۔ دوسری جلد تقریباً ۸۵۰ صفحات کو محیط ہے اور پہلی مرتبہ اپریل ۲۰۰۷ء میں منظر عام پر آئی۔ حروف و اسماء اور کلمات و افعال جو زبانِ عربی سیکھنے کے لیے بنیاد و اساس ہیں، قرآن مجید سے یوں اخذ کیے گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے غواص نے

بحرِ ذخار کی تہوں میں غوطہ زنی کا حق ادا کیا ہے۔ اور ہیرے، جواہر اور موتی تلاش کر کے صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیے ہیں۔

عربی زبان کو قرآن مجید سے سمجھنے کا یہ تصور میرے نزدیک علمی وفنی لحاظ سے بھی بڑا قابل قدر ہے۔ لیکن روحانی لحاظ سے اس میں کلامِ مجید کی وجہ سے جو ایک تقدس پایا جاتا ہے، اس سے بھی صرفِ نظر ممکن نہیں۔ میری مخلصانہ رائے ہے کہ کوئی ذہین طالب علم، ان کتابوں کو اپنے طور پر بھی پوری عرق ریزی سے پڑھ لے تو عربی زبان کے قواعد میں کبھی مات نہیں کھائے گا اور اگر کوئی جہاں دیدہ صاحبِ علم، عربی دان اس کتاب کی ورق گردانی کرے تو اس کی سعی بھی بارآور اور یقینی طور پر ثمر خیز ثابت ہوگی۔ ہر شخص اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ وقت نکال کر ان دو ضخیم کتابوں کو پڑھ سکے۔

جناب خلیل الرحمٰن چشتی باذوق بھی ہیں اور صاحبِ دل بھی، علم کے شائق بھی ہیں، اور عالم باعمل بھی۔ الفوز اکیڈمی کے زیر اہتمام انہوں نے جو عظیم الشان علمی و تربیتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں، ان سے یقیناً ملک و قوم کو گراں قدر فائدہ ہوگا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کو مزید ہمت عطا فرمائے اور وہ اپنے علمی منصوبوں کو جاری رکھ سکیں اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

قواعدِ زبان قرآن ہر لائبریری کی زینت بن جائے اور عربی زبان سے متعلق ہر شخص کی اس تک رسائی ہو جائے، تو یہ دورِ جدید میں امت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ہمارے ادارے کی لائبریری میں اس کتاب کی دستیابی طلبہ و طالبات اور تشنگانِ علم کے لیے ایک عظیم اثاثہ ثابت ہوا ہے۔

۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء — حافظ محمد ادریس

حوالہ نمبر: ۰۵/۱۱۱ — ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب
ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

برادرم خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے، قواعدِ زبان قرآن مرتب کرکے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کرلیا ہے۔ جس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں، وطنِ عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و خواتین میں، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیلِ قرآنی کی پیش گوئی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور سید قطب شہیدؒ نے کی تھی۔ اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔

اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآنِ کریم کے مطالب کو، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے، لیکن روایتی طرزِ تدریس لغتِ قرآن میں، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ زیرِ نظر کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دُور کرتے ہوئے، یہ انہیں براہِ راست قرآن کریم کی لغت کو، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ اگر ان جلدوں کو بغور کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کرلیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے، تو

کم سے کم عرصے میں ایک طالب علم، لغتِ قرآن سے آگاہی حاصل کرسکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں، شعبۂ عربی کے کسی اُستاد کے کرنے کا تھا، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا، جس کا تخصص، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش وزیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست　　　تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور طالبانِ قرآن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

انیس احمد

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا، اس کے قواعد (گرامر) کو سمجھ کر ازبر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہلِ علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی۔ فجزاھم اللہ عنا وعن سائرِ المسلمین

لیکن موجودہ دور میں، گرامر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشۂ عافیت سمجھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علومِ عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شرذِمَۃٌ قلیلۃ کے، بیشتر زبان کے آتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں۔

اس کمی کا تدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجالِ کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔

محترم مولانا خلیل الرحمٰن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور

شب و روز کی محنت سے "قواعدِ زبانِ قرآن" کے نام سے قواعد و انشاء کا مجموعہ مرتب کیا، جس میں خاص طور پر، قرآنی مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

میری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور طلبہ علومِ عربیہ و اسلامیہ کو بھرپور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد امیر نواز

مدرس التفسیر والحدیث جامعہ عربیہ، گوجرانوالہ

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

تقریظ

ڈاکٹر اسرار احمد
امیر تنظیم اسلامی
۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

قرآن اکیڈمی ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن
لاہور۔ پاکستان
فون : ۳۔۵۸۶۹۵۰۱

ارشادِ ربانی ہے :

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝
خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورۃ الرحمٰن)

ان تین آیات مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت گویائی، قوت بیان عطا فرمائی ہے اس کا بہترین مصرف قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ اسی بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ۔ (بخاری)

" تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے "
لیکن قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ) (الزخرف : ۳)

" کہ ہم نے اسے قرآن عربی بنا کر نازل فرمایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو "

لہٰذا قرآن مجید کے مفہوم تک رسائی کے لیے عربی دانی ضروری ہے، اور جن لوگوں کی مادری زبان عربی نہیں ہے، انہیں عربی زبان کی تحصیل کرنا ہوگی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ کسی دوسری زبان کا سیکھنا خاصا مشقت طلب کام ہوتا ہے۔ اس کام میں ممکنہ حد تک آسانی اور دلچسپی پیدا کرنے

کے لیے محترمی خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے "قواعدِ زبانِ قرآن" مرتب کرنے کا جو فریضہ انجام دیا ہے وہ میرے نزدیک بہت ہی لائق تحسین ہے۔ انہوں نے گویا عربی قواعد پر ایک انسائیکلو پیڈیا تیار کر دیا ہے، جو پڑھے لکھے طبقہ کے لیے خاص طور پر سہولت کا باعث ہو گا۔

یہ امر ہم سب کے لیے باعثِ مسرت ہے کہ حالیہ دور میں قرآن مجید کی جانب رجوع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کے علاوہ ملک بھر میں جا بجا عربی زبان اور ترجمہ قرآن کی تدریس کے مراکز قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ایک قابلِ ذکر تعداد اُن سے استفادہ کر رہی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذلک

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور انہیں قومی و ملکی سطح پر بالفعل نافذ کرنے کی بھی توفیق دے کہ ہم اسی ذوق و شوق کے ساتھ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے لیے کمربستہ ہو جائیں، جس ذوق و شوق کے ساتھ ہم عربی زبان سیکھنے اور قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد

۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

تعریفات

۱۔ عِلْمُ الصَّرف The Conjugation

صَرف وہ علم ہے، جس میں کلمے (یعنی (Word) یا لفظ) کے اندر تبدیلی کے اصول بتائے جاتے ہیں، یعنی یہ لفظی تَغَیُّرات کے علم کا نام ہے۔

مثلاً : لفظ عِلْمٌ سے بے شمار الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے عَالِمٌ ، مَعْلُومٌ ، مُتَعَلِّمٌ ، يَعْلَمُوْنَ ، تَعْلَمُوْنَ ، عُلُوْمٌ ، مُعَلِّمٌ

۲۔ عِلْمُ النَّحْو The syntax

۱۔ وہ علم ہے جس میں، الفاظ، کلمات (Word) اور کلام (Sentences) کو صحیح طور پر جوڑنے کے قواعد بتائے گئے ہوں۔

۲۔ وہ علم ہے جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملے بنانے کی ترکیب بتائی جاتی ہو۔

۳۔ علم نحو کے ذریعے اسماء کے آخری حصے یا آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی جملے میں، اسم کی حیثیت اور مقام کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً

کِتَابٌ ، کِتَابًا ، کِتَابٍ

اَلْکِتَابُ ، اَلْکِتَابَ ، اَلْکِتَابِ

نوٹ کیجیے کہ اوپر کی مثالوں میں آخری حرف (ب)، پر کہیں پیش ہے، کہیں زبر اور کہیں زیر اور کہیں ایک کے بجائے دو دو پیش، دو دو زبر اور دو دو زیر ہیں۔

۳۔ عِلْمُ الْبَیَانِ :

علم بیان، ایک مضمون کو نت نئے انداز سے مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی قدرت کا علم ہے

تاکہ مضمون زیادہ واضح، زیادہ دلکش ہو جائے اور بہت حد تک صحیح تصویر کشی ممکن ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تشبیہات، استعارات وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ عِلْمُ الْمَعَانِی :

علم معانی، کلام کو مقتضائے حال بنانے کی قدرت فراہم کرنے والا علم ہے۔ تاکہ کہنے والا، پڑھنے والے اور سننے والے کے حالات اور موضوع کلام کی مناسبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، مختلف اسالیب بیان کو اختیار کر لے۔ چنانچہ وہ کبھی انشاء، کبھی ایجاز، کبھی اطناب، کبھی فصل اور کبھی وصل سے کام لیتا ہے۔

۵۔ عِلْمُ الْبَدِیْع :

علم بدیع، کلام کے اندر صوری اور معنوی حسن لطافت پیدا کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ کلام لفظی اور معنوی اعتبار سے خوبصورت ہو کر زیادہ مؤثر بن سکے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک یہ علمِ معانی ہی کا ایک حصہ ہے۔

۶۔ عِلْمُ الْبَلَاغَۃ :

علم بیان، علم معانی اور علم بدیع، یہ تینوں علم بلاغت کا حصہ ہیں۔

> زبانوں کے بارے میں، یہ بنیادی بات ذہن میں رکھیے کہ پہلے زبانیں بنتی ہیں۔ اور پھر زبان کے مطابق، قواعد بنائے جاتے ہیں تاکہ غیر اہل زبان کو ایک اجنبی زبان کے سیکھنے میں سہولت ہو (قواعد کے مطابق، زبان نہیں بنائی جاتی) زبان کی صحت کا دار و مدار ''سماع'' پر ہوتا ہے۔

ایک دلچسپ لیکن قابل غور لطیفہ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

(ندوۃ العلماء لکھنؤ میں) ہم چند اساتذہ نے، جن میں مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ اور شیخ محمد العربی المراکشیؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، عربی زبان کی تعلیم کا دارالعلوم میں ایک نیا تجربہ شروع کیا تھا، جس میں صرف و نحو کی صرف مشق کرائی جاتی تھی، قواعد و اصطلاحات کا طلبہ پر بار نہیں ڈالا جاتا تھا، ایک دن سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ درجہ اول میں تشریف لے آئے، جہاں اس جماعت کا سبق ہو رہا تھا، اور مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ پڑھا رہے تھے سید (سلیمان ندویؒ) صاحب نے طلبہ سے کسی لفظ کی تعلیل پوچھی، طلبہ نے غالباً یہ لفظ بھی نہیں سنا تھا، وہ جواب نہیں دے سکے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے مولوی مسعود عالم صاحبؒ کی طرف دیکھا۔ انہوں نے کہا: صَرف کا گھنٹہ علی میاں (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) کے پاس ہے۔ میری طلبی ہوئی، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے فرمایا: کیوں صاحب! آپ نے ان طلبہ کو تعلیل نہیں سکھائی؟ میں نے کہا کہ تعلیل تو آسانی سے ان کو سکھائی جا سکتی ہے، مگر یہ ایک سوال کرتے ہیں، جس کا میرے پاس جواب نہیں، فرمایا: کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں جب ان سے کہتا ہوں کہ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا، واوَ متحرک ماقبل اس کا مفتوح، واؤ کو الف سے بدل دیا۔ قَالَ ہو گیا، تو یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کس زمانہ میں تھا؟ اور عرب کب قَالَ کے بجائے قَوَلَ بولتے تھے؟ میرے پاس اسکا کوئی جواب نہیں، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ مسکرائے اور بات ختم ہو گئی۔ (ماخوذ از پرانے چراغ، حصہ اول، حاشیہ صفحہ نمبر ۲۴-۲۳)

قواعد زبانِ قرآن میں بھی، تعلیلات کی بحث کو غیر ضروری سمجھ کر نہیں چھیڑا گیا ہے، اس کے بجائے زیادہ سے زیادہ مثالوں پر توجہ دی گئی ہے، تاکہ اہلِ زبان کے مختلف تصرفات پر گرفت ہو جائے

فرمانِ الٰہی

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

(الزخرف: ۳)

"ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، اُمید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔"

فرمانِ رسولؐ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

"تم میں سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

فرمانِ عمر فاروقؓ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

"عربی زبان سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔"

سبق نمبر ۱۳۶

مقطوع الاضافۃ ظروف

مُخَفَّفات Abbrevated Nouns

مُخَفَّف دراصل وہ لفظ ہے، جسے ایک بڑی ترکیب سے مختصر کر لیا گیا ہو، یا وہ مرکب اضافی ہے، جس کا مضاف الیہ، حذف کر دیا گیا ہو۔

مُخَفَّفات کو "غایات" اور مقطوع عَنِ الاِضَافَۃِ بھی کہتے ہیں۔

مقطوع الاضافۃ ظروف یعنی مُخَفَّفات حسب ذیل ہیں۔

قَبْلُ، بَعْدُ، عَلُوُ (عِلُوُ)، اَمْسِ، حَسْبُ، لَا غَیْرُ

قَبْلُ Before

۱۔ قَبْلُ (اس سے پہلے)، اسم ظرفِ زمان ہے۔ جیسے:

(لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ **قَبْلُ** وَمِنْ **بَعْدُ**) (الروم ۴)

"اللہ ہی کا اختیار ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔"

یہاں قَبْلُ اور بَعْدُ سے پہلے، حرفِ جر مِنْ ہے، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی۔ اس لیے کہ یہ مخفّف ہیں۔ مضاف ہیں اور مضاف الیہ محذوف ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے

مضاف	محذوف	مضاف	محذوف
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قبل	كُلِّ شَیْءٍ	وَمِنْ بَعْدِ	كُلِّ شَیْءٍ

After بَعْدُ

۲۔ بَعْدُ (اس کے بعد) بھی ظرف زمان ہے۔ جیسے

۱۔ (وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا | مِنْۢ بَعْدُ | وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ)

"اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آگئے اور آپ کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے۔"

۲۔ جِئْتُ بَعْدُ "میں بعد میں آیا" جِئْتُ مِنْ بَعْدُ "میں بعد میں آیا۔"

On Top عَلُ

۳۔ عَلُ (عِلُ) (اس کے اوپر) ظرف مکان ہے۔ جیسے:

نَحْنُ | فِيْ سُفْلِ | الْبَيْتِ وَضَيْفُنَا فِيْ | عَلُ |

"ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں۔"

Yesterday أَمْسِ

۴۔ أَمْسِ (کل کے دن)، ظرف زمان ہے۔ أَمْسِ زیر پر مبنی ہوتا ہے۔

کی تینوں اعرابی حالتوں کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ أَيْنَ الطَّالِبُ الَّذِيْ غَابَ | أَمْسِ؟ | (یہ نصبی حالت ہے)

"وہ طالب علم کہاں ہے، جو کل غیر حاضر تھا؟"

۲۔ ذَهَبَ | أَمْسِ | بِمَا فِيْهِ (یہاں أَمْسِ فاعل ہے اور اسکی حالت رفعی ہے)

"کل اپنے احوال کے ساتھ گذر گیا۔"

۴۔ شَاهَدْتُ الْمُبَارَاةَ | بِالأَمْسِ | (یہ جری حالت ہے)

"میں نے کل میچ دیکھا۔"

حَسْبُ — Only

۵۔ حَسْبُ (اور کوئی نہیں، اس کے علاوہ نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔

جیسے: عِنْدِی عَشْرَةُ دُولاَرٍ | فَحَسْبُ

"میرے پاس دس ڈالر ہیں، (اس کے) علاوہ کچھ نہیں۔"

لاَ غَیْرُ — Nothing more

۶۔ لاَ غَیْرُ (اور کوئی نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مَعَ الْمُعَلِّمِ اَبْنَائُهُ | لاَ غَیْرُ

"استاد کے ساتھ، اُن کے لڑکے ہیں، کوئی اور نہیں ہے۔"

۲۔ مَعِیَ دِرْهَمٌ | لَیْسَ غَیْرُ

"میرے پاس ایک درہم ہے، اس سے زیادہ نہیں۔"

سبق نمبر ۱۳۷

اَسمائے ظُروف Adverbs

ظروف دو (۲) قسم کے ہیں۔ ظروفِ زمان اور ظروفِ مکان

۱۔ ظروف زمان :۔ یہ وقت بتلاتے ہیں۔ جیسے

اِذْ ، اِذَا ، مَتیٰ ، اَیَّانَ ، اَمْسِ ، مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ

کثیر الاستعمال ظروف زمان یہ ہیں۔ قُبَیْلَ (ذرا پہلے)

بُکْرَۃٌ (صبح سویرے) ، اَصِیْلٌ (شام) ، صَبَاحٌ ، مَسَاءٌ ، لَیْلٌ ، نَهَارٌ

اَبَدٌ (ہمیشہ) ، دَهْرٌ (زمانہ ، ہمیشہ) ، قَرْنٌ (صدی) ، عَامٌ (سال)

سَنَۃٌ ، حَوْلٌ (سال) ، شَهْرٌ (مہینہ) اُسْبُوْعٌ (ہفتہ) ، یَوْمٌ (دن)

سَاعَۃٌ (گھنٹہ) ، دَقِیْقَۃٌ (منٹ) ، ثَانِیَۃٌ (سیکنڈ)

نوٹ : تائے مُدَوَّرَۃ (گول تاء) پر نقطے لکھے جاتے ہیں، لیکن وقف کی صورت میں تاء کو ھاء پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ ظروف مکان :۔ یہ جگہ بتلاتے ہیں۔ جیسے :

حَیْثُ ، قُدَّامُ ، اَمَامَ (آگے) ، خلف ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، عِنْدَ ، اَیْنَ ، لَدٰی

لَدُنْ ، وَرَاءَ ، بُعَیْدَ ، اِزَاءَ (مقابل) ، حِذَاءَ (مقابل) ، تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ

یا تِجَاهَ (طرف) ، مَعَ (ساتھ) ، لَدٰی (پاس) بَیْنَ (درمیان) ، بَیْنَ

یَدَیْ (سامنے آگے)

۳۔ بعض ظروف مبنی ہیں، اور بعض معرب۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

۴۔ بعض ظروف مُخَفَّف ہو کر مبنی ہوا کرتے ہیں۔ جس میں جملے کے آخری حصے یا مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مقطوع الاضافت ظروف کو، نحو کی اصطلاح میں، 'غایات'، کہا جاتا ہے جیسے : قَبْلُ اور بَعْدُ۔

۵۔ بعض اوقات، ظروف کے بعد حرف مَا بڑھا لیا جاتا ہے۔ جیسے | اَیْنَمَا | ، مَتٰی مَا، کُلَّمَا (جب کبھی)، | رَیْثَمَا | (ذرا دیر، جب تک، جس قدر) طَالَمَا (عرصۂ دراز سے، اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات)،

۶۔ بعض اسمائے اشارہ بھی، ظرفیت کا مفہوم رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ اسم ظرف بھی ہیں۔ جیسے : هٰهُنَا اور هُنَاكَ۔

۱۔ | هٰهُنَا | : (اِنَّا | هٰهُنَا | قَاعِدُوْنَ) (المائدۃ : ۲۴)

"تم دونوں جاؤ اور لڑو) ہم یہاں بیٹھے ہیں"

۲۔ | هُنَاكَ ، هُنَالِكَ | : (وہاں، اس جگہ، اس وقت)

ظرفِ مکان اور ظرفِ زمان دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ظرف مکان کے لیے استعمال اولیٰ ہے۔

(| هُنَالِكَ | دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ) (آلِ عمران : ۳۸)

"حضرت مریمؑ کا) یہ حال دیکھ کر وہاں (اس وقت) حضرت زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا"

۳۔ (فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ | هُنَالِكَ | الْمُبْطِلُوْنَ) (غافر : ۸۵)

"پھر جب اللہ کا حکم آجائے گا، تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے اور وہاں (اس وقت) غلط کار لوگ خسارے میں پڑے رہیں گے"

۷۔ بعض دیگر ظروف مکان یہ ہیں :

یَمِیْنًا (دائیں طرف)، شِمَالًا (بائیں طرف)، یَسَارًا (بائیں طرف) شَرْقًا، غَرْبًا

جُنُوبًا، شُمَالًا، مِيلًا، فَرسَخًا (تین میل)، بَرِيدًا (ڈاک)

۸۔ بعض ظروف، مکان اور زمان، دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

هُنَاكَ، هُنَالِكَ، مِيقَات، مَسْجِد۔

مبنی ظروف

مبنی ظروف کی چار قسمیں ہیں۔ مضموم، مفتوح، مکسور اور مسکون (مجزوم) یعنی ان ظروف کے آخر میں پیش، زبر، زیر یا جزم ہوتا ہے۔

۱۔ مضموم :۔ قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَيْثُ، قَطُّ اور عَوْضُ ضمہ (پیش) پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ اکثر مخففات میں سے ہیں۔

۲۔ مفتوح :۔ أَيَّانَ، كَيْفَ اور أَيْنَ فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔

۳۔ مکسور :۔ أَمْسِ کسرہ (زیر) پر مبنی ہوتا ہے۔

۴۔ مسکون :۔ باقی ظروف سکون پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے : إِذْ، مُذْ

معرب یعنی غیر مبنی ظروف

۱۔ بعض ظروف غیر مبنی ہیں، یعنی معرب ہیں۔ جیسے : يَوْم تینوں صورتوں میں آتا ہے۔ يَوْمٌ، يَوْمًا، يَوْمٍ۔ بعض اوقات یہ ظروف، معرب سے مبنی ہو جاتے ہیں۔

۲۔ غیر مبنی ظروف، جب جملے یا إِذْ کی طرف مضاف ہوں، تو ان کا زبر پر مبنی ہونا جائز ہے۔ جیسے : يَوْمَ، حِينَ اور وَقْتَ

يَوْمَ

۱۔ يَوْمٌ، جب جملے کی طرف مضاف ہو تو يَوْمَ منصوب کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ) (النباء : ۱۸)

مضاف — مضاف الیہ۔ جملۂ فعلیہ

"صور میں پھونکے جانے کا دن" یعنی "یہ وہ دن ہوگا، جس میں صور پھونکا جائے گا"

۲۔ (یوم — مضاف) (يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ — مضاف الیہ۔ جملۂ فعلیہ) (المائدة : ۱۱۹)

سچوں کو سچ کے نفع دینے کا دن۔ یعنی "وہ دن، جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے"

اوپر کی دونوں مثالوں میں فعل، بتاویل مصدر مضاف الیہ واقع ہوا ہے۔

تنوین عوض — Nunation of Compensation

۲۔ بعض اوقات یومَ ، حِیْنَ اور وَقْتَ کو اِذْ کے ساتھ ملا کر يَوْمَئِذٍ ، حِيْنَئِذٍ اور وَقْتَئِذٍ کر لیا جاتا ہے۔ اور آخر میں تنوین لگا دی جاتی ہے، جسے تنوین عوض کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں یَوْمَ کو زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ يَوْمَئِذٍ (يَوْمَ + اِذٍ

منصوب مضاف + مضاف الیہ

۲۔ حِيْنَئِذٍ (حِيْنَ + اِذٍ

منصوب مضاف + مضاف الیہ

۳۔ وَقْتَئِذٍ (وَقْتَ + اِذٍ

(یہاں ظرف مضاف ہے، جس کا مضاف الیہ اِذْ كَانَ كَذَا، ہے اور جس کا مخفف 'اِذٍ' ہے۔

يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ

۳۔ يَوْمَئِذٍ : دراصل يَوْمَ + اِذٍ ہے۔ یہاں اِذْ کو تنوینِ عوض دی گئی ہے۔

يَوْمَئِذٍ کا مطلب ہے، يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا (وہ دن، جب ایسا ہوا تھا)

۴۔ حِيْنَئِذٍ حِيْنَ + اِذٍ ہے ، یہاں اِذْ کو تنوین عوض دی گئی ہے۔

حِيْنَئِذٍ کا مطلب ہے ، حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا (وہ وقت ، جب ایسا ہو)

۵۔ قرآن مجید میں يَوْمَئِذٍ کے ساتھ يَوْمِئِذٍ بھی استعمال ہوا ہے۔

(وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ) (ھود : ۶۶)

"اور اس دن کی رسوائی سے۔"

ظروف مبہم اور ظروف محدود

۱۔ ظروف مُبْهَم :۔ لا محدود اور غیر معین پر دلالت کرتے ہیں ، جیسے

دَهْرٌ (زمانہ) ، حِيْنَ (وقت) ، ظروفِ مبہم سے پہلے فِيْ محذوف ہوتا ہے۔

۲۔ ظروفِ محدود :۔ متعین وقت پر دلالت کرتے ہیں ، جیسے :

يَوْمٌ (دن) ، لَيْلٌ (رات) ، شَهْرٌ (مہینہ) ، سَنَةٌ (سال)

ظروف محدود سے پہلے ، مِنْ محذوف ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۱۳۸

ظروفِ زمان — Adverbs of time

۱۔ اِذْ — **Recall, Remember When,**

۱۔ اِذْ ظرفیہ : اِذْ (جب)، ظرفِ زمان ہے، عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔

۲۔ اِذْ کے بعد جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ (جِئْتُكَ **اِذِ** الشَّمْسُ طَالِعَةٌ)

جملۂ اسمیہ

"میں آپ کے پاس آیا، جب سورج طلوع ہو رہا تھا"

۲۔ (وَاذْكُرُوا **اِذْ** اَنْتُمْ قَلِيلٌ) (الانفال : ۲۶)

جملۂ اسمیہ

"یاد کرو وہ وقت، جبکہ تم تھوڑے تھے"

۳۔ (**اِذْ** هُمَا فِي الْغَارِ) (التوبہ : ۴۰)

اسم ضمیر

"جب، وہ دونوں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ) غار میں تھے"

۴۔ (جِئْتُكَ **اِذْ** طَلَعَتِ الشَّمْسُ)

جملہ فعلیہ

"میں آپ کے پاس آیا، جب سورج نکلا"

۵۔ (وَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ) (البقرہ : ۱۲۷)

جملۂ فعلیہ

اور یاد کرو جب، ابراہیم اور اسمٰعیل، اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

۶۔ (إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ) (التوبہ : ۴۰)

فعل

"جب کافروں نے نبیؐ کو نکال دیا تھا، تو وہ دو میں کے دوسرے تھے۔"

۳۔ قرآن مجید میں، جہاں جہاں إِذْ کا استعمال، آیت کے آغاز میں کیا گیا ہے، وہاں اُذْكُرُ یا اُذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے۔ اور إِذْ سے ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

۴۔ إِذْ برائے ماضی : إِذْ بعض اوقات، اپنے بعد والے الفاظ کے ساتھ مل کر، زمانہ ماضی کے لیے بطور ظرف استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (التوبہ : ۴۰)

"اللہ نبیؐ کی مدد کر چکا ہے، جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا۔"

۵۔ إِذْ اکثر اوقات، زمانہ ماضی کے لیے بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ) (الاعراف : ۸۶)

مفعول فیہ

("تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) وہ زمانہ یاد کرو، جب تم تھوڑے تھے، پھر اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔"

۶۔ إِذْ اکثر اوقات، زمانہ ماضی کے لیے، بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا)

"اور اے نبیؐ! اس کتاب میں مریمؑ کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی

جانب گوشہ نشین ہوگئی تھی۔" (مریم: ۱۶)

۷۔ یَوْمَئِذٍ کی طرح بَعْدَ اِذْ بھی بعض اوقات، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

(رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا) (آل عمران: ۸)

"(وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں) کہ "پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔"

۸۔ اِذْ برائے مستقبل یَوْمَئِذٍ اور حِیْنَئِذٍ، فعل مضارع پر، زمانہ مستقبل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

(يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) (الزلزال: ۴)

فعلِ مضارع برائے مستقبل

"اس دن (زمین) حالات بیان کرے گی۔"

یہاں اِذْ کو، تنوین عوض دی گئی ہے۔ (يَوْمَ + اِذٍ)

(اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ) (المؤمن: ۷۱)

مستقبل

"جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے، اور زنجیریں جس سے (پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف) کھینچے جائیں گے۔"

۹۔ اِذْ برائے تعلیل: بعض اوقات اِذْ، علّت یا سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اِذْ ظرفیہ نہیں ہوتا۔ جیسے

۱۔ (وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ)

علت

(الزخرف: ۳۹)

"اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا) کہ چونکہ تم ظلم کر چکے ہو تو آج یہ بات تمہارے

لیے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں"

۲۔ اَکْرَمْتُهٗ اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ کا مطلب ہے

سبب

اَکْرَمْتُهٗ لِاَنَّهٗ رَجُلٌ صالِحٌ (یعنی اِذْ کا مطلب ہے لِاَنَّهٗ

"میں نے اس کی عزت افزائی کی، اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے"

۱۰۔ اِذْ فُجائیه : بعض اوقات، ہنگامی صورتِ حال کے اظہار کے لیے، اِذْ مفاجات (اس وقت، اچانک (Suddenly) کے معنی دیتا ہے، بشرطیکہ وہ بَیْنَ اور بَیْنَمَا کے جواب میں آئے۔ جیسے

۱۔ بَیْنَ اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَیْدٌ

"میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس وقت زید آگیا"

قرآنی مثالیں

۱۔ (اِذْ قَالَ رَبُّكَ) (البقرة : ۳۰)

پھر اس وقت کا تصور کرو، جب تمہارے رب نے کہا تھا"

۲۔ (اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ) (التوبه : ۴۰)

"جب نبی اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے، غم نہ کرو"

۲۔ اِذَا When, If, Suddenly

اِذَا کی کئی قسمیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

۱۔ اِذَا ظرفیه : اِذَا ظرف زمان ہے، عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فعل ماضی کو بھی، مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

اس اِذَا میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) (النصر: ۱) "جب اللہ کی مدد آجائے"

(یہاں جاء، فعل ماضی ہے، لیکن مستقبل کا مفہوم دے رہا ہے)

۲۔ اٰتِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

"جب سورج نکلے گا، میں آپ کے پاس آؤں گا"

۲۔ اِذَا فجائیہ : اِذَا بعض اوقات مُفاجات (ناگہانی صورت حال) کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اسے "اِذَا فُجائیہ" کہتے ہیں۔ یہ بھی حال ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ

جملۂ اسمیہ

"جوں ہی میں نکلا (کیا دیکھتا ہوں) اچانک (کہ سامنے) درندہ کھڑا ہے"

۲۔ (فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى) (طٰہٰ: ۲۰)

جملہ اسمیہ

"یکایک وہ (لاٹھی) ایک سانپ تھی، جو دوڑ رہا تھا"

۳۔ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

"جب سورج لپیٹ دیا جائے گا" یہ دراصل اِذَا كُوِّرَتِ الشَّمْسُ ہے"

۴۔ (نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ) (یٰس: ۳۷)

"جب ہم اس (رات) پر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو اندھیرا چھا جاتا ہے"

اِذَا فجائیہ کے بعد، ہمیشہ اسم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَ اِذَا اَسَدٌ نَائِمٌ فِي الْغَارِ

"میں پہاڑ پر چڑھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ شیر غار میں سویا ہوا ہے۔"

۳۔ إِذَا برائے ماضی : إِذَا بعض اوقات، ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(حَتّٰی **إِذَا** سَاوٰی بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ) (الکهف : ۹۶)

"یہاں تک کہ ذوالقرنین نے، جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔"

۴۔ إِذَا برائے زمانی دوام و استمرار : إِذَا بعض اوقات، زمانی دوام و استمرار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَ **إِذَا** قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ) (البقرة : ۱۱)

"جب کبھی، ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

(یعنی زمین پر فتنہ و فساد، ان منافقین کی مستقل عادت ہے۔)

۵۔ إِذَا شرطیه : إِذَا شرطیه کے بعد، ہمیشہ (ملفوظ یا محذوف) فعل کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے (إِذَا **جَآءَ** نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر : ۱) "جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔"

۳۔ مَتٰی At what time ? when ?

۱۔ متٰی بھی ظرف زمان ہے، یہ بطورِ اسمِ شرط اور بطورِ اسمِ استفہام، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ متٰی برائے شرط کی مثالیں : (دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے)

۱۔ **مَتٰی** تَصُمْ، اَصُمْ جب تو روزہ رکھے گا، میں بھی روزہ رکھوں گا۔

۲۔ **مَتٰی** تَقُمْ، اَقُمْ جب آپ اٹھیں گے، میں بھی اٹھوں گا۔

۳۔ **مَتٰی** برائے استفہام کی مثال : ۱۔ **مَتٰی** تُسَافِرُ ؟ تو کب سفر کرے گا؟

۲۔ (يَقُوْلُوْنَ **مَتٰی** هٰذَا الْوَعْدُ) (الملك : ۲۵)

وہ کہتے ہیں "وعدے کا یہ دن کب آئے گا؟"

۴۔ اَیَّانَ When

۱۔ اَیَّانَ بھی ظرفِ زمان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔
یہ وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ اَیَّانَ زمانہ مستقبل کے لیے خاص ہے۔ اہم ترین امور کے بارے میں، استعمال کیا جاتا ہے۔ (جب کہ مَتٰی کا استعمال عام امور کے لیے ہوتا ہے۔) جیسے:

۱۔ ﴿ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؟ ﴾ (الذاریات: ۱۲)
"وہ پوچھتے ہیں، جزاوسزا کا دن کب آئے گا۔؟"

۲۔ ﴿ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴾ (النمل: ۶۵)
"اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے۔"

۵۔ اَمْسِ Yesterday

اَمْسِ بھی ظرفِ زمان ہے، اَمْسِ کا مطلب ہے گزرا ہوا کل Yesterday جیسے

جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَمْسِ "کل میرے پاس زید آیا تھا۔"

۶۔ مُذْ اور مُنْذُ Since, From the Time

مُذْ اور مُنْذُ دونوں حروفِ جر ہیں، لیکن بطورِ ظرفِ زمان بھی استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں، کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے

مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

"میں نے اس کو، جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔"

۲۔ بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں، پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمَیْنِ "میں نے اس کو، دو دن سے نہیں دیکھا۔"

۳۔ بعض علماء کے نزدیک، مُنْذُ بطورِ مبتدا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

مُنْذُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ (تین دن سے)

مبتدأ خبر

۷۔ قَطُّ (ماضی کے لیے) Never In past

قَطُّ (ہرگز) بھی ظرفِ زمان ہے، استغراق کے لیے (یعنی ماضی منفی کی تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے

۱۔ مَا ضَرَبْتُہٗ قَطُّ "میں نے اس کو، ہرگز نہیں مارا"

۲۔ مَا رَأَیْتُہٗ قَطُّ "میں نے اسے، کبھی نہیں دیکھا"

۸۔ عَوْضُ (مستقبل کے لیے) Never in Future

۱۔ عَوْضُ (ہرگز) بھی ظرفِ زماں ہے، یہ بھی استغراق (یعنی مستقبل منفی کی تاکید کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ عَوْضُ بھی، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہے۔ یہ وہ مضاف ہے، جس کا مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَا اَضْرِبُہٗ عَوْضُ "میں اسے، کبھی نہیں ماروں گا"

۲۔ لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ "میں اسے، ہرگز نہ دوں گا"

۳۔ مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا اَشْرَبُھَا عَوْضُ

"نہ تو میں نے کبھی شراب پی، اور نہ کبھی پیوں گا"

(یہاں قَطُّ ماضی کے لیے اور عَوْضُ مستقبل کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

۹۔ قَبْلُ اور بَعْدُ Before and After

۱۔ قَبْلُ اور بَعْدُ بھی اسمائے ظرفِ زمان ہیں۔ مخفّف ہیں۔

۲۔ بعض اوقات بَعْدُ، اب تک (So far) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : لَمْ یُقْضَ الْاَمْرُ بَعْدُ "اب تک، معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا"

۲۔ یہ مبنی ہوتے ہیں، جب مضاف ہوں اور جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے : اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ (میں آپ سے پہلے حاضر ہوں)

یہاں قبل سے پہلے، حرفِ جر مِنْ ہے، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی، اس لیے کہ یہ مخفف ہے۔ مضاف ہے اور مضاف الیہ محذوف ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے۔ اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلِكَ مَتٰى تَجِيْئُنَا "میں آپ سے پہلے حاضر ہوں، آپ ہمارے پاس کب تشریف لا رہے ہیں"؟

علمائے نحو کے نزدیک قَبْل اور بَعْد کی چار حالتیں ہیں۔

۱۔ قَبْل اور بَعْد اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہیں۔

۲۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہیں۔

۳۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا خیال بھی نہ ہو تو وہ معرب ہیں۔

۴۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں، لیکن مضاف الیہ خیال اور نیت میں موجود ہو تو مبنی ہیں۔

۱۰۔ کُلَّمَا When so ever, When Ever

۱۔ كُلَّمَا ظرف زمان ہے۔ (كُلَّ + مَا) دو لفظوں کا مرکب ہے۔

كُلَّمَا ، جب جب، جب کبھی، جو کوئی، وغیرہ کا مفہوم دیتا ہے۔

۲۔ ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے كُلَّ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا مَا مصدری ہوتا ہے اور مَا کی وجہ سے ظرفیت پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ كُلَّمَا کے بعد، اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ (كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا) (النساء : ۵۶)

"اور جب، ان کے بدن کی کھال گل جائے گی، تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے"۔

۲۔ (وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ) (هود : ۳۸)

"اور اسکی قوم کے سرداروں میں سے، جب بھی کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا، وہ اسکا مذاق اڑاتے تھے۔"

۳۔ (كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ) (البقرۃ ۲۰:) "جب کبھی اس (بجلی) نے ان کیلئے روشنی کی تو اس میں چل پڑے"۔ یعنی "جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے، تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں"

۴۔ (كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ)

"میں نے جب بھی انکو بلایا، تاکہ تو انہیں معاف کردے، انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں"۔ (نوح ۷:)

۵۔ (كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ) (المائدہ ۶۴:)

"جب کبھی، یہ (یہودی) جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ اس کو ٹھنڈا کردیتا ہے"

۱۱۔ اَلْآنَ Now

اَلْآنَ (اَبْ)، ظرفِ زمان ہے، زبر پر مبنی ہے۔ آن، یَئِینُ، اَیْنٌ (وقت آجانا، تھک جانا)

۱۔ (آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ) (یونس ۹۱:)

("جواب دیا گیا) "اب ایمان لاتا ہے! حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا"

۲۔ (قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ) (البقرۃ ۷۱:) "انہوں نے کہا: اب تم نے ٹھیک پتہ پایا ہے"

الحِيْنُ اور أَحْيَان

الحِيْنُ بھی ظرف زمان ہے، طویل اور قلیل مدت دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

الحِيْن کی جمع أَحْيَان ہے۔ دیگر استعمالات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ أَحْيَانًا : کبھی کبھی، بعض اوقات۔

۲۔ إِلَىٰ حِينٍ : ایک عرصے تک۔

۳۔ حِينَمَا : جب

سبق نمبر ۱۳۹

ظُروفِ مکان Adverbs of Place

۱۔ حَیْثُ (جس جگہ، جہاں) In the place, where

۱۔ حَیْثُ ظرفِ مکان ہے، یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ

مضاف　　مضاف الیہ (جملۂ اسمیہ)

"جہاں زید بیٹھا ہے، بیٹھ جاؤ"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ

(اس مثال میں زَیْدٌ جَالِسٌ جملۂ اسمیہ ہے)

۲۔ حَیْثُ، مفرد کی طرف بہت کم مضاف ہوتا ہے جیسے قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ

"جہاں زید کھڑا ہے، تم بھی کھڑے ہو جاؤ"

۳۔ قرآن مجید میں، حَیْثُ کے بعد ہمیشہ جملۂ فعلیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے:

۱۔ (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ) (القلم: ۴۴)

مضاف　　مضاف الیہ (جملۂ فعلیہ)

"ہم ایسے طریقہ سے ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی"

۲۔ (اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ) (الانعام: ۱۲۴)

مضاف　　مضاف الیہ (جملۂ فعلیہ)

"اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے"

۳۔ (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ **حَيْثُ** اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرۃ : ۱۹۹)

"پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں، وہیں سے تم بھی پلٹو۔"

۴۔ بعض اوقات شرط و جزاء یعنی مجازات کے لیے، حَيْثُ کے بعد مَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

(وَ **حَيْثُ** مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) (البقرۃ : ۱۴۴)

"اب جہاں کہیں تم ہو، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔"

۵۔ **مِنْ حَيْثُ** (Where from) اسی سے، اسی جگہ سے، اسی بات سے، کا مفہوم دیتا ہے

حَيْثُ بھی مخفف ہے۔

۲۔ تَحْتُ اور فَوْقُ Under, Upon, Above

۱۔ تَحْتُ اور فَوْقُ دونوں ظرف مکان ہیں۔ تَحْتُ نیچے کے لیے، اور فَوْقُ اوپر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تَحْتُ اور فَوْقُ دونوں قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہیں۔

ان کا مضاف الیہ، محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ زَيْدٌ **تَحْتُ** وَصَعِدَ عَمْرٌو **فَوْقُ**

اس جملے میں مضاف الیہ اَلشَّجَرَةُ محذوف ہے۔ اس کو کھول دیں تو مطلب ہوگا

جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقَ الشَّجَرَةِ

۳۔ اَيْنَ (کہاں) Where

اَيْنَ ظرف مکان ہے، شرط اور استفہام دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَيْنَ برائے استفہام کی مثالیں :۔

۱۔ **اَيْنَ** تَذْهَبُ ؟ تو کہاں جاتا ہے ؟

۲۔ (**اَيْنَ** الْمَفَرُّ ؟) (القیامۃ : ۱۰) "تو پھر کہاں ہے، جائے فرار"؟

اَیْنَ برائے شرط کی مثال :۔

(دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

۳۔ اَیْنَ تَجْلِسْ ، اَجْلِسْ "جہاں آپ بیٹھیں گے، میں بھی بیٹھوں گا"

۴۔ اَنّٰی (کس طرح، جب، جہاں) Where from, How

اَنّٰی ظرفِ مکان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔

(بعض اوقات، مکان کے لیے بھی، استعمال ہوتا ہے)

۱۔ اَنّٰی برائے استفہام کی مثالیں

۱۔ (اَنّٰی لَكِ هٰذَا) (آلِ عمران :۳۷) "(اے مریم!) یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟"

۲۔ اَنّٰی تَقْعُدُ ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

۲۔ اَنّٰی برائے شرط کی مثالیں (دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

۱۔ اَنّٰی تَجْلِسْ، اَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا، میں بھی بیٹھوں گا)

۲۔ اَنّٰی تَكُنْ ، اَكُنْ (تو جہاں ہوگا، میں بھی وہاں ہوں گا)

۳۔ اَنّٰی کَیْفَ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، جب کہ یہ فعل کے بعد آئے۔ جیسے :

۱۔ (فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ) (البقرۃ :۲۲۳)

"پس آؤ تم لوگ اپنی کھیتی میں، جس طرح چاہو"

یہاں اَنّٰی شِئْتُمْ کا مطلب ہے، کَیْفَ شِئْتُمْ

۲۔ (اَنّٰی يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ) (آل عمران :۴۷)

"مجھے بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں"

۵۔ عِنْدَ Near, With

عِنْدَ (پاس) ظرفِ مکان ہے، قبضہ، ملکیت اور تصرف ثابت کرتا ہے۔ (البتہ یہ ضروری نہیں ہے)

کہ مکانی طور پر بالکل نزدیک ہو، جیب میں ہو، مٹھی میں ہو۔) جیسے

اَلْمَالُ | عِنْدَ | زَیْدٍ "مال زید کے پاس ہے"

عِنْدَ (پاس) کے تین مختلف استعمالات ہیں۔

۱۔ عِنْدَ برائے مکانی قربت

(وَجَدَ | عِنْدَهَا | رِزْقًا) (آلِ عِمْرَان : ۳۷)

"وہ (زکریاؑ) حضرت مریمؑ کے پاس، کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے"

۲۔ عِنْدَ معنوی قربت

(ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ | عِنْدَ | بَارِئِكُمْ) (البقرة : ۵۴)

"اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک، تمہاری بہتری ہے"

۳۔ عِنْدَ تعظیم شان

(بَلْ أَحْيَاءٌ | عِنْدَ | رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) (آلِ عمران : ۱۶۹)

"بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اور اپنے رب کے پاس، رزق پا رہے ہیں"

۶۔ لَدٰی اور لَدُنْ At, Near

لَدٰی (پاس) اور لَدُنْ (پاس) دونوں، عِنْدَ کے معنی ہی میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن عِنْدَ میں، کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے۔ جبکہ لدی اور لَدُنْ دونوں میں، قبضے اور تصرف کے ساتھ، مکانی تقرّب، یعنی بالکل نزدیک ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے :۔

۱۔ اَلْمَالُ | لَدٰی | زَیْدٍ "مال زید کے پاس حاضر و موجود ہے"

(یاد رہے کہ عِنْدَ عام ہوتا ہے اور لَدٰی اور لَدُنْ خاص ہوتے ہیں۔)

۲۔ اَلْكِتَابُ | لَدَيْكَ | "کتاب آپ کے پاس ہے"

۳۔ زَيْدٌ جَالِسٌ لَدٰی بَكْرٍ "زید، بکر کے پاس، بیٹھا ہوا ہے"

لَدُنْ + نِي : لَدُنِّي : میرے پاس سے۔ لَدُنَّا : ہماری طرف سے۔

۴۔ (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا) (الکھف:۷۶) "لیجیے! اب تو میری طرف سے، آپ کو عذر مل گیا۔"

۵۔ (لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا مِنْ لَدُنْهُ) (الکھف:۲)

"تاکہ لوگوں کو، اپنے پاس کے سخت عذاب سے، خبردار کر دے۔"

۶۔ (إِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيْعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ) (یس:۳۲)

"ان سب کو، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔"

۷۔ (آلر ط كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ) (ھود:۱)

"ال ر۔ وہ کتاب ہے، جس کی آیتیں (پہلے) پختہ اور پھر (بعد میں) مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔"

۷۔ ثَمَّ (وہاں، وہیں) **There**

At the same place. At the same time

۱۔ ثَمَّ ظرفِ مکان ہے، وہاں کا مفہوم دیتا ہے۔
مکان بعید کے لیے، اسم اشارہ کے طور پر بھی، استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ بعض اوقات ثَمَّ، سبب (Causality) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

اَلْخَمْرُ تُزِيْلُ الْعَقْلَ، وَمِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ

"شراب عقل زائل کر دیتی ہے، اسی لیے تو اسلام میں حرام کی گئی ہے۔"

۱۔ (مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ) (التکویر:۲۱)

"وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، وہ با اعتماد ہے۔"

۲۔ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ) (البقرۃ:۱۱۵)

"جس طرف بھی تم رُخ کرو گے، اسی طرف، اللہ کا رُخ ہے۔"

سبق نمبر ۱۴

غیر منصرف اسم کی قسمیں

Partially Declinable Nouns

آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں کہ بعض اسماء، غیر منصرف ہوتے ہیں۔
ان اسماء کے آخر میں، نہ تو زیر آتی ہے، اور نہ ان پر تنوین۔ مثلاً
اِبراھیم حالت رفع میں | ابراھیمُ | رہتا ہے۔ اور حالت نصب اور حالت جر دونوں میں | ابراھیمَ | ہو جاتا ہے۔ اب ان کی کچھ مزید قسمیں ملاحظہ فرمائیے۔
غیر منصرف اسماء کو، پانچ (۵) بڑی قسموں میں، تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر ایک کی پھر مزید قسمیں ہیں:۔

۱۔ اسمِ عَلَم
۲۔ اسمِ صِفَت
۳۔ اسمِ مَعْدُول
۴۔ منتھی الجُمُوع کے سارے اوزان غیر منصرف ہیں۔
۵۔ اسمِ جَمْع بِأَلِف و هَمزَة
اور اسمِ مؤنّث بِأَلِف و هَمزَة

سبق نمبر ۱۴

ا۔ اسمِ عَلَم (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی پہلی قسم، عَلَم ہے۔ اسمِ عَلَم کئی قسم کا ہوتا ہے۔
یاد رکھیے، ہر اسم عَلَم، غیر منصرف نہیں ہوتا۔ غیر منصرف اسمائے علم کی قسمیں نیچے دی جارہی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

ا۔ عَلَم عَجَمی:

اسم عَلَم عجمی وہ اسم ہے، جو اصلاً عربی زبان کا لفظ نہ ہو، بلکہ عربی زبان میں داخل ہو کر مستعمل ہو گیا ہو۔ جیسے:

اِبرا ھیمُ، آدمُ، اسمٰعیلُ، یعقوبُ، جبرائیلُ، میکائیلُ، ھاروتُ، ماروتُ، جھنمُ، ابلیسُ، فرعونُ، قارونُ، لاھورُ، مدراسُ، اَلمانُ (جرمنی)، داؤدُ، لَندَنُ، مَکّۃُ، بکّۃُ، آیکۃُ۔

عَلَم کے غیر منصرف ہونے کے لیے، | دو شرطیں ہیں، یہ مونث بھی ہو اور عَلَم بھی |
شہروں اور بستیوں کے نام بھی غیر منصرف ہیں۔ کیونکہ یہ مؤنث بھی ہوتے ہیں اور عَلَم بھی

انبیاء کے ناموں میں سے، صرف چار عربی ہیں۔ اور یہ منصرف ہیں۔

ا۔ محمدٌ ۲۔ صالحٌ ۳۔ شعیبٌ ۴۔ ھودٌ

بقیہ انبیاء کے نام غیر عربی (عجمی) ہیں، اور غیر منصرف ہیں۔ لیکن ان میں سے دو نام جو "تین حرفی" ہیں اور "ساکن العین" بھی ہیں، "منصرف" ہیں۔

۵۔ نُوحٌ ۶۔ لُوطٌ (هود، غیر عربی ہے لیکن منصرف ہے)

۲۔ عَلَمْ مذکر عاقل بالتاء:

جس مذکر اسم کے آخر میں "ۃ" ہو، یہ وہ غیر منصرف اسمائے عَلَم ہیں، جو ہیں تو مذکر لیکن ان کے آخر میں "ۃ" آتی ہے۔ جیسے:

طَلْحَةُ، أُسَامَةُ، مُعَاوِيَةُ، **حَمزَةُ**، عُبَيْدَةُ، قُتَيْبَةُ،

عُروَةُ، عِكْرِمَةُ، حُذَيْفَةُ۔

ذیل کی مثالوں میں، مَنعِ صرف کے دو اسباب ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ عَلَم + تائے تانیث جیسے: **طلحةُ**

۲۔ عَلَم + تاء تانیث جیسے: **بكةُ**

۳۔ عَلَم + مُؤنّث (الف مقصورۃ) جیسے: حُبْلَى (حاملہ عورت)

۳۔ عَلَمْ مونث عاقل بالتاء:

جب اسم، عَلَم بھی ہو، اور آخر میں، تائے تانیث بھی ہو۔ جیسے:

خَدِيجَةُ، عَائِشَةُ، **حَفصَةُ**، سُمَيَّةُ، **رُقَيَّةُ**، سَكِينَةُ،

۴۔ عَلَمْ + مونث معنوی:۔

یہاں اسم کے غیر منصرف ہونے کے لیے، دو اسباب ہیں۔ ایک یہ کہ عَلَم ہو۔ دوسرے مونث حقیقی ہو (اور تین حروف سے زائد ہوں، یا پھر ان کا درمیانی حرف ساکن نہ ہو۔ چنانچہ هِنْدٌ، دَعْدٌ، رِيْمٌ منصرف ہیں)۔ جیسے:

زَيْنَبُ، **كُلْثُومُ**، سُعَادُ، مَرْيَمُ،

(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ **مَرْيَمَ**) (مریم: ۱۶)

اور اے نبیؐ! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو۔"

۵۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، مونث سماعی بھی ہو۔ جیسے سَقَرُ،

۶۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، آخر میں الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے:

نُعْمَانُ ، عُثْمَانُ ، رِضْوَانُ ، سُلَيْمَانُ ، حُلْوَانُ ، سَلمانُ

عَدنَانُ ، رَمَضَانُ ، لُقْمَانُ ، عِمْرَانُ۔

تنبیہ: (حَسَّان اور عَفَّان وغیرہ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہیں اور منصرف ہیں اس کے برخلاف، نُعْمَانُ اور عُثْمَانُ وغیرہ فُعْلَانُ کے وزن پر ہیں اور غیر منصرف ہیں، ان کا نون، نون زائدہ نہیں ہے، بلکہ اصلی ہے۔)

(وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ) (لقمان: ۱۲)

(اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ) (آلِ عمران: ۳۵)

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ عَلَم ہوں اور ثانیاً یہ کہ ان کا مُؤنَّث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو۔

۷۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، فُعَلُ کے وزن پر بھی ہو

جیسے:

زُفَرُ (زُفْرَةٌ کی جمع)، زُحَلُ (کوکب)، قُزَحُ ، عُمَرُ ،

مُضَرُ (ایک قبیلے کا نام)، قُثَمُ ، هُبَلُ (ایک بت کا نام)

۸۔ عَلَمْ ترکیبی بعض اسماء دو اسموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ یہ بھی غیر منصرف ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے بھی دو اسباب ہیں۔ اولاً یہ عَلَم ہیں اور اس کے علاوہ مرکب بھی ہیں۔ جیسے:

بَعْلَ بَكُّ ، مَعْدِی كَرِبُ ، حَضْرَمَوتُ ، اَرْدَ شِيْرُ ، قَاضِيْخَانُ ،

۹۔ عَلَمْ مشابہ بالفعل جب اسم، عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، اَفْعَلُ کا وزن بھی رکھتا ہو۔ اَفْعَلُ دراصل صفت اَفْعَلُ التَّفضیل کا وزن ہے۔

جیسے اَفْعَلُ کے وزن پر : اَحْمَدُ اَحْسَنُ

(مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ) (الصف: ٦)

فعل کے وزن پر اسماء

۱۰۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے، جب وہ، عَلَمْ بھی ہو، اور فعل مضارع کے وزن پر بھی ہو۔

بعض لفظ فعل ہوتے ہیں، لیکن اسم کے طور پر، استعمال ہوتے ہیں۔ اگر عَلَم، فعل کے وزن پر ہو اور اس سے پہلے کوئی علامتِ مضارع (ا ، ن ، ی ، ت) پائی جائے، تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ، اس کے آخر میں ۃ نہ آئے۔ جیسے:

یَزِیْدُ ، تَغْلِبُ (قبیلے کا نام) یَشْکُرُ یَعْلٰی ، اَشْهَبُ ،

۱۱۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے، جب وہ عَلَمْ بھی ہو، اور فعل ماضی کے وزن پر بھی ہو۔

جیسے : شَمَّرَ ایک آدمی کا نام ہے۔ (لفظی مطلب : تیز گزرا)۔

سبق نمبر ۱۴۲

اسمِ صفت (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی دوسری قسم اسمِ صفت ہے۔ اسمِ صفت کے مختلف اوزان آپ حصہ اوّل (سبق نمبر ۵۸) میں پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے صرف مندرجہ ذیل چار (۴) قسمیں ہی غیر منصرف ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے، شرط یہ ہے کہ یہ لفظ، اسی وصفی معنٰی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

۱۔ اسمِ صفت مذکر "فَعْلَانُ" کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے **دو اسباب** کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو اور الف نون زائدہ بھی ہوں۔

جیسے: جَوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرْحَانُ، **تَعْبَانُ**، ظَمْآنُ، حَیْرَانُ، **شَکْرَانُ**، رَیَّانُ (سیراب)، شَبْعَانُ (شکم سیر)، مَلْآنُ (بھرا ہوا)

(وَرَجَعَ مُوسٰی إِلٰی قَوْمِهٖ **غَضْبَانَ** أَسِفًا) (الاعراف: ۱۵۰)

۲۔ اسمِ صفت مؤنث "فَعْلٰی" کے وزن پر: (فعلان کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔ وہ صفت بھی ہو اور "فَعْلٰی" کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل فَعْلَانُ کا مونث ہے۔

جیسے **جَوْعٰی**، غَضْبٰی، **عَطْشٰی**، فَرْحٰی، تَعْبٰی، **سَکْرٰی**، ظَمْأٰی وغیرہ۔

۳۔ اسمِ صفت مذکر "اَفْعَلُ" کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + "اَفْعَلُ" کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے:

اَبْیَضُ، اَصْفَرُ، اَسْوَدُ، اَفْضَلُ، اَشْرَفُ، اَحْمَرُ

۱۔ (وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ) (بنی اسرائیل: ۵۳)

"اور اے نبی! میرے (مؤمن) بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں، جو بہترین ہو۔"

۲۔ (ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ) (ھود: ۷۸)

"یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔"

۴۔ اسمِ صفت مونث "فَعْلَاءُ" کے وزن پر: ("اَفْعَلُ" کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + "فَعْلَاءُ" کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل اَفْعَلُ کا مؤنث ہے۔

جیسے: بَیْضَاءُ (اَبْیَضُ کا مؤنث)، صَفْرَاءُ، سَوْدَاءُ

حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ،

متفرق مثالیں

۱ عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن)

۲ حُسْنَاءُ (صفت بھی ہے + مؤنث بالف ممدودہ بھی ہے۔)

۳ حُسْنٰی (صفت بھی ہے + فُعْلٰی کے وزن پر، مونث بالف مقصورہ بھی ہے۔)

سبق نمبر ۱۴۳

اسمِ مَعدُول (غیر منصرف)

The Modified Noun

غیر منصرف اسماء کی تیسری قسم، "معدول" کہلاتی ہے۔ اسے معدول اس لیے کہتے ہیں کہ یہ معدول الفاظ، اپنی اصل سے ہٹے ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے، کہ معدول لفظ کا اصل مادہ باقی رہے۔ جیسے:

عُمَرُ، دراصل عَامِرٌ ہے۔

عُمَرُ کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں: عَلَم + وزن فُعَلُ (معدول)

اسمائے معدولہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ فُعَالُ کے وزن پر مَعْدُوْل (Deviated, Modified)

فُعَالُ کے وزن پر، آنے والے اسمائے اعداد بھی، جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں، غیر منصرف ہیں۔ جیسے: اُحَادُ، دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ (ایک ایک) ہے۔

اور عُشَارُ دراصل عَشْرٌ عَشْرٌ (دس دس) ہے۔

اسکی دوسری مثالیں یہ ہیں۔

اُحَادُ ، ثُنَاءُ ، ثُلَاثُ ، رُبَاعُ ، خُمَاسُ ، سُدَاسُ ، عُشَارُ

۲۔ مَفْعَلُ کے وزن پر معدول

مَفْعَلُ کے وزن پر، آنے والے اعداد بھی، (فُعَالُ کی طرح) جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں، غیر منصرف ہیں۔ جیسے:

مَوْحَدُ ، مَثْنٰی ، مَثْلَثُ ، مَخْمَسُ ، مَعْشَرُ ،

ان اسمائے اعداد کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں۔

یہ اسماء وصف بھی ہیں اور مَفْعَلُ کے وزن پر، معدول بھی ہیں۔ جیسے:

(جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ | مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ |) (فاطر: ۱)

"اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

| ۳۔ معدول أُخَرُ | لفظ أُخَرُ بھی، غیر منصرف ہے، معدول ہے۔ یہ لفظ دراصل

الأُخَرُ یا أُخَرُ مِنْ تھا، جو معدول ہو کر، أُخَرُ رہ گیا۔

آخَر (دوسرا) کی مونث أُخْرىٰ (دوسری) ہے اور أُخْرىٰ کی جمع أُخَرُ ہے۔

أُخَرُ، فُعَلُ کے وزن پر، اسم معدول ہے اور غیر منصرف ہے۔ جیسے:

(وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ | أُخَرَ |) (البقرۃ: ۱۸۵)

"اور جو مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے دنوں میں، روزوں کی تعداد مکمل کرے۔"

اسی طرح مُضَرُ، زُفَرُ، عُمَرُ، سَحَرُ بھی اسی طرح معدول ہیں۔

| عُمَرُ | دراصل | عَامِرٌ | تھا۔ اور | زُفَرُ | دراصل | نَافِرٌ | تھا۔

| ۴۔ چار الفاظ اور ہیں، جو معدول ہیں۔ جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ |

۱۔ یہ چار الفاظ، أَفْعَلُ کے وزن پر بھی آتے ہیں:

جیسے: أَجْمَعُ، | أَكْتَعُ |، أَبْتَعُ اور | أَبْصَعُ |

۲۔ ان چار الفاظ کی تانیث، فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

جَمْعَاءُ، كَتْعَاءُ، بَتْعَاءُ اور بَصْعَاءُ (نیچے چارٹ دیکھیے)

۳۔ فَعْلَاءُ کی جمع مؤنث، قاعدے کے مطابق، فَعَالَىٰ، یا، فعلاوات یا فُعْلٌ

کے وزن پر آنی چاہیے۔ لیکن معدول ہو کر "فُعَلُ" کے وزن پر غیر منصرف آتی ہے۔ جیسے:

جُمَعُ ، **كُتَعُ** ، بُتَعُ ، **بُصَعُ**

مذکر	مونث	جمع مونث	جمع مذکر
أَجْمَعُ	جَمْعَاءُ	جُمَعُ	أَجْمَعُونَ
أَكْتَعُ	كَتْعَاءُ	كُتَعُ	أَكْتَعُونَ
أَبْتَعُ	بَتْعَاءُ	بُتَعُ	أَبْتَعُونَ
أَبْصَعُ	بَصْعَاءُ	بُصَعُ	أَبْصَعُونَ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ رأَيْتُ إِخْوَانَكَ **جُمَعُ كُتَعُ**

"میں نے آپ کے بھائیوں کو اکٹھا دیکھا"

كُتَعُ ، كَتْعَاءُ کی جمع ہے۔

كُتَعُ ، جُمَعُ کی تابع ہوتی ہے۔ بغیر جُمَعُ کے تنہا استعمال نہیں ہوتی۔

۲۔ جَاءُوا كُلُّهُمْ **أَبْتَعُونَ** ۔

"وہ سب کے سب آ گئے"

أَبْتَعُونَ بھی تاکید کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ أَخَذْتُ حَقِّي **أَجْمَعُ أَبْصَعُ**

"میں نے اپنے تمام حقوق حاصل کر لیے"

اسم معدول کی دو قسمیں

عدل (اسم معدول) کی دو قسمیں ہیں۔ عدل حقیقی اور عدل تقدیری:

عدل حقیقی (واقعی)	عدل تقدیری (فرضی)
جیسے: ثُلَاثُ، رُبَاعُ	جیسے: عُمَرُ اور زُفَرُ
۱۔ عدل حقیقی وَصْف ہوتا ہے	۱۔ عدل تقدیری عَلَم ہوتا ہے۔
۲۔ عدل حقیقی معدول بھی ہوتا ہے اور معدول کا قرینہ بھی ملتا ہے۔ جیسے: ثُلَاثُ کا مطلب ہے، ثَلَاثَۃٌ ثَلَاثَۃٌ (تین تین) یہاں، عدل کا قرینہ موجود ہے۔	۲۔ عدل تقدیری کا قرینہ نہیں ہوتا یہ محض فرض کر لیا گیا ہے۔ جیسے: عُمَرُ اور زُفَرُ کی اصل عَامِرٌ اور زَافِرٌ ہیں، یہ ایک مفروضہ ہے۔

نوٹ:-

کسی اسم میں، عَلَمِیَّت اور وَصْفِیَّت بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں۔ جیسے: حَامِدٌ، وَصْف ہے۔ اسم فاعل ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ حَامِدٌ، کسی کا نام رکھ دیا جائے تو عَلَم ہو جائے گا اور وَصْف باقی نہیں رہے گا۔

سبق نمبر ۱۴۴

مُنْتَهَی الجُمُوع کے غیر منصرف اوزان

غیر منصرف اسماء کی چوتھی قسم، منتھی الجموع کے دو اوزان ہیں۔

منتھی الجموع (The Ultimate Plural) انتہائی جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ ان کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔

حصہ اوّل میں آپ جمع مکسر کے مختلف اوزان پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے فَعَالِلُ (مَفَاعِلُ، اَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ) اور فَعَالِیلُ (اَفَاعِیلُ، فَوَاعِیلُ، مَفَاعِیلُ) کے وزن پر آنے والے اسماء، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

یہ مُنْتَهَی الجُمُوع کے اوزان ہیں، لیکن ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے صرف ایک شرط ہے، ان کے آخر میں "ۃ" نہ ہو۔ جیسے

تِلْمِیْذٌ کی جمع تَلَامِیْذُ ہے اور یہ غیر منصرف ہے۔ لیکن تَلَامِذَةٌ کے آخر میں "ۃ" ہے، اس لیے یہ منصرف ہوگا۔

یاد رہے کہ منتھی الجموع کے اوزان، صرف ایک سبب سے، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

۱۔ فَعَالِلُ کے وزن پر غیر منصرف منتھی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ پانچ حرفی الفاظ ہیں، ان کا تیسرا حرف، الف ہے، الف کے بعد، دو حروف ہیں۔ جیسے:

مَفَاعِلُ : مَدَارِسُ ، مَسَاجِدُ ، مَقَابِرُ ، مَقَامِعُ ، مَنَابِرُ ،

فَعَائِلُ : دَرَاهِمُ ، عَسَاكِرُ ، نَعَائِلُ : حَدَائِقُ ، مَسَائِلُ

أَفَائِلُ : أَسَاوِرُ ، فَوَاعِلُ : قَوَاعِدُ ، صَوَاعِقُ

(وَ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللهِ كَثِيرًا) (الحج : ۴۰)

" اور مسجدیں، جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے "

۲۔ فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف منتہی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ چھ حرفی الفاظ ہیں، ان کا تیسرا حرف الف ہے۔ الف کے بعد تین حروف ہیں، اور آخری تین حروف کا درمیانی حرف ساکن ہے۔ جیسے :

مَفَاعِيلُ : مَصَابِيحُ ، مَحَارِيبُ مَسَاكِينُ ۔

فَعَالِيلُ تَلَامِيذُ تَمَاثِيلُ قَنَادِيلُ سَرَابِيلُ أَبَابِيلُ

فَوَاعِيلُ : تَوَارِيخُ قَوَارِيرُ

۱۔ (وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ) (الفیل : ۳)

" اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے "

۲۔ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملك : ۵)

" ہم نے یقیناً تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے "

۳۔ فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف مفرد الفاظ

بعض الفاظ، جمع نہیں ہیں، بلکہ مفرد ہیں، لیکن فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ کے وزن پر آتے ہیں، اس لیے یہ بھی غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

طَمَاطِمُ (ٹماٹر) بَطَاطِسُ (آلو)

طَبَاشِيرُ (چاک) سَرَاوِيلُ (شلوار)

(دروس اللغة العربية)

سبق نمبر ۱۴۵

اسمِ جمع غیر منصرف بِاَلِفٍ وھَمزَۃٍ اور اسمِ مؤنّث غیر منصرف بِاَلِفٍ وھَمزَۃٍ

غیر منصرف اسماء کی پانچویں قسم، وہ اسماء ہیں، جن کے آخر میں، الف اور ہمزہ زائد ہوتا ہے۔ یہ الف ممدودہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور الف مقصورہ بھی۔ یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جمع ہونے کی صورت میں، یا تانیث کی صورت میں۔

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے، دو شرطیں ہیں۔

۱۔ اولاً یہ کہ جمع ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ھمزہ زائدا بھی ہو۔

۲۔ اسی طرح اولاً یہ کہ مونث ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ھمزہ زائدا بھی ہو۔

دونوں صورتوں میں اسم غیر منصرف ہوتا ہے۔

اسم جمع غیر منصرف

۱۔ اسم جمع الف ممدودہ:

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ جمع بھی ہیں، اور ان کے آخر میں، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے:

جُبَنَاءُ ، رُفَقَاءُ ، سِینَاءُ ، آغْنِیَاءُ ، نُقَرَاءُ ، عُلَمَاءُ

وُزَرَاءُ ، عَفْرَاءُ ، صَحْرَاءُ

۲۔ اسم جمع الف مقصورہ: درج ذیل اسماء، غیر منصرف ہیں۔ یہ جمع بھی ہیں۔ اور ان کے آخر میں، الف مقصورہ بھی ہے جیسے کُسَالٰی (کسلان کی جمع)

حُیَارٰی (حیران کی جمع) سُکَارٰی (سکران کی جمع)

اسم مونث غیر منصرف

۳۔ اسم مونث الف ممدودۃ درج ذیل اسماء، غیر منصرف ہیں۔
یہ مونث بھی ہیں، اور ان کے آخر میں، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے:

حَمْرَاءُ (اَحْمَرُ کا مؤنث) ، خَضْرَاءُ (اَخْضَرُ کا مؤنث)

زَرْقَاءُ (اَزْرَقُ کا مؤنث) ، صَفْرَاءُ (اَصْفَرُ کا مؤنث)

(اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ) (البقرۃ: ۶۹)

۴۔ اسم مونث الف مقصورۃ: درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔
یہ مؤنث بھی ہیں اور ان کے آخر میں، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے

نُعْمٰی غَضْبٰی حَیَارٰی مَرْضٰی حُبْلٰی

اسم غیر منصرف میں استثناء

"غیر منصرف" اسم، چار صورتوں میں "منصرف" ہو جاتا ہے۔

۱۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب اس پر "ال" لگ جائے۔ جیسے:

(وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ) (البقرۃ: ۱۸۷)
"اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔"
(یہاں اَلْمَسَاجِدِ مجرور ہے، غیر منصرف ہے، اصولاً اس پر زیر نہیں آنا چاہیے۔ لیکن چونکہ اس پر اَلْ لگ گیا ہے اس لیے منصرف ہو گیا ہے۔)

۲۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب وہ مضاف ہو جائے۔ جیسے:

(لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ) (التین: ۴)
"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔"

اس مثال میں اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، مرکب اضافی ہے اور اَحْسَنِ مضاف ہے۔ اَحْسَن اگرچہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور اس کو غیر منصرف ہونا چاہیے، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ حالتِ جر میں ہونے کی وجہ سے، نون پر زبر نہیں ہے، بلکہ زیر آگئی ہے۔

(یہ غیر منصرف اسم، مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہوگیا ہے۔)

۳۔ غیر منصرف، منصرف ہوجاتا ہے، جب نکرہ کے طور پر استعمال ہو۔

رأيتُ عُثْمَانًا "میں نے، کسی ایک عثمان کو دیکھا"

یہاں عُثْمَانُ غیر منصرف ہونے کے باوجود، تنوین کے ساتھ آیا ہے۔ اس لیے کہ یہاں یہ عَلَم نہیں ہے، معرفہ نہیں ہے، بلکہ نکرہ ہے۔

۴۔ غیر منصرف، منصرف ہوجاتا ہے، جب شعری ضرورت ہو۔ جیسے:

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَ بَكٍّ (عمرو بن کلثوم)

(یہاں بَعْلَ بَكٍّ غیر منصرف ہے، لیکن شاعر عمرو بن کلثوم نے، ضرورتِ شعری کے تحت، اس کو تنوین کے ساتھ استعمال کیا ہے۔)

کچھ اور مثالیں

۱۔ (أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ) (التین: ۸) "کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے"؟

(اس مثال میں بھی اَحْكَمُ، اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ لیکن مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہوگیا ہے۔ اَحْكَمُ کی میم کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

۲۔ (يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ) (البقرة: ۱۹)

"یہ منافق لوگ، بجلی کے کڑاکے سن کر (اپنی جانوں کے خوف سے) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے لیتے ہیں"

(اس مثال میں بھی، صَوَاعِق، فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے۔ مُنْتَهَى الْجُمُوْع ہے۔

لیکن اس سے پہلے الْ آ جانے کی وجہ سے، منصرف ہوگیا ہے۔ الصَّوَاعِقِ کی قاف کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

غیر منصرف اسماء کی اعرابی حالتیں۔ ایک نظر میں

غیر منصرف کی قسم اور اس کے اسباب	رفع	نصب	جر
دو (۲) اسباب سے غیر منصرف			
۱۔ علم + عجمی	ابراھیمُ	ابراھیمَ	ابراھیمَ
علم + مذکر عاقل بالتاء	معاویةُ	معاویةَ	معاویةَ
علم + مؤنث عاقل بالتاء	عائشةُ	عَائشةَ	عائشةَ
علم + بالف و نون	عثمانُ	عثمانَ	عثمانَ
علم + فُعَلُ کے وزن پر	عُمَرُ	عُمَرَ	عُمَرَ
علم + ترکیب	حَضَرَموتُ	حَضَرَموتَ	حَضَرَموتَ
صفت + مشابہ بفعل	اَحْسَنُ	اَحسَنَ	اَحْسَنَ
علم + فعل مضارع	یَزِیْدُ	یَزِیْدَ	یَزِیْدَ
علم + فعل ماضی	شَمَّرُ	شَمَّرَ	شَمَّرَ
علم + اَفْعَلُ کا وزن	اَحْمَدُ	اَحْمَدَ	اَحْمَدَ
الف لام کے ساتھ استثناء	الْاَحْسَنُ	الْاَحْسَنَ	الْاَحْسَنِ
مضاف کی حالت میں استثناء	اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ	اَحْكَمَ الْحٰكِمِيْنَ	اَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ
۲۔ صفت + الف نون زائد (وزن فَعْلانُ)	غَضْبَانُ	غَضْبَانَ	غَضْبَانَ
اسمِ صفت + مذکر	اَسْوَدُ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ
اسم صفت + مؤنث	سَوْدَاءُ	سَوْدَاءَ	سَوْدَاءَ

دو (۲) اسباب سے غیر منصرف			
۳۔ وصف معدول + فُعَالُ	عُشَارُ	عُشَارَ	عُشَارَ
وصف معدول + مَفْعَلُ	مَعْشَرُ	مَعْشَرَ	مَعْشَرَ
وصف معدول + فُعَلُ	اُخَرُ	اُخَرَ	اُخَرَ
صرف ایک سبب سے غیر منصرف			
۴۔ منتھی الجموع۔ مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
منتھی الجموع۔ مَفَاعِیلُ	مَصَابِیْحُ	مَصَابِیْحَ	مَصَابِیْحَ
صرف ایک سبب سے غیر منصرف			
۵۔ جمع بالف وھمزہ	فُقَرَاءُ	فُقَرَاءَ	فُقَرَاءَ
جمع (مقصورہ)	کُسَالیٰ	کُسَالیٰ	کُسَالیٰ
مؤنث بالف وھمزہ	حَمْرَاءُ	حَمْرَاءَ	حَمْرَاءَ
مونث (مقصورہ)	حُبْلیٰ	حُبْلیٰ	حُبْلیٰ
جب غیر منصرف اسم، منصرف ہوجاتا ہے			
الْ کے ساتھ	اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ
مضاف کے ساتھ	اَحْسَنُ تَقْوِیْمٍ	اَحْسَنَ تَقْوِیْمٍ	اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
استعمال نکرہ میں	حَسَّانٌ	حَسَّانً	حَسَّانٍ
ضرورتِ شعری پر	بَعْلَ بَكٌّ	بَعْلَ بَكًّ	بَعْلَ بَكٍّ

اسم غیر منصرف کی قرآنی مثالیں

۱۔ (لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي **مَوَاطِنَ** كَثِيرَةٍ) (التوبة : ۲۵)

"اللہ (اس سے پہلے) بہت سے مواقع پر، تمہاری مدد کر چکا ہے"

(یہاں مَوَاطِنَ، منتهی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۲۔ (وَ **مَسٰكِنَ** طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ) (التوبة : ۷۲)

"اور پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، سدا بہار باغوں میں"

(یہاں مَسٰكِنَ، منتهی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۳۔ (وَجَعَلَ لَهَا **رَوَاسِيَ**) (النمل : ۶۱) "اور اس میں، (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں"

(یہاں رَوَاسِيَ، منتهی الجموع فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۴۔ (عَلَى **الْاَرَآئِكِ** يَنْظُرُونَ) (المطففين : ۳۵)

"مسندوں پر بیٹھے ہوئے، ان کا حال دیکھ رہے ہیں"

(یہاں الْاَرَآئِكِ، منتهی الجموع فَعَائِلُ کے وزن پر ہے،

لیکن الْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

۵۔ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا **بِمَصَابِيحَ**) (الملك : ۵)

"ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے"

(یہاں بِمَصَابِيحَ، منتهی الجموع مَفَاعِيلُ کے وزن پر مجرور ہے۔)

۶۔ (وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا **لِلشَّيٰطِينِ**) (الملك : ۵)

"اور انہیں، شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے"

(یہاں لِلشَّيٰطِينِ، منتهی الجموع فَعَالِيلُ کے وزن پر مجرور ہے۔

لیکن الْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

(مَا هٰذِهِ | التَّمَاثِيْلُ | الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) (الانبیاء ۲۱:۵۲)

"یہ مورتیاں کیسی ہیں؟ جن کے تم لوگ، گرویدہ ہو رہے ہو"

(یہاں التَّمَاثِيْلُ، منتہی الجموع تَفَاعِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

۷۔ (وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ | جَهَنَّمَ |) (الملک ۶:)

"جن لوگوں نے، اپنے رب سے کفر کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے"

(یہاں جَهَنَّمَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث سماعی ہے)

۸۔ (يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّ | اَبَارِيْقَ | وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ)

(الواقعۃ ۱۷:)

"ان کی مجلسوں میں، ابدی لڑکے، شراب چشمۂ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے، دوڑتے پھرتے ہوں گے"

(یہاں اَبَارِيْقَ، منتہی الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

۹۔ (وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا | اَبَابِيْلَ |) (الفیل ۳:)

"اور ان پر، پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔"

(یہاں اَبَابِيْلَ، منتہی الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

۱۰۔ (هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ | فِرْعَوْنَ | وَ | ثَمُوْدَ |) (البروج ۱۸۔۱۷:)

"کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود کے (لشکروں کی)"

(یہاں فِرْعَوْنَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۱۔ (وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ | اِسْمٰعِيْلَ |) (مریم ۱۹:۵۴) "اور اس کتاب میں، اسماعیل کا ذکر کرو"

(یہاں اِسْمٰعِيْلَ دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۲۔ (وَجَآءَ اِخْوَةُ | يُوْسُفَ |) (یوسف ۱۲:۵۸) "اور یوسف کے بھائی (مصر) آئے"

(یہاں یُوسف دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۳۔ (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ) (البقرۃ : ۱۸۵)

"رمضان، وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا"

(یہاں رَمَضَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۴۔ (وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ أَيُّوبَ وَ يُوسُفَ وَ مُوسٰى وَ هَارُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ٥ (الانعام : ۸۴)

"پھر ہم نے، ابراہیمؑ کو، اسحٰق اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی، اور ہر ایک کو راہِ راست دکھائی (وہی راہِ راست جو) اس سے پہلے نوحؑ کو دکھائی تھی اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤد، سلیمانؑ۔ ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ہدایت بخشی۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (۸۴)

وَزَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيسٰى وَ إِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ٥ (الانعام : ۸۵)

(اسی کی اولاد سے) زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو (راہ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔ (۸۵)

وَ إِسْمٰعِيلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُونُسَ وَلُوطًا وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ ٥) (الانعام : ۸۶)

اسی کے خاندان میں، اسماعیلؑ، الیاسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو راستہ دکھایا، اور ان میں سے ہر ایک کو، ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ (۸۶)

۱۵۔ (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ) (لقمٰن : ۱۲)

"اور ہم نے، لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔"

(یہاں لُقْمَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۱۶۔ (اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ) (آل عمران: ۳۵) "جب عمران کی عورت، کہہ رہی تھی۔"

(یہاں عِمْرَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم عجمی ہے + الف نون زائد ہے

مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۷۔ (وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ) (الصف: ۶)

"اور یاد کرو! عیسیٰؑ ابن مریم کی وہ بات، جو انہوں نے کہی تھی۔"

(یہاں مَرْيَمَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث حقیقی ہے،

مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۸۔ (اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ) (البقرۃ: ۶۹) "یہ زرد رنگ کی گائے ہے۔"

(یہاں صَفْرَآءُ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، صفت ہے + الف ممدودہ

زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۱۹۔ (فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ) (النساء: ۳)

"جو عورتیں تم کو پسند آئیں، ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار نکاح کر لو۔"

(یہاں مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہیں۔ تینوں صفتِ معدول

ہیں + پہلا مَفْعَلُ کے وزن پر، دوسرا اور تیسرا فُعَالُ کے وزن پر ہے۔)

۲۰۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ

اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ) (فاطر: ۱)

"تعریف اللہ کے لیے ہے، جو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا، اور فرشتوں کو پیغام رساں

مقرر کرنے والا ہے (ایسے فرشتے) جن کے دو دو، تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

۲۱۔ ﴿لَا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدۃ: ۱۰۱)

"ایسی باتیں نہ پوچھا کرو! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں، تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

(شیءٌ کی جمع، ہمزہ اصلیہ ہے لیکن بطور استثناء غیر منصرف ہے۔)

۲۲۔ ﴿إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ﴾ (النجم: ۲۳)

"دراصل یہ کچھ بھی نہیں ہیں، مگر بس چند نام! جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے، رکھ لیے ہیں۔"

(اسماءٌ اسم کی جمع ہے (مادہ س م و) اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، اس لیے یہاں اسماءٌ پر تنوین آئی ہے، یہ منصرف ہے۔

۲۳۔ ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (الاعراف: ۱۵۰)

"اور جب موسیٰ، غصے اور رنج کی حالت میں، اپنی قوم کی طرف پلٹے۔"

(یہاں غَضْبَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۲۴۔ ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵)

"تو وہ دوسرے دنوں میں، اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔"

(یہاں أُخَرَ، کے دو اسباب ہیں، معدول ہے + فُعَلُ کے وزن پر ہے۔)

۲۵۔ ﴿وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ﴾ (یوسف: ۹۹)

"اور کہا: تم سب ملک مصر چلو، اللہ نے چاہا تو امن چین سے رہو گے۔"

۲۶۔ ﴿اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ﴾ (البقرۃ: ۶۱)

"کسی شہری آبادی میں جا رہو، جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا۔"

(اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلی مثال میں ملکِ مصر مراد ہے۔ اس لیے یہ غیر منصرف استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں، کوئی شہر مراد ہے، اس لیے اس پر تنوین آئی ہے اور یہ منصرف ہے۔)

خلاصہ اسم غیر منصرف

اسمائے غیر منصرف، ایک علت کی وجہ سے، غیر منصرف ہوتے ہیں، یا پھر دو علتوں کی وجہ سے
یہاں خلاصے میں ان کی ایک ایک مثال پر غور فرمایئے۔

ایک علت کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

۱۔ الف تانیث مقصورۃ کے سبب : جیسے فُرادیٰ

۲۔ الف تانیث ممدودۃ کے سبب : جیسے سیناء

۳۔ جمع مکسر میں سے مُنتھی الجُموع کے سبب :

۱۔ جن کا تیسرا حرف الف ہو، اس کے بعد دو اور حروف ہوں۔

جیسے : نَعَائل، حَدَائِقُ، صَوَاعِقُ، مساجدُ، مدارسُ

۲۔ جن کا تیسرا حرف الف ہو، اس کے بعد تین اور حروف ہوں۔
اور آخری تین حروف میں، تین کا درمیانی ساکن ہو۔

جیسے : نعالیلُ، مَحَاریبُ، تَمَاثِیلُ، مَصَابِیحُ

دو علتوں کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

دو علتوں کے سبب، غیر منصرف اسماء کی قسمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ جب اسم، تائے تانیث کے ساتھ ہو، اور دوسری عِلّت علَم (مونث عاقل یا مذکر عاقل) ہو۔ جیسے : بَکَّةُ، عائشۃُ، طَلْحَةُ

تائے تانیث + علم تائے تانیث + مونث عاقل تائے تانیث + مذکر عاقل

۲۔ جب اسم، فعل کے وزن پر ہو، اور عَلَم یا صفت دوسری عِلّت ہو۔ جیسے:

یَزِیْدُ، اَحْمَدُ، اَحْسَنُ

علم + وزنِ فعل، علم + وزنِ فعل، صفت + وزنِ فعل

۳۔ جب اسم، علَم ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت عجمی بھی ہو۔ جیسے :

اسحٰقُ	یَعْقُوبُ
علم + عجمی	علم + عجمی

۴۔ جب اسم، علَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے :

عثمانُ	سَلْمَانُ
عَلَم + الف نون زائد	عَلَم + الف نون زائد

۵۔ جب اسم، عَلَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت مرکب بھی ہو۔ جیسے :

قاضی خان	سِیبَوَیہِ
عَلَم + ترکیب	عَلَم + ترکیب

۶۔ جب اسم، عَلَم بھی ہو، اور دوسری عِلّت، فُعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

عُمَرُ	زُفَرُ
عَلَم + وزن فُعَلُ	عَلَم + وزن فُعَلُ

۷۔ جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو، اور دوسری علت فُعَالُ کا وزن ہو۔ جیسے :

رُبَاعُ	ثُلَاثُ
صفت + وزنِ فُعَالُ	صفت + وزنِ فُعَالُ

۸۔ جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو، اور دوسری علت مَفْعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

مَثْنیٰ	مَثْلَثُ	مَخْمَسُ
صفت + وزنِ مَفْعَلُ	صِفت + وزنِ مَفْعَلُ	صفت + وزنِ مَفْعَلُ

اقسام خمسہ، غیر منصرف

یہاں خلاصہ میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کے منظوم قواعد تحفۃُ الاعراب کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ اسے زبانی یاد کر لیجیے۔

اَوَّلاً غیر منصرف ہے عَلَم	جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنْجَر
یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلْحَۃ	یا مؤنث ہو جس طرح سے سَقَر
یا ہو آخر میں ءان، جوں عُثْمَان	یا بوزنِ فعل ہو، جیسے عُمَر
یا کہ مَعْدِ یکَرِب سی ہو ترکیب	یا ہو دراَصْل فِعل، چوں شَمَّر
ثانیاً وَصْف جبکہ ہو فعلان	اور مؤنث ہو وَزْنِ فَعْلٰی پر
یا ہو اَفْعَلُ کہ اصل میں ہو صِفَت	مثلاً اَحْمَد، اَسْوَد و اَحْمَر
ثالثاً عَدْل جوں اُخَر و جُمَعُ	یا کُتَعُ اور بُتَعُ بُصَعُ و سَحَر
اور اُحاد سے یوں ہی تا بہ عُشَار	اور مَوْحَد سے یوں ہی تا مَعْشَر
رابعاً منتہی الجُمُوع کے وَزْن	ان کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جوں قَوَارِیر جَمْعِ قَارُوْرَۃ	اور عَسَاکِر جماعت عَسْکَر
خَامِسًا جب زِیادہ آخر میں	الف وھَمْزہ دونوں آئیں نَظَر
منصرف ہوں گے سب یہ جب ہوں مضاف	یا ہو اَلْ اِن پہ یا ہو وَزْنِ اَقْصُر

سبق نمبر ۱۴۶

تَوَابِعُ Followers

۱۔ تابع وہ لفظ ہے، جو اپنے سابق یعنی متبوع کی پیروی کرے، اعراب کے لحاظ سے تابع کا اعراب بھی، وہی ہوتا ہے، جو متبوع کا ہوتا ہے۔

۲۔ توابع (تابع کی جمع) کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ بدل ۲۔ عطفِ بیان ۳۔ تاکید ۴۔ صفت ۵۔ عطفِ نسق

بدل کی مثال: قَالَ اَبُوحَفْصٍ عُمَرُ

مرفوع متبوع مبدل مِنْہ — مرفوع تابع بدل

عطف بیان کی مثال: یُسْقٰی مِنْ مَاءٍ صَدِیْدٍ

مجرور متبوع — مجرور تابع عطف بیان

تاکید کی مثال: کَلَّآ اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا

منصوب متبوع مؤکد — تابع تاکید منصوب

صفت کی مثال: وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَكٌ

مرفوع متبوع موصوف — مرفوع تابع صفت

عطف نسق کی مثال: اسکن اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرۃ : ۳۵)

متبوع — تابع

معطوف علیہ — معطوف

مرفوع — مرفوع

سبق نمبر ۱۴۷

اسمِ بَدَل Substitute

۱۔ اسم بدل پہلا تابع ہے، جو اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ بعض اوقات دو (۲) الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں کہ پہلا لفظ (Antecedent) مقصود نہیں ہوتا، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔ پہلے لفظ کو مُبْدَلُ مِنْهُ کہتے ہیں اور دوسرے کو بَدَلُ کہتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ اس طرح کے طرز کلام میں، جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے، اسکی نسبت فی الواقع، دوسرے لفظ یعنی اسم بدل سے متعلق ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَاَرْسَلْنَا) اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا) (ھود : ۶۱)

مبدل منه — بدل

"اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی، حضرت صالحؑ کو رسول بنا کر بھیجا)۔"

(یہاں اصل مقصودِ بیان، دوسرا لفظ صَالِحًا ہے۔ یعنی ہم نے قوم ثمود کی طرف، حضرت صالح کو بحیثیت رسول بھیجا۔ یہاں مقصود بیان پہلا اسم اَخَاهُمْ، اس کے اپنے بھائی، نہیں ہے، بلکہ صالحؑ ہیں۔)

۲۔ اسم بدل کی چار قسمیں ہیں۔

بَدَلُ الْكُلِّ — بَدَلُ الْبَعْضِ — بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ — بَدَلُ الْغَلَطِ

۳۔ بَدَلُ البعض اور بَدَلُ الاشتمال میں، ایک اسم ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو پہلے اسم کی طرف لوٹایا جا سکے۔

۴۔ بَدَلُ الغلط، میں مُبْدَل منہُ غلطی سے زبان پر آجاتا ہے، چنانچہ بولنے والے کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اسمِ بدل استعمال کر کے اپنی غلطی کو درست کر لے۔

۵۔ اسمِ بَدَل اور اسمِ مُبْدَل مِنْہُ میں، بعض اوقات ایک اسم نکرہ اور دوسرا معرفہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ اگر مُبْدَل مِنْہُ معرفہ ہو اور اسمِ بَدَل نکرہ ہو، تو اسم بدل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ، کوئی صفت بھی موجود ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ)

مُعرَّف مبدل منہ — نکرہ اسم بدل + صفت + صفت

"ہم اسکی پیشانی کے بال، پکڑ کر کھینچیں گے، اس پیشانی کو، جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے" (العلق : ۱۶-۱۵)

۷۔ بدل کے الفاظ، عموماً اسم پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن بدل، اسم کے علاوہ، فعل اور جملہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

۸۔ مبدل مِنہ اور اسم بدل دونوں یکساں اعراب رکھتے ہیں۔
اوپر کی مثال میں، نَاصِيَةٍ دونوں جگہ مجرور ہے۔

۹۔ بدل کا مقصد، کسی حکم کے ثبوت کو، اہتمام کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے۔

بَدَلُ الكُلِّ — Total Substitution

بَدَلُ الکُل، ایسا اسم بدل ہے، جو مبدل منہ ہی ہو۔
مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

۱۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ

مُبْدَلْ منه بدل کُل

"حضرت ابراہیمؑ نے، اپنے والد آزر سے کہا" (یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مجرور ہیں۔)

یہاں ابراہیمؑ کے والد اور آزر دونوں سے مراد، ایک ہی ہستی ہے۔ یہ دونوں لفظ، ایک دوسرے کا عین ہیں۔ اور ایک دوسرے کے، کلی طور پر قائم مقام ہیں۔ اس لیے دوسرا اسم بدلِ کُل کہلاتا ہے۔

دیگر مثالیں

۲۔ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیٌّ "مومنین کے امیر، حضرت علیؓ نے فرمایا"

(یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مرفوع ہیں۔)

۳۔ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْكَ حُسَيْنٍ "یہ کتاب، آپ کے بھائی حسین کی ہے"

(یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مجرور ہیں۔)

۴۔ قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ "مومنین کی ماں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا"

۵۔ جَاءَ زَيْدٌ اَلُوْعَبْدِ اللهِ ۶۔ عَلِیٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ ۷۔ الْكَلِيْمُ مُوسٰى

۸۔ قَالَ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (تینوں مرفوع ہیں)

نوٹ :۔ بعض علماء نے، بدل الکل کی بعض صورتوں کو، عطفِ بیان قرار دیا ہے۔)

ابنُ کے تینوں اعراب کے بارے میں تفصیل آگے آرہی ہے۔

بَدَلُ الْبَعْضِ Partial Substitution

بَدَلُ الْبَعْضِ، وہ اسم بدل ہوتا ہے، جو مبدل منہ کا، ایک حصہ یا جزو ہوتا ہے، کُل نہیں ہوتا۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

۱۔ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

مُبْدَل منه　　　　　　بدل البعض

"لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے، جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔" (آل عمران: ۹۷)

پہلے عَلَى النَّاسِ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ اور اس کے بعد، دوسرے لفظ مَنِ اسْتَطَاعَ میں یہ بتایا گیا کہ صرف ان لوگوں پر حج فرض ہے جو استطاعت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدلِ کل نہیں ہے، بلکہ بدلِ بعض ہے۔

۲۔ (قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ، نِصْفَهُ) (المزمل: ۳-۲)

"کھڑے رہا کرو، رات کو، مگر کم، اس کا نصف۔"

(اس مثال میں نِصْفَهُ کی ضمیر اللَّيْلَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۳۔ قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوعُهَا

"درخت کاٹ دیے گئے (میرا مطلب ہے) اُس کی شاخیں۔"

۴۔ قَضَيْتُ الدَّيْنَ ثُلُثَهُ

"میں نے قرض ادا کر دیا، (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی۔"

۵۔ نَظَرْتُ إِلَى السَّفِينَةِ شِرَاعِهَا

"میں نے جہاز کی طرف دیکھا، (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف۔"

۶۔ تَهَدَّمَ الْبِيعَةُ مَنَارَتُهُ

گرجا گر گیا، (میرا مطلب ہے) اس کا مینار۔"

۷۔ تَمَزَّقَ الْكِتَابُ غِلَافُهُ

"کتاب پھٹ گئی، (میرا مطلب ہے) اُس کی جلد۔"

(نوٹ کیجئے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم بدل کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

بَدَلُ الِاشتِمَال Constitutional Substitution

بدل الِاشتمال، ایک ایسا اسم بدل ہے، جو نہ تو بدل کُلّ ہے اور نہ بدل بعض۔ یعنی یہ نہ تو مبدل منہ ہی ہے۔ اور نہ یہ مُبْدَل منہ کا حصہ ہے، بلکہ یہ ایک ایسا اسم بدل ہوتا ہے، جس کا مُبْدَل مِنْہ سے کوئی تعلق، رشتہ یا نسبت ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ) (البقرة : ۲۱۷)

مُبْدَل منہ — بدل الِاشْتِمَال

"وہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں، حرام مہینے کے بارے میں، اس (ماہ) میں جنگ و قتال کے بارے میں"

یہاں حرام مہینے میں جنگ، حرام مہینے کا حصہ، یا جزو نہیں ہے۔ بلکہ دونوں کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ بَدَلُ الاشتمال کہلاتا ہے۔

۲۔ سَمِعْتُ الشَّاعِرَ إِنْشَادَهُ

"میں نے شاعر کو سنا، (میرا مطلب ہے) اُس کے نغمے"

۳۔ عَجِبْتُ مِنْ خَالِدٍ شُجَاعَتِهِ

میں خالد پر حیران رہ گیا (میرا مطلب ہے) اسکی بہادری اور شجاعت پر۔

۴۔ تَضَوَّعَ الْبُسْتَانُ أَرِيْجُهُ

"باغیچہ مہک گیا، (میرا مطلب ہے) اُس کی خوشبو"

(نوٹ کیجئے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں بھی، اسم الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۵۔ (قُتِلَ أَصْحٰبُ الأُخْدُودِ **النَّارِ** ذَاتِ الوَقُودِ) (البروج: ۵-۴)

"مارے گئے گڑھے والے (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی"

(اس مثال میں ضمیر محذوف ہے۔ اسکی تقدیر النَّارُ فِيهِ ہے۔)

۶۔ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ بَيْعِ الحَيَوَانِ بِالحَيَوَانِ نَسِيئَةً **اِثْنَيْنِ** بِوَاحِدٍ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا، جب وہ بطور نسی ہو، ایک کے بجائے، دو جانور"

بَدَلُ الغَلَطِ Corrective Substitution

بَدَلُ الغَلَط (Substitute of Blunder)، وہ اسم بدل ہے، جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا، صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا، کہنے والے کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ سے، ایک غلط لفظ نکل گیا ہے، چنانچہ وہ اسم بدل کے ذریعہ، اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسم بدل بَدَلُ البَدَاء (Substitute of afterthought) بھی کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

قائل نے پہلے، چار قرشوں کا ذکر کیا، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے کتاب تو چار ریالوں میں خریدی تھی۔ یہاں ریالات، بَدَلُ الغَلَط ہے۔

۱۔ اِشْتَرَيْتُ الكِتَابَ بِأَرْبَعَةِ قُرُوشٍ **رِيَالَاتٍ**

بدلُ الغلط	مُبْدَلٌ منہ

میں نے کتاب خریدی، چار قروش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔

۲۔ قَدِمَ الْاَمِیْرُ ، | الْوَزِیْرُ | "امیر تشریف لے آئے، (غلط کہہ گیا) وزیر"

۳۔ اَعْطِ السَّائِلَ رَغِیْفًا ، | دِرْهَمًا |

سائل کو رغیف (روٹی) دے دو، (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل کی قرآنی مثالیں

۴۔ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ | صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ |) (الفاتحہ: ۷-۶)

"ہماری رہنمائی فرما، سیدھے راستے کی طرف، ان لوگوں کا راستہ، جن پر تیرا انعام ہوا"

۵۔ (اِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ | صِرَاطِ اللّٰهِ |) (الشوریٰ: ۵۳-۵۲)

مبدل منہ — بدل کل

"یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف، رہنمائی کر رہے ہو، اللہ کے راستے کی طرف"

۶۔ (لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ | اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ |) (غافر: ۳۷-۳۶)

" (فرعون نے ہامان سے کہا، میرے لیے ایک بلند عمارت بنا دے) تاکہ میں راستوں تک پہنچ سکوں، آسمانوں کے راستوں تک"

فعل کے بدل کی مثال

بعض اوقات اسم کے بجائے، فعل، بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا | یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ |) (الفرقان: ۶۸)

مُبْدَل منہ — بدلِ فعل

"جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، اُس کے لیے مکرر عذاب ہے"

(اس مثال میں، اَنَاثًا اسم ہے۔ اور یُضٰعَفُ فعل ہے۔)

جملے کے بدل کی مثال

بعض اوقات جملے کو بھی جملے سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ | اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ) (الشعراء: ۱۳۲-۱۳۳)

مُبْدَل منه — بدلِ جملہ

"وہ کچھ تمہیں دیا ہے، جو تم جانتے ہو، تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں"

بدل کی کچھ اور قرآنی مثالیں

۱۔ (ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا | كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ) (المائدہ: ۷۱)

بدل البعض

"پھر وہ لوگ، اور زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے، (یعنی) ان میں سے اکثر"

۲۔ (لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا | لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ) (الاعراف: ۷۵)

بدل البعض

"(انہوں نے کہا) کمزور کیے گئے لوگوں سے، جو اُن میں سے ایمان لے آئے تھے"

۳۔ (وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ | دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ) (یوسف: ۲۰)

"آخر کار انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر اسے بیچ ڈالا (یعنی) چند درہموں کے عوض"

۴۔ (فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ | نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) (الحاقۃ: ۱۳)

"پھر جب صور میں، پھونک ماردی جائے گی، (یعنی) ایک پھونک"

۵ (دُكَّتَا | دَكَّةً وَّاحِدَةً) (الحاقۃ: ۱۴)

" (زمین اور پہاڑوں کو) بالکل ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ صرف ایک چوٹ میں۔"

۶۔ (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ) (یوسف: ۱۲)

"اور میں نے پیروی کی، اپنے بزرگوں کے طریقے کی، ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی۔"

۷۔ (اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ) (الفجر: ۶-۷)

"تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے، کیا برتاؤ کیا؟ عاد کے ساتھ، (یعنی) اِرَم، اونچے ستونوں والوں کے ساتھ۔"

۸۔ (وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا) (الانبیاء: ۳۱)

"اور ہم نے، اس میں کشادگی پیدا کر دی (یعنی) راستے بنا دیے۔"

۹۔ (اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ) (الرعد: ۲۲-۲۳)

"انہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے، (یعنی) باغ ہمیشگی کے۔"

۱۰۔ (اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ) (التوبۃ: ۷۰)

"کیا ان لوگوں کو اپنے پیش روؤں کی تاریخ نہیں پہنچی؟
نوحؑ کی قوم اور عاد و ثمود کی" (تاریخ)

۱۱۔ (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ) (ابراهیم: ۲۴)

"اللہ نے دی ایک مثال (یعنی کلمۂ طیبہ کی (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک اچھی ذات کا درخت۔"

۱۲۔ (جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ (النباء: ۳۶-۳۷)

"جزا اور کافی انعام، تمہارے رب کی طرف سے، اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے، جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے، رحمٰن کی طرف سے۔"

۱۳۔ (اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ) (الدخان: ۵۱-۵۲)

"خدا پرست لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں"

۱۴۔ (وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا) (الروم: ۳۱-۳۲)

"اور نماز قائم کرو، اور نہ ہو جاؤ! ان مشرکین میں سے، ان لوگوں میں سے، جنہوں نے اپنا اپنا دین، الگ بنا لیا ہے۔ اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں"

۱۵۔ (اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ)

"البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل اختیار کر لیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہو گی۔ ان کے لیے، ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کا رحمان نے، اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ کر رکھا ہے"

(مریم: ۶۰-۶۱)

ابن کے تین اعراب

احادیث کی اسناد میں ابنُ کا استعمال بہت عام ہے۔ ابنُ کے بعد کا اسم، بطورِ مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ ابنُ کے تینوں اعراب کی ایک ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہاں مُوسیٰ بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل، ابن اسماعیل بھی۔ اسی طرح

سعید بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل، ابنُ جبیرٍ بھی۔ البتہ عَنْ کی وجہ سے آخری ابن مجرور ہے۔ ابن کے بعد آنے والے تمام مضاف الیہ مجرور ہیں۔

۲۔ حَدَّثَنَا ابو الیمانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ | اَبُو اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰہِ بنُ عَبْدِ اللّٰہِ | یہ مرفوع ہے۔

اَنَّ | عُبَادَۃَ بنَ الصَّامِتِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۔ حَدَّثَنَا | سَعِیْدُ بنُ یَحْیٰی بنِ سَعِیْدٍ | اَلْقُرَشِیُّ (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

قَالَ حَدَّثَنَا | اَبُو بُرْدَۃَ بنُ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی بُرْدَۃَ | (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

عَنْ اَبِی بُرْدَۃَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سبق نمبر ۱۴۸

عطفِ بیان Explication

۱۔ عطفِ بیان، دوسرا تابع اسم ہے، جو متبوع کی پیروی کرتا ہے۔
۲۔ عطفِ بیان، وہ تابع اسم ہے، جو صفت بھی نہ ہو اور جو اپنے متبوع کی وضاحت بھی کرتا ہو۔ عطفِ بیان، کے تین (۳) مقاصد ہوتے ہیں:

۱۔ متبوع کی وضاحت اور تبیین

۲۔ متبوع کی تخصیص

۳۔ متبوع سے ابہام کا ازالہ اور تحدید

۱۔ عطفِ بیان برائے وضاحت

متبوع کی وضاحت اور تبیین کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

(وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا) (ھود: ۵۰)

متبوع — عطفِ بیان برائے وضاحت

"اور ہم نے (بھیجا) قومِ عاد کی طرف، ان کے بھائی ہود کو"

(بعض علماء نے عطفِ بیان کو، بدلِ کل قرار دیا ہے۔)

۲۔ عطفِ بیان برائے تخصیص

بعض اوقات عطفِ بیان، تخصیص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے:

پہلے کَفَّارَۃٌ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جو عام تھا، جس سے ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد، اس کا تابع طَعَامُ مَسٰکِیْنَ استعمال کیا گیا۔ جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ، چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ جیسے:

۱۔ (کَفَّارَۃٌ | طَعَامُ مَسٰکِیْنَ) (المائدہ: ۹۵)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"(احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے، چند مسکینوں کا کھانا"

۲۔ (وَ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ | صَدِیْدٍ) (ابراھیم: ۱۶)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"اور اس کو پانی پلایا جائے گا، پیپ"

واضح ہو کہ یہاں تابع، متبوع کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ تخصیص ہے، یعنی ایک خاص قسم کا مائع (Liquid)

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک صَدِیْدٌ، عطفِ بیان نہیں بلکہ صفت ہے۔

۳۔ عطفِ بیان برائے اِزالۂ وہم

بعض اوقات عطف بیان، وہم دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت پر غور کیجیے:

۱۔ (قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ | رَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ)

متبوع — عطف بیان برائے اِزالۂ وہم (الاعراف: ۱۲۲)

"جادوگروں نے کہا: "ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے، موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر"

جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، تو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ

رب سے مراد، فرعون ہے، کیونکہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عطفِ بیان سے واضح ہو گیا کہ جادوگر، فرعون پر نہیں، بلکہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔

۴۔ (يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ | زَيْتُونَةٍ |) (نور: ۳۵)

متبوع — عطفِ بیان برائے ازالۂ وہم

"وہ چراغ، ایک مبارک، درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، زیتون (کے درخت کے تیل) سے"

بدل اور عطفِ بیان کا فرق

بدل اور عطفِ بیان میں فرق بہت مشکل ہے، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ترکیب یا معنی میں کوئی فساد نہ پیدا ہو تو عطفِ بیان کو بدل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

عطفِ بیان کی مثالیں

۱۔ (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ | الْبَيْتَ الْحَرَامَ | قِيٰمًا لِّلنَّاسِ) (المائدۃ: ۹۷)

"اللہ تعالیٰ نے کعبے کو (یعنی) بیتِ حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا"

۲۔ (حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ | رَسُولٌ | مِّنَ اللّٰهِ) (البینۃ: ۲-۱)

"جب تک ان کے پاس دلیل روشن نہ آ جائے (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول"

۳۔ (سَاٰتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ اٰتِيكُم بِشِهَابٍ | قَبَسٍ | لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ)
(النمل: ۷)

"میں ابھی، یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں، یا آگ (یعنی) انگارہ چن لاتا ہوں، تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو"

سبق نمبر ۱۴۹

تاکید Confirmation

۱۔ اسم تاکید تیسرا تابع ہے، یہ اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔

۲۔ تاکید کا مقصد، کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔

اسم تاکید، سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔

۳۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی

۴۔ کسی اسم، فعل، حرف یا جملے کا اعادہ، تاکید لفظی کہلاتا ہے۔ جیسے:

(اَلْقَارِعَةُ | مَا الْقَارِعَةُ) (القارعة ۱-۲)

"عظیم حادثہ۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ"

۵۔ جسکی تاکید کی جائے، اسے مُؤَکَّد کہتے ہیں۔ اسم موکد کے بعد، اسم تاکید استعمال کیا جاتا ہے

ذیل کی مثال میں اَلْاَمْرَ اسم موکد ہے اور کُلَّهٗ تاکید ہے۔

(قُلْ اِنَّ اَلْاَمْرَ | كُلَّهٗ | لِلّٰهِ) (آل عمران ۱۵۴)

متبوع موکد — تابع تاکید

"آپ کہہ دیجئے کہ اختیارات، سارے کے سارے، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں"

۶۔ اسم تاکید کا اعراب بھی، متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال میں اَلْاَمْرَ اور کُلَّهٗ

دونوں منصوب ہیں۔

۷۔ توکید کے الفاظ کے ساتھ، ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اوپر کی مثال میں کُلَّهٗ کی ضمیر

ہٗ اَلْاَمْرَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

۸۔ تاکید معنوی کے لیے، درج ذیل الفاظ، بطور تابع استعمال کیے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ　عَيْنٌ　كُلٌّ　جَمِيْعٌ　كِلَا　كِلْتَا

أَجْمَعُ　أَكْتَعُ　أَبْصَعُ　أَبْتَعُ

۹۔ نَفْسٌ اور عَيْنٌ سے اسم مثنیٰ کی تاکید، جمع کے الفاظ أَعْيُنٌ اور أَنْفُسٌ سے کی جاتی ہے۔ جیسے

جَاءَ الرَّجُلَانِ　أَنْفُسُهُمَا　وہ دو (۲) آدمی خود آئے۔

جَاءَ الرَّجُلَانِ　أَعْيُنُهُمَا　وہ دو (۲) آدمی خود آئے۔

۱۰۔ تاکید کے لیے، اسماء کے علاوہ، حروف إِنَّ، أَنَّ، لام ابتداء، حروف زائدہ قد، حروف تنبیہ، حروف قسم اور إِمَّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔
واضح ہو کہ حروف تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کیے جاتے ہیں جبکہ اسماء آخر میں۔

اسم سے تاکید لفظی　Verbal Corroboration

۱۱۔ بعض اوقات، اسم کا اعادہ کر کے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ　دَكًّا دَكًّا　)　(الفجر: ۲۱)

"ہرگز نہیں، جب زمین، پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنالی جائے گی۔"

۲۔ رَأَيْتُ التِّمْسَاحَ　التِّمْسَاحَ　"میں نے دیکھا، مگرمچھ، مگرمچھ"

ضمیر سے تاکید لفظی

۱۲۔ بعض اوقات اسم ضمیر کا اعادہ کر کے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ　أَنْتَ　الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ)　(المائدۃ: ۱۱۷)

" (قیامت کے دن، حضرت عیسیٰ، اللہ تعالیٰ سے کہیں گے)
جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو ان لوگوں پر، تو ہی تو نگران تھا"
(اس مثال میں كُنْتَ ضمیر متصل ہے، اور اَنْتَ ضمیر منفصل ہے اور تاکید ہے۔)

٢- إِيَّاكَ إِيَّاكَ وَالنَّمِيمَةَ " بچیے! بچیے! چغلی سے"
(اس مثال میں، إِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے۔)

اسم الفعل سے تاکید لفظی

١٣- بعض اوقات اسمائے افعال کے اعادے سے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

١- (هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ) (المؤمنون: ٣٦)
" بعید، بالکل بعید، یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے"

٢- حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْإِهْمَالِ
" بچو! بچو! وقت ضائع کرنے سے"

فعل سے تاکید لفظی

١٤- بعض اوقات فعل کے اعادے سے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

١- (وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ)
(الشعراء ١٣٢-١٣٣)
"ڈرو اس سے، جس نے وہ کچھ تمہیں دیا، جو تم جانتے ہو، جس نے تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں"

٢- ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ یا ثَبَتَ ثَبَتَ الْهِلَالُ
" نظر آگیا، نظر آگیا، نیا چاند"

۳۔ جَاءَ | جَاءَ | اَبُوْنَا "آ گئے آ گئے، ہمارے ابا جان"

جملے کی تاکید

۱۵۔ بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کر کے تاکید کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ٥ | ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ٥ |) (النباء ۵-۴)

"ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔

ہاں، ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے"

۲۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ، | قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ |

"یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے"

۳۔ اَنْتَ الْمَلُوْمُ ، | اَنْتَ الْمَلُوْمُ |

"آپ ہی قابلِ ملامت ہیں، آپ ہی قابلِ ملامت ہیں"

۴۔ (اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ٥ | ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ٥ |) (القیامۃ: ۳۵-۳۴)

"یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

ہاں، یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے، اور تجھی کو زیب دیتی ہے"

حروف سے تاکید لفظی

۱۶۔ بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ نَعَمْ ! | نَعَمْ | ! ھٰذَا وَلَدِیْ "ہاں ! ہاں ! یہ میرا بیٹا ہے"

۲۔ اَجَلْ ! | اَجَلْ | ! سَیَلْقَی الْجَانِیْ جَزَاءَهٗ

"ہاں ! ہاں ! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا"

۳۔ رُبَمَا | رُبَمَا | یُمْطِرُ "ممکن ہے، ممکن ہے (شاید، شاید) بارش ہو۔"

۴۔ لَا ، لَا اَخُوْنُ الْعَهْدَ "نہیں، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا"

مُتَرَادِف اسم سے تاکید لفظی

۱۷۔ بعض اوقات تاکید کے لیے، اُسی لفظ کے اعادے کے بجائے، اُس لفظ کا مترادف لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَنْتَ بِالْخَیْرِ حَقِیْقٌ قَمِیْنٌ

"آپ ٹھیک ٹھاک ہیں، ہونا بھی چاہیے، ہونا بھی چاہیے"

(یہاں ان دونوں لفظوں حَقِیْقٌ اور قَمِیْنٌ کا مطلب ایک ہی ہے۔

موزوں یہی ہے، مناسب ترین یہی ہے۔)

افعال کی تاکید

۱۸۔ افعال کی تاکید، نون ساکن یا نون مشدد سے کی جاتی ہے۔ یہ آپ پہلے جلد اول کے سبق نمبر ۱۱۳، ۱۱۴ اور ۱۱۶ میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

۱۔ نون ساکن سے: (لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ) (العلق : ۱۵)

"ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے"

۲۔ نون مُشَدَّد سے: (لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ) (الاعراف : ۲۳)

"تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے"

تقویتِ تاکید

۱۹۔ بعض اوقات، تاکید کی تقویت کے لیے، ایک اور لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

(نَسَجَدَ | اَلْمَلٰٓئِكَةُ | كُلُّهُمْ | اَجْمَعُوْنَ) (الحجر : ۳۰)

اسمِ مؤکد — تاکید — تقویتِ تاکید

"چنانچہ تمام، فرشتوں نے سجدہ کیا، ساروں نے"

تاکید کے مقاصد

تاکید کے مقاصد بہت ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کا اثبات اور اس کی توضیح۔ جیسے

جَاءَ | زَيْدٌ | زَيْدٌ | آگیا زید! زید

(یہاں زید سے تاکید اس لیے کی گئی ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آگیا ہے۔)

۲۔ مجاز کے تَوَهُّم کو دور کرنا۔ جیسے:

ذَهَبْتُ | اَنَا | یا ذَهَبْتُ | بِنَفْسِي | میں خود گیا۔

یعنی یہاں ذَهَبْتُ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا،

بلکہ میں خود گیا، بِنَفْسِي کی تاکید سے یہ وہم دور ہو گیا۔

۳۔ عدمِ شمول کے تَوَهُّم کو دور کرنا، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں سب کی شمولیت نہیں ہوئی ہے۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ | كُلُّهُمْ | آمد کے عمل میں، پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء)۔

۴۔ سہو کے تَوَهُّم کو دور کرنا۔ یعنی یہ بتانا کہ یہ بات، یونہی غلطی سے میری زبان سے نکل گئی ہے، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ جیسے:

نَعَمْ | نَعَمْ | هٰذَا وَلَدِي "ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔"

ضمیر متصل کی، ضمیر منفصل سے تاکید کی مثالیں

بعض اوقات، ضمیر متصل کی تاکید کے لیے، ایک اور اضافی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

فعل کے ساتھ ضمیر متصل موجود ہے، لیکن تاکید کے لیے ایک اور ضمیر منفصل لائی گئی ہے۔

۱۔ قُمْتُ [أَنَا] بِالْوَاجِبِ — "میں خود، مزدوری کاموں میں مشغول رہا۔"

۲۔ مَارَاكَ [أَنْتَ] أَحَدٌ — "تجھے ہی تو، کسی نے نہیں دیکھا۔"

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ [هُوَ] — "میں نے، اسی کو، سلام کیا تھا۔"

۴۔ أُسْرِجُ [أَنَا] الْفَرَسَ — "میں خود، گھوڑے پر زین کستا ہوں۔"

۵۔ اِفْتَحْ [أَنْتَ] النَّافِذَةَ — "تم ہی کھڑکی کھول دو۔"

۶۔ فَرِيْدٌ قَرَأَ [هُوَ] الْكِتَابَ۔ "فرید نے ہی کتاب پڑھی۔"

۷۔ (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ [أَنْتَ] الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ) (المائدۃ: ۱۱۷)

"(حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کہیں گے) چنانچہ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا، تو ان کافروں پر، تو ہی تو نگہبان و نگران تھا۔"

تاکید لفظی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ [صَفًّا] [صَفًّا]) (الفجر: ۲۲)

"اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔"

۲۔ (وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ [مِّنْ خَيْرٍ] تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ [هُوَ خَيْرًا]

وَّأَعْظَمَ أَجْرًا) (المزمل: ۲۰)

"جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔"

تاکید معنوی کی قرآنی مثالیں

تاکید معنوی کے لیے مخصوص الفاظ جیسے کُلٌّ، کِلْتَا، کِلَاهُمَا وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

کُلٌّ

(وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ **كُلَّهَا**) (البقرۃ: ۳۱)

"اور (اس کے بعد) اللہ نے آدم کو، ساری چیزوں کے نام سکھائے۔"

کِلْتَا

(**كِلْتَا** الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا) (الکھف: ۳۳)

"دونوں ہی باغ، خوب پھلے پھولے اور بار آور ہوئے۔"

کِلَاهُمَا

(اَحَدُهُمَآ اَوْ **كِلٰهُمَا** فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ) (الاسراء: ۲۳)

"ان میں سے کوئی ایک، یا دونوں ہی، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو۔"

جَمِیْعٌ

(وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا) (آل عمران: ۱۰۳)

"تم لوگ، سب مل کر، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔"

اَجْمَعُوْنَ

۱۔ (فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ **اَجْمَعُوْنَ**) (الشعراء: ۹۵-۹۴)

"پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ، اور ابلیس کے لشکر، سب کے سب، اس (جہنم) میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے۔"

۲۔ (لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ **أَجْمَعِيْنَ**) (الاعراف: ۱۸)

"(اللہ نے ابلیس سے کہا) تجھ سمیت، ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا"

۳۔ (لَاُغْوِيَنَّهُمْ **أَجْمَعِيْنَ**) (الحجر: ۳۹)

"ابلیس نے کہا: ان سب کو بہکا دوں گا"

نَفْسٌ

۱۔ حَادَثَنِي الْوَزِيْرُ **نَفْسُهُ** "مجھ سے، وزیر نے خود گفتگو کی"

۲۔ قَامَا هُمَا **أَنْفُسُهُمَا** "وہ دونوں، خود اٹھ کھڑے ہوئے"

۳۔ (وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْآ **أَنْفُسَهُمْ** يَظْلِمُوْنَ) (الاعراف: ۱۶۰)

"(مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا)، تو ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے"

عَيْنٌ

قَابَلْتُ الرَّئِيْسَ **عَيْنَهُ** "میں نے، خود صدر صاحب سے بات کی تھی"

لفظی اور معنوی تاکید کا فرق

مُؤَكَّد	توکید	توکید کی قسم
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	كُلِّهَا	معنوی توکید
اَلْحَآقَّةُ	مَا الْحَآقَّةُ	توکید لفظی
وَأْتُوْنِيْ بِأَهْلِكُمْ	أَجْمَعِيْنَ	تاکید معنوی
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ	أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا	توکید لفظی

سبق نمبر ۱۵۰

عطفِ نَسَق Co-ordination

۱۔ عطف نسق، چوتھا تابع ہے۔ یہ بھی متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ معطوف، حکم میں معطوف علیہ کا تابع ہوتا ہے۔ چونکہ اس کے ذریعے، دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے، اس لیے اس کو عطف نسق کہتے ہیں۔ اسے عطف نسق اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کلام کے مختلف حصوں کو مربوط کرتا ہے۔ نَسَق کے لفظی معنی، تو موتی پرونے کے ہیں، لیکن نسق کلام سے مراد ترتیب کلام ہے۔

۲۔ پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ، اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔

۳۔ عطف نسق بھی، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے۔ جیسے :

۱۔ نَضِجَ الخَوخُ وَالعِنَبُ (یہاں دونوں مرفوع ہیں) آڑو اور انگور پک گئے۔

۲۔ أَكَلْتُ الخَوخَ وَالعِنَبَ (یہاں دونوں منصوب ہیں)

۳۔ هٰذِهٖ أَشْجَارُ الخَوخِ وَالعِنَبِ (یہاں دونوں مجرور ہیں)

۴۔ مندرجہ ذیل حروف سے عطف کیا جاتا ہے۔

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
لٰكِنْ	بَلْ	إِمَّا	أم	أو	حَتّٰى	ثُمَّ	فَاء	وَاوْ

۵۔ جب ضمیر پر، عطف کیا جائے تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ (یہاں علیٰ دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۔ مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَيْدٍ (یہاں بِ دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔)

ضمیر مرفوع متصل پر تاکیدی عطف

۶۔ بعض اوقات، تاکید کے لیے ضمیر منفصل کے ساتھ، ضمیر مرفوع متصل استعمال کی جاتی ہے۔
ایسی صورت میں، ضمیر مرفوع متصل کے بعد، ایک اور ضمیر مرفوع منفصل کا لانا، ضروری ہوتا ہے۔
جیسے: ۱۔ (لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ) (الانبیاء: ۵۴)
"تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"
۲۔ (اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ) (البقرۃ: ۳۵)
"تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو۔"

۷۔ بعض اوقات، تابع اور متبوع کے درمیان، کوئی دوسرا لفظ **فاصل** استعمال ہوتا ہے جیسے:
(جَنَّٰتُ عَدْنٍ **يَدْخُلُونَهَا** وَ **مَنْ صَلَحَ** مِنْ آبَائِهِمْ) (الرعد: ۲۳)
"ایسے باغ، جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔
وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے، اور ان کے نیک آباؤ اجداد بھی۔" (یہاں ضمیر، ھَا فاصلہ ہے۔)

۸۔ بعض اوقات، عاطف اور معطوف کے درمیان لَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:
(سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا **أَشْرَكْنَا** وَلَا **آبَاؤُنَا**) (الانعام: ۱۴۸)
"یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔"

۹۔ بعض اوقات، فعل اور اسم کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:
(فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ **فَأَثَرْنَ** بِهِ نَقْعًا ۝) (العادیات: ۳-۴)
اسم + ف + فعل
"پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس موقع پر گرد و غبار اڑاتے ہیں۔"

۱۰۔ بعض اوقات، فاء کو اس کے معطوف کے ساتھ حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ) (الاعراف: ۱۶۰)

"تو ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو، چنانچہ اس چٹان سے یکایک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے)"

اس مثال میں فَانْبَجَسَتْ سے پہلے فَضَرَبَ (فَ + ضَرَبَ) محذوف ہے۔

یعنی اس حکم کی تعمیل میں، حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی ماری، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔

۱۱۔ بعض اوقات، معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَ فَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا ؟) (الزخرف: ۵)

"اب کیا ہم، (تم سے بیزار ہو کر) یہ درسِ نصیحت، تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں"؟

اس مثال میں، اَنُهْمِلُكُمْ محذوف ہے۔ پھر فَنَضْرِبُ ہے۔

۱۲۔ اسم سے اسم کو، اسم کو ضمیر سے، اسم کو فعل سے اور فعل سے فعل کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسم سے اسم کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے اسم سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ) (محمد: ۲۱)

"(ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں"

ضمیر سے اسم کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے ضمیر سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ) (العنکبوت: ۱۵)

"پھر ہم نے نوحؑ کو بچا لیا اور کشتی والوں کو بھی"

فعل سے فعل کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے فعل سے فعل کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا | نَمُوْتُ | وَ | نَحْيَا |) (الجاثیہ: ۲۴)

"یہ لوگ کہتے ہیں" زندگی، بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہم مریں گے اور یہیں ہم جئیں گے"

جملے سے جملے کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے جملے سے جملے کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(| اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ | وَ | اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ |) (الحجر: ۹)

"اس ذکر کو، یقیناً ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں"

(| نِعْمَ الْمَوْلٰى | وَ | نِعْمَ النَّصِيْرُ |) (الحج: ۷۸)

"بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے، وہ مددگار"

پیراگراف سے پیراگراف کا عطف

سورۃ الھود ایک طویل سورۃ ہے۔ اس میں مختلف قوموں کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ ہر قوم کا قصہ ایک پیراگراف پر مشتمل ہے۔ پیراگراف کو جوڑنے کے لیے حرف عطف واؤ استعمال کیا گیا ہے۔ سورۃ الھود کی مندرجہ ذیل چار آیات پر غور کیجئے۔

یہ پیراگرافوں کے عطف کی مثال ہے۔

(وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ) (ھود: ۲۵)

(وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا) (هود: ۵۰)

(وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا) (هود: ۶۱)

(وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا) (هود: ۸۴)

نیچے کی تین آیات میں [لَقَدْ أَرْسَلْنَا] کو بغرضِ ایجاز [حذف] کر دیا گیا ہے۔

حرفِ عطف واو And

۱۔ واوٗ کے ذریعے، معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو، معطوف کے لیے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ واوٗ کے عطف میں، اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا، کہ کس کے لیے حکم پہلے ثابت ہے، اور کس کے لیے بعد میں۔ یعنی واوٗ مطلق جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، واوٗ دو چیزوں کے درمیان ترتیب (Sequence) اور تعقیب (Follow up) کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں ہوتی۔

ذیل کی تین (۳) مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا [نُوحًا] وَ [إِبْرَاهِيمَ]) (الحدید: ۲۶)

"ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا"

(اس مثال میں، حضرت نوحؑ کا زمانہ پہلے ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا بعد میں۔ یہاں رسالت کے حکم کو، حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی عطف کیا گیا ہے۔)

۲۔ (كَذٰلِكَ [يُوحِي إِلَيْكَ] وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ) (الشوریٰ: ۳)

"اسی طرح (اللہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے (رسولوں) کی طرف وحی کرتا رہا ہے"۔

(اس مثال میں، ضمیر كَ سے مراد رسول ﷺ ہیں۔

یہاں حضور ﷺ کی وحی کو، پرانے انبیاء پر عطف کیا گیا ہے۔)

۳۔ (فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ) (العنکبوت : ۱۵)

"پھر نوحؑ اور کشتی والوں کو ہم نے بچا لیا۔"

(اس مثال میں، نجات کے عمل کو، حضرت نوحؑ اور کشتی والوں پر عطف کیا گیا ہے، جو ہم زمان ہیں۔)

حرفِ عطف الفاء And , Then

۱۔ حرف فاء کو، ترتیب و تعقیب کے لیے (Sequence & Follow up) استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جو بات معطوف علیہ کے لیے، پہلے ثابت کی گئی ہے، وہی بات، فوراً، معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

(ثُمَّ أَمَاتَهٗ فَأَقْبَرَهٗ) (عبس : ۲۱)

"پھر اُسے موت دی، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔"

۲۔ بعض اوقات فاء، سبب (Causality) کے معنی دیتا ہے، جب معطوف کوئی جملہ ہو۔

جیسے : (فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ) (القصص : ۱۵)

تو موسیٰؑ نے اُس کو ایک گھونسا مارا، جس کے نتیجے میں، اس کا کام تمام کر دیا۔

(اس مثال میں، فَ کے بعد، قَضٰى جملۂ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجیے کہ یہاں فَ کا ترجمہ، "جس کے نتیجے میں" کیا گیا ہے۔

۳۔ بعض اوقات فاء، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے

(أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً)

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟"

(الحج : ۶۳)

۴۔ بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو، اور معطوف علیہ کے بعد معطوف کا حکم

ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی **کلمہ محذوف** سمجھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا **فَجَآءَهَا** بَاْسُنَا بَيَاتًا) (الاعراف: ۴)

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا، اور پھر ان پر ہمارا عذاب، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

اس کا مطلب ہے (اَرَدْنَا اِهْلَاكَهَا) فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا۔

"(ہم نے اسے ہلاک کرنا چاہا) اور پھر ان پر ہمارا عذاب، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

۲۔ (وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى **فَجَعَلَهٗ** غُثَآءً اَحْوٰى) (الاعلیٰ: ۴-۵)

"اور جس نے نباتات اگائیں، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

اس مثال میں فاء کا مطلب ہے فَمَضَتْ مُدَّةٌ (پھر ایک طویل عرصہ گذرا)۔

ثُمَّ Afterwards

ثُمَّ بھی حرف عطف ہے۔ ثُمَّ کا استعمال، ترتیب (Sequence) اور تراخی (Time gap) (طویل مدت) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ **ثُمَّ** يُعِيْدُهٗ **ثُمَّ** اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ) (الروم: ۱۱)

۱ ۲ ۳

"اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔"

اس مثال میں، تخلیق کی ابتداء اور اس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثُمَّ سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی

بھی ۔ یہ تراخی (Time gap) "قلیل مدت" کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور "طویل مدت" کے لیے بھی ۔ طویل کی مثال گزر چکی ہے ۔ "قلیل مدت" کی مثال ملاحظہ فرمائیے ۔

۲۔ (اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا) (عبس : ۲۶-۲۵)

"ہم نے خوب پانی لنڈھایا، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا "

حَتّٰی Even

حَتّٰی، اسم ظاہر کے عطف کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی چیز کی غایت، انتہاء اور بلندی، ثابت کی جا سکے ۔

غایت کے اظہار میں، کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی ۔

دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے ۔ تفصیلات سبق نمبر ۲۴۲ میں ہیں ۔

۱۔ مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الۡاَنۡبِیَاءُ

"لوگ مرتے رہے ہیں، چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں "

(اس مثال میں، بڑے سے بڑے آدمی کے لیے موت کو ثابت کیا گیا ہے ۔)

۲۔ اَلۡمُؤۡمِنُ یُجۡزٰی بِالۡحَسَنٰتِ حَتّٰی مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ

"مومن کو نیکیوں کا صلہ دیا جاتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں "

اس مثال میں، چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے لیے حَتّٰی استعمال کیا گیا ہے ۔

اَوۡ Or

اَوۡ بھی حرف عطف ہے ۔ اَوۡ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ تخییر شک، تفریق، ابہام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

ہر مثال پر اچھی طرح غور کیجیے ۔

۱۔ اَوۡ برائے تخییر (option) کی مثالیں :

۱۔ (فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ **أَوْ** صَدَقَةٍ **أَوْ** نُسُكٍ) (البقرة: ۱۹۶)

"مگر جو شخص مریض ہو، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بنا پر اپنا سر منڈوالے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے، یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔"

۲۔ تَزَوَّجْ هِنْدًا **أَوْ** أُخْتَهَا

"ہند سے شادی کرلو، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔"

(اس مثال میں تَزَوَّجْ طلب ہے)

۲۔ أَوْ برائے اِبَاحت (Lawful) کی مثالیں:

۱۔ (فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ **أَوْ** أَشَدُّ قَسْوَةً) (البقرة: ۷۴)

"پتھروں کی طرح سخت، یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔"

اس مثال میں، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین کو، کسی ایک سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

۲۔ اِصْحَبْ حَمِيْدًا **أَوْ** رَشِيْدًا

"حمید کی صحبت اختیار کرلو، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔"

(اس مثال میں اِصْحَبْ طلب ہے)

۳۔ أَوْ برائے شَكّ کی مثال (Doubt):

(لَبِثْنَا يَوْمًا **أَوْ** بَعْضَ يَوْمٍ) (الكهف: ۱۹)

"شاید ہم دن بھر، یا پھر، اس سے کچھ کم، رہے ہوں گے۔"

۴۔ أَوْ برائے تفریق کی مثال (Seperation):

(وَقَالُوا كُوْنُوا هُوْدًا **أَوْ** نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا) (البقرة: ۱۳۵)

"یہودی کہتے ہیں: "یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے" یا پھر عیسائی کہتے ہیں: "یہودی ہو تو ہدایت ملے گی" (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

۵۔ اَوْ برائے اِبْہام (Ambiguity) کی مثال:۔

(وَاِنَّآ اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی هُدًى [اَوْ] فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) (سبا: ۲۴)
"اب لامحالہ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے، یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے"
(یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے۔)

۶۔ اَوْ برائے ممانعت کی مثال: (فعل نہی کے بعد)

(وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا [اَوْ] كَفُوْرًا) (الدھر: ۲۴)
"اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بدعمل) کی اطاعت کرو! اور نہ منکر حق کی (بات مانو)"
(یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔)

۷۔ اَوْ برائے تقسیم (Classification) :

اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ [اَوْ] فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ
"الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم یا فعل یا حرف"

۸۔ اَوْ بمعنیٰ اِلٰی (تک)

لَاُسَهِّلَنَّ الصَّعْبَ [اَوْ] اُدْرِكَ الْمُنٰى
"میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک، ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ کروں گا"

۹۔ اَوْ بمعنی اِلَّا : جیسے: لَاُعَاقِبَنَّهٗ [اَوْ] يُطِيْعَ اَمْرِیْ
"میں اس کا پیچھا کروں گا، یا پھر، اس کو میری بات ماننی پڑے گی"

۱۰۔ اَوْ بمعنیٰ اَمْ یا بَلْ کی مثال (Rather)

یہ اَوْ اضراب کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے۔

(وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ | اَوْ | يَزِيْدُوْنَ) (الصافات : ۱۴۷)

"اس کے بعد ہم نے اُسے (یعنی یونسؑ کو) ایک لاکھ، بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا" (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

اَمْ Or

اَمْ بھی حرف عطف ہے، اسکی دو قسمیں ہیں۔ اَمْ مُتَّصِلَه اور اَمْ مُنْقَطِعَه

اَمْ مُتَّصِلَه

اَمْ مُتَّصِلَه سے پہلے، ہمزہ آتا ہے۔ ہمزہ استفہام کے بعد، مُعَادَلَه (یعنی برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ جیسے:

(اَقَرِيْبٌ | اَمْ | بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ) (الانبیاء : ۱۰۹)

۱۔ اَمْ، دو فعلیہ جملوں کے درمیان استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(ءَاَنْذَرْتَهُمْ | اَمْ | لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ) (البقرۃ : ۶)

جملۂ فعلیہ — جملۂ فعلیہ

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں"

۲۔ اَمْ جملۂ فعلیہ اور جملۂ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ | اَمْ | اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ) (الاعراف : ۱۹۳)

جملۂ فعلیہ — جملۂ اسمیہ

"دونوں صورتوں میں، تمہارے لیے یکساں ہی ہے،
خواہ، تم انہیں پکارو، یا پھر خاموش رہو"

۳۔ بعض اوقات اَمْ سے پہلے، تعیین کے لیے، ھمزہ (أ) استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تَسْوِیہ یعنی دو چیزوں کے درمیان، برابری کے لیے آتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ دونوں باتیں برابر ہیں۔ جیسے:

۱۔ (سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا **أَمْ** صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ) (ابراھیم:۲۱)

"اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں، یا صبر، بہرحال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں"

۲۔ (سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ **أَ** أَنْذَرْتَهُمْ **أَمْ** لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ) (البقرۃ:٦)

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبردار کرو، یا نہ کرو، بہرحال وہ ماننے والے نہیں"

۴۔ بعض اوقات، یہ ھمزہ (أ) اَمْ کے ساتھ، تعیین کی طلب کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

(أَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا **أَمِ** السَّمَاءُ) (النازعات:۲۷)

"کیا تم لوگوں کی تخلیق، زیادہ سخت کام ہے، یا آسمان کی؟"

۵۔ بعض صورتوں میں اَمْ کا مفہوم، بَلْ اور تعیین ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَإِنْ أَدْرِيْ **أَ** قَرِيْبٌ **أَمْ** بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ) (الانبیاء:۱۰۹)

"اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، قریب ہے یا دور"

۲۔ (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ **أَمْ** هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ) (الرعد:۱٦)

"کہو، کیا اندھا اور آنکھوں والا، برابر ہوا کرتا ہے؟ یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟"

اَمْ مُنْقَطِعَہ

یہ دوسری قسم کا اَمْ ہے۔ اَمْ مُنْقَطِعَہ سے پہلے ہمزہ نہیں آتا، بعض اوقات یہ استفہامِ انکاری کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ) (الطور: ۳۹)

"کیا اللہ کے لیے تو ہیں بیٹیاں، اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے؟" (یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

۲۔ (اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ) (الرعد: ۱۶)

"کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟" (یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

اِمَّا Either

بعض اوقات اِمَّا کے ذریعے بھی، تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔

اِمَّا کے بعد، ایک اور اِمَّا یا اَوْ کا آنا لازمی ہے۔ اِمَّا کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ شک Doubt کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال:

جَاءَنِیْ اِمَّا مُحَمَّدٌ وَ اِمَّا عَلِیٌّ

"میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔"

۲۔ ابہام Ambiguity کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال:

(وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ) (التوبہ: ۱۰۶)

"کچھ دوسرے لوگ ہیں، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے۔ چاہے انہیں سزا دے، اور چاہے، ان پر از سرِ نو مہربان ہو جائے۔"

۳۔ تخییر Option کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال:

(اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا) (الکھف: ۸۶)

"یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے، یا پھر، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔"

۴۔ تفصیل (Seperation) کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال:۔

(اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ [اِمَّا] شَاکِرًا وَّ [اِمَّا] کَفُوْرًا) (الانسان: ۳)

"ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا۔"

۵۔ برائے اِباحت اِمَّا کے استعمال کی مثال:

تَعَلَّمْ [اِمَّا] رِیَاضَۃً وَّ [اِمَّا] اَدَبًا

یا تو ورزش سیکھ لو، یا پھر اَدَب

بَلْ Rather

۱۔ بَلْ بھی حرف عطف ہے۔

۲۔ [بَلْ] اپنے ماقبل سے اعراض، اور مابعد کے اثبات کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔

بعض اوقات [بَلْ] اپنے ماقبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

۳۔ بَلْ کے بعد، حروف ، کَلَّا اور لَا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ بعض اوقات بَلْ ، لٰکِنَّ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۶۔ بعض اوقات، اِضراب (Rectification) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ [بَلْ] عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ)

"وہ یہ کہتے ہیں" رحمان اولاد رکھتا ہے" سبحان اللہ، وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں، جنہیں عزت دی گئی ہے۔" (الانبیاء: ۲۶)

(یہاں بات، لوگوں کے شرک سے موڑ کر، فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

۲۔(اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ) (المؤمنون : ۷۰)

"یا یہ، اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ، وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے"

(یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے، بات مقصدِ رسالت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

۳۔ (بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ)

"وہ کہتے ہیں" بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے" (الانبیاء:۵)

لٰكِنْ

بعض اوقات، لٰکِنْ بھی بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے،

لیکن اس کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں۔

۱۔ لٰکِنْ سے پہلے، حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو اور

۲۔ لٰکِنْ سے پہلے، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

۳۔ اس کے بعد، اسم مفرد ہو جیسے :

۱۔مَا قَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ خَالِدٌ

"زید کھڑا نہیں ہوا، بلکہ خالد"

۲۔ مندرجہ ذیل مثال میں، لٰکِنْ حرف عطف نہیں ہے، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ)

"(لوگو!) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں"

(الاحزاب : ۴۰)

یہ لٰکِنْ ابتدائیہ ہے، اور اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

سبق نمبر ۱۵

Qualificative and Qualified صِفت اور مَوصُوف

۱۔ پانچواں تابع، وَصف ہے، جو اعراب میں اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔

۲۔ متبوع کو، موصوف اور منعوت بھی کہتے ہیں۔

تابع کو، صفت، وصف یا پھر نعت کہتے ہیں۔

۳۔ صفت، متبوع کی ذات کا، یا متبوع سے متعلق کا وَصف بیان کرتی ہے۔

۴۔ صفت یا نعت کی دو قسمیں ہیں۔ صفت حقیقی اور صِفتِ سَبَبِی

۱۔ صفت حقیقی

صفت حقیقی، اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے:

اَلرَّجُلُ | اَلْکَرِیْمُ | "شریف آدمی"

یہاں اَلْکَرِیْمُ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صفت ہے۔

۲۔ صفت سَبَبِی:

صفتِ سَبَبِی، اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے:

اَلرَّجُلُ | اَلْکَرِیْمُ | اَبُوْہُ "وہ آدمی، جس کا باپ شریف ہے"

یہاں اَلْکَرِیْمُ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صفت نہیں ہے، بلکہ اس کے (متعلق) والد (اَبُوْہُ) کی صفت ہے۔

۵۔ اکثر اوقات، صفت کے لیے | اسم مشتق | ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف چند مخصوص صورتوں میں اسم جامد پر مشتمل صفت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

منعوت　الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ　)　(الجمعہ: ۱)

نعت (اسمائے مشتقہ)

"اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، ہر وہ چیز، جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، نہایت مقدس، زبردست، حکیم۔"

۶۔ بعض اوقات　اسمائے جامدہ　بھی صِفت یا موصوف بن جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ زَيْدُ　بْنُ عَمْرٍو　"زید، عمرو کا بیٹا"

موصوف　صفت

۲۔ هٰذَا　الرَّجُلُ　"یہ آدمی"

موصوف　صفت جامدہ

۳۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ　هٰذَا　"میں اس زید کے ساتھ گذرا۔"

منعوت　نعت (جامد، اسم اشارہ)

۴۔ مَرَرْتُ　بِرَجُلٍ　ذِيْ فَضْلٍ

منعوت　نعت (جامد)

"میں، اس صاحبِ فضل آدمی کے ساتھ، گذرا۔"

۷۔ بعض اوقات، مصادر بھی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے:

هٰذَا　رَجُلٌ　عَدْلٌ　"یہ صاحبِ عدل آدمی ہے۔"

منعوت　نعت مصدر

(یہاں مصدر عَدْلٌ کو، بعض لوگوں نے، ذُوْ عَدْلٍ کے معنی میں اور بعض نے عَادِلٌ کے معنی میں لیا ہے۔)

۸۔ بعض اوقات، خبریہ جملے بھی صفت بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں، یہ اسم نکرہ کی صفت ہوتے ہیں، اور ان جملوں میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جو موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ) (البقرۃ: ۲۸۱)

منعوت — نعت مع ضمیر

"اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو! جبکہ تم اللہ کے پاس واپس ہو گے"

یہاں يَوْمًا نکرہ ہے اور تُرْجَعُوْنَ جملۂ فعلیہ ہے۔

اس مثال میں فِيْهِ کی ضمیر، منعوت يَوْمًا کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

بعض اوقات، یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے:

(وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا) (البقرۃ: ۱۲۳)

منعوت — نعت بلا ضمیر

"اور ڈرو، اس دن سے! جب کوئی، کسی کے ذرا کام نہ آئے گا"

(اس مثال میں، ضمیر موجود نہیں ہے، لیکن فِيْهِ کو محذوف سمجھا جائے گا۔ یعنی لَا تَجْزِىْ فِيْهِ)

۹۔ بعض اوقات، شبہ جملہ بھی صفت بن جاتا ہے۔ جیسے:

(بَلْ عَجِبُوْا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ) (ق: ۲)

منعوت — نعت (جار مجرور)

"بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا، کہ ایک خبردار کرنے والا، خود انہی میں سے ان کے پاس آگیا"

۱۰۔ بعض اوقات، اسم منعوت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ) کا مطلب ہے اَنِ اعْمَلْ دُرُوْعًا سٰبِغٰتٍ

محذوف منعوت — نعت

"اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو حکم دیا) "کہ وسیع اور کشادہ زرہیں بناؤ"

دِرْعٌ سَابِغٌ مکمل اور کشادہ زِرہ کو کہتے ہیں۔ دِرْعٌ کی جمع دُرُوعٌ ہے۔

اس مثال میں صفت سَابِغَاتٍ کی موصوفہ، دُرُوعٌ (زرہیں) محذوف ہے۔

۱۱۔ بعض اوقات، خود صفت (یعنی نعت) کو حذف کر دیا جاتا ہے، جب سلسلۂ کلام اس کی اجازت دے۔ جیسے:

(يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا) (الکھف: ۷۹)

اس کا مطلب ہے "جو ہر کشتی کو، زبردستی چھین لیتا تھا" (یعنی ہر صحیح و سالم کشتی کو)۔

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ (صَالِحَةٍ) غَصْبًا

منعوت — نعت محذوف

۱۲۔ نعت حقیقی، مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

هٰذَا عَمَلٌ نَافِعٌ "یہ فائدہ بخش کام ہے"

منعوت — نعت مفرد

۱۳۔ نعت حقیقی، مرکب اضافی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

مَضٰى يَوْمٌ شَدِيدُ الْحَرِّ

منعوت — نعت مرکب

"گرمی کی شدت والا دن، گزر گیا"

۱۴۔ نعت حقیقی، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

هٰذَا عَمَلٌ يَنْفَعُ

منعوت — نعت (جملۂ فعلیہ)

"یہ وہ کام ہے، جو فائدہ دے گا"

۱۵۔ نعت حقیقی، جملۂ اسمیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

مَضٰی یَوْمٌ حَرُّہٗ شَدِیْدٌ

منعوت نعت (جملۂ اسمیہ)

"وہ دن گذر گیا، جس کی گرمی سخت تھی"

نعت حقیقی

نعت حقیقی یعنی صفت حقیقی، چار باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اعراب میں: جیسے: اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ، اُسْوَۃً حَسَنَۃً، اُسْوَۃٍ حَسَنَۃٍ

۲۔ عدد میں۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، عَبْدَانِ مُؤْمِنَانِ، عِبَادٌ مُؤْمِنُوْنَ

۳۔ تذکیر و تانیث میں۔ جیسے: مُؤْمِنٌ کَرِیْمٌ، مُؤْمِنَۃٌ کَرِیْمَۃٌ

۴۔ تعریف و تنکیر میں۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ

نعت حقیقی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ) (الانسان: ۲)

منعوت نعت حقیقی

"ہم نے انسان کو، ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا"

۲۔ (کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ) (القمر: ۲۰)

منعوت ، نعت حقیقی

"جیسے وہ، جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں"

۳۔ (یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ) (الرعد: ۱۲)

"وہی ہے، جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے"

۴۔ (وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ) (الانعام:۹۲)

”اور یہ ایک مبارک کتاب ہے، جسے ہم نے نازل کیا ہے۔“

۵۔ (فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ) (الرحمن:۶۶)

”دونوں باغوں میں، دو چشمے، فواروں کی طرح ابلتے ہوئے۔“

نعتِ سَبَبی

نعت سَبَبی یعنی صفت سَبَبی، دو (۲) باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اعراب میں اور تعریف و تنکیر میں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اعراب میں مطابقت کی مثالیں:۔

مرفوع: (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ) (فاطر:۱۲)

منصوب: (وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ) (الانعام:۱۴۲)

مجرور: (أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا) (النساء:۷۵)

۲۔ تعریف و تنکیر میں مطابقت کی مثالیں:

مُعَرَّف: (أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا) (النساء:۷۵)

تنکیر: (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ) (فاطر:۱۲)

نعتِ سببی کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ضمیر پر خصوصی توجہ فرمائیے۔

۱۔ (وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ) (الانعام:۱۴۱)

منعوت   نعتِ سببی

"اور (اللہ ہی نے پیدا کیے) کھجور (کے باغات) اور کھیت، جن سے مختلف کھانے کی چیزیں (ملتی ہیں)"

(یہاں أُكُلُهُ کی ضمیر الزَّرْعَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۲۔ (فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا) (فاطر: ۲۷)

منعوت نعت سببی

"اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم، پھل نکال لاتے ہیں، مختلف رنگوں کے۔"

(یہاں أَلْوَانُهَا کی ضمیر ثَمَرَاتٍ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۳۔ (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ) (فاطر: ۱۲)

"یہ میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا ہے، خوشگوار ہے جس کا پینا۔"

(یہاں شَرَابُهُ کی ضمیر، فُرَاتٌ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۴۔ (أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا) (النساء: ۷۵)

"خدایا! ہم کو اس بستی سے نکال، جس کے باشندے ظالم ہیں۔"

(یہاں أَهْلُهَا کی ضمیر، الْقَرْيَةِ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

نعت کے اغراض و مقاصد

نعت یا صفت کے، کئی اغراض و مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ توضیح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت سے توضیح یعنی وضاحت، اس صورت میں ہوتی ہے، جب موصوف معرفہ ہو۔ جیسے:

(إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) (الفاتحہ: ۵)

معرف موصوف نعت توضیح

"ہماری رہنمائی فرما، سیدھے راستہ کی طرف"

۲۔ تخصیص کے لیے صفت کا استعمال:

صِفت سے تخصیص، اس صورت میں ہوتی ہے، جب موصوف نکرہ ہو۔ جیسے:

(وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ | مُّخَلَّدُونَ) (الدھر: ۱۹)

نکرہ موصوف — نعت تخصیص

"ان کی خدمت کے لیے، ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے۔ جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے"

۳۔ مَدْح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت سے مدح کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

مدح، کسی کی تعریف کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ | رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (الفاتحہ: ۱)

موصوف — نعت مدح

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ کے لیے ہیں"

۴۔ ذَم کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت، ذَمّ کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

ذَمّ، کسی کی مذمت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

(فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ) (النحل: ۹۸)

موصوف — نعت ذم

"لہٰذا، شیطانِ رجیم (دھتکارا ہوا) سے، خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔"

۵۔ ترحّم کے لیے صفت کا استعمال:

رحم کے سوال کے لیے، اپنی بے بسی، لاچاری اور مسکینی کی صفات بیان کی جاتی ہیں۔

جیسے:

اَللّٰھُمَّ أَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ

موصوف — نعتِ ترحم

"اے اللہ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں"

۶۔ توکید کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات، تاکید کے اظہار کے لیے بھی، صفت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

(فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) (الحاقہ:۱۳)

موصوف — نعت توکید

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، صرف ایک پھونک"

۷۔ تفصیل کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات، تفصیل کے لیے بھی صفت کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

فِيْ بَيْتِنَا ضَيْفَانِ، بَصْرِيٌّ وَكُوْفِيٌّ

موصوف — نعت تفصیل

"ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں۔ ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے"

سبق نمبر ۱۵۲

إِغْرَاء (Exhortation)

۱۔ بعض اوقات، بعض الفاظ، منصوبی حالت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ان منصوب اسماء کے استعمال کا مقصد، مخاطب کو متنبہ اور خبردار کر کے، کسی پسندیدہ کام کے لیے اُبھارنا ہوتا ہے۔

۲۔ ایسی صورتوں میں، اسم منصوب کا فعل امر محذوف ہوتا ہے۔ محذوف فعل امر، عموماً إِلْزَمْ ہوتا ہے۔ اسے إِغْرَاءٌ (Exhortation) کہتے ہیں۔

۳۔ خبردار اور متنبہ کرنے والے کو مُغْرِی کہتے ہیں۔

۴۔ اور جس شخص کو متنبہ اور خبردار کیا جائے، اُسے مُغْرٰی کہتے ہیں۔

۵۔ جس اچھے (محمود) کام پر ابھارنا مقصود ہو، اُسے مُغْرٰی بِہٖ کہتے ہیں۔

مُغْرٰی بِہٖ، منصوب اسم ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْعَزِیْمَةَ وَالصَّبْرَ

"عزیمت! اور صبر!"

(یعنی عزیمت اور صبر کو، لازماً اختیار کرو)

(اس مثال میں، فعل امر إِلْزَمْ محذوف ہے۔ اَنْتَ مُغْرٰی محذوف ہے۔ اور اَلْعَزِیْمَةَ وَالصَّبْرَ، إِغْرَاء (مُغْرٰی بِہٖ) ہے، اور اسمائے منصوب ہیں۔)

۶۔ إِغْرَاء میں فعل اور فاعل، دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

اِغْرَاء کی قسمیں

۱۔ بعض اوقات مغریٰ بہٖ، مفرد ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلصِّدْقَ |

"سچائی پر قائم رہو"

۲۔ بعض اوقات مُغْرٰی بِہٖ مکرر لایا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ | اَخَاكَ اَخَاكَ |

"تمہارا بھائی! تمہارا بھائی!" (ہمیشہ اس کا ساتھ دو!)

۲۔ | اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ |

"کوشش! کوشش!" (یعنی جہد مسلسل اور کوشش کو لازم کر لو)

یہ دراصل اَلْزِمِ الْاِجْتِهَادَ ہے (یہاں الاجتہاد مغریٰ بِہٖ ہے۔)

۳۔ بعض اوقات مغریٰ بِہٖ معطوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ | اَلصِّدْقَ وَالْاِخْلَاصَ |

"سچائی اور اخلاص سے، چمٹے رہو"

۲۔ | اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ |

"مروت! شرافت!" (یعنی مروت اور شرافت کا، دامن تھامے رہو!)

یہاں بھی، اَلْزِمْ جو کہ فعلِ امر ہے، مقدّر ہے۔

اِغْرَاء کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ | كِتٰبَ اللّٰهِ | عَلَيْكُمْ) (النساء: ۲۴)

"اور وہ عورتیں بھی، تم پر حرام ہیں، جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں، البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں۔
اللہ کا قانون (ہے یہ) تم پر (جس کی پابندی لازم کردی گئی ہے)"
(یہاں کِتَابَ منصوب ہے، اس کا فعل (اَلْزِمُوا) محذوف ہے۔)

۲۔ (مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ) (الحج : ۷۸)

"(قائم ہو جاؤ!)، اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت (پر)"
(یہاں مِلَّةَ منصوب ہے۔ اس کا فعل اِتَّبِعُوا یا اس سے ملتا جلتا فعل محذوف ہے۔)

۳۔ (صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً)
(البقرۃ : ۱۳۸)

"اللہ کا رنگ (اختیار کرو!) اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا؟"
مطلب ہے، اِخْتَارُوا صِبْغَةَ اللَّهِ

سبق نمبر ۱۵۳

تَحۡذِیۡرٌ Warning

۱۔ تحذیر کا مطلب ڈرانا ہے۔ ڈرانے والے کو مُحَذِّر، اور جس کو ڈرایا جائے اسے مُحَذَّرٌ کہتے ہیں۔

مُحَذَّرٌ مِنۡهُ سے مراد، وہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہے، جس سے ڈرانا اور متنبہ کرنا مطلوب ہے۔ تحذیر کو تنبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ تحذیر کے لیے بھی، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلۡاَسَدَ (اس کا مطلب ہے) اِحۡذَرِ الۡاَسَدَ "شیر سے بچو!"

۲۔ اِیَّاكَ وَالۡکَسَلَ "اپنے آپ کو سستی سے بچائے رکھو"

(یہ دراصل اِحۡذَرِ الۡکَسَلَ ہے۔ یہاں فعل امر اِحۡذَرۡ اور اس کا فاعل محذوف ہے۔)

۳۔ بعض اوقات تحذیر کو بھی، تاکید کے لیے، مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَلۡکَسَلَ وَالۡکَسَلَ

"اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ، اور سستی کو اپنے سے دور رکھ"

یہ دراصل اِحۡذَرۡ نَفۡسَكَ مِنَ الۡکَسَلِ وَالۡکَسَلَ مِنۡكَ ہے۔

۴۔ اِحۡذَرۡ کی جگہ، اِتَّقِ (بچے رہو)، یا بَعِّدۡ (دور کر) جیسے الفاظ بھی محذوف تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔

۵۔ تحذیر میں بھی، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں، فعل امر اِحْذَرْ محذوف سمجھا جائے گا۔

۱۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ مفرد ہوتا ہے۔ جیسے الكَذِبَ "جھوٹ سے بچو"

۲۔ بعض اوقات، مُحَذَّر مِنْهُ کی تکرار کی جاتی ہے۔

جیسے: اَلْكَذِبَ الْكَذِبَ "جھوٹ سے بچو، جھوٹ سے"

اَلْمَوْتَ اَلْمَوْتَ "موت سے بچو، موت سے"

اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ (اس کا مطلب ہے اِحْذَرِ الطَّرِيْقَ

۳۔ بعض اوقات، مُحَذَّر مِنْهُ معطوف ہوتا ہے۔

جیسے: الكَذِبَ وَالخِيَانَةَ "جھوٹ اور خیانت سے بچو"

نَفْسَكَ وَالْاَسَدَ "اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ"

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں، فعلِ مضارع اُحَذِّرُكَ محذوف سمجھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ، ضمیر منصوب اِيَّاكَ کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے: اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ"

۵۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ مجرور استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے اِيَّاكَ مِنَ الْكَذِبِ "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ"

۶۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ مصدر مؤول کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے اِيَّاكَ اَنْ تَكْذِبَ "اپنے آپ کو جھوٹ بولنے سے بچاؤ"

احادیث سے چند تحذیر کی مثالیں

۱۔ اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسند احمد)

"ظلم سے بچو! یقیناً ظلم، قیامت کے دن کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہوگا"

۲۔ إِيَّاكَ **وَالحَلُوبَ** (مسلم)

"دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے بچو۔" (ورنہ بچے بھوکے مر جائیں گے)

۳۔ إِيَّاكُمْ **وَالغُلُوَّ** فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

"دین میں غلو (انتہاء پسندی/مبالغہ آمیزی) سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔"

۴۔ إِيَّاكُمْ **وَدَعْوَةَ المَظْلُومِ**، وَإِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (الباني الصحيحة: ۷۶۷)

"مظلوم کی بددعا سے بچو! چاہے بددعا، مظلوم کافر ہی کی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ عزوجل کے درمیان، پردہ نہیں ہوتا۔"

۵۔ **اَللهَ اَللهَ** فِي أَصْحَابِي (مسند احمد)

"اللہ (سے ڈرو!) اللہ (سے ڈرو!) میرے صحابہؓ کے بارے میں۔"

تحذیر کی قرآنی مثال

۶۔ (فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ **نَاقَةَ اللهِ** وَ **سُقْيَاهَا**)

(الشمس: ۱۳)

"اس پر اللہ کے رسول (صالح) نے قوم ثمود سے کہا:

خبردار! اللہ کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے میں (مانع نہ ہونا)۔"

(یہاں نَاقَةَ اور سُقْيَا دونوں منصوب ہیں، یہاں **إِحْذَرُوا** محذوف ہے۔)

سبق نمبر ۱۵۴

اِختِصَاص (Specification)

۱۔ اِختِصَاصٌ (Specification) سے مراد، کسی بات کو، کسی خاص فرد یا شئے کے لیے مخصوص کرنا ہے۔ یہ بھی ایک اسم منصوب ہے۔

۲۔ اِختِصَاصٌ ضمیر متکلم یا ضمیر مخاطب کے کسی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر، أَخُصُّ (میں مخصوص کرتا ہوں) نَخُصُّ (ہم مخصوص کرتے ہیں) جیسے الفاظ مقدر رہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

۳۔ اِختِصَاص کا مقصد یا تو فخر ہوتا ہے یا پھر تواضع۔ یا پھر اضافی وضاحت۔

۴۔ اسم اختصاص، حروف نداء کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا۔

۵۔ اسم اختصاص، جملے میں (إغراء اور تحذیر کی طرح) پہلے واقع نہیں ہوتا۔

۶۔ بعض اوقات، اسم علم بھی منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

أَنَا **خَالِدًا** حَطَّمْتُ أَصْنَامَ الْجَاهِلِيَّةِ (خالد منصوب ہے)

"میں خالد ہوں! میں نے جاہلیت کے بتوں کو کچل کر رکھ دیا۔"

۷۔ بعض اوقات مضاف کی صورت میں ال کے ساتھ اور ال کے بغیر آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ نَحْنُ **بَنِي حَاتِمٍ** أَصْحٰبُ الْكَرَمِ (بنی منصوب ہے)

"ہم حاتم کی اولاد ہیں! سخاوت و فیاضی میں مشہور۔"

۲۔ نَحْنُ **الْجُنُوْدَ** نَحْمِي الْعَلَمَ (جنودَ منصوب ہے)

"ہم سپاہی ہیں! جھنڈے کی حفاظت کریں گے۔"

۳۔ نَحْنُ [الْعَرَبَ] نَرْعَی الذِّمَمَ (العربَ منصوب ہے)

"ہم عرب ہیں، عہدوں کا پاس کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

اختصاص برائے فخر

۱۔ بِنَا نَحْنُ [الْجُنُوْدَ] يُذَلُّ الْأَعْدَاءُ

"ہم سپاہیوں کے ہاتھوں ہی، دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔

یہ جملہ فخریہ ہے۔

۲۔ نَحْنُ [الْمُسْلِمِیْنَ] (ہم ہی تو مسلمان ہیں)

یہاں اَلْمُسْلِمُوْنَ کے بجائے منصوب اَلْمُسْلِمِیْنَ استعمال ہوا ہے۔

اختصاص برائے تواضع

۳۔ اَنَا ، اَیُّھَا [الْعَبْدُ] فَقِیْرٌ اِلٰی عَفْوِ اللّٰہِ

"میں، یہ بندہ، اللہ کی مغفرت کا محتاج ہے"

(یہاں اسم ضمیر محلاً مخصوص ہے، یہاں عبدُ سے مراد خود متکلم ہے۔)

اختصاص برائے زیادتِ بیان

۴۔ نَحْنُ [الْعَرَبَ] اَقْرَی النَّاسِ لِلضَّیْفِ

"ہم عرب ہیں! مہمانوں کی، اچھی خاطر تواضع کرنے والے"

(یہاں العَرَبُ مرفوع کے بجائے منصوب العَرَبَ ہے۔)

اختصاص کی قرآنی مثالیں

۵۔ (وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا

وَ [الصّٰبِرِیْنَ] فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ) (البقرۃ: ۱۷۷)

"اور نیک وہ لوگ بھی ہیں، جو عہد کرتے ہیں تو اسے وفا کرتے ہیں اور نیک لوگوں میں، ہم یہاں بالخصوص ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں، جو تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ کے مواقع پر، ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔"

نوٹ کیجئے کہ یہاں معطوف علیہ وَالْمُوْفُوْنَ مرفوع ہے، لیکن اس کا معطوف وَالصّٰبِرِیْنَ منصوب ہے اور یہ منصوب برائے اِخْتِصَاص ہے، یعنی برائے مدح ہے۔

یہاں مراد أَخُصُّ بِالذِّكْرِ الصّٰبِرِیْنَ ہے۔ یعنی

"میں خصوصیت کے ساتھ صابرین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔"

۶۔ (لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ) (النساء:۱۶۲)

البتہ ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں، اور صاحب ایمان ہیں، وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں، جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی، اور (اس طرح کے ایمان لانے والے) نماز بالخصوص نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخر پر سچا عقیدہ رکھتے ہیں۔"

اختصاص کی مثال حدیث سے

۶۔ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ ، لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (الحدیث)

"ہم تو پیغمبر ہیں، نہ وارث ہوتے ہیں اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہے۔"

(غور کیجئے کہ اس مثال میں، مَعَاشِرَ مرفوع نہیں، بلکہ منصوب ہے۔)

اس جگہ لفظ اَخُصُّ یا اَعْنِیْ کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ مَعَاشِرَ کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے یہ منصوب ہے۔

نوٹ :۔اغراء، تحذیر اور اختصاص کے بعد، حذف سے متعلق سبق نمبر ۱۹۵ ضرور پڑھ لیجئے۔

منصوبات کی مشق

مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجئے۔

یہاں فاعل اور فعل دونوں محذوف ہیں اور اسم منصوبی حالت میں پایا جاتا ہے۔

بتایئے کہ یہ کیوں منصوب ہیں؟ یہ اغراء کی مثال ہے؟ یا تحذیر کی؟ یا اختصاص کی؟

۱۔ (إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا **وَعْدَ اللّٰهِ** حَقًّا) (یونس:۴)

"اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، اللہ کا وعدہ، ہے یہ، پکا"

۲۔ (**فَرِيضَةً** مِّنَ اللّٰهِ) (توبہ : ۶۰)

" (یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات ہیں) فریضہ (ہے یہ ایک)، اللہ کی طرف سے"

۳۔ (**رَحْمَةً** مِّن رَّبِّكَ) (الکھف :۸۲)

" (دیوار کے نیچے خزانہ ہے، دیوار اس لیے اٹھائی گئی ہے، کہ اللہ اس نیک آدمی کے دو یتیم لڑکوں پر رحم کرنا چاہتا ہے) رحمت، تمہارے رب کی طرف سے"

۴۔ (**فَبُعْدًا** لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ) (المومنین : ۴۱)

"دور (ہو جا) ! ظالم قوم !"

۵۔ (**سُنَّةَ اللّٰهِ** فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ) (الاحزاب:۶۲)

" (منافقین پر لعنت ہے، یہ پکڑے جائیں گے اور قتل کیے جائیں گے۔

(یہ ہے) اللہ کی سنت، جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آرہی ہے"

۶۔ (**فِطْرَتَ اللّٰهِ** الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم :۳۰)

"(قائم ہو جاؤ!) اللہ کی فطرت (پر)، جس پر اس نے، انسانوں کو پیدا کیا ہے"

سبق نمبر ۱۵۵

مَفْعُول مَعَہٗ Concomitant

۱۔ مفعول معہ، وہ منصوب اسم ہے، جو مُصَاحَبت کے لیے، واؤ کے بعد آتا ہے اور مَعَ (ساتھ) کا مفہوم دیتا ہے۔ یہ مُصَاحَبت فاعل یا مفعول کے ساتھ ہوتی ہے۔

۲۔ مفعول معہ سے پہلے، واؤ معیت کا ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مفعول معہ، بعض اوقات فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے :۔

۱۔ سِرْتُ وَالطَّرِيقَ

"میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔"

(واضح ہو کہ یہاں الطَّرِيقَ (راہ) فاعل نہیں ہے، اور وہ چلتی نہیں)

۲۔ مَاتَ سَعِيدٌ وَ طُلُوعَ الشَّمْسِ

"ادھر سعید کا دم نکلا، اُدھر سورج طلوع ہوا۔"

(ظاہر ہے سورج مرتا نہیں، مطلب یہ ہے کہ دونوں کام ساتھ ساتھ واقع ہوئے۔)

۴۔ مفعول معہ بعض اوقات، الفاظ استفہام مَا اور کَيْفَ کے بعد آتا ہے۔

۱۔ مَا أَنْتَ وَ السِّبَاحَةَ؟

"آپ اور آپ کے تیرنے کی تربیت کیسے جا رہی ہے۔"

۲۔ كَيْفَ أَنْتَ وَالِامْتِحَانَ؟

"آپ اور آپ کے امتحانات کیسے جا رہے ہیں؟"

۳۔ مَا أَنْتَ وَأَخَاكَ؟

"آپ اور آپ کے بھائی کے تعلقات کیسے ہیں؟"

۵۔ مفعول معہ، کی تقدیم جائز نہیں ہے۔ یہ لازماً بعد میں لایا جاتا ہے۔

۶۔ مفعول مَعَہٗ جملۂ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونوں کے بعد آتا ہے۔ جیسے :۔

۱۔ سِرْتُ وَالرَّصِیفَ

جملہ فعلیہ

"میں فٹ پاتھ کو پھلانگتا گیا"

۲۔ اَنَا سَائِرٌ وَالرَّصِیفَ

جملۂ اسمیہ

"میں فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ، چلتا جا رہا ہوں"

مفعول معہ کی مثالیں

۱۔ اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ

"پانی تھم گیا اور اس کے ساتھ لکڑی بھی"

۲۔ مَشَیْتُ وَالْحَدِیقَةَ

"میں باغ کے ساتھ ساتھ، چلتا گیا"

۳۔ جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ

"جاڑا، چادروں (شالوں) کے ساتھ آیا"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت، فاعل کے ساتھ ہے۔)

۴۔ کَفَاكَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ

"تمہارے اور زید کے لیے، ایک درہم کافی ہے"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت، مفعول کے ساتھ ہے۔)

۵۔ سَافَرْتُ وَاَخَاكَ

"میں نے، اور آپ کے بھائی نے، ساتھ ساتھ سفر کیا۔"

۶۔ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَاَبَاهُ

"ہم نے اس پر، اس کے والد کے ساتھ، سلام بھیجا۔"

۷۔ كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقَيْنِ

"آپ، اپنے پڑوسی کے ساتھ، مل جل کر رہیے۔"

۸۔ مَا لَكَ اَيُّهَا التَّاجِرُ وَالْمَبَاحِثَ الْفَلْسَفِيَّةَ ؟

"اے تاجر! تمہارا اور تمہاری فلسفیانہ بحثوں کا کیا حال ہے؟"

۹۔ كَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثَ ؟

"آپ کا اور آپ کی پریشانیوں کا کیا حال ہے؟"

۱۰۔ اَمَا تَقُومِينَ وَاَخَاكَ ؟

"کیا آپ اپنے بھائی کے ساتھ نہیں اٹھیں گی؟"

۱۱۔ مَا اَنْتَ وَاَبَا مَعْمَرٍ ؟

"آپ کا، اور معمر کے ابا کا، کیا معاملہ ہے؟"

(یہاں مرفوع اَبُو کے بجائے منصوب اَبَا استعمال ہوا ہے۔)

مفعول معہ کی قرآنی مثال

۱۲۔ (فَاَجْمِعُوا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ) (یونس: ۷۱)

"تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر، ایک متفقہ فیصلہ کر لو۔"

سبق نمبر ۱۵۶

مفعول بہٖ مقدم سے ملتی جلتی ایک خاص قسم

مَشْغُولٌ عَنْهُ کا اعراب Titular

إِضْمَارٌ عَلٰی شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ

Supression on Condition of Exposition

بعض اوقات جملے میں، ایک خاص اسلوب اختیار کیا جاتا ہے، جو مفعول بہٖ مقدم سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

پہلا جملہ فعلیہ	دوسرا جملۂ فعلیہ
وَالْقَمَرَ	قَدَّرْنٰهُ
اسم صریح منصوب	فعل + فاعل + اسم ضمیر منصوب

آپ نے دیکھا ! یہاں دو منصوبات ہیں۔

ایک اسم صریح منصوب اور دوسرا اسم ضمیر منصوب۔

ایسی صورتوں میں، علمائے نحو اس کو دو جملے قرار دیتے ہیں اور پہلے جملے کے فعل کو، محذوف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ بعد میں آنے والے جملے کا فعل، اس کی تفسیر کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے منصوب اسم کو، جس کا فعل حذف کر دیا گیا ہے۔ مَشْغُولٌ عَنْهُ (Titular) کہتے ہیں، اس لیے کہ اس اسم منصوب سے، لاپرواہی برتی گئی ہے۔ چونکہ ایسے موقعوں پر، فعل کو ضمیر منصوب مل جاتی ہے، اس لیے فعل، اسم منصوب سے غافل ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ یہ مفعول بہ مقدم نہیں ہے۔

دوسرے لفظوں میں، یہ اسلوب، دو جملوں پر مشتمل ہے۔

پہلے جملے میں صرف، مفعول بہٖ منصوب ہے، فعل محذوف ہے۔

دوسرے جملے میں فعل + فاعل + مفعول بہٖ (ضمیر منصوب) ہوتی ہے۔

پہلے جملے کو مُفسَّر کہتے ہیں (جس کی تفسیر کی گئی ہے)۔

دوسرے جملے کو مُفسِّر کہتے ہیں، جو پہلے جملے کے محذوفات کی، تفسیر کرتا ہے۔

اس جملے کی تحلیل پر غور کیجئے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ (یس : ۳۹)

یہ جملہ دراصل اس طرح ہے۔

وَ	(قَدَّرْ)	الْقَمَرَ	قَدَّرْنَا	هُ	مَنَازِلَ
	فعل مع فاعل محذوف	مفعول بہٖ مَشْغُولٌ عنہُ	فعل + فاعل	ضمیر منصوب مفعول بہٖ اول	مفعول بہٖ ثانی
	جملۂ مُفَسَّرہ			جملۂ مُفَسِّرہ	

مَشْغُولٌ عَنْهُ

ایسے اسلوب میں، پہلے جملے کے منصوب اسم کو، مَشْغُولٌ عَنْهُ کہتے ہیں۔

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ، الْقَمَرَ ہے)

مَشْغُولٌ بِہٖ

ایسے اسلوب میں، دوسرے جملے کی ضمیر عائد منصوب (مفعول بہٖ) کو مشغولٌ بہٖ کہتے ہیں۔ (اس مثال میں مشغولٌ بہٖ، هُ ہے۔)

جملۂ مُفَسَّرہ

پہلے جملے کو، جو صرف، اسم صریح منصوب پر مشتمل ہوتا ہے، جملۂ مُفَسَّرہ کہتے ہیں۔ (وہ جملہ جس کی تفسیر کی گئی) اس کا فعل محذوف ہوتا ہے۔ اس مثال میں، وہ اَلْقَمَرَ ہے۔ جو دراصل قَدَّرَ الْقَمَرَ ہے۔

جملۂ مُفَسِّرہ

دوسرا جملہ، جو فعل مع فاعل اور ضمیر منصوب (مفعول بہ) پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملۂ مُفَسِّرہ کہلاتا ہے۔ یعنی وہ جملہ، جو پہلے جملے کی تفسیر کرتا ہے۔

اس مثال میں جملہ مُفَسِّرہ، قَدَّرْنٰهُ ہے۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْل

دوسرے جملے کا فعل، چونکہ پہلے جملے میں بھی کارفرما ہے۔ اس لیے اس عمل کو اِشْتِغَالُ الْفِعْل کا نام دیا گیا ہے۔

اسمِ مَشْغُولٌ عَنْهُ کی اعرابی حالت

اسمِ مَشْغُولٌ عَنْهُ کے اعراب کی درج ذیل تین (۳) صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ جب اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ لازمی طور پر منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ جب اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ لازمی طور پر مرفوع ہوتا ہے۔

۳۔ جب اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ کا رفع یا نصب، دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

اسم مشغول عنه کے اعراب کی تین صورتیں

درج ذیل جدول کو غور سے دیکھیے کہ اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ، کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟ اور کب مرفوع؟ اور کب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں؟

منصوب	مرفوع	منصوب یا مرفوع
لازمی منصوب		
۱۔ حروف شرط کے بعد	۱۔ حروف شرط سے پہلے	اگر مشغولٌ عنہٗ صفت اور موصوف پر مشتمل ہو تو، اس کو مرفوع یا منصوب کیا جا سکتا ہے۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔
۲۔ حروف تحضیض سے پہلے	۲۔ حروف تحضیض سے پہلے	
جہاں نصب بہتر ہے:		
۳۔ حروف استفہام کے بعد	۳۔ حروف استفہام سے پہلے	
۴۔ حروف نفی کے بعد	۴۔ حروف نفی سے پہلے	
۵۔ نہی کے بعد	۵۔ لام ابتداء سے پہلے	
۶۔ عرض کے بعد	۶۔ حروف مشبہ بالفعل سے پہلے	
۷۔ دعا / طلب کے بعد	۷۔ اسم موصول سے پہلے	
	۸۔ کم خبریہ سے پہلے	
	۹۔ جملے کی ابتداء میں	
	۱۰۔ إذا فجائیہ کے بعد	
	۱۱۔ واؤ حالیہ کے بعد	

۱۔ مَشْغُولٌ عَنْہُ کا لازمی نصب

مَشْغُولٌ عَنْہُ لازمی طور پر، منصوب ہوتا ہے، جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو، جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ کلمات الشرط (جیسے: إِنْ وغیرہ) اور

۲۔ حروف التحضیض (جیسے: ھَلَّا وغیرہ)۔

۱۔ حرف شرط کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال:

جواب شرط	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مشغولٌ عنہ	حرف شرط
نَفَعَكَ	حَصَّلْتَهُ	اَلْعِلْمَ	اِنْ

"اگر تو علم حاصل کرلے، تو وہ تجھے نفع دے گا۔"

۲۔ حرف تحضیض کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال:

فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مَشْغُولٌ عَنْہُ	
تُعَلِّمُهُ؟	وَلَدَكَ	هَلَّا

"تو اپنے لڑکے کو تعلیم کیوں نہیں دیتا؟"

وہ صورتیں جس میں مَشْغُولٌ عَنْہُ کا نصب بہتر ہے

پانچ (۵) صورتوں میں، مَشْغُولٌ عَنْہُ کا منصوب ہونا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اگرچہ کہ اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے، جب مَشْغُولٌ عَنْہُ اسم،

۱۔ حروفِ نفی (مَا یا لَا) یا

۲۔ حروف استفہام (أَ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو۔ جیسے:

۳۔ نہی کے بعد ۴۔ عرض کے بعد ۵۔ دُعا اور طلب کے بعد

یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

۱۔ حرف استفہام کے بعد، اسم منصوب مشغول عنہ کی مثال:

هَلِ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُهُمَا؟

"کیا آپ نے، ان دو لوگوں کو پہچانا؟"

۲۔ حرفِ نفی کے بعد مَشْغُولٌ عَنْہُ :

مَا زَیْدًا لَقِیْتُہٗ وَ لَا عَمْرًا رَأَیْتُہٗ۔

"نہ تو میں نے زید سے ملاقات کی، اور نہ عمرو کو دیکھا"

مذکورہ مثالوں میں، اسمِ مشغول عنہ کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے، لیکن مناسب نہیں جیسے :

مَا زَیْدٌ لَقِیْتُہٗ ، وَ لَا عَمْرٌو رَأَیْتُہٗ۔

ھَلِ الرَّجُلَانِ تَعْرِفُھُمَا ؟

وہ صورت جس میں مَشْغُولٌ عَنْہُ کا رفع لازمی ہے۔

گیارہ (۱۱) صورتوں میں، اسم مشغولٌ عَنْہُ مرفوع ہوتا ہے، جب مَشْغُولٌ عَنْہُ

۱۔ کلمات شرط ۲۔ حروف تحضیض ۳۔ حروف استفہام

۴۔ حروف نفی ۵۔ لام الابتداء ۶۔ حروف مشبہ بالفعل

۷۔ اسم موصول اور ۸۔ کَمْ خبریہ سے پہلے واقع ہو، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔

اسی طرح، (۹) جملے کے آغاز میں، (۱۰) إِذَا فُجائیہ کے بعد اور

(۱۱) واؤ حالیہ کے بعد، اگر اسمِ مَشْغُولٌ عَنْہُ آجائے تو وہ مرفوع ہوگا۔"

یہاں تین مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ حرف شرط إِنْ سے پہلے، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال :

اَلْعِلْمُ إِنْ خَدِمْتَہٗ رَفَعَكَ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ

"اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے رفعتیں عطا کرے گا"

۲۔ اسم موصول اَلَّذِی سے پہلے، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال:

اَلْوَلَدُ اَلَّذِی رَأَیْتَہُ ذَکِیٌّ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ

"وہ لڑکا، جس کو آپ نے دیکھا، بہت ذہین ہے"

۳۔ اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ، "اِذَا" الْفُجَائِیَّۃ (بمعنی اچانک، ناگہاں) کے بعد آئے تو اس کو مرفوع کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جیسے:

دَخَلْتُ الْبَیْتَ، فَإِذَا الْغُلَامُ یُوَبِّخُہُ أَبِی

"میں گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو میرا باپ دھمکا رہا ہے"

(اس مثال میں، الْغُلَامُ مَشْغُولٌ عَنْہُ ہے۔ اور مرفوع ہے۔

جب مَشْغُولٌ عَنْہُ کا رفع و نصب دونوں جائز ہوتے ہیں

بعض صورتوں میں مَشْغُولٌ عَنْہُ کو مرفوع یا منصوب کرنا دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ جیسے:

الْکُتُبُ النَّافِعَۃُ أَقْرَأُھَا دَائِمًا

الْکُتُبَ النَّافِعَۃَ أَقْرَأُھَا دَائِمًا

"مفید کتابیں، ان کو تو میں ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں"

(یہاں اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ صفت اور موصوف پر مشتمل ہے۔)

جب اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ کو، رفع پڑھا جائے تو دراصل جملے میں یہ مبتدا ہوتا ہے اور جملے کا بقیہ حصہ، اسکی خبر

مَشْغُولٌ عَنْہُ پر مشتمل جملوں کی تحلیل

۱۔ إِنْ	الْعِلْمَ	حَصَّلْتَہُ	نَفَعَكَ
حرف شرط	منصوب مشغولٌ عنہ	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	جواب شرط

۲۔ هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَهُ؟

منصوب مَشْغُولٌ عنه فعل + فاعل + ضمیر منصوب

۳۔ اَلْوَلَدُ الَّذِي رَأَيْتَهُ ذَكِيٌّ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ خبر
مبتدأ

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی منصوب صورتیں

مندرجہ ذیل سات (۷) صورتوں میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ لازماً منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف شرط کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

إِنِ الْعِلْمَ خَدَمْتَهُ نَفَعَكَ

"علم، اگر آپ اس کی خدمت کریں گے، تو یہ آپ کے لیے نفع بخش ہوگا۔"

(یہاں حرف شرط إِنْ کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب الْعِلْمَ استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ حروف تحضیض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلَّا الشَّرَّ تَجَنَّبْتَهُ؟

"برائی، کیا آپ اس سے اجتناب نہیں کریں گے؟"

(یہاں حرف تحضیض هَلَّا کے بعد مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب الشَّرَّ استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف استفہام کے بعد، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلِ الْخَبَرَ سَمِعْتَهُ

"خبر، کیا آپ نے اسے سنا؟"

(یہاں حرف استفہام هَلْ کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب الْخَبَرَ استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ حروفِ نفی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا | الدَّرْسَ | اُبْغِضُهُ

"کوئی درس (ایسا) نہیں، جس سے میں نفرت کروں"

(یہاں حرفِ نفی مَا کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب الدَّرْسَ استعمال ہوا ہے۔)

۵۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، نہی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلشَّرَّ، لَا تَقْرَبْهُ "برائی، اس کے نزدیک نہ جانا"

(یہاں نہی لا کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب تَقْرَبْهُ استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، عرض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلَا | زَيْدًا | تُكْرِمُهُ؟

"زید، کیا آپ اس کا اکرام نہیں کریں گے؟"

(یہاں عرض الا کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب زَيْدًا استعمال ہوا ہے۔)

۷۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ دعا اور طلب کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَللّٰهُمَّ | أَمْرَنَا | يَسِّرْهُ

"اے اللہ، ہمارے کام کو آسان کر دے"

(یہاں دعا اور طلب اللّٰهُمَّ کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب أَمْرَنَا استعمال ہوا ہے۔)

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی مرفوع صورتیں

مندرجہ ذیل گیارہ (۱۱) صورتوں میں، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ جائز ہوتا ہے۔

۱۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ حروفِ شرط سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلصَّدِيقُ | إِنْ زُرْتَهُ يُكْرِمْكَ

"دوست، اگر آپ اس سے ملاقات کریں گے، تو وہ آپ کی عزت افزائی کرے گا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ | اَلصَّدِيْقُ | مرفوع ہے، اور حرف شرط اِنْ سے پہلے آیا ہے۔)

۲۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، حروف تحضیض سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَبُوْكَ | | هَلَّا | اِحْتَرَمْتَهُ "آپ کے والد، کیا آپ نے ان کا احترام نہیں کیا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ اَبُوْكَ مرفوع ہے اور حروف تحضیض | هَلَّا | سے پہلے آیا ہے۔)

۳۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، استفہام سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلْعِلْمُ | | هَلْ | اَتْقَنْتَهُ؟ "کیا آپ نے سائنس پر عبور حاصل کر لیا؟"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ | اَلْعِلْمُ | مرفوع ہے، اور حرف استفہام | هَلْ | سے پہلے آیا ہے۔)

۴۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، حروف نفی سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلدَّرْسُ | | مَا | اُبْغِضُهُ

"درس، اس سے تو، میں نفرت نہیں کرتا۔"

۵۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، لام ابتداء سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلْاُسْتَاذُ | لَاَنَا مُكْرِمُهُ "وہ استاد، جس کا میں، احترام کرتا ہوں۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ اَلْاُسْتَاذُ مرفوع ہے، اور لام ابتداء | لَ + (اَنَا) | سے پہلے آیا ہے۔)

۶۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، حروف مشبہ بالفعل سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْكَسْلَانُ | اِنِّي | عَاقَبْتُهُ "کاہل، میں نے اس کو سزا دی۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ اَلْكَسْلَانُ مرفوع ہے، اور حرف مشبہ بالفعل | اِنَّ | سے پہلے آیا ہے۔)

۷۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، اسم موصول سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

زَيْدٌ | الَّذِيْ ضَرَبْتَهُ "زید، وہی جس کو آپ نے مارا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ | زَيْدٌ | مرفوع ہے، اور اسم موصول | الَّذِيْ | سے پہلے آیا ہے۔)

۸۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، كَمْ خبریہ سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْفَقِيْرُ | كَمْ | أَعْطَيْتَهُ

"فقیر، بہت زیادہ، آپ نے اس کو دے دیا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ اَلْفَقِيْرُ مرفوع ہے، اور | كَمْ خبریہ | سے پہلے آیا ہے۔)

۹۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ کلام کے ابتداء میں ہو، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

خَالِدٌ | رَأَيْتُهُ "میں نے خالد کو دیکھا۔"

۱۰۔ اِذَا فُجَائِيَه کے بعد، اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

جِئْتُ | فَإِذَا | اَلْوَلَدُ يُوَبِّخُهُ اَبُوْهُ

"میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو اس کا باپ دھمکار رہا ہے۔"

۱۱۔ واؤ حالیہ کے بعد، اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

سَافَرْتُ | وَالشَّعْبُ | يَنْهَاهُ الْخَطِيْبُ عَنِ الْحَرْبِ

"میں نے سفر کیا، اس حال میں کہ خطیب قوم کو، جنگ سے روک رہا تھا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ | اَلشَّعْبُ | مرفوع ہے، اور واؤ حالیہ کے بعد آیا ہے۔)

مشغولٌ عنہٗ منصوب کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ) (النحل : ۵)

" اور جانور، تو اس نے تمہارے لیے پیدا کیے، جن میں پوشاک ہے، دیگر فائدے ہیں اور اسی میں تمہاری خوراک ہے۔"

۲۔ (اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ ؟) (القمر : ۲۴)

" قوم ثمود نے کہا " کیا ایک اکیلا آدمی! جو ہم میں سے ہے! کیا اب ہم اس کے پیچھے چلیں؟"

۳۔ (وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ) (الرحمٰن : ۱۰)

" اور زمین، اس کو تو اس نے، سب مخلوقات کے لیے بنایا۔"

۴۔ (وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ) (یٰس : ۳۹)

" اور چاند، اس کے لیے تو ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔"

۵۔ (وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ) (الذّٰاریات : ۴۷)

" اور آسمان، اس کو تو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے، اور ہم اس کی قدرت رکھتے ہیں۔"

۶۔ (وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ) (الرحمٰن : ۷)

" اور آسمان، اس کو تو اس نے بلند کر دیا اور میزان قائم کر دی۔"

۷۔ (وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) (الانسان : ۳۱)

" اور ظالمین کے لیے، ان کے لیے تو اس نے، دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(یہاں الظّٰلِمِيْنَ منصوب نہیں ہے، بلکہ جس طرح حرف جر لام کی وجہ سے لَهُمْ میں اسم ضمیر هُمْ مجرور ہے۔ اسی طرح الظّٰلِمِيْنَ بھی مجرور ہے۔)

سبق نمبر ۱۵۷

مُتَفَرِّق سِمَاعی مَنصُوبات

منصوبات کے بارے میں، آپ کو پہلے حصہ اول میں بتایا جا چکا ہے کہ **منصوبات آصِلیّۃ** (۶) چھ ہیں۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجئے۔

۱۔ مفعول بہ	(سبق نمبر : ۳۹
۲۔ ظرف (مفعول فیہ)	(سبق نمبر : ۴۰
۳۔ حال	(سبق نمبر : ۴۱
۴۔ علت (مفعول لَہٗ)	(سبق نمبر : ۴۲
۵۔ تمییز	(سبق نمبر : ۴۳
۶۔ مفعول مطلق	(سبق نمبر : ۴۴

دیگر منصوبات وہ تھے، جن کو ہم نے **معربات مشکلہ** کے تحت حصہ اول میں میں بیان کیا تھا۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجئے۔

۷۔ اِنَّ اور اَنَّ کی اَخَوَات کا منصوب اسم	(سبق نمبر : ۵۹)
۸۔ کان کی منصوب خبر	(سبق نمبر : ۶۰
۹۔ لائے نفی جنس کا اسم	(سبق نمبر : ۷۴
۱۰۔ مستثنٰی کی منصوب صورتیں	(سبق نمبر : ۷۵
۱۱۔ مَا اور لَا کی منصوب خبر	(سبق نمبر : ۷۶
۱۲۔ منادیٰ کی بعض منصوب صورتیں	(سبق نمبر : ۷۷

اب اس دوسرے حصے کے پچھلے اسباق میں درج ذیل منصوب اسماء کا ذکر کیا گیا۔

۱۳۔ إغْراء	(سبق نمبر: ۱۱۷)
۱۴۔ تحذیر	(سبق نمبر: ۱۱۸)
۱۵۔ اختصاص	(سبق نمبر: ۱۱۹)
۱۶۔ مفعول مَعَہٗ	(سبق نمبر: ۱۲۰)

اب یہاں متفرق سماعی منصوبات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ یہ تمام اسماء حذف فعل یا حذف فاعل کے بعد، مجرد منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔

۱۷۔ أمْر

بعض اوقات فعل امر، محذوف ہوتا ہے اور اس کے بعد اسم منصوب استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

۱۔ اِمْرَءً وَنَفْسَهٗ

یہاں فعل امر أُتْرُكْ محذوف ہے۔ اس کا مطلب ہے۔

أُتْرُكِ امْرَءً وَنَفْسَهٗ مرد کو اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

۲۔ صَبْرًا عَلَى الْأَذٰى صَبْرًا

"تکالیف پر، صبر و ہمت سے کام لو! صبر و ہمت سے!"

۱۸۔ دُعا

دعائیہ کلمات کے لیے بھی، منصوب اسماء استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا) (البقرۃ: ۲۸۵)

"ہمارے پروردگار، ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں"

(یہاں غُفْرَانَ منصوب ہے، اور فعل مضارع نَطْلُبُ محذوف ہے)

اس کا مطلب ہے: نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

۲۔ سَقْيًا لِذَالِكَ الْمَعْشَرِ

"اس گروہ کے ساتھ قربت عطا فرما"

۱۹۔ وَصْف

بعض اوقات، صفت بھی منصوب استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

هُمْ رُفْقَتِي أُولِي الْأَبْصَارِ

"یہ میرے صاحب بصیرت رفیق ہیں"

(یہاں صفت اُولُو مرفوع کے بجائے، منصوب اُولِي استعمال ہوئی ہے۔)

۲۰۔ حَصْر بِالْمَصْدَر

بعض اوقات مصدر منصوب سے، حَصْر کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ جیسے:

إِنَّمَا هٰؤُلَاءِ سَيْرًا سَيْرًا

"یہی تو وہ لوگ ہیں، جو بہت تیز گام ہیں۔"

۲۱۔ إِجَابَه

بعض اوقات اجابت کے الفاظ بھی، منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

لَبَّيْكَ رَبِّ وَ سَعْدَيْكَ

"اے میرے رب! میں بخوشی حاضر ہوں، حاضر ہوں"

(لَبَّيْكَ، دراصل لَبَّيْ + كَ سے مرکب اضافی ہے۔ تاکید کے لیے لَبٌّ سے مثنّٰی لَبَّانِ بنایا گیا۔ اس کی منصوبی حالت لَبَّيْنِ ہے، جو خفیف ہو کر لَبَّيْ بن گیا۔ چونکہ یہ مثنّٰی ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ دوبار کیا جانا چاہیے۔

۲۲۔ اِستنکار

بعض اوقات کسی منکر چیز کو چھوڑنے کا حکم، منصوب اسم سے دیا جاتا ہے۔ جیسے:

| اَللَّهْوَ | وَاَنْتَ فَنْدُ وَكِبَرٍ

"لہو ولعب، اس بڑھاپے میں!" (چھوڑ دو!)

۲۳۔ شرط

بعض اوقات، حرفِ شرط (ان) کے بعد، منصوب اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

لِكُلٍّ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيبٌ فِيهِ ، اِنْ | ذَا غِنًى | وَاِنْ مُعْتَرٍ

"ہر ایک کے لیے اس میں برابر کا حصہ ہے، چاہے وہ مال دار ہو، یا مفلس"

(یہاں حرفِ شرط | اِنْ | کے بعد، مرفوع | ذُو غِنًى | کے بجائے، منصوب | ذَا غِنًى | استعمال ہوا ہے۔

۲۴۔ توضیح

بعض اوقات، توضیح کے لیے بھی، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ | دَعْوَةَ الْحَقِّ | مِنْ لِّسَانِ فِطْرٍ

"اللہ ہمارا پروردگار ہے، نہایت رحم والا، حق کی دعوت ہے، فطرت کی آواز ہے۔"

(یہاں توضیح کے لیے، اسم منصوب | دعوۃ | استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۵۔ مَشْغُولٌ عَنْهُ

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی بعض صورتیں منصوب ہوتی ہیں اور بعض مرفوع۔

ان کا ذکر پہلے، ایک الگ سبق نمبر ۱۵۶ میں کر دیا گیا ہے۔

مصدر

بعض اوقات، فعل و فاعل کو حذف کر کے ، صرف ، مفعول بہ ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

"میں اپنے رب بزرگ و برتر کی ، بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں"

(یہاں سُبْحَانَ ، منصوب ہے ، مفعول مطلق (مصدر) ہے اور اس کا فاعل أُسَبِّحُ محذوف ہے ۔) اس کا ذکر ، مفعول مطلق کے سبق میں ہو چکا ہے۔

خیر مقدم کے لیے ، مندرجہ ذیل منصوب الفاظ بہت معروف ہیں۔

۲۔ أَهْلًا وَ سَهْلًا وَ مَرْحَبًا

(یہاں أَفْعَالِ ماضی ، محذوف ہیں اور اصل جملہ یہ ہے ۔

(أَتَيْتَ أَهْلًا وَ سَهْلًا وَ وَطِئْتَ صَادَفْتَ مَرْحَبًا)

اس کا ذکر ، مفعول بہ کے سبق میں کیا جا چکا ہے۔

۳۔ (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا) (البقرة : ۲۸۵)

"اے ہمارے رب ! ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں"

۴۔ (فَسُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ)

(یٰس : ۸۳)

"پاک ہے وہ ہستی ، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے۔"

منصوبات ایک نظر میں

منصوبات اصلیہ

۱۔ مفعول بہٖ
۲۔ ظرف
۳۔ حال
۴۔ علت
۵۔ تمییز
۶۔ مفعول مطلق

منصوبات مشکلہ

۷۔ إنَّ کے آخوات کا اسم
۸۔ کانَ کی خبر
۹۔ لائے نفی جنس کا اسم
۱۰۔ مستثنیٰ
۱۱۔ ما اور لا کی خبر
۱۲۔ منادیٰ کی منصوب صورتیں

منصوبات مخصوصہ

۱۳۔ إغراء
۱۴۔ تحذیر
۱۵۔ إختصاص
۱۶۔ مفعول معہٗ
۱۷۔ مشغول عنہ

سماعی منصوبات

۱۸۔ امر
۱۹۔ دعا
۲۰۔ وصف
۲۱۔ اجابہ
۲۲۔ استنکار
۲۳۔ شرط
۲۴۔ توضیح

سبق نمبر ۱۵۸

اسمائے اَعدَاد اورمَعدُودات

اسمائے اعداد بھی، معرفہ ہی کی قسم ہیں۔

عدد (Number)

عَدَاد گنتی کو کہتے ہیں، عدد کی جمع | أعداد | ہے۔

اردو میں جس طرح ہم، ایک، دو، تین، چار کہتے ہیں، اسی طرح عربی زبان میں :-

وَاحِدٌ (۱)

اِثْنَانِ (۲)

ثَلٰثَةٌ (۳)

اور اَرْبَعَةٌ (۴) کہتے ہیں۔

معدود (Counted)

جس شئے کی گنتی کی جائے، اسے | مَعْدُوْدٌ | کہتے ہیں۔

درج ذیل مثال میں ، اسم معدود ہے۔

ثَمَانِيَةُ	أَيَّامٍ	(آٹھ دن)
عدد	معدود	

چند بنیادی اعداد

مندرجہ ذیل اعداد پر غور کیجئے اور انہیں یاد کر لیجئے:

وَاحِدٌ (۱)	اَحَدَ عَشَرَ (۱۱)	وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۱)	مِئَتَانِ (۲۰۰)
اِثْنَانِ (۲)	اِثْنَا عَشَرَ (۱۲)	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ (۲۲)	ثَلٰثُمِائَةٍ (۳۰۰)
ثَلٰثَةٌ (۳)	ثَلٰثَةَ عَشَرَ (۱۳)	ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۳)	اَرْبَعُ مِائَةٍ (۴۰۰)
اَرْبَعَةٌ (۴)	اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴)	اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۴)	تِسْعُ مِائَةٍ (۹۰۰)
خَمْسَةٌ (۵)	خَمْسَةَ عَشَرَ (۱۵)	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۹)	اَلْفٌ (۱,۰۰۰)
سِتَّةٌ (۶)	سِتَّةَ عَشَرَ (۱۶)	ثَلَاثُوْنَ (۳۰)	اَلْفَانِ (۲,۰۰۰)
سَبْعَةٌ (۷)	سَبْعَةَ عَشَرَ (۱۷)	اَرْبَعُوْنَ (۴۰)	عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰,۰۰۰)
ثَمَانِيَةٌ (۸)	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (۱۸)	خَمْسُوْنَ (۵۰)	خَمْسُوْنَ اَلْفًا (۵۰,۰۰۰)
تِسْعَةٌ (۹)	تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۹)	تِسْعُوْنَ (۹۰)	مِائَةُ اَلْفٍ (۱۰۰,۰۰۰)
عَشَرَةٌ (۱۰)	عِشْرُوْنَ (۲۰)	مِائَةٌ (۱۰۰)	اَلْفُ اَلْفٍ يَا مِلْيُوْنَ (۱,۰۰۰,۰۰۰)

عدد کے قواعد

عدد اور معدود کے قواعد، دوسری چیزوں کی بہ نسبت، کچھ پیچیدہ ہیں۔

اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا، ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ عدد و معدود کی اعرابی حالت ۲۔ عدد و معدود کی تذکیر و تانیث

۳۔ عدد و معدود کی وحدت و جمع

عدد کی چار (۴) بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد | یک لفظی عدد کو کہتے ہیں۔ جیسے: وَاحِدٌ وغیرہ ایک سے دس تک کی گنتی، مِئَةٌ (سو) اور اَلْفٌ (ہزار)

۲۔ مرکب غیر عطفی | گیارہ سے انیس (۱۱-۱۹) تک کی گنتی ہے۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

۳۔ معطوف (مرکب عطفی) | اکیس اور اس سے اوپر کی گنتی ہے، جس میں حرف عطف وَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ

۴۔ عقود | دہائیوں (Double Digits) کو کہتے ہیں۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کے اعداد، اکیس (۲۱) تا انتیس (۲۹) اسی طرح ننانوے (۹۹) تک۔ جیسے: تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ۔

معدود کے قواعد

۱۔ جس چیز کو گنا جائے، اسے معدود کہتے ہیں۔ معدود کو، عدد کی تمییز یا مُمَیَّز بھی کہتے ہیں۔

۲۔ تین سے دس تک معدود، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: خَمْسَةُ | اَوْلَادٍ |

۳۔ گیارہ سے ننانوے تک معدود، مفرد اور | منصوب | ہوتا ہے۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ | قَلَمًا | تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ | كِتَابًا | تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ | رِسَالَةً |

۱۔ (فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ)

"لہٰذا یہ ملک، چالیس سال تک، ان پر حرام ہے۔ یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔" (المائدہ: ۲۶)

۲۔ (وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ | رَجُلًا |) (الاعراف: ۱۵۵)

"حضرت موسیٰ نے، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔"

۴۔ سو (۱۰۰) سے اوپر کا اسم معدود | مجرور | استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔(قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ [عَامٍ])(البقرہ:۲۵۹) "فرمایا: تم سو برس اسی حالت میں رہے ہو"

۲۔(وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ [سِنِیْنَ])(الکہف:۲۵) "اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے"

۵۔عقود کا معدود، واحد اور مفرد ہوتا ہے۔ عقود کا عدد، مذکر و مونث کے لیے یکساں ہوتا ہے۔

۶۔سو (مِائَةٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) کے تثنیہ اور جمع کا معدود، واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے:

۱۔ واحد : مِائَةُ [رَجُلٍ] مِائَةُ [بِنْتٍ]

۲۔ مثنیٰ : مِئَتَا [رَجُلٍ] مِئَتَا [بِنْتٍ]

۳۔ جمع : ثَلَاثُ مِائَةِ [رَجُلٍ] ثَلَاثُ مِائَةِ [بِنْتٍ]

۷۔ مِئَةٌ ، اَلْفٌ اور مِلْیُوْنٌ معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور۔ جیسے: اَلْفُ رَجُلٍ، اَلْفُ بِنْتٍ

اَلْفَانِ + رَجُلٍ = اَلْفَا [رَجُلٍ]

(اَلْفَانِ، جری اور نصبی حالت میں، اَلْفَیْنِ ہو جاتا ہے۔)

۸۔ معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

۹۔ اسم جمع مذکر سالم، معدود نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ مِنْ لگانا اور معدود کو معرف باللام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مِنْ کے بعد معرف باللام مجرور ہوگا۔ جیسے:

ثَلَاثَةٌ [مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ]

۱۰۔ بعض اوقات، معدود کو حذف کر دیتے ہیں۔

اِشْتَرَیْتُ السَّیَّارَةَ بِعَشَرَةِ الْآفٍ [(ریال)]

"میں نے دس ہزار میں موٹر خریدی (یعنی دس ہزار ریال میں)۔"

سبق نمبر ۱۵۹

عدد مفرد کے احکام

۱۔ مفرد میں، ایک اور دو کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔ اور تین سے دس تک کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔

۲۔ وَاحِدٌ کی تانیث وَاحِدَةٌ ہے۔

۳۔ اِثْنَانِ کی تانیث اِثْنَتَانِ ہے۔ یہ رفعی حالت ہے۔

حالتِ نصب وجر میں، اسے اِثْنَتَيْنِ پڑھا جاتا ہے۔

۵۔ جب معدود، ایک یا دو ہوں تو، عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا، صرف معدود کے واحد یا مثنّٰی کا استعمال کافی ہوتا ہے، البتہ بعض اوقات تاکید کے لیے یا بطورِ صفت، اسم عدد بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ جیسے:

رَجُلٌ (ایک آدمی) كَوْكَبٌ (ایک ستارہ)

رَجُلَانِ (دو آدمی) كَوْكَبَانِ (دو ستارے)

۱۔ (نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) "ایک پھونک" (الحاقة: ۱۳)

۲۔ (لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ) (النحل: ۵۱)

۶۔ ایک اور دو کے اعداد، تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے لحاظ سے معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے:

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔

(هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ) (الاعراف: ۱۸۹)

"وہی ہستی ہے جس نے تم لوگوں کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا۔"

وَاحِدٌ اور اَحَدٌ

۱۔ وَاحِدٌ گنتی، میں صرف پہلے ہندسے، یا ایک کے مقام پر آتا ہے۔

مرکب اعداد میں وَاحِدٌ کی بجائے اَحَدَ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

۲۔ وَاحِدٌ کی تانیث، وَاحِدَةٌ ہے۔

۳۔ وَحِيدٌ اکیلا، ایک ہی وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اَحَدٌ کا استعمال چار طرح ہوتا ہے۔

۱۔ اَحَدٌ (تانیث: اِحْدٰی) بمعنی لاثانی۔یکتا۔بے نظیر۔ جیسے

(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: ۱)

۲۔ دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے "کوئی" یا "کوئی ایک"۔ یا ان میں سے "ہر ایک"

جیسے: اَحَدٌ مِّنْكُمْ (النساء: ۴۳) "تم لوگوں میں سے ایک"

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ (البقرہ: ۹۶) "ان لوگوں میں سے ایک یہ چاہتا ہے"

اَحَدٌ کی تانیث، "اِحْدَی" استعمال کی جاتی ہے۔

جیسے: (اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ) (التوبہ: ۵۲)

"دو بھلائیوں میں سے، کوئی ایک بھلائی۔"

وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
اَحَدٌ	اِحْدٰی

۳۔ اَحَدٌ کا لفظ، نفی کے کسی لفظ کے بعد آئے، تو یکسر نفی کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے:

مَا لَمْ يُؤْتِ **اَحَدًا** (المائدة ۲۰)

"کسی کو بھی نہیں دیا۔"

لَيْسَ فِي الدَّارِ اَحَدٌ۔

"گھر میں کوئی بھی نہیں۔"

۴۔ اَحَدٌ، مرکب اعداد میں، واحد کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

اَحَدَ عَشَرَ گیارہ

مذکر کے لیے: اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ وَلَدًا = اکیس لڑکے۔

مؤنث کے لیے **اِحْدٰی عَشَرَةَ** بِنْتًا = گیارہ لڑکیاں۔

مفرد میں مطابقت تذکیر و تانیث

مذکر معدود		مونث معدود
دِرْهَمٌ وَاحِدٌ	۱	جَرِيْدَةٌ وَاحِدَةٌ
دِرْهَمَانِ اثْنَانِ	۲	جَرِيْدَتَانِ اثْنَتَانِ
تین سے نو کے احکام مختلف ہیں۔ عدم مطابقت عدد مؤنث، اور معدود جمع مذکر عدد مذکر، اور معدود جمع مؤنث		

ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ	۳	ثَلَاثُ بَنَاتٍ
أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	۴	أَرْبَعُ مُعَلِّمَاتٍ
خَمْسَةُ أَنْهَارٍ	۵	خَمْسُ مُسْلِمَاتٍ
سِتَّةُ أَشْهُرٍ	۶	سِتُّ وَرَقَاتٍ
سَبْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	۷	سَبْعُ بَقَرَاتٍ
ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	۸	ثَمَانِيَ عَابِدَاتٍ
تِسْعَةُ أَطْفَالٍ	۹	تِسْعُ آيَاتٍ
عَشَرَةُ مُعَلِّمِيْنَ	۱۰	عَشْرُ مُعَلِّمَاتٍ

نوٹ : واضح رہے کہ تذکیر و تانیث میں، عربی زبان ہی کا اعتبار ہوگا۔ جیسے : کتاب اردو زبان میں مونث ہے۔ لیکن عربی میں مذکر ہے۔ چنانچہ کِتَابٌ وَاحِدٌ استعمال ہوگا۔

عدد مثنّٰی کی اعرابی حالت کی مثالیں

۱۔ قَرَأْتُ | كِتَابَيْنِ اثْنَيْنِ |

مثنّٰی منصوب

"میں نے دو کتابیں پڑھیں"۔

(یہاں اسم عدد اور اسم معدود دونوں مثنّٰی مذکر ہیں اور دونوں منصوب ہیں۔)

۲۔ صَدَرَتْ فِي الْمَدِيْنَةِ | صَحِيْفَتَانِ اثْنَتَانِ |

مثنّٰی مرفوع

"شہر سے دو جرائد جاری ہوئے ہیں۔"

(یہاں اسم عدد اور اسم معدود دونوں مثنّٰی مونث ہیں اور دونوں مرفوع ہیں۔)

تین سے دس کے احکام اور مثالیں

۱۔ تین سے دس تک کا معدود اسم، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

خَمْسَةُ رِجَالٍ (پانچ آدمی)

سِتَّةُ كَوَاكِبَ (چھ ستارے) یہ غیر منصرف مجرور ہے۔

(یہاں رِجَالٍ اور كَوَاكِبَ دونوں جمع ہیں، اور دونوں مجرور بھی ہیں۔)

۲۔ تین سے دس تک، معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا۔ جیسے:

أَرْبَعَةُ مُعَلِّمِيْنَ "چار استاد"

مونث عدد — مذکر معدود جمع مجرور

ثَمَانِيَةُ أَوْلَادٍ "آٹھ لڑکے"

مونث عدد — مذکر جمع، مجرور معدود

۳۔ تین سے دس تک معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ جیسے:

ثَلٰثُ لَيَالٍ "تین راتیں" (ثَلٰثُ مذکر ہے اور لَيَالٍ مونث ہے)

سَبْعُ بَقَرَاتٍ "سات گائیں" (بقرة مونث ہے)

سَبْعُ لَيَالٍ "سات راتیں"

مذکر — مؤنث

۴۔ عَشْرَةٌ کا عدد بھی، تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس استعمال ہوتا ہے۔

عَشْرَةُ رَجُلٍ "دس آدمی"

عَشْرُ نِسَاءٍ "دس عورتیں"

۱۔ (وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ **أَيَّامٍ** فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ)

مونث عدد — مذکر معدود

"اور جو شخص قربانی نہ پائے، وہ حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھے اور سات دن گھر پہنچ کر" (البقرہ: ۱۹۶)

۲۔ (وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ **آيَاتٍ** بَيِّنَاتٍ) (الاسراء: ۱۰۱)

"اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو نو کھلی نشانیاں عطا کیں"

۳۔ (سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ **لَيَالٍ** وَثَمَانِيَةَ **أَيَّامٍ**)

مذکر عدد — مونث معدود — مونث عدد — مذکر معدود

(الحاقۃ: ۷)

"(آندھی کو اللہ نے) قومِ عاد پر سات راتوں اور آٹھ دنوں تک مسلط رکھا"

۴۔ (قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ **بَقَرَاتٍ** سِمَانٍ) (یوسف: ۴۳)

"بادشاہ نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں"

۵۔ سَافَرْنَا عَشَرَةَ **أَيَّامٍ** وَعَشْرَ **لَيَالٍ**

مونث عدد — مذکر معدود — مذکر عدد — مونث معدود

"ہم دس دن اور دس رات سفر کرتے رہے"

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود جمع ہے اور مجرور ہے۔

سبق نمبر ۱۶۰

عدد مرکب کے احکام

مرکبّ اعداد کی دو قسمیں ہیں، اور دونوں کے احکام مختلف ہیں۔

۱۔ گیارہ اور بارہ کے احکام (۱۲ + ۱۱)

۲۔ تیرہ سے انیس کے احکام (۱۹ تا ۱۳)

۱۔ مرکب اعداد، گیارہ سے انیس تک ہیں۔ ان کے درمیان حرف عطف نہیں آتا۔ یہ معطوف نہیں ہیں۔ یہ مرکبات **اعدادی** یا **بنائی** کہلاتے ہیں۔

۲۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد کے لیے اسم عدد، مرکب ہوتا ہے، اور دو اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا مبنی۔

۳۔ گیارہ کے لیے، وَاحِدٌ کے بجائے أَحَدَ اور وَاحِدَةٌ کے بجائے إِحْدَىٰ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مذکر : **أَحَدَ عَشَرَ** شَهْرًا "گیارہ مہینے"

۲۔ مؤنث **إِحْدَىٰ عَشْرَةَ** سَنَةً "گیارہ سال"

گیارہ اور بارہ کے احکام اور مثالیں

۱۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد، تذکیر و تانیث میں، معدود کے مطابق ہوتے ہیں۔

۲۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد میں، اسم عدد کے دونوں حصے مونث ہوتے ہیں۔ (جیسے: اِثْنَتَا عَشْرَةَ)، یا دونوں حصے مذکر (جیسے: أَحَدَ عَشَرَ)۔

بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی ہوتا ہے۔

۳۔ رفعی حالت میں، مذکر کو اِثْنَا عَشَرَ اور مونث کو اِثْنَتَا عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

۴۔ نصبی اور جری حالت میں، اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا) (یوسف: ۴)

مذکر — مذکر مبنی — مذکر معدود

"میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔"

(یہاں معدود کوکب مذکر ہے، اس لیے عدد بھی مذکر اَحَدَ عَشَرَ استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۔ قَرَأْتُ اِحْدٰی عَشْرَةَ صَحِیْفَةً

مؤنث — مونث — مونث معدود

"میں نے گیارہ اخبارات پڑھے۔"

۳۔ (اِنَّ عِدَّةَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا)

مذکر مرفوع — مذکر — واحد منصوب

"اللہ کے نزدیک، مہینوں کی تعداد بارہ رہی ہے۔" (التوبہ: ۳۶)

۴۔ (وَبَعَثْنَا مِنْھُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا) (المائدۃ: ۱۲)

مذکر منصوب — مذکر — واحد منصوب

"اور ہم نے، ان لوگوں کے اندر، بارہ نقیب مقرر کیے۔"

۵۔ (فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا) (البقرۃ: ۶۰)

مونث منصوب — مونث — واحد منصوب

"چنانچہ اس چٹان سے، بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔"

(یہاں اسم معدود عین مونث ہے، اس لیے اسم عدد اِثْنَتَا عَشْرَةَ بھی مونث استعمال کیا گیا ہے۔)

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود، واحد ہے اور منصوب ہے۔

تیرہ سے انیس کی مثالیں

۱۔ تیرہ سے انیس کے اعداد، ذرا مشکل ہیں۔ یہاں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں معدود سے متصل عدد کا جز، معدود کے مطابق ہوتا ہے۔ اور پہلا جز، معدود کے مخالف ہوتا ہے۔

۲۔ اس عددی مرکب کا دوسرا حصہ، معدود کے مطابق، مذکر یا مونث ہوتا ہے۔

۳۔ لیکن پہلا حصہ، تذکیر و تانیث میں معدود کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ سَبْعَ | عَشْرَةَ | لَيْلَةً | "سترہ راتیں"
پہلا حصہ مذکر | دوسرا مونث | معدود مونث

۲۔ سَبْعَةَ | عَشَرَ | كِتَابًا | "سترہ کتابیں"
پہلا حصہ مؤنث | دوسرا مذکر | معدود مذکر

۳۔ خَمْسَةَ | عَشَرَ | طِفْلًا | (پندرہ لڑکے)

(یہاں معدود طِفْلًا مذکر ہے۔ اس لیے عدد کا دوسرا حصہ، عَشَرَ مذکر استعمال ہوا ہے۔ لیکن پہلا حصہ خَمْسَةَ مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ | بِنْتًا | (اٹھارہ لڑکیاں)

یہاں اسم معدود بِنْتًا مونث ہے، اس لیے اسم عدد کا دوسرا حصہ "عَشْرَةَ" بھی مونث استعمال ہوا ہے۔ جبکہ پہلا حصہ "سِتَّ" مذکر ہے۔)

درج ذیل مثالوں کی اعرابی حالت پر غور کیجیے۔

۵۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
ثَلَاثَ | عَشْرَةَ | رَكْعَةً | يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ (رکعات)
مذکر | مونث | مونث

"رسول ﷺ رات میں، تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، جن میں سے پانچ وتر کی ہوتی تھیں"

۶۔ قَادَ الْجُيُوشَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً

مذکر مجرور — مونث — واحد منصوب مؤنث

"فوجوں نے سترہ (۱۷) سال تک قیادت کی۔"

۷۔ قَرَأْتُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَابًا

مؤنث منصوب — مذکر — واحد منصوب مذکر

"میں نے اٹھارہ (۱۸) کتابیں پڑھیں۔"

۸۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مَلَكًا) (المدثر ۳۰)

مونث — مذکر — محذوف

"اور اس پر انیس (۱۹) (نگران فرشتے) مقرر ہیں۔"

۹۔ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

مذکر — مونث — مونث

"اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انیس (۱۹) غزوات میں۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود، واحد ہے، منصوب ہے۔

اسم عدد مرکب ہے۔ اسم عدد کا دوسرا حصہ تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے مطابق ہے۔

اسم عدد کا پہلا حصہ، تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے بالکل برعکس ہے۔

مونث عدد		مذکر عدد
إِحْدَى عَشْرَةَ بِنْتًا	۱۱	أَحَدَ عَشَرَ وَلَدًا
إِثْنَتَا عَشْرَةَ إِمْرَأَةً	۱۲	إِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
تیرہ سے انیس تک احکام مختلف ہیں		
ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً	۱۳	ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا

أَرْبَعَةَ عَشَرَ مُعَلِّمًا	۱۴	أَرْبَعَ عَشْرَةَ جَرِيْدَةً
خَمْسَةَ عَشَرَ مَكْتُوبًا	۱۵	خَمْسَ عَشْرَةَ وَرَقَةً
سِتَّةَ عَشَرَ كَوْكَبًا	۱۶	سِتَّ عَشْرَةَ دَرَجَةً
سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	۱۷	سَبْعَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَيْتًا	۱۸	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً
تِسْعَةَ عَشَرَ بَلَدًا	۱۹	تِسْعَ عَشْرَةَ بَقَرَةً

اوپر کی مثالوں میں، دو چیزیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ پہلے کالم میں، عدد کا پہلا حصہ مونث ہے، دوسرا حصہ مذکر ہے۔

۲۔ دوسرے کالم میں، عدد کا پہلا حصہ مذکر ہے، دوسرا حصہ مونث ہے۔

۳۔ اسم معدود، پہلے کالم میں مذکر ہے، اور دوسرے کالم میں مؤنث۔

مرکب اضافی کی شکل میں عدد اور معدود

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں معدود، مجرور ہے۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ دونوں مفرد ہیں لیکن یہ مرکب اضافی کی شکل میں اپنے اسم معدود کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ (فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا **مِائَةَ جَلْدَةٍ**) (النور: ۲)

"دونوں میں سے ہر ایک کو، سو کوڑے مارو۔"

۲۔ (لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ **أَلْفِ شَهْرٍ**) (القدر: ۳)

"شب قدر، ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔"

۳۔ (فَلَبِثَ فِيْهِمْ **أَلْفَ سَنَةٍ** إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا) (العنکبوت: ۱۴)

"اور حضرت نوحؑ، پچاس کم ایک ہزار سال، اُن کے درمیان رہے۔"

سبق نمبر ۱۶۱

عددِ معطوف کے احکام

۱۔ اکیس سے ننانوے تک کے اعداد، مرکب عطفی کی صورت میں، حرفِ عطف واؤ (و) کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا ‏ ‏ "اکیس لڑکے"

۲۔ (تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ نَعْجَةً) (ص: ۲۳) ‏ ‏ "ننانوے بھیڑیں"

۲۔ گیارہ سے ننانوے تک کا معدود اسم، واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ إِحْدٰى عَشْرَةَ طَيَّارَةً ‏ ‏ "گیارہ ہوائی جہاز"

۲۔ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ‏ ‏ "بیس (۲۰) آدمی"

۳۔ سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ بُسْتَانًا ‏ ‏ "ستائیس باغات"

(یہاں اسم معدود "رَجُلًا" ہے، اور واحد استعمال ہوا ہے، اور منصوب ہے)

۳۔ دہائیاں رفعی حالت میں، عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

۴۔ دہائیاں نصبی اور جری حالت میں، عِشْرِيْنَ، ثَلَاثِيْنَ، أَرْبَعِيْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ حَضَرَ وَاحِدٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالِبًا

طَالِبًا	عِشْرُوْنَ	وَ	وَاحِدٌ	حَضَرَ
واحد منصوب مذکر	مرفوع		مذکر مرفوع	

"اکیس طالب علم حاضر ہو گئے۔"

۲۔ قَرَأْتُ إِحْدٰی وَ عِشْرِيْنَ صَحِيْفَةً

مونث منصوب | منصوب | واحد منصوب مونث

"میں نے اکیس (۲۱) صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

۳۔ مَضٰی اثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً

مونث مرفوع | مرفوع | واحد منصوب مونث

"بائیس (۲۲) راتیں گزر چکی ہیں۔"

۴۔ قَرَأْتُ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ صَحِيْفَةً

مونث منصوب | منصوب | واحد منصوب مونث

"میں نے بائیس صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

۵۔ صَلَّيْنَا الْفَجْرَ وَصَلّٰى مَعَنَا ثَلَاثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا

"ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ تئیس (۲۳) اور لوگوں نے بھی۔"

۶۔ قَرَأَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى خَمْسًا وَّ ثَلَاثِيْنَ آيَةً

"امام نے پہلی رکعت میں پینتیس (۳۵) آیتیں تلاوت کیں۔"

۷۔ دَرَّسْتُ خَمْسَةً وَّ سَبْعِيْنَ طَالِبًا

"میں نے پچھتر طلبہ کو پڑھایا۔"

۸۔ إِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً

"میں نے پچیس روپے میں کتاب خریدی۔"

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے یہ معطوف اعداد ہیں۔

نوٹ کیجیے اسم معدود واحد ہے اور بطور تمیز منصوب ہے۔

مذکر عدد		مونث عدد
اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا	۲۱	إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
إِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ بَيْتًا	۲۲	إِثْنَتَانِ وَّعِشْرُوْنَ امْرَأَةً
ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ بَابًا	۲۳	ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً
اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ بَلَدًا	۲۴	اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً
خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ شَهْرًا	۲۵	خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ مَدْرَسَةً
سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا	۲۶	سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً
سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا	۲۷	سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ رِسَالَةً
ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ كِتَابًا	۲۸	ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ جَرِيْدَةً
تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا		تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ طَالِبَةً
ثَلَاثُوْنَ وَلَدًا		ثَلَاثُوْنَ بِنْتًا

سبق نمبر ۱۶۲

عقود کے احکام

۱۔ سو (مِائَةٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) کے اعداد کا "معدود اسم" واحد اور مجرور استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مِائَةُ رَجُلٍ (سو آدمی)۔ یہ مرکب اضافی کی طرح ہے۔

(یہاں اسم معدود رَجُلٍ واحد ہے، مجرور ہے۔)

۲۔ دہائیوں، سو اور ہزار کے اعداد، مذکر اور مونث دونوں کے لیے یکساں رہتے ہیں۔

جیسے:

۱۔ عِشْرُوْنَ وَلَدًا	عِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۔ مِائَةُ وَلَدٍ	مِائَةُ بِنْتٍ
۳۔ اَلْفُ وَلَدٍ	اَلْفُ بِنْتٍ

۳۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد اور تذکیر و تانیث میں، معدود کے موافق ہوتے ہیں۔

۱۔	اِحْدٰی	وَعِشْرُوْنَ	بِنْتًا	"اکیس لڑکیاں"
۲۔	اِثْنَانِ	وَثَلٰثُوْنَ	طِفْلًا	"بتیس لڑکے"

۴۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد، تذکیر و تانیث میں مطابق، تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

جیسے :

۱۔ خَمْسَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا "پینتالیس دینار"

(دینار مذکر ہے اور خمسةٌ مونث)

۲۔ سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ رُوْبِيَةً "ستر روپے"

(روبیۃ مؤنث ہے اور سَبْعٌ مذکر)

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر عدد		مونث عدد
اَحَدٌ وَّثَلَاثُوْنَ وَلَدًا	۳۱	اِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ بِنْتًا
اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ رَجُلًا	۳۲	اِثْنَتَانِ وَثَلَاثُوْنَ امْرَأَةً
ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ قَلَمًا	۳۳	ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَرِيْدَةً
اَرْبَعُوْنَ بَابًا	۴۰	اَرْبَعُوْنَ وَرَقَةً
اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ بَيْتًا	۴۲	اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ صَحِيْفَةً
ثَلَاثَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ سَبِيْلًا	۴۳	ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ حَدِيْقَةً
اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ سَارِقًا	۹۱	اِحْدٰی وَتِسْعُوْنَ قَرْيَةً
اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ يَوْمًا	۹۲	اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ آيَةً
ثَلَاثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ شَهْرًا	۹۳	ثَلَاثٌ وَّتِسْعُوْنَ سَنَةً
مِائَةُ وَلَدٍ	۱۰۰	مِائَةُ بِنْتٍ

عدد عقود کی مثالیں

۱۔ (وَوٰعَدْنَا مُوسٰی **ثَلٰثِیْنَ** لَیْلَةً) (الاعراف:۱۴۲)

منصوب — واحد منصوب مونث

"اور ہم نے موسیٰؑ کو تیس (۳۰) راتوں کے لیے طلب کیا (کوہ سینا پر)۔"

۲۔ (وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ **اَرْبَعِيْنَ** لَيْلَةً)

مذکر مجرور — منصوب — واحد منصوب مونث

"اور پھر دس (۱۰) کا اور اضافہ کر دیا، چنانچہ ان کے رب کی مقرر کردہ میقات چالیس (۴۰) دن پوری ہو گئی۔"

۳۔ (فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا **سَبْعُوْنَ** ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ)

مرفوع — واحد منصوب مذکر

(الحاقة:۳۲)

"پھر اسے ستر (۷۰) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔"

۴۔ (وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَهٗ **سَبْعِيْنَ** رَجُلًا)

مرفوع — واحد منصوب مذکر (الاعراف:۱۵۵)

"حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر (۷۰) آدمیوں کو منتخب کیا۔"

۵۔ (اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ، لَهٗ تِسْعٌ وَّ **تِسْعُوْنَ** نَعْجَةً

مذکر مرفوع — مرفوع — واحد منصوب مونث

(ص:۲۳)

"یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے (۹۹) دنبیاں ہیں۔"

۶۔ إِنَّ لِلّٰهِ ‏ تِسْعَةً ‏ وَّتِسْعِيْنَ ‏ اِسْمًا

مونث منصوب ‏ منصوب ‏ واحد منصوب مذکر

(ترمذی)

"یقیناً اللہ کے لیے ننانوے نام ہیں۔"

اَلْفٌ ، اٰلَافٌ اور اُلُوْفٌ

اَلْفٌ کی جمع ، اٰلَافٌ بھی ہے، اور اُلُوْفٌ بھی۔

ان دونوں کے، استعمالات مختلف ہیں۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اَلْفٌ (ہزار) کے ساتھ اگر عدد بھی ہو تو اس کی جمع اٰلَافٌ ہوتی ہے۔

جیسے:

۱۔ (اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ) ‏ (ال عمران: ۱۲۴)

"کیا یہ بات تمہارے لیے کافی نہیں؟ کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر، تمہاری مدد کرے۔"

۲۔ خَمْسَةُ اٰلَافٍ ‏ "پانچ ہزار"

۲۔ الف کی جمع، (بمعنی ہزارہا) استعمال کی جاتی ہے، جب ہزاروں کا مفہوم دینا مطلوب ہو۔ جیسے:

(وَهُمْ اُلُوْفٌ) ‏ (البقرہ: ۲۴۳)

"اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔"

سبق نمبر ۱۶۳

ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد

۱۔ ترتیب کے اظہار کے لیے، پہلے کو اَوَّلٌ کہا جاتا ہے۔

۲۔ ترتیب کے اظہار کے لیے، دو سے دس تک اعداد فَاعِلٌ کے وزن پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

ثَانٍ دوسرا ثَالِثٌ تیسرا رَابِعٌ چوتھا

۳۔ پہلی کو اُولٰی کہتے ہیں۔ یہ اَوَّلٌ کی تانیث ہے۔

۴۔ ترتیبی اعداد پر تائے تانیث لگا دینے سے وہ مونث بن جاتے ہیں، اور یہ فَاعِلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

ثَانِيَةٌ ثَالِثَةٌ رَابِعَةٌ خَامِسَةٌ سَادِسَةٌ سَابِعَةٌ

۶۔ تمام ترتیبی اعداد (بجز اولی) مُعْرَب ہیں۔

۷۔ ترتیبی اعداد کی جمع، سالم استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے: الاَوَّلُوْنَ، العَاشِرُوْنَ

۸۔ الاَوَّلُ کے مقابل، الآخِرُ آتا ہے۔ اَوَّلٌ کی جمع اَوَائِلُ ہے۔

۹۔ اُولٰی کی جمع اُوَلٌ اور اُولَیَاتٌ ہے۔

۱۰۔ اعداد ترتیبی بعض اوقات بطور صفت استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْکِتَابُ الاَوَّلُ

۱۱۔ اعداد ترتیبی بعض اوقات، مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے:

(رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ) (الکھف: ۲۲)

"(وہ تین تھے) ان کا چوتھا، ان کا کتا تھا۔"

ترتیبی اعداد کے سلسلے میں، مندرجہ ذیل جدول پر غور کیجئے:

مونث عدد	ترتیبی اعداد	مذکر عدد
اُولیٰ	پہلا - پہلی	اَوَّلٌ
ثَانِیَةٌ	دوسرا - دوسری	ثَانٍ یا اَلثَّانِی
ثَالِثَةٌ	تیسرا - تیسری	ثَالِثٌ
رَابِعَةٌ	چوتھا - چوتھی	رَابِعٌ
خَامِسَةٌ	پانچواں - پانچویں	خَامِسٌ
سَادِسَةٌ	چھٹا - چھٹی	سَادِسٌ
سَابِعَةٌ	ساتواں - ساتویں	سَابِعٌ
ثَامِنَةٌ	آٹھواں - آٹھویں	ثَامِنٌ
تَاسِعَةٌ	نواں - نویں	تَاسِعٌ
عَاشِرَةٌ	دسواں - دسویں	عَاشِرٌ
فَاعِلَةٌ	وَزن	فَاعِلٌ

سبق نمبر ۱۶۴

ترکیبی اعداد۔ اجزاء کا مرکب

جب کسی چیز کے بارے میں، یہ بتانا مقصود ہو کہ یہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو اس کے لیے فُعَالِیٌّ اور فُعَالِیَّةٌ کے اوزان استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے فعل ثُلاثی تین حروف کا مرکب ہے اور فعلِ رُباعی چار حروف کا مرکب ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے:

مونث		مذکر
فُعَالِیَّةٌ	وزن	فُعَالِیٌّ
ثُنَائِیَّةٌ	دو سے مرکب	ثُنَائِیٌّ
ثُلَاثِیَّةٌ	تین سے مرکب	ثُلَاثِیٌّ
رُبَاعِیَّةٌ	چار سے مرکب	رُبَاعِیٌّ
خُمَاسِیَّةٌ	پانچ سے مرکب	خُمَاسِیٌّ
عُشَارِیَّةٌ	دس سے مرکب	عُشَارِیٌّ

سبق نمبر ۱۶۵

کسری اعداد

۱۔ کسری اعداد سے مراد، کسی چیز کا بٹا ہوا حصہ (Ratio) ہے۔

۲۔ آدھے (۱/۲) کے لیے، نِصْفٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ دو سے دس تک کے لیے، فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر، الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

ثُلُثٌ : تیسرا حصّہ ۱/۳

رُبُعٌ : چوتھا حصّہ ۱/۴

خُمُسٌ : پانچواں حصّہ ۱/۵

سُدُسٌ : چھٹا حصّہ ۱/۶

سُبُعٌ : ساتواں حصّہ ۱/۷

ثُمُنٌ : آٹھواں حصّہ ۱/۸

۴۔ کسری اعداد کی جمع، افعال کے وزن پر استعمال ہوتی ہے۔

جیسے:

أَخْمَاسٌ : پانچویں حصّے — أَسْدَاسٌ : چھٹے حصّے

۵۔ دسویں حصّے ۱/۱۰ کے لیے، عُشْرٌ یا مِعْشَارٌ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

جمع	کسری اعداد	مذکر عدد
أَنْصَافٌ	۱/۲	نِصْفٌ
أَثْلَاثٌ	۱/۳	ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ
أَرْبَاعٌ	۱/۴	رُبُعٌ یا رُبْعٌ
أَخْمَاسٌ	۱/۵	خُمُسٌ یا خُمْسٌ
أَسْدَاسٌ	۱/۶	سُدُسٌ یا سُدْسٌ
أَسْبَاعٌ	۱/۷	سُبُعٌ یا سُبْعٌ
أَثْمَانٌ	۱/۸	ثُمُنٌ یا ثُمْنٌ
أَتْسَاعٌ	۱/۹	تُسُعٌ یا تُسْعٌ
أَعْشَارٌ	۱/۱۰	عَشْرٌ ، مِعْشَارٌ

حصوں کے مقررہ اجزاء بتانا مقصود ہو، جیسے: سات حصّوں میں سے چار (۴/۷) تو عربی میں "أَرْبَعَةُ أَسْبَاعٍ" کہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے:

پانچ بٹے آٹھ	۵/۸	خَمْسَةُ أَثْمَانٍ
سات بٹے نو	۷/۹	سَبْعَةُ أَتْسَاعٍ
تین چوتھائی	۳/۴	ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ
دو تہائی	۲/۳	ثُلُثَانِ

سبق نمبر ۱۶۶

دوہری گنتی

۳۔ دوہری گنتی کے لیے، تین سے دس تک کے لیے، مَفْعَلُ یا فُعَالُ کے وزن پر الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ اسماء، معدول ہیں، جن کا بیان آپ غیر منصرف اسم کے سبق نمبر ۱۴۳ میں پڑھ چکے ہیں۔

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے:

فُعَالُ کے وزن پر		مَفْعَلُ کے وزن پر
اُحَادُ	ایک ایک	مَوْحَدُ، فُرَادیٰ
ثُنَاءُ	دو دو	مَثْنٰی
ثُلَاثُ	تین تین	مَثْلَثُ
رُبَاعُ	چار چار	مَرْبَعُ
خُمَاسُ	پانچ پانچ	مَخْمَسُ
سُدَاسُ	چھ چھ	مَسْدَسُ
سُبَاعُ	سات سات	مَسْبَعُ
ثُمَانُ	آٹھ آٹھ	مَثْمَنُ
تُسَاعُ	نو نو	مَتْسَعُ
عُشَارُ	دس دس	مَعْشَرُ

سبق نمبر ۱۶۷

عدد سے متعلق مختلف الفاظ

کِلَا اور کِلْتَا

۱۔ کِلَا، لفظ مفرد ہے، لیکن مُثَنّٰی (دو) کا معنی دیتا ہے۔ حالت رفعی میں کِلَا، اور نصبی اور جری حالت میں کِلَیْ استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ کِلَا، اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں صورتوں میں پہلے آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ **كِلَاهُمَا**)

"اگر وہ (والدین) تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور دونوں میں سے کوئی ایک، یا دونوں ہی" (بنی اسرائیل: ۲۳)

۳۔ کِلَا کا مونث کِلْتَا ہے (جو حالت نصبی اور جری میں کِلْتَیْ آتا ہے) جیسے:

۲۔ (**كِلْتَا** الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا) (الکھف: ۳۳)

"دونوں باغ اپنا پھل دیتے تھے"

مَرَّةً، كَرَّةً

مَرَّةً اور کَرَّةً کے الفاظ، تعدد کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے:

مَرَّةً = ایک بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ = پہلی بار = مَرَّةً اُولٰی

مَرَّةً اُخْرٰی : دوسری بار : مَرَّةً ثَانِيَةً : تَارَةً اُخْرٰی

مَرَّتَانِ : مَرَّتَيْنِ : دو بار

ثَلٰثُ مَرَّاتٍ : تین بار

مِرَارًا (جمع) : کئی بار، بارہا

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً : گیارہ مرتبہ

مَرَّةً اور کَرَّةً کی کچھ قرآنی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ (قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ) (یٰس : ۷۹)

"اس سے کہو، انہیں وہی زندہ کرے گا، جس نے پہلی مرتبہ انہیں پیدا کیا تھا"

۲۔ (اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ)

"طلاق دو بار ہے، پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے،

یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے"

(البقرة : ۲۲۹)

۳۔ (ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ) (الملک : ۴)

"بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی"

۴۔ (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی) (طٰہٰ : ۵۵)

"اسی (زمین) سے ہم نے تم لوگوں کو، پیدا کیا ہے، اور اسی میں، ہم تمہیں لوٹائیں گے،

اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے"

بِضْعٌ اور بِضْعَۃٌ

بِضْعٌ اور بِضْعَۃٌ کے الفاظ بھی، تین سے نو (۳ تا ۹) کی تعداد بتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ بِضْعَۃُ رِجَالٍ (چند آدمی) ۲۔ بِضْعُ نِسَاءٍ (چند عورتیں)

۳۔ (غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ

وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ○ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ) (الروم: ۲-۴)

"رومی قریب کی زمین میں، مغلوب ہو گئے ہیں، لیکن (یہ پیشگوئی کی جاتی ہے) کہ چند سالوں میں (تین سے نو میں) وہ پھر غالب آ جائیں گے۔"

قرآن کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور اے ڈی ۶۲۴ (۲ھ) میں، رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔

نَفَرٌ

نَفَرٌ کا لفظ، تین سے دس (۳ تا ۱۰) مردوں کی جماعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

(قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا) (الجن: ۱)

"اے نبیؐ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے (تین سے دس پر مشتمل) ایک گروہ نے، غور سے سُنا، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: "ہم نے ایک بڑا عجیب دلچسپ قرآن سُنا ہے۔"

سبق نمبر ۱۶۸

اِسْمُ التَّصْغِیر — The Diminutive Noun

عرب، کسی اسم کے چھوٹے پن کے اظہار کے لیے، قلت کے اظہار کے لیے، یا حقارت کے اظہار کے لیے، یا قربت اور پیار کے اظہار کے لیے، اسم کے پہلے حرف پر پیش لگا کر اور دوسرے حرف پر زبر لگا کر اسم کو مُصَغَّر کر دیتے ہیں۔

یہ اسم، اسم مصغر کہلاتا ہے۔

جیسے: كَلْبٌ (کتے کو کہتے ہیں) اس سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا) بنایا گیا۔

ابْنٌ سے اسم تصغیر، بُنَيَّ، قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ہے۔

(قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ) (یوسف: ۵)

"حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: بیٹا! اپنا یہ خواب، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا"

اسمِ مُکَبَّر:

اسم مُکَبَّر، وہ اسم ہے، جس سے اسم مُصَغَّر بنا کر، اسے بڑا کر دیا گیا ہے۔

جیسے: كَلْبٌ، حَسَنٌ، فَهْدٌ

اسم مُصَغَّر:

اسم مُصَغَّر، وہ اسم ہے، جو اسم مُکَبَّر میں تبدیلی سے چھوٹا بنایا گیا ہے۔

جیسے: كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا)، حُسَيْنٌ، فُهَيْدٌ

اسم مُصَغَّر، ایک معرب اسم ہے۔

اسم تصغیر کے پانچ (۵) اوزان

اسم تصغیر کے مندرجہ ذیل پانچ (۵) اوزان ہیں۔ان کی تانیث بھی استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ فُعَيْلٌ	۲۔ فُعَيْعِلٌ	۳۔ فُعَيْعِيْلٌ	۴۔ فُعَيْلَالٌ	۵۔ فُعَيْعِلٌ
برائے ثلاثی مجرد	برائے ثلاثی مزید رباعی، خماسی	برائے ثلاثی مزید، رباعی، خماسی (جب چوتھا حرف علت ہو)	برائے صفت فَعْلَانُ اور برائے جمع مکسر افعال	برائے خماسی مجرد
حُسَيْنٌ	دُرَيْهِمٌ	سُلَيْطِيْنٌ	سُكَيْرَانٌ	سُفَيْرِجٌ
رُجَيْلٌ	مُضَيْرِبٌ	خُنَيْرِيْسٌ	غُضَيْبَانٌ	یہ شاذ ہے
عُبَيْدٌ	جُعَيْفِرٌ	قُوَيْطِيْسٌ		
خُبَيْبٌ	سُفَيْرِجٌ	مُفَيْعِيْلٌ	أُفَيْعَالٌ	
		مُضَيْرِيْبٌ	أُجَيْمَالٌ	
			أُصَيْحَابٌ	

۱۔ فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ

ثلاثی مجرد کے اسماء سے تصغیر کے لیے، فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ (مونث) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں معمولی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے۔

درج ذیل مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

اسم مُكَبَّر	اسم مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
كَلْبٌ	كُلَيْبٌ	كُلَيْبَةٌ
ظِلٌّ	ظُلَيْلٌ	
رَجُلٌ	رُجَيْلٌ	
عَبْدٌ	عُبَيْدٌ	عُبَيْدَةٌ
حَسَنٌ	حُسَيْنٌ	
نَهْدٌ	نُهَيْدٌ	
أَسَدٌ	أُسَيْدٌ	
حَضْرٌ	حُضَيْرٌ	

۱۔ مَقْطُوعُ الْآخِر (مُخَفَّف) اسماء کے آخر میں، یائے مشدد لگا کر فُعَيٌّ کے وزن پر اسم تصغیر بنایا جاتا ہے۔ دراصل یہ وزن فُعَيْلٌ ہی ہے۔ جیسے:

اسمِ مُكَبَّر	اسم مُصَغَّر
أَخٌ	أُخَيٌّ
أَبٌ	أُبَيٌّ
دَمٌ	دُمَيٌّ
اِبْنٌ	بُنَيٌّ

۲۔ مقطوع الآخر (مخفف) اسمائے مونث کے لیے، تصغیر میں فُعَيَّةٌ کا وزن

استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
اُخْتٌ	اُخَیَّةٌ
بِنْتٌ	بُنَیَّةٌ

۳۔ جن الفاظ کا درمیانی حرف، الف ہو اس کو تصغیر واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
بَابٌ	بُوَیْبٌ
نَابٌ	نُوَیْبٌ
عَاجٌ	عُوَیْجٌ

۴۔ جن الفاظ کا درمیانی حرف، واؤ یا یاء ہو، تصغیر میں وہ یائے اضافی کے ساتھ لائے جاتے ہیں۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
سُوْقٌ	سُوَیْقٌ
ثَوْبٌ	ثُوَیْبٌ
بَیْتٌ	بُیَیْتٌ

۵۔ مونث اسماء، یا ۃ پر ختم ہونے والے اسماء کی تصغیر فُعَیْلَۃ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
تَمْرَةٌ	تُمَیْرَةٌ
بُشْرٰی	بُشَیْرٰی
طَلْحَةٌ	طُلَیْحَةٌ

۶۔سماعی مونث اسماء، اور فعل مثال کے مصادر کی تصغیر، نُعَیْلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عِدَۃٌ (وَعْدٌ)	وُعَیْدَۃٌ
زِنَۃٌ (وَزْنٌ)	وُزَیْنَۃٌ
اَرْضٌ	اُرَیْضَۃٌ
شَمْسٌ	شُمَیْسَۃٌ

۷۔جب تین حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف، حرف علت ہو تو اسم مُصَغَّر، فُعَیٌّ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
عَصَا	عُصَیٌّ
دَلْوٌ	دُلَیٌّ

۲۔ فُعَیْلِلٌ یا فُعَیْلِلَۃٌ

۱۔رُباعی (چار حرفی اسماء)، اور فاعل کے وزن پر آنے والے اسماء کا اسم مصغر فُعَیْلِلٌ کا وزن آتا ہے۔ جیسے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں، اگر حرف مَدّہ نہ ہو، تو اس کی تصغیر کے لیے بھی اسی فُعَیْلِلٌ کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ (یہاں آخر کا حرف، لام حذف کر دیا گیا ہے۔)

اسم مُصَغَّر	اسم مُکَبَّر
عُقَيْرِبٌ	عَقْرَبٌ
دُرَيْهِمٌ	دِرْهَمٌ
جُعَيْفِرٌ	جَعْفَرٌ
سُفَيْرِجٌ	سَفَرْجَلٌ

فَاعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسماء کی تصغیر

مؤنث مُصَغَّر	اسم مُصَغَّر مذکر	اسم مُکَبَّر
عُوَيْلِمَةٌ	عُوَيْلِمٌ	عَالِمٌ
ضُوَيْرِبَةٌ	ضُوَيْرِبٌ	ضَارِبٌ
عُوَيْقِلَةٌ	عُوَيْقِلٌ	عَاقِلٌ
حُوَيْمِدَةٌ	حُوَيْمِدٌ	حَامِدٌ
خُوَيْلِدَةٌ	خُوَيْلِدٌ	خَالِدٌ

۲۔ جب چار حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف، حرفِ علت ہو تو اسم مصغر فُعَيِّلٌ (فُعَيْلِلٌ) کے وزن پر آتا ہے۔

(یہ دراصل فُعَيْلِلٌ ہی کی مدغم شکل ہے) جیسے:

مؤنث مُصَغَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
كُرَيِّمَةٌ	كُرَيِّمٌ	كَرِيْمٌ

نَصِيْرٌ	نُصَيِّرٌ	نُصَيِّرَةٌ
عَزِيْزٌ	عُزَيِّزٌ	عُزَيِّزَةٌ
جَمِيْلٌ	جُمَيِّلٌ	جُمَيِّلَةٌ
آنِيْسٌ	اُنَيِّسٌ	اُنَيِّسَةٌ
مَرْيَمُ	مُرَيِّمٌ	
عَجُوْزٌ	عُجَيِّزٌ	
كِتَابٌ	كُتَيِّبٌ	

۳۔ فُعَيْلِيْلٌ یا فُعَيْلِيْلَةٌ

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں، اگر حرفِ مدّہ ہو، تو اس کی تصغیر کے لیے فُعَيْلِيْلٌ کا وزن لایا جاتا ہے۔

اسمِ مُكَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
مِضْرَابٌ	مُضَيْرِيْبٌ	مُفَيْعِيْلٌ
مِصْبَاحٌ	مُصَيْبِيْحٌ	مُفَيْعِيْلٌ
مَرْهُوْبٌ (خوفناک)	مُرَيْهِيْبٌ	مُفَيْعِيْلٌ
سُلْطَانٌ	سُلَيْطِيْنٌ	فُعَيْعِيْلٌ
دِيْنَارٌ	دُنَيْنِيْرٌ	فُعَيْعِيْلٌ
قِنْدِيْلٌ	قُنَيْدِيْلٌ	فُعَيْلِيْلٌ
خَنْدَرِيْسٌ	خُنَيْدِرِيْسٌ	فُعَيْلِيْلٌ

قِرْطَاسٌ	قُرَيْطِيْسٌ	نُعَيْلِيْلٌ
عَصْفُوْرٌ	عُصَيْفِيْرٌ	نُعَيْلِيْلٌ

۴۔ فُعَيْلَالٌ یا فُعَيْعَالٌ

فُعَيْلَالٌ : یہ وزن اسمائے صفت اور جمع مکسر پر مبنی اسماء کی تصغیر کے لیے خاص ہے۔

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	اوزان
أَصْحَابٌ	أُصَيْحَابٌ	أُفَيْعَالٌ
أَوْقَاتٌ	أُوَيْقَاتٌ	أُفَيْعَالٌ
أَجْمَالٌ	أُجَيْمَالٌ	أُفَيْعَالٌ
عُثْمَانُ	عُثَيْمَانُ	فُعَيْلَانُ
سَلْمَانُ	سُلَيْمَانُ	فُعَيْلَانُ
سَكْرَانُ	سُكَيْرَانُ	فُعَيْلَانُ

فُعَيْلَالٌ کا وزن، صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
حَمْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
سَمْرَاءُ	سُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
أَسْمَاءُ	أُسَيْمَاءُ	أُفَيْعَالٌ

۵۔ فُعَيْلِلٌ

اسم مصغر کا یہ پانچواں وزن، شاذ ہے، خماسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:
سَفَرْجَلٌ کا اسمِ تصغیر، سُفَيْرِجٌ

اسم مثنّٰی کی تصغیر

مونث مُصَغَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُكَبَّر
	رُجَيْلَانِ	رَجُلَانِ
مُسَيْلِمَتَانِ	مُسَيْلِمَانِ	مُسْلِمَانِ

جمع مذکر سالم کی تصغیر

مؤنث مُصَغَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُكَبَّر
مُوَيْمِنَاتٌ	مُوَيْمِنُوْنَ	مُؤْمِنُوْنَ
مُسَيْلِمَاتٌ	مُسَيْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ

جمع مکسر کے بعض اسماء کی تصغیر بھی، اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

مؤنث مُصَغَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُكَبَّر
غُلَيْمَاتٌ	غُلَيْمُوْنَ	غِلْمَانٌ
عُوَيْلِمَاتٌ	عُوَيْلِمُوْنَ	عُلَمَاءُ
شُوَيْعِرَاتٌ	شُوَيْعِرُوْنَ	شُعَرَاءُ

اسم جمع مونث سالم کی تصغیر

اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
حُوَیْمِدَاتٌ	حَامِدَاتٌ
هُنَیْدَاتٌ	هِنْدَاتٌ

مرکبات کی تصغیر

اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
عُبَیْدُ اللّٰهِ	عَبْدُ اللّٰهِ
خُمَیْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَةَ عَشَرَ
مُعَیْدِی كَرِبُ	مَعْدِی كَرِبُ
حُضَیْرَمَوْتُ	حَضْرَمَوْتُ
نُفَیْطَوَیْهِ	نَفْطَوَیْهِ

اسمائے نسبت کی تصغیر

مونث مُصَغَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر	نِسْبَت
هُنَیْدِیَّةٌ	هُنَیْدِیٌّ	هِنْدِیٌّ	هِنْدٌ
بُصَیْرِیَّةٌ	بُصَیْرِیٌّ	بَصْرِیٌّ	بَصْرَةٌ

متفرق اسماء کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
حَیٌّ	حُیَیٌّ	حُیَیَّةٌ

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
	حُذَیْفَةٌ	زَعْفَرَانُ	زُعَیْفِرَانٌ
هِرَّةٌ	هُرَیْرَةٌ	ضُحٰی	ضُحَیًّا
فَتًی	فُتَیٌّ	شَیْءٌ	شُوَیَّةٌ
اسم اشارہ ذَاكَ	ذَیَّاكَ	اسم موصول اَلَّذِیْ	اَلَّذِیَّا
اَلَّتِیْ	اَلَّتَیَّا	دَرَاهِمُ	دُرَیْهِمَاتٌ
حِمَارٌ	حُمَیْرٌ	اَمَةٌ	اُمَیْمَةٌ
حَمِیْدَةٌ	حُمَیْدَةٌ	آنِیْسَةٌ	اُنَیْسَةٌ
رَمِیْثَةٌ	رُمَیْثَةٌ	هِنْدَةٌ	هُنَیْدَةٌ
			سُمَیَّةٌ

سبق نمبر ۱۶۹

اَلِاسْمُ الْمَنْسُوْب The related Adjective

۱۔ اسم کے آخر میں، یائے مُشَدَّد (یٌّ) لگا کر، نسبت اور تعلق کا مفہوم لیا جاتا ہے

ایسے اسم کو، اسمِ منسوب یا اسمِ النِّسْبَة

(The affiliated The Related Adjective Noun) کہتے ہیں۔ جیسے:

مِصْرِیٌّ (مصر کا باشندہ) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)۔

۲۔ اسم منسوب، عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے،

اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کا

وصف بن جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ هٰذَا الرَّجُلُ مِصْرِیٌّ

(یہاں مِصْرِیٌّ اسم نسبت ہے، لیکن یہ اسم صفت بھی بن گیا ہے۔)

۲۔ هٰذِهٖ جَرِیْدَةٌ یَوْمِیَّةٌ "یہ ایک روزنامہ اخبار ہے"

اسم نسبت بعض اوقات، مبتداء کی خبر بن جاتا ہے۔ جیسے:

هٰذَا مِصْرِیٌّ "یہ ایک مصری آدمی ہے" (مونث: مِصْرِیَّةٌ)

اسم منسوب بنانے کے طریقے

۱۔ اگر اسم کے آخر میں، تائے تانیث ۃ موجود ہو تو اسم منسوب میں، اس کو حذف کر دیا

جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مَكَّةٌ سے اسم نسبت **مَكِّيٌّ** (مونث : مَكِّيَّةٌ)

۲۔ صِنَاعَةٌ سے اسم نسبت صِنَاعِيٌّ

۳۔ كُوْفَةٌ سے اسم نسبت **كُوفِيٌّ** (مونث : كُوفِيَّةٌ)

۴۔ خَلْوَةٌ سے اسم نسبت خَلْوِيٌّ

۲۔ اگر اسم مکبر کے آخر میں تائے مربوط ہو، تو اس کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔

جیسے : ۱۔ سَنَةٌ سے اسم نسبت **سَنَوِيٌّ** (مونث : سَنَوِيَّةٌ)

۲۔ لُغَةٌ سے اسم نسبت لُغَوِيٌّ

۳۔ لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں، وہ عموماً حذف کر دیے جاتے ہیں۔

۱۔ مَدِيْنَةٌ سے اسم نسبت **مَدَنِيٌّ** (مونث : مَدَنِيَّةٌ)

۲۔ جُهَيْنَةٌ سے اسم نسبت جُهَنِيٌّ

۴۔ بعض اسم مقطوع الآخر (مخفف) ہوتے ہیں، اسم نسبت بنانے کے بعد، ان کا اصلی آخری حصہ واپس آجاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ أَبٌ (دراصل أَبَوٌ) سے اسم نسبت أَبَوِيٌّ

۲۔ دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے اسم نسبت **دَمَوِيٌّ**

۳۔ أَخٌ (دراصل أَخَوٌ) سے اسم نسبت أَخَوِيٌّ

۵۔ اگر اسم، واؤ پر ختم ہوتا ہو، تو اسم نسبت کو مکسور کر لیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ عَدُوٌّ (دشمن) سے اسم نسبت **عَدُوِّيٌّ**

۲۔ دَلْوٌ (ڈول) سے اسم نسبت دَلْوِيٌّ

۶۔ جو الفاظ الف مقصورۃ پر ختم ہوتے ہیں، ان سے اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدد لگا کر بناتے ہیں۔

۱۔ عصا سے اسم نسبت **عَصَوِیٌّ**

۲۔ عِیْسٰی سے اسم نسبت عِیْسَوِیٌّ

۳۔ مَوْلٰی سے اسم نسبت **مَوْلَوِیٌّ**

۴۔ مُصْطَفٰی سے اسم نسبت مُصْطَفِیٌّ (مُصْطَفَوِیٌّ بھی جائز ہے)

۷۔ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے الفاظ سے، اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدد زیادہ لگا کر بناتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ہمزہ زائدہ ہو۔ جیسے:

۱۔ صَفْرَاءُ سے اسم نسبت **صَفْرَاوِیٌّ**

۲۔ سَمَاءٌ سے اسم نسبت سَمَاوِیٌّ (سَمَائِیٌّ بھی جائز ہے)

۳۔ رِدَاءٌ سے اسم نسبت **رِدَاوِیٌّ** (رِدَائِیٌّ بھی جائز ہے)

۴۔ بَیْضَاءُ سے اسم نسبت بیضاوِیٌّ

۸۔ اگر لفظ کے آخر میں الف ممدودہ کا ھمزہ اصلی ہو، تو اسم نسبت میں بھی ہمزہ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اِبْتِدَاءٌ سے اسم نسبت **ابتدائِیٌّ** (مؤنث: اِبْتِدَائِیَّةٌ)

۲۔ اِنْتِهَاءٌ سے اسم نسبت اِنْتِهَائِیٌّ

۳۔ قُرَّاءٌ سے اسم نسبت قُرَّائِیٌّ

۹۔ اسمِ نسبت کی جمع، عموماً سالم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

مِصْرِیٌّ کی جمع مِصْرِیُّوْنَ اور اسی طرح **عِرَاقِیُّوْنَ**، فَلَسْطِیْنِیُّوْنَ، سُعُوْدِیُّوْنَ، مَغْرِبِیُّوْنَ وغیرہ

۱۰۔ اسم مکبر مَکْسُوْرُ العین کو، تصغیر میں مفتوح العین کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مَلِكٌ سے اسم نسبت **مَلَکِیٌّ** (مؤنث: مَلَکِیَّةٌ)

۲۔ ظَبْیٌ سے اسم نسبت ظَبْیِیٌّ (غزال)

۱۱۔ بعض اوقات اسم نسبت کی جمع، مکسّر بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ فَلْسَفِیٌّ کی جمع فَلَاسِفَةٌ

۲۔ مَغْرِبِیٌّ کی جمع مَغَارِبَةٌ

۳۔ قَبْرَصِیٌّ کی جمع قَبَارِصَةٌ

۱۲۔ اَفْعَالٌ کے وزن پر آنے والی جمع مکسر سے، اسم نسبت حسب ذیل ہو گی۔

۱۔ اَنْصَارٌ سے اسم نسبت اَنْصَارِیٌّ (مونث: اَنْصَارِيَّةٌ)

۲۔ اَنْبَارٌ سے اسم نسبت اَنْبَارِیٌّ

۳۔ اَهْوَازٌ سے اسم نسبت اَهْوَازِیٌّ

۱۳۔ مرکبات سے اسم نسبت کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ مَعْدِی کَرِبْ سے اسم نسبت مَعْدِیٌّ (مَعْدِی کَرِبِیٌّ بھی جائز ہے)۔

۲۔ بَعْلَ بَكٌّ سے اسم نسبت بَعْلِیٌّ (بَعْلَبَكِّیٌّ بھی جائز ہے)۔

۱۴۔ بعض الفاظ کے آخر میں، الف نون اور یائے مشدد لگا کر اسمائے نسبت بنائے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ حَقٌّ سے اسم نسبت حَقَّانِیٌّ (مونث: حَقَّانِيَّةٌ)

۲۔ تَحْتَ سے اسم نسبت تَحْتَانِیٌّ (مونث: تَحْتَانِيَّةٌ)

۱۵۔ متفرق اسماء سے اسمائے نسبت حسب ذیل ہیں۔

طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِیٌّ

مصر کے (ایک گاؤں کا نام) طحا سے اسم نسبت طَحَاوِیٌّ

۱۔ شہروں کی نسبت

شہر کا نام	اسم منسوب	شہر کا نام	اسم منسوب
رے	رازیؒ	جَلُولَاء	جَلُولِیؒ
مَرْوالشاہ جہان	مَروَزِیؒ	مُوصِل	مُوصِلیؒ
بَصْرَة	بَصرِیؒ	دِمِشْق	دمشقیؒ
صَنْعَاء	صَنْعَانیؒ	حَلَب	حَلَبِیؒ
اَسْیُوط	سُیُوطِیؒ	بَیَّوم	بَیُّومِیؒ
طَنْطَة	طنطاوِیؒ	اسکندریة	اسکندرِیؒ
قُرطُبَة	قُرطُبِیؒ	لاَھور	لاَھورِیؒ

۲۔ ملکوں سے نسبت

ملک کا نام	اسم منسوب	ملک کا نام	اسم منسوب
ھِنْدُ	ھِنْدِیؒ	بَحْرَین	بَحْرَانیؒ
بُخَارَا	بُخَارِیؒ	فَارِسُ	فَارِسِیؒ
کُوَیْت	کُوَیْتِیؒ	سُعُودِیَّة	سَعُودِیؒ
عُمَان	عُمَانیؒ	مغرب (مراکش)	مَغْرِبِیؒ
تونس	تُونُسِیؒ	اردن	اُرْدُنِیؒ

پاکستان	پاکستانیٌّ	افغانستان	اَفغانِیٌّ
فلسطین	فَلَسطِینِیٌّ	شام	شَامِ (شامی)
یَمَن	یَمَانٍ	حضرموت	حَضْرَمِیٌّ
طبرستان	طَبَرِیٌّ	تِهَامَة	تِهَامِیٌّ
عَرَبٌ	عَرَبِیٌّ	اَلْمَانُ	اَلْمَانِیٌّ

۳۔ قبیلوں سے نسبت

قبیلے کا نام	اسم منسوب	قبیلے کا نام	اسم منسوب
قریش	قُرَیْشِیٌّ	بَنُو اُمَیَّة	اُمَوِیٌّ
ثقیف	ثَقَفِیٌّ	طے	طَائِیٌّ
قحطان	قَحْطَانِیٌّ	رَبِیْعٌ	رَبِیْعِیٌّ

۴۔ افراد سے نسبت

افراد کا نام	اسم منسوب	افراد کا نام	اسم منسوب
عبد اللہ	عَبْدَلِیٌّ	عبد قیس	عَبْقَسِیٌّ
عبد الدار	عَبْدَرِیٌّ	عبد شمس	عَبْشَمِیٌّ
شَافِعِیٌّ	شَافِعِیٌّ	امرأة قیس	مَرْقَسِی
عبد مناف	عَبْدمُنَافِیٌّ	جعفر	جَعْفَرِیٌّ
زَیْدٌ	زَیْدِیٌّ	فاروق	فَارُوقِیٌّ

۵۔ علم سے نسبت

علم کا نام	اسم منسوب
علم صرف	صَرْفِيٌّ
علم نحو	نَحوِيٌّ
عِلْمٌ (سائنس)	عِلْمِيٌّ

۶۔ فقہ و کلام سے نسبت

صاحب نسبت	اسم منسوب	صاحب نسبت	اسم منسوب
فقہ حنفی	حَنَفِيٌّ	امام شافعی	شَافِعِيٌّ
امام مالک	مَالِكِيٌّ	احمد بن حنبل	حَنْبَلِيٌّ
داؤد ظاہری	ظَاهِرِيٌّ	سَلَفٌ	سَلَفِيٌّ

۷۔ اسم نسبت بنانے کے لیے واؤ اور یائے مشدد کا اضافہ

اسم اصلی	اسم منسوب	اسم اصلی	اسم منسوب
جس کا آخری ی ہو عَلِيٌّ	عَلَوِيٌّ	نَبِيٌّ	نَبَوِيٌّ
صَفِيٌّ	صَفَوِيٌّ	دِهْلِيٌّ	دِهْلَوِيٌّ
غَزْنِي	غَزْنَوِيٌّ	تَقِيٌّ	تَقَوِيٌّ

الف مقصورہ عِیسٰی	عِیسَوِیٌّ	مُوسٰی	مُوسَوِیٌّ
رِضٰی	رِضَوِیٌّ	عَمٰی	عَمَوِیٌّ
فَتًی	فَتَوِیٌّ	دُنْیَا	دُنْیَوِیٌّ
الف ممدودہ سَمَاءٌ	سَمَاوِیٌّ	بَیْضَاءُ	بَیْضَاوِیٌّ
صَفْرَاءُ	صَفْرَاوِیٌّ	خَضْرَاءُ	خَضْرَاوِیٌّ
آخر میں ۃ تُونِیَۃ	تُونُوِیٌّ	تُورَۃٌ	تُورَوِیٌّ
بَادِیَۃٌ	بَدَوِیٌّ (دیہاتی)		

۸۔ اسم نسبت بنانے کے لیے الف نون اور یائے مشدد کا اضافہ

اسمِ اصلی	اسمِ منصوب	اسمِ اصلی	اسمِ منصوب
حَقٌّ	حَقَّانِیٌّ	نورٌ	نُورَانِیٌّ
حُلوان	حُلْوَانِیٌّ	نَاصِرَۃٌ	نَصْرَانِیٌّ
رَبٌّ	رَبَّانِیٌّ	تَحْتَ	تَحْتَانِیٌّ
فَوْقَ	فَوْقَانِیٌّ	کثیرالشّعر زیادہ بالوں والا	شَعْرَانِیٌّ
رُوحٌ	رُوحَانِیٌّ	طَبَرِیٌّ	طَبْرَانِیٌّ

سبق نمبر ۷۰

أَسْمَاءُ الأَصْوَاتِ Onomatopoeia

یہ وہ اسماء ہیں جن کے ذریعہ کسی جانور کی آواز کا تذکرہ کیا جاتا ہے، یا کسی جانور کی حکایت بیان کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ غَاقِ غَاق (کوے کی آواز کی نقل) کائیں کائیں
أَزْعَجْنَا غَاقٌ "ہم کائیں کائیں سے تنگ آگئے"

۲۔ نَخٍّ نَخٍّ (وہ آواز، جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں)

۳۔ شِيْبِ (اونٹ کے پانی پلانے کے لیے آواز)

۴۔ بَخٍّ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)

۵۔ أُحْ أُحْ (کھانسی کی آواز کی نقل)

۶۔ مَاءِ (ہرن کی آواز)

اصوات کے لیے اسم فعل

جانوروں سے گفتگو کے لیے اسماء الفعل پر مشتمل آوازیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے:

۱۔ هِيدَ، حَلْ اونٹ کے لیے ۲۔ إِسَّ، سَعْ مویشیوں کے لیے

۳۔ هَجَا، هج کتے کے لیے ۴۔ هلا، هال گھوڑوں کے لیے

سبق نمبر ۱۷

اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ   Verbal Nouns

بعض الفاظ، فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ مختلف کاموں کے نام ہیں۔
یہ اَسْمَاءُ الافعَالِ کہلاتے ہیں۔ ان کی دو (۲) بڑی قسمیں ہیں۔
۱۔ بعض اسماء الافعال "امر" کے معنی کے لیے ہیں۔
۲۔ بعض اسماء الافعال "ماضی" کے لیے ہیں، جو گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

اَمر کے معنی میں اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ

امر کے معنی میں، جو اسماء الافعال استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اسم کو منصوب کرتے ہیں۔
ان میں سے زیادہ اہم، مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عَلَيْكَ   Hold Fast

عَلَيْكَ (بمعنی اَلْزِمْ) "لازم کرلو، اختیار کرلو" کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) (المائدہ: ۱۰۵)
"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو۔"

۲۔ عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ "سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھ!"

۳۔ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ "اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو!"

۴۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (ابوداؤد)

"میری سنت اور ہدایت یافتہ راشد خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

۵۔ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ "ہمیشہ نرمی اختیار کر۔"

۲۔ دُوْنَكَ Take

دُوْنَكَ (بمعنی خُذْ) یہ لفظ، پکڑ لے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے) ۲۔ دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

۳۔ دُوْنَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے)

(یہاں زیدًا، التَّمْرَ اور اللَّبَنَ تینوں منصوب ہیں)

۳۔ اٰمِيْنَ Amen

اٰمِيْنَ (بمعنی اِسْتَجِبْ) "دعا قبول کر" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ رُوَيْدًا Leave it, for a while, slowly,

رُوَيْدًا (بمعنی اَمْهِلْ) "چھوڑ دے، ٹھہر جا، جانے دے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ رُوَيْدًا زَيْدًا (زیدًا کو جانے دے)

۲۔ رُوَيْدًا بعض اوقات، بطور مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا) (الطارق: ۱۷) "ذرا ان کافروں کو، ان کے حال پر چھوڑ دو۔"

۵۔ هَا Take, Hold

هَا (بمعنی خُذْ) لے، پکڑ لے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ هَا زَيْدًا "زید کو پکڑو"

۲۔ هَا بھی دُوْنَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔

هَا کی جمع هَاءُمُ ہے (بعض علماء کے نزدیک یہ هَا + ءُمُ سے مرکب ہے۔ ءُمُ کا مطلب ہے، او! جناب!)

(هَاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ) (الحاقة: ۱۹) "لو! میرا اعمال نامہ پڑھو!"

۶۔ هَيْتَ Come on

هَيْتَ کا مطلب ہے "جلدی آ"

۱۔ هَيْتَ، هَلُمَّ کا معنی دیتا ہے۔

مثلاً (قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللهِ) (یوسف: ۲۳)

"وہ بولی! تو جلدی سے آجا، یوسفؑ نے کہا: خدا کی پناہ"

۲۔ مثنیٰ اور جمع کے لیے، هَيْتَ لَكُمَا اور هَيْتَ لَكُمْ استعمال ہوتے ہیں۔

۷۔ هَلُمَّ come , Bring

۱۔ هَلُمَّ (لا، آجا، لے آ، چلے چل) کے معنی میں متعدی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ) (الانعام: ۱۵۰)

"ان سے کہو "لاؤ اپنے وہ گواہ، جو شہادت دیں"

(یہاں اسم شُهَدَاءَ منصوب ہے)

۲۔ (وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا) (الاحزاب: ۱۸)

"(منافقین) جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ! ہماری طرف"

۲۔ هَلُمَّ جَرًّا (کھینچتا ہوا آگے چل، اسی طرح آگے سمجھتے جاؤ)

۲۔ هَلُمَّ فعل لازم کے معنی میں بھی، استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ هَلُمَّ (هَا + لُمَّ) سے مرکب ہے (دیکھو + تیار ہو جاؤ)

۸۔ تَعَالَ Come

تَعَالَ (بمعنی اِیتِ) کا مطلب ہے "آجا" جیسے:

(قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) (آل عمران: ۶۴)

"اے نبی کہو! "اے اہلِ کتاب! آؤ! ایک ایسی بات کی طرف، جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے"

۹۔ هَاتِ Bring up, Give me, Produce

هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِيْ)، مجھے دے دو، لے آؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) (البقرۃ: ۱۱۱)

"ان سے کہو، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو"

(یہاں بُرْهَانَ منصوب ہے۔)

۱۰۔ حَيَّ Quick, Come on

حَيَّ حَيَّهَلًا (بمعنی عَجِّلْ، اَقْبِلْ) کا مطلب ہے۔" جلدی کرو، دوڑو"

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

"نماز کی طرف دوڑو، جلدی کرو"

۱۱۔ اِلَیْكَ Take

اِلَيْكَ : خُذْ : "لے لو" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ اِلَيْكَ هٰذَا (بمعنی خُذْ هٰذَا) مطلب ہے "اسے لے لو"

۲۔ اِلَيْكَ عَنِّیْ (بمعنی تَبَعَّدْ عَنِّیْ) مطلب ہے "مجھ سے، دور ہو جاؤ"

فعل ماضی کے معنی میں اَسْمَاءُ الْأَفعال

خبر کے معنی رکھنے والے، اسم اَسْمَاءُ الأَفعال مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ ماضی کے معانی میں آتے ہیں۔ ان کے بعد آنے والا اسم، مرفوع ہوتا ہے۔

۱۲۔ هَيْهَاتَ Away

هَيْهَاتَ بَعُدَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ هَيْهَاتَ زَيْدٌ "زید دور ہوا۔"

۲۔ (هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُوْنَ) (المومنون: ۳۶)

"بعید! بالکل بعید! یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔"

۱۳۔ شَتَّانَ Seperated

شَتَّانَ ، اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو الگ ہو گئے۔)

(یہاں زید اور عمرو دونوں مرفوع ہیں۔)

۲۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

۳۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَ خَمْرٍ وَ خَلٍّ (شراب اور سرکے میں بہت بڑا فرق ہے۔)

(اس مثال میں، فعل کی بہ نسبت زیادہ مبالغہ ہے۔)

۴۔ شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہوتا ہے۔)

۱۴۔ سَرْعَانَ Hasted

سَرْعَانَ، (أَسْرَعَ) "اس نے جلدی کی، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ سَرْعَانَ زَيْدٌ "زید نے جلدی کی۔"

۲۔ سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِى الْهُمُومِ

متفکر لوگوں پر، بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔ (یہاں شیب مرفوع ہے۔)

۱۵۔ أُفٍّ Fie, Oh

أُفٍّ (میں تو تنگ آگیا) کلمہ بیزاری ہے۔ جیسے:

(وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ) (بنی اسرائیل: ۲۳)

"اور ان دونوں کو اُفٍّ تک نہ کہو۔"

۱۶۔ وَیْ Woe

وَیْ (تعجب ہے، افسوس ہے) کلمۂ تعجب و افسوس ہے۔ بیضاوی نے اسے وَيْلٌ کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علماء، اس کو اِعْلَمْ کے معنی میں، استعمال کرتے ہیں۔

وَيْكَأَنَّ، دراصل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ وَیْ + كَأَنَّ : وَيْكَأَنَّ

(وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ) (القصص:۸۲)

"افسوس! ہم کو یاد نہ رہا، کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے"

۱۷۔ مَكَانَكُمْ — Stay where you are

مَكَانَكُمْ "اپنی جگہ پر رہو" کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ) (یونس: ۲۸)

"قیامت کے دن ہم، اُن لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے، کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ!

تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی"

متفرق أسماء الأفعال

۱۸۔ بله = دَعْ = "چھوڑ دو" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

بَلْهَ التَّفَكُّرَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ "بے فائدہ چیزوں میں، فکر کرنا چھوڑ دو"

۱۹۔ حَيَّهَلَ = اِيْتِ = "لے آؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

حَيَّهَلَ الثَّرِيْدَ "ثرید لاؤ"

۲۰۔ مَهْ = اُكْفُفْ = "رُک جاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۱۔ صَهْ = اُسْكُتْ = "خاموش ہو جاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۔ فَقَطْ = اِكْتَفِ = بس کرو (اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلَيَّ بِهٖ = جِئْ بِهٖ = "اس کو بھی ساتھ لاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۔ حَذَارِ = اِحْذَرْ = بچ۔

۲۵۔ نَزَالِ = اَنْزِلْ = نیچے اتر جا، اتر کر آ جا۔

سبق نمبر ۱۷۲

اَسمَاءُ الکِنَایَۃِ (Allusive Nouns)

۱۔ یہ وہ اسماء ہیں، جن سے کسی مبہم چیز کی تعبیر کی جاتی ہے۔ یہ چار (۴) ہیں۔

کنایہ عدد مبہم	کنایہ امر مبہم
۱۔ کم	۳۔ کَیْتَ
۲۔ کذا	۴۔ ذَیْتَ

۲۔ کَیْتَ اور ذَیْتَ کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہوا۔ یہ بات چیت سے کنایہ (Metonym) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ کَیْتَ وکَیْتَ "ایسا ایسا ہوا، ایسا ایسا کہا"

کسی واقعے یا حادثے کو، کنایہ اور اشاروں سے بیان کرنے کے لیے، کَیتَ وکَیتَ اور ذَیْتَ و ذَیْتَ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:

۲۔ فَعَلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے ایسا ایسا کیا۔"

۳۔ قُلْتُ لَہٗ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے، اس سے، ایسا ایسا کہا۔"

۳۔ کم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدر کلام ہو، یعنی جملے میں پہلے آئے۔

کم استفہامیہ How Many?

۱۔ کم استفہامیہ کا اسم تمییز، مفرد ہوتا ہے اور منصوب جیسے:

۱۔ كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنی کتابیں ہیں ؟)

۲۔ كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں ؟)

۳۔ كَمْ يَوْمًا فِي الْأُسْبُوْعِ ؟ (ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں ؟)

۴۔ كَمْ سَاعَةً نِمْتَ فِي اللَّيْلِ (آپ نے رات میں کتنے گھنٹے نیند کی ؟)

۵۔ فِي كَمْ عَامٍ تَعَلَّمْتَ الْعَرَبِيَّةَ ؟ آپ نے کتنے سال میں عربی سیکھی ؟

۲۔ بعض اوقات كَمْ کا اسمِ تمییز محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

كَمْ مَالُكَ (یہ دراصل كَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ ہے) یہاں دِيْنَارًا محذوف ہے۔

كَمْ ضَرَبْتُ (یہ دراصل كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ ہے) یہاں ضَرْبَةٍ محذوف ہے۔

کم خبریہ Lot of

۱۔ کم خبریہ کے بعد کا اسم مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۲۔ کم خبریہ ، "بہت اور کئی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں

کم کے بعد آنے والا اسم، واحد یا جمع ہوتا ہے، لیکن ال کے بغیر۔ جیسے :

۱۔ كَمْ رُوْبِيَةٍ عِنْدَهُ "اس کے پاس بہت سا روپیہ ہے"

۲۔ كَمْ دِيْنَارٍ عِنْدِي "میرے پاس بہت سے دینار ہیں"

۳۔ كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ "میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی"

۳۔ کَمْ خبریہ میں تعداد کی بہتات کے اظہار کے لیے مِنْ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے :

۱۔ كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ "آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں"

۲۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللهِ (اللہ کے حکم سے

کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں، بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔)

۳۔ كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا (بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا)

۴۔ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ

(بہت سے لوگوں کو ہم نے ان سے پہلے مختلف ادوار میں ہلاک کیا)

۵۔ كَمْ مِنْ خَادِمٍ لِشُعَيْبٍ (شعیب کے پاس بہت نوکر ہیں)

۶۔ كَمْ مِنْ عَالِمٍ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (بے شمار عالم ایسے ہیں، جو ایسی باتیں کرتے ہیں، جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے)

كَذَا وَكَذَا So & So

۱۔ کنایہ کی صورت میں، كَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے ذریعے نامعلوم شے کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ اس کا اسم تمییز بھی، مفرد اور منصوب آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَبَضْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے اتنے درہم لے لیے۔)

۲۔ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا (میں نے یہ اور یہ کیا، میں نے ایسے ایسے کیا۔)

۲۔ كَذَا عدد قلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ غیر عدد کے لیے بھی بطور کنایہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا "فلاں اور فلاں کے مکان پر"

أَهٰكَذَا = أ + هَا + كَ + ذَا

أَهٰكَذَا، كَذَا سے ایک مختلف چیز ہے۔ یہ چار لفظوں سے مرکب ہے۔

أ : حرف استفہام ہے هَا : حرف تنبیہ ہے۔

كَ : حرف تشبیہ ہے۔ ذَا : اسم اشارہ ہے۔

جیسے :

۱۔ (قِيْلَ | اَھٰكَذَا | عَرْشُكِ) (النمل : ۴۲)

"ملکہ سے کہا گیا : کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے"؟

۲۔ رَاَيْتُ زَيْدًا فَاضِلًا وَرَاَيْتُ عَمْرًا | كَذَا | "

"میں نے زید کو فاضل پایا اور اسی طرح عمرو کو بھی"۔

اسی طرح | كَذٰلِكَ | اور | كَذَالِكُمْ | بھی مستعمل ہیں۔

ان کے آخر میں كَ اور كُمْ زائدہ ہیں۔ یہ دونوں جملے میں فاعل کے مطابق،

تاکید اور تنبیہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

كَاَيِّنْ : كَ + اَيِّ

كَمْ خبریہ کے معنی میں، ایک اور لفظ كَاَيِّنْ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(یہ دراصل كَ + أَيِّ ہے) جیسے :

(وَ | كَاَيِّنْ | مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ) (آل عمران ۱۴۶)

" اس سے پہلے، کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں،

جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی"۔

(یعنی بے شمار انبیاء اور متقی افراد نے جہاد میں حصّہ لیا۔

سبق نمبر ۱۷۳

اسمائے جامدہ اوران کے اوزان

اسم جامد، اسم مشتق سے مختلف ہوتا ہے۔ جامد وہ اسم ہے، جس سے کوئی لفظ برآمد نہ ہو، اور نہ وہ خود، کسی اسم سے برآمد کیا گیا ہے۔ جیسے : فَرَسٌ (گھوڑا)،
اسم جامد کی تین قسمیں ہیں۔ ثلاثی، رباعی اور خماسی ۔ ذیل کے اوزان پر آتے ہیں۔

اسم جامد ثلاثی دس (۱۰) اوزان	اسم جامد رُباعی پانچ (۵) اوزان	اسم جامد خماسی چار (۴) اوزان
فَلْسٌ (سکے)	جَعْفَرٌ (نام)	سَفَرْجَلٌ (بہی)
كَتِفٌ (کندھا)	زِبْرِجٌ (آرائش)	قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ)
عَضُدٌ (بازو)	بُرْثُنٌ (شکاری جانور کا پنجہ)	جَحْمَرِش (بڑھیا)
حِبْرٌ (عقل مند عالم)	دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ)	قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز)
عِنَبٌ (انگور)	قِمَطْرٌ (صندوق)	اسم خماسی مزید
إِبِلٌ (اونٹ)		عَضْرَفُوطٌ (بامنی)
قُفْلٌ (تالا)		خُزَعْبِيلٌ (باطل)
صُرَدٌ (کٹورا)		قِرْطَبُوسٌ (تیز اونٹنی)
عُنُقٌ (گردن)		قَبَعْثَرَى (موٹا اونٹ)
فَرَسٌ (گھوڑا)		خَنْدَرِيسٌ (شراب کہنہ)

سبق نمبر ۱۷

آٹھ الفاظ استثناء

The Words of Exclustion

الفاظ استثناء آٹھ (۸) ہیں۔

اِلَّا ، غَیْرُ ، سِوٰی ، حَاشَا ، عَدَا ، خَلَا ، مَا عَدَا اور مَا خَلَا

۱۔ اِلَّا

۱۔ اِلَّا حرف ہے، زیادہ تر استثناء ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات، اسے بطور صفت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

(یہاں اِلَّا سے مراد بجز Except نہیں ہے، بلکہ علاوہ Other than ہے۔)

۱۔ (لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) (الانبیاء:۲۲)

"اگر زمین اور آسمان میں، اللہ کے علاوہ دوسرے خدا ہوتے، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔"

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُ اللّٰهِ

"اللہ کے علاوہ، کوئی اور الٰہ نہیں ہے۔"

۲۔ اِلَّا کے بعد آنے والا اسم مستثنٰی، دو شرطوں کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ اولاً جب جملہ مثبت ہو (منفی نہ ہو)

۲۔ ثانیاً مستثنیٰ منہ موجود ہو۔ جیسے:

(کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ | إِلَّا | وَجْهَهُ) (القصص: ۸۸)

مستثنیٰ منہ | حرف استثناء | اسم مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس ذات (اللہ) کے"

حروف استثناء میں سے، إِلَّا کا ذکر جلد اول سبق نمبر ۵۷ میں ہو چکا ہے۔

۲۔ غَيْرُ (اسم)

۱۔ غَيْرُ اسم ہے، زیادہ تر صفت ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ غیر کے بعد آنے والا مستثنیٰ، غیر کا مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِيْ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ

"میرے پاس سب لوگ آئے، سوائے زید کے"

۲۔ (فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ) (الذاریات: ۳۶)

"پھر ہم نے اس بستی میں، ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا"

۳۔ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ غَيْرُ مُهَذَّبِيْنَ "یہ غیر مہذب لوگ ہیں"

۳۔ بعض اوقات غَيْرُ، مخفف ہو کر، مبنی ہوتا ہے، جب اس کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے:

مَعِيَ دِرْهَمٌ لَيْسَ غَيْرُ

"میرے پاس ایک درہم کے علاوہ کچھ نہیں"

غیر کا اعراب

لفظ غیر کا اعراب، اِلّا کی طرح، تین طور سے ہوگا۔

۱۔ اَوْقَدْتُ الْمَصَابِیْحَ | غَیْرَ | وَاحِدٍ

"میں نے ایک کے علاوہ، سارے چراغ جلا دیے۔"

۲۔ سَلَّمْتُ عَلَی الْقَادِمِیْنَ | غَیْرَ | سَعِیْدٍ

"میں نے، سعید کے علاوہ، تمام آنے والوں کو سلام کیا۔"

۳۔ مَا عَادَ الْمَرِیْضَ عَائِدٌ | غَیْرَ | الطَّبِیْبِ یا | غَیْرُ | الطَّبِیْبِ

(یہاں نوٹ کیجئے کہ غیرَ اور غیرُ دونوں جائز ہیں)

"ڈاکٹر کے علاوہ، کسی اور نے، مریض کی عیادت نہیں کی۔"

۴۔ لَا تَعْتَمِدْ عَلٰی اَحَدٍ | غَیْرَ اللّٰہِ | یا | غَیْرِ اللّٰہِ

"اللہ کے علاوہ، کسی اور ہستی پر اعتماد مت کیا کرو۔"

۵۔ لَا یَنَالُ الْمَجْدَ | غَیْرُ الْعَامِلِیْنَ

"محنت کرنے والے بنے بغیر، بلندی تک پہنچا نہیں جا سکتا۔"

۶۔ لَمْ یَفْتَرِسِ الذِّئْبُ | غَیْرَ شَاذَّۃٍ

"بھیڑیا (ریوڑ سے الگ کی گئی) تنہا بکری کے علاوہ، کسی اور کا شکار نہیں کرتا۔"

غَیْرُ، غَیْرَ اور غَیْرِ

مندرجہ ذیل تین مثالوں میں، غیر کے تینوں اعراب پر غور کیجئے۔

۱۔ مَا جَاءَنِیْ | غَیْرُ زَیْدٍ

"میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا۔"

(یہاں غیر فاعل استعمال ہوا ہے، اس لیے مرفوع ہے۔)

۲۔ مَا رَأَیْتُ | غَیْرَ زَیْدٍ |

"میں نے زید کے علاوہ، کسی اور کو نہیں دیکھا۔"

(یہاں غیر مفعول بہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے منصوب ہے۔)

۳۔ مَا مَرَرْتُ | بِغَیْرِ زَیْدٍ | "میں زید کے بغیر، نہیں گزرا۔"

(یہاں غیر حرفِ جر کے بعد آیا ہے، اور مجرور ہے۔

۳۔ سِوٰی (اسم) Other Than

| سِوٰی | بھی اسم ہے، سِوٰی کے بعد آنے والا مستثنیٰ، غَیْرُ کی طرح، مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔

| سِوٰی | کو سِوَاءَ بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ | سِوٰی زَیْدٍ |

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے۔"

۲۔ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ | سِوَاءَ زَیْدٍ |

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے۔"

۴۔ حَاشَا (حرفِ جر یا فعل)

| حَاشَا | حرفِ جر بھی ہے، اور فعل بھی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَاشَا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ | حَاشَا زَیْدًا |

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے۔"

۲۔ قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ | حَاشَا النَّخِيْلَ | یا | حَاشَا النَّخِيْلِ

"میں نے سارے درخت کاٹ دیے، سوائے کھجور کے درختوں کے۔"

۵۔ خَلَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

خَلَا حرفِ جر ہے، یا فعلِ ماضی ہے۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
خلا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے، لیکن علماء کی اکثریت منصوب کو ترجیح دیتی ہے۔ جیسے:

قَطَفْتُ الْاَزْهَارَ | خَلَا الْوَرْدَ | یا | خَلَا الْوَرْدِ

"میں نے پھولوں کو توڑا، بجز گلاب کے۔"

۶۔ عَدَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

عَدَا حرفِ جر ہے یا فعل ماضی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
عَدَا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ | عَدَا وَاحِدًا | یا | عَدَا وَاحِدٍ

"میں نے سوائے ایک کے، مدینہ منورہ کی تمام مسجدوں کی زیارت کی۔"

۲۔ نَجَحَ الطُّلَّابُ مَا | عَدَا سَمِيْرٍ

"سمیر کے علاوہ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔"

۳۔ تَمَرَّدَ الْجُنُوْدُ | عَدَا الْقَائِدِ

"قائدِ لشکر کے علاوہ، ساری فوج باغی ہو گئی۔"

۷۔ مَا خَلَا (فعل)

مَا خَلَا فعل ہے مَا خَلَا کے بعد آنے والا، اسم مستثنیٰ، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتٰبَ مَا خَلَا صَفْحَةً

"میں نے ایک صفحے کے علاوہ، ساری کتاب پڑھ لی"

۲۔ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

"سن لو! اللہ کے علاوہ، ہر چیز باطل ہے (اللہ ہی حق ہے)"

۸۔ مَا عَدَا (فعل)

مَا عَدَا فعل ہے، مَا عَدَا کے بعد آنے والا اسم مستثنیٰ، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتٰبَ مَا عَدَا صَفْحَةً

"میں نے ساری کتاب پڑھ ڈالی، سوائے ایک صفحے کے"

۲۔ نَجَحَ الطُّلَّابُ مَا عَدَا سَمِيْرًا

"سمیر کے علاوہ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے"

مستثنیٰ کی قسمیں

مستثنیٰ کی تقسیم تین طرح کی گئی ہے۔

۱۔ متصل اور منقطع

۲۔ مُفَرَّغ اور غیر مُفَرَّغ

۳۔ مُوْجَب اور غَیْرُ مُوْجَب (باعتبار کلام جملہ)

مُسْتَثْنٰی مُتَّصِل Attached Exclusion

مستثنیٰ متصل وہ ہے، جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لاکر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے:

زَیْدًا	اِلَّا	اَلْقَوْمُ	جَاءَ
اسم مستثنیٰ منصوب متصل	حرف استثناء	مستثنیٰ منہ	

"سارے لوگ آگئے، سوائے زید کے"

اوپر کے جملے میں، زید، استثناء سے پہلے، قوم میں داخل تھا، لیکن آنے کے حکم سے، بذریعہ حرفِ استثناء اِلَّا خارج کر دیا گیا ہے۔

مُسْتَثْنٰی منقطع Detached Exclusion

مستثنیٰ منقطع وہ ہے، جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوا، اور نہ استثنیٰ کے بعد۔ جیسے:

(فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ) (الحجر: ۳۰، ۳۱)

"چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے"

اوپر کی مثال میں، ابلیس نہ تو استثناء سے پہلے، فرشتوں میں داخل تھا، اور نہ بعد، بلکہ وہ تو ایک جن ہے۔ (الکھف: ۵۰) یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفَرَّغ اور غَیْرُ مُفَرَّغ

مُسْتَثْنٰی مُفَرَّغ The Emptied Exclusion

مُفَرَّغ وہ اسم مستثنیٰ ہے، جس کا مستثنیٰ مِنْهُ مذکور نہ ہو۔ جیسے:

۱۔ مَا جَاءَنِيْ اِلَّا زَيْدٌ "میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا"

۲۔ (وَمَا مُحَمَّدٌ | اِلَّا | رَسُوْلٌ) (آلِ عمران: ۱۴۴)

"اور نہیں ہیں محمدؐ، مگر ایک رسول"

مُسْتَثْنٰی غَیْرُ مُفَرَّغ

غَیْرُ مُفَرَّغ وہ مستثنیٰ ہے، جس کا مُسْتَثْنٰی مِنْہُ مذکور ہو۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِيْ | اَلْقَوْمُ | اِلَّا زَيْدًا

مُسْتَثْنٰی مِنْہُ

۲۔ (كُلُّ شَيْءٍ | هَالِكٌ | اِلَّا | وَجْهَهٗ) (القصص: ۸۸)

مستثنیٰ منہ — حرف استثنا — اسم مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس ذات (اللہ) کے"

مستثنیٰ پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں

جس جملے میں، استثناء موجود ہو، اس کی دو قسمیں ہیں۔

موجب اور غیر موجب

موجب The Certified Exclusion

موجب، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے، جس میں حرف نفی، نہی یا استفہام موجود نہ ہو۔ جیسے:

(كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ | اِلَّا | مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ) (آلِ عمران: ۹۳)

"کھانے کی یہ ساری چیزیں، (جو شریعتِ محمدیؐ میں حلال ہیں)، بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں، جنہیں نزولِ تورات سے پہلے، حضرت یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔"

غَیْرُ مُوجب — The Non- Certified Exclusion

غَیْرُ مُوجب، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے، جس میں حرف نفی، نہی یا استفہام موجود ہو، جیسے:

۱۔ مَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ اِنِ الْقَوْمُ

"اوپر کا جملہ، غیر موجب ہے، یہاں حرفِ نفی مَا موجود ہے۔

۲۔ مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ و غَیْرُ زَیْدٍ

اوپر کا جملہ بھی غیر موجب ہے اور حرف نفی مَا موجود ہے۔ اس جملے میں، مستثنیٰ منہ مذکور ہے، اس کو دو طرح ادا کیا جاسکتا ہے۔

غَیْرَ زَیْدٍ کے ساتھ، اس صورت میں یہ استثناء ہوگا۔

غَیْرُ زَیْدٍ کے ساتھ، اس صورت میں یہ بدل ہوگا۔

۳۔ ﴿ مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ ﴾ (النساء: ۶۶)

حرف نفی — حرف استثناء

"ان لوگوں میں سے، چند لوگوں کے سوا، کسی نے اسے نہ کیا۔"

سبق نمبر ۱۷۵

محذُوفات Omissions

محذوفات کی کئی قسمیں ہیں۔ مضاف کا حذف، مضاف الیہ کا حذف، موصوف کا حذف، صفت کا حذف، حروف کا حذف وغیرہ۔ یہاں زیادہ تر مثالیں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی مشہور کتاب "الفوز الکبیر" سے دی جا رہی ہیں۔

مضاف کا حذف

۱۔ (لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ)

(البقرۃ : ۱۷۷)

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔"

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اَیْ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ [بِرُّ] مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔
یعنی صحیح نیکی کا اعتبار تو، اس شخص کی نیکی کا ہے، جو ایمان لایا۔ (اس مثال میں، مَنْ کا مضاف [بِرُّ] محذوف ہے)

۲۔ (قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ [الْعِجْلَ] بِكُفْرِهِمْ)

(البقرۃ : ۹۳)

"تمہارے اسلاف نے کہا کہ ہم نے سُن لیا، مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بچھڑا ہی بسا ہوا تھا۔"

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ ای فِیْ قُلُوْبِهِمْ | حُبَّ الْعِجْلِ |

"یعنی ان کے دل میں بچھڑے کی محبت، بسی ہوئی تھی۔"

(اس مثال میں، الْعِجْلِ کا مضاف | حُبٌّ | محذوف ہے۔)

۳۔ (وَسْئَلِ | الْقَرْيَةَ | الَّتِیْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا) (یوسف: ۸۲)

"آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے، جہاں ہم تھے۔ اس قافلے سے دریافت کر لیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔"

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ ای | وَسْئَلْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ |

"بستی سے پوچھیے، کا مطلب ہے بستی کے لوگوں سے پوچھیے۔"

(اس مثال میں بھی، مضاف "اَهل" محذوف ہے۔)

۴۔ (وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ) (البقرۃ: ۱۰۲)

"اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے، جو شیاطین، سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔"

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ای | عَلٰى عَهْدِ مُلْكِ سُلَيْمٰنَ |

"سلیمان کی حکومت میں،" کا مطلب ہے "حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں۔"

(اس مثال میں مضاف | عَهْدِ | محذوف ہے۔)

مضاف الیہ کا حذف

بعض اوقات مرکبِ اضافی میں، مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۵۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ رَبِّ کا مضاف الیہ | ی | محذوف ہے۔

۶۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ میں قبل اور بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے۔

یعنی مِنْ قَبْلِ (الْغَلَبِ) وَبَعْدِهٖ (هٖ)۔

ایک سے زیادہ مضاف کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں، دو مضاف محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے:

۷۔ (فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ) (طٰه: ۹۶)

یہاں مِنْ اَثَرِ کے بعد، دو لفظ محذوف ہیں۔

یعنی مِنْ اَثَرِ (حَافِرِ فَرَسِ) الرَّسُوْلِ۔ رسول کے گھوڑے کے کھر کا نقش۔

۸۔ بعض اوقات، دو سے زیادہ مضاف، محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے:

(ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) (النجم: ۹)

یہاں، کَانَ کے بعد کئی لفظ محذوف ہیں، جو ایک بڑی ترکیب کے مضاف ہیں۔

یعنی فَكَانَ (مِقْدَارُ مُسَافَةِ قُرْبِهٖ مِثْلَ) قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔

یعنی "دو کمانوں، یا اس سے کم کے برابر، قربت کی مقدارِ مسافت باقی رہ گئی"

موصوف کا حذف

۹۔ (وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا) (بنی اسرائیل: ۵۹)

"اور ثمود کو ہم نے، علانیہ اونٹنی لا کر دی، اور انہوں نے اس پر ظلم کیا"

مُبْصِرَةً ای اٰيَةً مُبْصِرَةً لانها مُبْصِرَةٌ غَيْرَ عَمْيَاءَ

"اونٹنی لا کر دی، علانیہ (بطورِ معجزہ، یا بطورِ آیت یا نشانی)"

(اس مثال میں، مُبْصِرَةً صفت ہے، جس کا موصوف اٰيَةً محذوف ہے۔ یہاں مُبْصِرَةً النَّاقَةَ سے متعلق نہیں ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ دیکھنے والی اونٹنی قومِ ثمود کو دی گئی،

بلکہ مطلب یہ ہے کہ ثمود کو آنکھیں کھول دینے والی نشانی (آیۃ)، اونٹنی کی شکل میں دی گئی۔)

۱۰۔ (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا | الْحُسْنَىٰ |) (الانبیاء: ۱۰۱)

"رہے وہ لوگ، جن کے لیے ہماری طرف سے بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہوگا"

مِنَّا الْحُسْنَىٰ اي مِنَّا | الْكَلِمَةُ الْحُسْنَىٰ | وَالْقُدْوَةُ الْحُسْنَىٰ

"اَلْحُسْنَىٰ، کا مطلب ہے، الْكَلِمَةُ الْحُسْنَىٰ" (یہاں موصوف محذوف ہے۔)

۱۱۔ (اِدْفَعْ | بِالَّتِي | هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ) (حم السجدۃ: ۳۴)

"تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو، جو بہترین ہو، تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی، وہ جگری دوست بن گیا ہے۔"

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اي | اِدْفَعْ بِالْخَصْلَةِ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ |

" احسن (زیادہ بہتر) سے دفع کرو" کا مطلب ہے " احسن صفات کے ساتھ دفع کرو۔"

متعلق کا حذف

۱۲۔ (أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ | مَنْ فِي | السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ) (آل عمران: ۸۳)

" اب کیا یہ لوگ، اللہ کی اطاعت کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر، کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں، چار و نا چار، اللہ ہی کی تابع فرمان (مسلم) ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔"

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اَيْ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ | وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، |

لِاَنَّ شَيْئًا وَاحِدًا هُوَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔

"جو آسمانوں اور زمین میں ہے"، مطلب ہے "جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے"، کیونکہ شئے واحد ہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اسم ظاہر کا حذف

۱۳۔ (إِنَّا أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) (القدر : ۱)

"ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے"

أَنزَلْنٰهُ اَيْ | أنزلنا القرآن | وَاِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ ذِكْرٌ

(یہاں أَنزَلْنٰهُ کی ضمیر | ہُ | سے مراد | القرآن | ہے، اگرچہ قرآن کا ذکر پہلے نہیں کیا گیا، یہ تو پہلی آیت ہے۔)

۱۴۔ (وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا) (حم السجدة : ۳۵)

"یہ نصیب نہیں ہوتی، مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں"

يُلَقّٰهَا اَيْ | خَصْلَةُ الصَّبْرِ | (یعنی یہ صفت، نصیب نہیں ہوتی، مگر ----)

(اس مثال میں، يُلَقّٰهَا کی مؤنث ضمیر | هَا | کا اسم ظاہر | خَصْلَةُ الصَّبْرِ | ہے،

فاعل کا حذف

۱۵۔ (فَقَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى | تَوَارَتْ | بِالْحِجَابِ)

(ص : ۳۲)

"تو سلیمانؑ نے کہا: میں نے اس مال کی محبت، اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے یہاں تک کہ وہ | (سورج) | پردے میں چھپ گیا (اور وہ گھوڑے، نگاہ سے اوجھل ہو گئے)۔"

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ای | تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ |

"یہاں تک کہ سورج، پردے میں چھپ گیا"

(یہاں تَوَارَت کا فاعل | الشَّمْسُ | محذوف ہے)۔

مفعول بہ کا حذف

۱۶۔ (إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا | الْعِجْلَ |) (الاعراف: ۱۵۲)

"جن لوگوں نے، بچھڑے کو بنا لیا (معبود)"

اَیْ إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ | اِلٰهًا |

(اس مثال میں، دوسرا مفعول بہ 'اِلٰهًا' محذوف ہے۔)

۱۷۔ (وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ) (النحل: ۹)

"اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا" یعنی اگر تمہاری ہدایت، چاہتا، تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔"

ای وَلَوْ شَاءَ | هِدَايَتَكُمْ | لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ

(اس مثال میں، مفعول بہ | هِدَايَتَكُمْ | حذف کیا گیا ہے۔

معطوف کا حذف

۱۸۔ (قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُوْنَنَا | عَنِ الْيَمِيْنِ |) (الصافات: ۲۸)

"ان کے پیرو کہیں گے "تم ہمارے پاس دائیں طرف سے، آیا کرتے تھے"

عَنِ الْيَمِيْنِ اَیْ عَنِ الْيَمِيْنِ | وَعَنِ الشِّمَالِ |

مطلب ہے، ہمارے پاس دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے آیا کرتے تھے۔

(یہ مثال حذف معطوف کی ہے۔ یہاں "وَعَنِ الشِّمَالِ" محذوف ہے۔)

حروفِ جار کا حذف

۱۹۔ (وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ) (المائدۃ: ۶۰)

"اور جن میں سے، بندر اور سور بنائے گئے، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی"

فِيمَن قَرَأَ بِالنَّصبِ اَىْ جَعَلَ مِنْهُم مَنْ عَبَدَ الطَّاغُوتَ

(یعنی ان میں سے کچھ، طاغوت کے بندے بنا دیے گئے)

اس مثال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حرفِ جار مِنْ محذوف ہے۔

۲۰۔ (خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا) (الفرقان: ۵۴)

"پھر اس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے"

فَجَعَلَهُ اى جَعَلَ لَهُ

اس مثال میں، جَعَلَ سے متصل مفعول ضمیر ہُ سے پہلے لَ حرفِ جر محذوف ہے۔

۲۱۔ (وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا) (الاعراف: ۱۵۵)

"اور موسیٰؑ نے، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو، منتخب کیا، تاکہ وہ ہمارے دیے ہوئے وقت پر حاضر ہو جائیں"

قَوْمَهُ اِى مِن قومِهٖ (یعنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کیا)

یہ مثال بھی، نزع خافض یعنی حذفِ جر "مِنْ" کی ہے۔

۲۲۔ (أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ) (ھود: ۶۰)

"سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو! عاد دُور پھینک دیے گئے"

اَیْ کَفَرُوْا نِعْمَةَ رَبِّهِمْ او کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ (بنزع الخافض)

"یعنی عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا کفر کیا۔ یا پھر اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔"

(یہاں، یا تو مضاف 'نِعْمَةَ' محذوف ہے، یا پھر حرفِ جر یعنی بِ محذوف ہے۔)

حرف نفی کا حذف

۲۳۔ (قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ) (یوسف: ۸۵)

"بیٹوں نے کہا۔ خدارا! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔"

اَیْ لَا تَفْتَؤُا وَمَعْنَاهُ لَا تَزَالُ

"فَتِئَ کے معنی بھولنے کے ہیں۔ اس مثال میں، حرفِ نفی لَا محذوف ہے۔

(یعنی آپ یوسفؑ کو بھولتے ہی نہیں۔ یعنی آپ تو یوسفؑ ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔)

فعل مضارع (یقولون) کا حذف

۲۴۔ (وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى) (الزمر: ۳)

"جنہوں نے اللہ کے سوا، دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں، (وہ اپنے اس فعل کی توجیہ، یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت، صرف اس لیے کرتے ہیں کہ، وہ اللہ تک، ہماری رسائی کرادیں۔"

مَا نَعْبُدُهُمْ اَیْ يَقُوْلُوْنَ مَا نَعْبُدُهُمْ

(اس مثال میں، يَقُوْلُوْنَ محذوف ہے۔ جس کا مطلب ہے "وہ کہتے ہیں" یا وہ یہ توجیہ کرتے ہیں۔)

۲۵۔ (لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ) (الواقعہ : ۶۵،۶۶)

"ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو، بھس بنا کر رکھ دیں، اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ، کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی۔"

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ اِیْ | تَقُوْلُوْنَ | اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ

(یہ مثال بھی، حذف قول کی ہے۔ یہاں "تقولون" محذوف ہے۔)

۲۶۔ (كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ) (الانفال : ۵)

"(اس مالِ غنیمت کے معاملے میں بھی، ویسی ہی صورت پیش آرہی ہے)، جس طرح آپ کا رب، آپ کو، حق کے ساتھ، آپ کے گھر سے نکال لایا تھا۔ اور (اس وقت بھی) مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ ناگوار تھا۔"

اِیْ كَمَا | (اَمْضِ) | اَخْرَجَكَ (لوگوں کی ناراضی کو، خاطر میں لائے بغیر، اے نبیؐ! جنگِ بدر کے مالِ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں اپنا کام جاری رکھیے۔)

(دراصل یہاں، اَخْرَجَكَ سے پہلے، | اَمْضِ | محذوف ہے۔)

جملے کے ابتدائی حصّے کا حذف

۲۷۔ (اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ) (البقرۃ : ۱۴۷)

"یہ قطعی ایک امرِ حق ہے، تمہارے رب کی طرف سے لہذا، اس کے متعلق، تم ہرگز کسی شک میں نہ پڑو۔"

| اَلْحَقُّ | مِنْ رَّبِّكَ اِیْ | هٰذَا الْحَقُّ | مِنْ رَّبِّكَ

(اس مثال میں، مبتداء هٰذَا الْحَقُّ ہے، اسمِ اشارہ | هٰذَا | محذوف ہے،

اور مشارٌ الیہ، اَلْحَقُّ استعمال ہوا ہے۔)

جواب جملہ کا حذف

۲۸۔ (وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ)

(یٰس : ۴۵، ۴۶)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس انجام سے بچو، جو تمہارے آگے آرہا ہے اور جو تمہارے پیچھے گزر چکا ہے، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ اعراض کرتے ہیں یعنی سنی اَن سنی کر جاتے ہیں) ان کے سامنے ان کے رب کی آیات میں جو آیت بھی آتی ہے، یہ اس سے اعراض کرتے ہیں (یعنی اس کی طرف، التفات نہیں کرتے)۔"

وَاَعْرَضُوْا	اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ،	ای

(اس مثال میں، وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا کا جواب | اَعْرَضُوْا | محذوف ہے۔ جس کی طرف، بعد کی آیت نمبر ۴۶ کا لفظ، مُعْرِضِیْنَ رہنمائی کر رہا ہے۔)

یہ مثال جواب جملہ کے حذف کی ہے۔

خبر کا حذف

۲۹۔ (لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا)

"تم میں سے جو لوگ فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کریں گے برابر نہیں ہیں"

ای لَا یَسْتَوِیْ مَنْ مِّنْكُمْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ | وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْۢ بَعْدِ الْفَتْحِ |

یہاں " فتح کے بعد خرچ اور جہاد کرنے والوں کے محذوف ہے اور اس حذف کی طرف بعد کا یہ جملہ رہنمائی کر رہا ہے۔

(اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا)

(یہ مثال، جملے کی خبر کے حذف کی ہے۔) (الحدید : ۱۰)

اَنْ مصدریہ سے حرفِ جار کا حذف

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ " اَنْ " مصدریہ کے آغاز میں، حرفِ جر (ل یا بِ) محذوف ہوتا ہے اور کلام عرب میں، یہ حذف بہت ہی عام ہے۔ اَنْ کا مطلب، بعض اوقات لِاَنْ ، اور بعض اوقات بِاَنْ ہوتا ہے۔ یعنی اَنْ سے پہلے، حرفِ جر لِ یا بِ محذوف ہوتا ہے۔) جیسے:

۱۔ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً) (البقرۃ : ۶۷)

" یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس بات کا کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔"

(یہاں اَنْ سے پہلے، حرفِ جر بِ محذوف ہے۔

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً کا مطلب ہے بِاَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً)

۲۔ (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ) (البقرۃ : ۲۵۸)

" کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا۔ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟ اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔"

(یہاں اَنْ سے پہلے، حرف جر لِ محذوف ہے۔

اَنْ	اَنَّهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ کا مطلب ہے	لِاَنْ	اَنَّهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

تعجب کے لیے، جوابِ شرط کا حذف

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ، بعض اوقات جملوں میں، جوابِ شرط کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اہلِ عرب، یہ اسلوب، "تعجب" کے موقعوں پر اختیار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسی صورتوں میں، محذوف جوابِ شرط کی تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(حضرت شاہ ولی اللہؒ۔ الفوز الکبیر) جیسے:

۳۰۔ (وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ الظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا أَنفُسَكُمُ)

(الانعام: ۹۳)

"کاش! تم ظالموں کو، اُس حالت میں دیکھ سکو! جبکہ وہ سکراتِ موت میں، ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں، اور فرشتے، ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں، کہ نکالو! اپنی جان!"

(علامہ محی الدین الدرویش نے "اعراب القرآن" میں لکھا ہے کہ یہاں حرفِ شرط لَوْ کا جواب، لَرَأَيْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا محذوف ہے۔

اس سبق کے ساتھ (حذف سے متعلق) سبق نمبر ۱۹۵ ضرور پڑھ لیجئے۔

سبق نمبر ۱۷۶

اسم ضمیر کی قسمیں

جلد اول میں آپ، ضمیر کی مختلف قسمیں پڑھ چکے ہیں۔

۱۔ اعرابی حالت کے اعتبار سے، مرفوع، منصوب اور مجرور۔

۲۔ جڑا رہنے کے اعتبار سے، متصل اور منفصل۔

۳۔ ظاہری علامت کے اعتبار سے، مستتر اور بارز۔

یہاں چند اور قسموں کا بیان مقصود ہے۔

ضمیر شان

۱۔ عام قاعدہ تو یہی ہے کہ ہر ضمیر کے لیے کوئی مَرْجَع ہو۔ بعض اوقات مَرْجَع کے ذکر کے بغیر ہی، ابتداء میں ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ یہ **ضمیر شان** ہے۔ جیسے:

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص: ۱)، **اِنَّا** اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: ۱)

۲۔ ضمیر شان، مذکر ہوتی ہے، جملے میں پہلے استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر شان کے بعد آنے والا جملہ، ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔ اس اسلوب بیان میں، پہلے مضمون کو ضمیر کے ذریعے، مبہم رکھا جاتا ہے۔ پھر اس کی تفسیر کی جاتی ہے، جس سے مضمون زیادہ دلنشین ہو جاتا ہے۔

۱۔ **هُوَ** الْاَمِیْرُ قَادِمٌ یہ تو وہ ہیں، لو یہ جناب امیر تشریف لا رہے ہیں۔

۲۔ (**اِنَّهٗ** لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ) (یوسف: ۸۷)

"وہ عظیم الشان ہستی! اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے تو، بس کافر ہی مایوس

ہوا کرتے ہیں۔"

(اس مثال میں، اِنَّہٗ ضمیر شان ہے۔)

۳۔ ضمیر شان کا مقصد تعظیم اور تفخیم ہوتا ہے۔

ضمیر قصہ

ضمیر شان، اگر مونث ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی جملے سے پہلے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ) (الحج: ۴۶)

"کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں۔"

(اس مثال میں، اِنَّهَا ضمیر قصہ ہے۔)

۱۔ بعض اوقات، ضمیر قصہ منفصل ہوتی ہے۔ جیسے:

هِيَ القبيلةُ خائِنةٌ "وہی ہے وہ قبیلہ جو بدعہد ہے۔"

۲۔ بعض اوقات ضمیر قصہ متصل ہوتی ہے۔ جیسے: اِنَّهَا القَنَاعَةُ غِنًى

"بلاشبہ صحیح بات یہی ہے کہ، قناعت تونگری ہے۔"

ضمیرِ فصل یا ضمیرِ عِماد

بعض اوقات، مبتداء اور خبر کے درمیان، یا پھر اسم اور خبر کے درمیان، جبکہ یہ معرفہ ہوں: ایک اسم ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اسم ضمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا اسم، خبر ہے، صفت نہیں ہے۔ ضمیر فصل کو ضمیرِ عِماد (Pronoun of Support) بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ اِنَّ الوَلَدَ هُوَ المُجْتَهِدُ "یقیناً یہ لڑکا، یہی محنتی ہے۔"

۲۔ (إِنَّهُ | هُوَ | الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (القصص: ۱۶)

"چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی، اللہ غفور الرحیم ہے"

(اس مثال میں، ضمیر فصل ہے۔)

۳۔ (وَأُولَٰئِكَ | هُمُ | الْمُفْلِحُونَ) (البقرۃ: ۵) "اور وہی فلاح پانے والے ہیں"

(اس مثال میں هُوَ ضمیر فصل ہے۔)

۴۔ اَلْاُمَّهَاتُ | هُنَّ | الْفَاضِلَاتُ "مائیں، وہی تو فاضلات ہیں"

تنبیہ: اس طرح کے جملوں میں، ضمیر فصل نکال دی جائے تو یہ جملہ، مرکب توصیفی بن جاتا ہے اس لیے اس ضمیر کو ضمیر فاصل کا نام دیا گیا ہے یہ ضمیر خبر اور صفت میں امتیاز کرتی ہے۔

ضمیر جمع کی حرکات

ضمیر جمع کی، تین (۳) صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ پہلی صورت میں، آخری حصہ | ساکن | ہوتا ہے۔ جیسے:

هُمْ، لَهُمْ، تَبْلُكُمْ، جَاءَهُمْ، اور إِيَّاكُمْ وغیرہ

۲۔ دوسری صورت میں، آخری حصے میں | واؤ | کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (أَ | نُلْزِمُكُمُوهَا | وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ) (ھود: ۲۸)

"کیا ہم (اللہ کی رحمت کو) تم لوگوں پر زبردستی لازم کردیں؟

جبکہ تم اس رحمت کو ناپسند کرتے ہو"

یہاں نُلْزِمُكُمْ کے بجائے نُلْزِمُكُمُو استعمال ہوا ہے۔

یعنی ضمیر جمع كُمْ کے بجائے كُمُو استعمال کی گئی ہے۔

۲۔ (فَقَدْ | رَأَيْتُمُوهُ |) (آل عمران: ۱۴۳) "چنانچہ یقیناً تم لوگوں نے اسے دیکھ لیا"

یہاں رَأَيْتُمْ کے بجائے رَأَيْتُمُو استعمال کیا گیا ہے۔)

۳۔ تیسری صورت میں، آخری حصّے پر پیش (ضمّہ) لگا دیا جاتا ہے، جب اسے اَلْ سے ملانا ہو۔ جیسے:

۱۔ (عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ) (البقرۃ: ۶۱)

(کہا جاتا ہے، هُمْ اصل میں هُمُو ہے، واؤ کو حذف کیا گیا ہے اور میم کو ساکن لیکن اگلے لفظ سے اتصال کے لیے پیش کو لوٹایا گیا ہے۔

۲۔ (فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ) (البقرۃ: ۹۳)

۳۔ (نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ) (سبا: ۹)

ضمیرِ غائب کی چار حرکتیں

ضمیرِ غائب، کے لیے چار (۴) حرکتیں استعمال کی جاتی ہیں۔

۱۔ پیش:

بعض اوقات ضمیرِ غائب کے لیے، پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے، حرف ساکن کے بعد آئے، یا الف کے بعد آئے۔ اس کے بعد اَلْ ہو۔ جیسے:

عَنْهُ، مِنْهُ، فَاعْبُدْهُ اٰتَيْنٰهُ اَنْزَلْنٰهُ، اَخُوهُ، اِطْرَحُوهُ شَرَوْهُ، (اَلْقَوْهُ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ) (الاعراف: ۵۴)

۲۔ اُلٹا پیش:

بعض اوقات، الٹا پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ضمیر غائب ہٗ سے پہلے آنے والا متحرک حرف، مفتوح ہو یا مضموم ہو۔ جیسے:

لَهٗ، رَسُوْلَهٗ، يَسْمَعُهٗ، اِنَّهٗ، كُلُّهٗ، نِعْمَتَهٗ، اَكَلَهٗ، دَلَوَهٗ

رَبَّهٗ نُعَلِّمُهٗ ، تَمِيْصَهٗ رَأَيْتُهٗ اَكْبَرْنَهٗ

۳۔ زیر :

جب ضمیرِ غائب، یا (ی) کے بعد آئے، یا کَسْرَة کے بعد آئے، یا حروفِ جر کے بعد آجائے، تو زیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے :

ا۔ یاء (ی) کے بعد زیر کی مثالیں :

عَلٰی + هُمْ = عَلَيْهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

يَاتِيْ + هُمْ = يَاتِيْهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

۲۔ کسرہ کے بعد زیر کی مثالیں :

بِ + هُمْ : بِهِمْ

فِيْ + رِحَالِ + هُمْ = فِيْ رِحَالِهِمْ

اِلٰی + اَهْلِ + هُمْ = اِلٰى اَهْلِهِمْ

اِلٰی + اَبِيْ + هُمْ = اِلٰى اَبِيْهِمْ

۳۔ حروف جر کے بعد کی مثالیں :

اِلَيْهِ فِيْهِ عَلَيْهِ

۴۔ کھڑی زیر :

بعض اوقات ضمیر غائب کے لیے، کھڑی زیر استعمال کی جاتی ہے۔ جب ضمیر سے ماقبل متحرک حرف، مکسور ہو۔ جیسے :

ا۔ <u>حروفِ جر (زیر) کے بعد کھڑی زیر</u> : جیسے

بِ + هٗ : بِهٖ

۲۔ <u>کھڑی زیر بحیثیتِ مضاف الیہ</u> : جیسے :

مِنْ قَبْلِهٖ　　مِنْ بَعْدِهٖ　　فِي إِخْوَتِهٖ　　عَلٰى أَمْرِهٖ

عَنْ نَفْسِهٖ، بِتَادِيْلِهٖ، بِدَارِهٖ (بِ + دَارُ + ہ = بِدَارِهٖ)

تنبیہ: قرآن مجید میں ایک مقام پر، عَلَيْهِ کے بجائے عَلَيْهُ استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ عَلَيْهِ کی ہ کے بعد ایک ساکن حرف آیا ہے۔ ایسی صورت میں پیش اور زیر دونوں اجازت ہے (اعراب القرآن۔ محی الدین الدرویش)

(وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا) (الفتح: ۱۰)

"اور جو اس عہد کو وفا کرے گا، جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔"

ضمیر یائے متکلم

ضمیر یائے متکلم (ی)، دو (۲) صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

۱۔ اسم کے ساتھ: جیسے: دِيْنِي، كِتَابِي　　رَسُوْلِي　　حُزْنِي

۲۔ فعل کے ساتھ: جیسے: جَاءَ + ی = جَاءَنِي

آپ نے نوٹ کیا، یہاں فعل اور یاء کے درمیان ایک نون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس نون کو نون وقایہ کہتے ہیں، جو زیر پر مبنی حرف (ء) کو، یعنی فعل ماضی (جَاءَ) کے آخری حرف ءَ کو زیر سے بچا رہا ہے۔

نون وقایہ　　Noon of Protection

نون وقایہ، یائے متکلم کو، فعل سے، حروفِ مشابہ بالفعل سے، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے، نون وقایہ کے آخری حصے کو تغیّر سے بچا لیتا ہے۔

نون وقایہ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ فعل ماضی کے بعد نون وقایہ :

أَهْلَكَنِي ، تَوَفَّيْتَنِي ، لُمْتُنَّنِي ، أَكْرَمَنِي ، عَلَّمَنِي ، بَلَغَنِي

۲۔ فعل مضارع کے بعد نون وقایہ :

يُهْلِكُنِي ، لَيَحْزُنُنِي ، يُعَلِّمُنِي

۳۔ فعل امر کے بعد نون وقایہ :

أَعْطِنِي ، اِئْتُونِي ، فَأْتُونِي ، عَلِّمْنِي

۴۔ حروف مشبہ بالفعل کے بعد نون وقایہ :

۱۔ (إِنَّ + ن + ی) : إِنَّنِي (إِنِّي بھی استعمال ہوتا ہے۔)

۲۔ (إِنَّ + ن + نَا) : إِنَّنَا (إِنَّا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

۳۔ (يَا لَيْتَ + ن + ی) : يَا لَيْتَنِي

۴۔ (لٰكِنَّ + ن + ی) : لٰكِنَّنِي

۵۔ حروفِ جر کے بعد نونِ وقایہ :

۱۔ مِنْ + ن + ی = مِنِّي

۲۔ عَنْ + ن + ی : عَنِّي

۳۔ مِنْ + ن + نَا : مِنَّا

مِنِّي إِلَى الْحَبِيبِ سَلَامٌ

"میری طرف سے حبیب دوست محمد ﷺ کو سلام پہنچے"

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا (الحديث)

"وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا"

سبق نمبر ۱۷۷

اِسم کی تَعرِیف Definition of Noun

اَلْ کے ذریعے، اسم کو مُعَرَّف کیا جاتا ہے۔ اسم کی تعریف اور تنکیر میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ آیئے، اَلْ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(اَلْ) کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اَلْ حرف التعریف

۲۔ اَلْ اسم موصول

۳۔ اَلْ زائدہ

اَلْ حرف التعریف

اَلْ حرف تعریف ہے، اسے لامُ التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ لام، جب اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ بن جاتا ہے۔

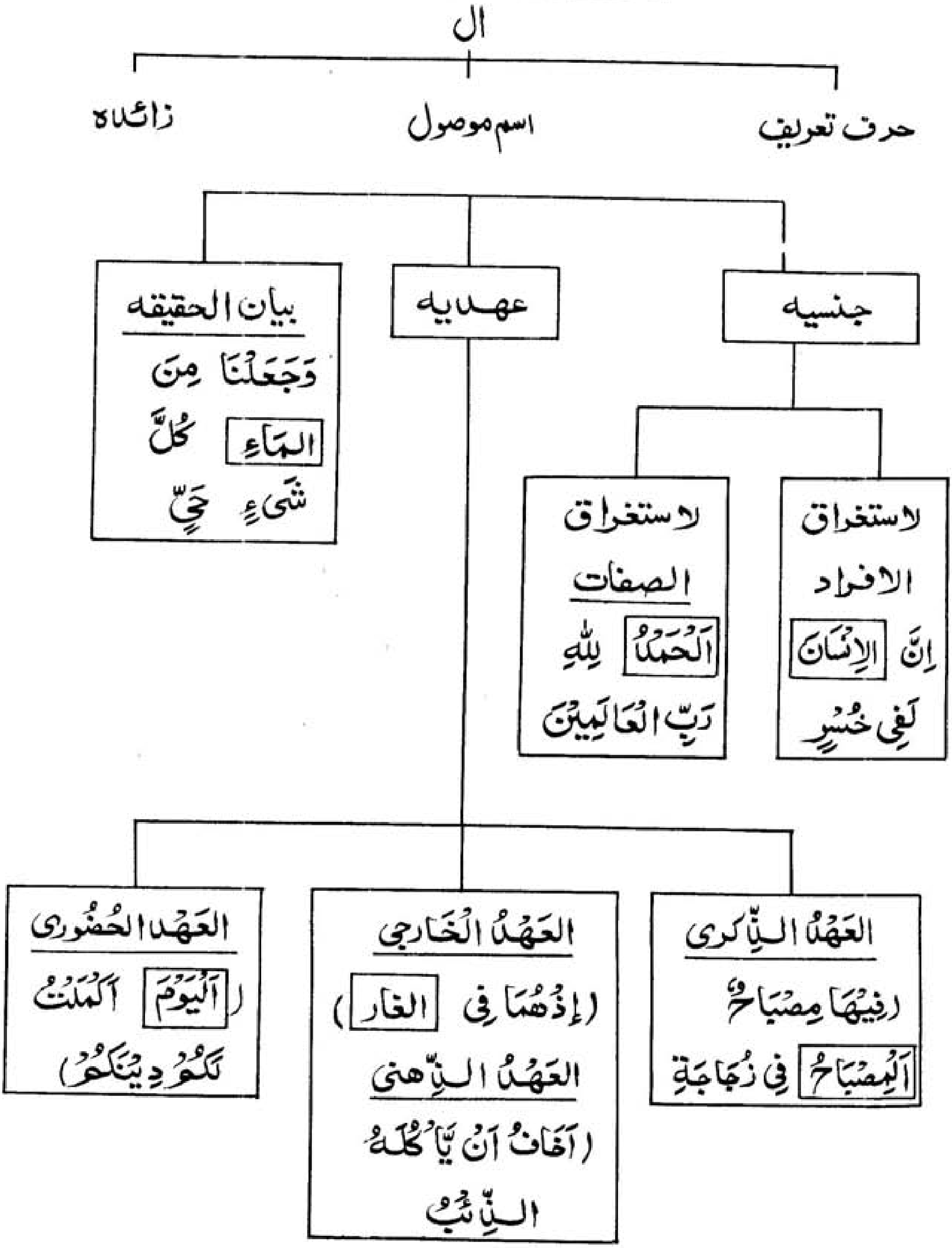
جیسے : كِتَابٌ سے | اَلْكِتَابُ |

معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اَلْ جِنْسِيَّه ۲۔ اَلْ عَهْدِيَّه

۳۔ اَلْ برائے بیانِ حقیقت

اَل کی مختلف قسمیں



۱۔ لامُ الجِنس

۱۔ لامُ الجنس، کسی جنس کی حقیقت بیان کرتا ہے۔

۲۔ لامُ الجنس میں، کوئی مخصوص شخص مقصود نہیں ہوتا، بلکہ پوری جنس مراد ہوتی ہے۔
لامِ جنس میں استثناء، جائز نہیں ہوتا۔

۳۔ لامُ الجنس میں، کسی خاص فرد یا افراد کا خیال، متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔
جیسے : ذیل کی مثال میں، اَلرَّجُلُ کا لفظ، اَلْمَرْءَ ةُ کے مقابل آیا ہے۔

۱۔ اَلرَّجُلُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْءَ ةِ
"مرد کی جنس، عورت کی جنس سے افضل و برتر ہے۔"

۲۔ اَلْاِنْسَانُ حَیَوَانٌ نَاطِقٌ
"انسان ایک بولنے والا جاندار ہے۔"

۳۔ (خُلِقَ اَلْاِنْسَانُ ضَعِیفًا) (النساء : ۲۸)
"انسان کو، کمزوری کی حالت میں، پیدا کیا گیا ہے۔"

۴۔ لامُ الجنسِیَّۃِ کی دو قسمیں ہیں۔
۱۔ لامُ الاستغراق برائے افراد
۲۔ لامُ الاستغراق برائے صفات

استغراق (Totality) ہر فردِ جنس پر، عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔

۲۔ لامُ الاستغراق برائے افراد

لامُ الاستغراق میں، اس جنس کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں۔

جیسے: ﴿ إِنَّ | الْإِنْسَانَ | لَفِي خُسْرٍ ﴾ (العصر: ۱)

"تمام انسان (افراد) خسارے میں ہیں"

یہاں إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ کا مطلب ہے، كُلُّ إِنْسَانٍ فِي خُسْرٍ

نوٹ: بعض علماء نے، لام الجنس اور لامُ الاستغراق میں فرق کیا ہے، جبکہ بعض دیگر علماء نے، لامُ الاستغراق کو، لام الجنس کی ایک قسم قرار دیا ہے۔
پہلے گروہ کے نزدیک، لام الجنس میں، افراد ملحوظ نہیں ہوتے، لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں، اسی لیے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۱۔ لام الاستغراق برائے صفات

یہ لام، جنسِ صفات کی حقیقت بیان کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ أَنْتَ | الرَّجُلُ | "تم ہی مرد ہو"

یہاں رَجُلٌ کی تعریف کا مطلب ہے کہ أَنْتَ میں تمام رجالی صفات موجود ہیں۔

۲۔ | اَلْحَمْدُ | لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ)

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"

یہاں حَمْدٌ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ یعنی حمد کی تمام صفات اور حمد کی تمام نوعیتیں اور قسمیں، صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔

۳۔ ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ | بِالْهُدٰى | وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى | الدِّيْنِ | كُلِّهٖ ﴾ (الصف: ۹)

"وہی تو ہے، جس نے اپنے رسول کو، اَلْهُدٰى (ہدایت) کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے، تاکہ اسے پورے کے پورے اَلدِّيْن پر غالب کر دے"

یہاں هُدًى اور دِين دونوں کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔

اسلام کو تمام جنسِ دین پر غالب کرنے کے لیے لازم کیا گیا ہے۔ الدین کا مطلب حاکمیت، غلبہ، تسلط، قانون، ضابطہ، طریقہ، رسم و رواج، جزا و سزا اور قیامت ہے۔ یعنی اس نوعیت اور اس جنس کی ساری قسموں پر الدین کا اطلاق ہوگا۔

۴۔ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ **الدِّينُ** كُلُّهٗ لِلّٰهِ) (الانفال ۳۹)

"ان کافروں سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے، اور الدین پورے کا پورے اللہ کے لیے ہو جائے۔"

(یہاں **الدین** سے مراد، اسلامی حکومت کی، زندگی کے تمام شعبوں میں، کامل بالادستی ہے۔ یعنی کافر، حکومت کو تسلیم کرلیں، جزیہ ادا کریں، شورش سے پرہیز کریں۔)

۵۔ (عَالِمُ **الْغَيْبِ** وَ **الشَّهَادَةِ**) (الحشر: ۲۲)

"تمام چھپی ہوئی اور تمام ظاہر چیزوں کا جاننے والا۔"

۶۔ (ذٰلِكَ **الْكِتٰبُ** لَا رَيْبَ فِيهِ) (البقرۃ: ۲)

"یہ الکتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔"

(یہاں اَل برائے استغراق ہے، جو تمام افراد کو، یا تمام صفات کو مستغرق کرلیتا ہے۔ مطلب ہے قرآن، تمام کتابوں کی صفات اور خصوصیات کا جامع ہے۔)

۲۔ اَلْ عَهْدِيَّه

لامُ العهديه، وہ اَل ہے، جو کسی متعین اور مَعْهود کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ خواہ مَعْهود کا پہلے ذکر ہوا ہو، یا معهود محض ذہن میں ہو، یا معهود حاضر و موجود ہو۔

(To indicate previous knowledge)

چنانچہ لام العہد یہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ العَھْدُ الذکری	۲۔ العَھْدُ الذھنی
۳۔ العھدُ الخارجی	۴۔ العھدُ الحضُوری

۱۔ لامِ العَھدِ الذکری

بعض اوقات، کلام کا اسلوب ایسا ہوتا ہے کہ پہلے جملے میں، ایک نکرہ اسم استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسرے جملے میں، مُعرّف باللام۔ یہاں اسم کی تعریف کا مقصد، پچھلے حوالے کو تازہ کرنا ہوتا ہے۔

سامع اور قاری، متکلم کی طرح، اس مُعرّف اسم سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

ایسے مُعرّف اسم کو **مَعْھود ذکری** کہتے ہیں۔ اور اَل کو، لامُ العَھد الذکری کہتے ہیں۔ اس اَل کے ذریعے، معہود اور متعین شخص یا شئے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

جَاءَ **الْاَمِیْرُ** (جناب امیر تشریف لے آئے)

یہاں الْاَمِیْرُ سے وہ خاص امیر مراد ہے، جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہیں۔ اس امیر کا پچھلے جملوں میں یا پچھلی گفتگو میں ہو چکا ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ، **اَلْمِصْبَاحُ** فِیْ زُجَاجَۃٍ) (النور: ۳۵)

"اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے: طاق میں ایک چراغ، چراغ ایک فانوس میں"

اس مثال میں **پہلا مصباح نکرہ ہے** اور **دوسرا مُعرّف** ہے۔

چونکہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اس لیے یہ لام العھد الذکری ہے۔

۲۔ (اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ، **اَلزُّجَاجَۃُ** کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ) (النور: ۳۵)

" چراغ ایک فانوس میں، اس فانوس کا یہ حال کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارا"

اس مثال میں پہلا | زُجَاجَۃٍ نکرہ | ہے اور | دوسرا مُعَرَّف | ہے۔

۳۔ (اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؁ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ | الرَّسُوْلَ |) (المزمل: ۱۵، ۱۶)

"ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا، فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی۔"

اس مثال میں پہلا رَسُوْلًا نکرہ ہے، اور دوسرا الرَّسُوْلَ معرّف ہے۔

۲۔ لامُ العَهْدِ الذِّهْنِيّ

بعض اوقات، کسی خاص اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے، یہ اسم متکلم کے ذہن میں ہوتا ہے اور خارج میں اس کا تعین نہیں ہو سکتا اور متکلم اس کی اہمیت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس اسم کا ذکر پچھلے جملے اور پچھلی گفتگو میں نہیں ہوتا، لیکن مخاطب سمجھ جاتے ہیں۔ جیسے:

(وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ | الذِّئْبُ |) (یوسف: ۱۳)

"اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے۔"

(اس مثال میں، الذِّئْبُ سے مراد، حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں، کوئی بھیڑیا تھا، متعین نہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک لام العهد الذهنی، پر مشتمل اسم، اسم نکرہ ہی کی طرح ہوتا ہے۔)

۳۔ لامُ العَهْدِ الخارجي

لام العهد الخارجی

۱۔ (اِذْ هُمَا فِي | الْغَارِ |) (التوبہ: ۴۰)

"جب وہ دونوں اس غار میں تھے۔"

اس مثال میں متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہے کہ الغار کونسا غار ہے؟

اگرچہ اس کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔ یہ عہد ذِکری نہیں ہے۔ بلکہ یہ عہدِ خارجی ہے۔
یہ وہی مخصوص غار ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ تھے۔

۲۔ (إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ **الشَّجَرَةِ**) (الفتح : ۱۸)

"جب صحابہؓ اس درخت کے نیچے تم سے، بیعت کر رہے تھے"
(متکلم اور مخاطبین کو معلوم تھا کہ الشَّجَرَة سے مراد کونسا درخت ہے؟ جس کے نیچے بیعت رضوان لی گئی تھی۔)

۴۔ لامُ العَهْدِ الحُضُوری

بعض اوقات، کسی حاضر چیز کے اظہار کے لیے، اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (**اَلْيَوْمَ** اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ) (المائدہ : ۳)

"آج کے دن، میں نے تمہارے لیے، تمہارا دین مکمل کر دیا ہے"
اس مثال میں، اَلْيَوْمَ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ خاص دن تھا، جس کے بارے میں مخاطبین، نہ صرف اچھی طرح جانتے تھے، بلکہ اُس دن حاضر و موجود تھے۔

۲۔ (**اَلْيَوْمَ** اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ) (المائدۃ : ۵)

"آج، تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں"

اَلْ برائے بیانِ حقیقت

بعض اوقات، بیانِ حقیقت کے لیے، اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اُحِبُّ **اَلصِّدْقَ** وَاُبْغِضُ **اَلْكِذْبَ**

"میں سچائی کو پسند کرتا ہوں اور جھوٹ سے نفرت"

۲۔ (وَجَعَلْنَا مِنَ | الْمَآءِ | كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ) (الانبیاء: ۳۰)

"اور ہم نے، ہر زندہ چیز کو، پانی سے پیدا کیا ہے"

یہاں الْمَآءِ کی تعریف، بیانِ حقیقت کے لیے ہے۔

۳۔ (أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ | الْكِتَابَ | وَ | الْحُكْمَ | وَ | النُّبُوَّةَ |)

"یہ وہ لوگ تھے، جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی" (الانعام: ۸۹)

(یہاں النُّبُوت کی حقیقت، بیان کی گئی ہے۔ پہلے مقید الفاظ الکتاب اور الحکم استعمال کیے گئے۔ پھر نبوت کا ایک جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے۔)

نوٹ: یاد رہے کہ الْ کی یہ اقسام لغوی ہیں، معنوی نہیں ہیں۔

۲۔ اَلْ موصولہ

جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے، وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

یہ اَلْ، اسم موصول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ | اَلضَّارِبُ | زَيْدًا کا مطلب ہے اَلَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا

"جس نے زید کو مارا"

۲۔ | اَلْمَضْرُوبُ | غُلَامُهُ کا مطلب ہے اَلَّذِي ضُرِبَ غُلَامُهُ

"جس کے غلام کو مارا گیا"

۳۔ اَلْ زائدہ

اَلْ زائدہ، اسم عَلَم پر داخل ہوتا ہے، اور زائدہ ہوتا ہے، کیونکہ اسمِ علم خود ہی پہلے سے معرفہ ہوتا ہے۔

اسمِ عَلَم سے پہلے، اَلْ لگا کر مزید معرفہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، لیکن بعض اوقات اہلِ زبان، اسم عَلَم پر بھی یہ اَلْ لگا دیتے ہیں۔

عَلَم پر اَلْ زائدہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ ال زائدہ، جو انسانوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۲۔ وہ ال زائدہ، جو ملکوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۳۔ وہ ال زائدہ، جو شہروں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۴۔ متفرق چیزوں پر۔ جیسے:

| اَللّٰاتُ | ، | اَلْعُزّٰی | (بتوں کے نام) |

اَلنَّجْمُ (مجاہدؒ کے نزدیک، اس سے مراد ثُرَیَّا ہے۔)

لوگوں کے نام کے ساتھ، اَلْ زائِدہ

۱۔ اسمِ علم پر، اَلْ زائدہ کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں۔

اَلْحَسَنُ، اَلْحُسَیْنُ، اَلْخَلِیْلُ، اَلْفَضْلُ، اَلْعَبَّاسُ، اَلنُّعْمَانُ، اَلْحَارِثُ

۲۔ یہ بات واضح ہو کہ ہر اسم عَلَم پر اَلْ نہیں لگایا جا سکتا۔ اہلِ زبان نے جہاں مناسب سمجھا، وہیں وہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: اَلْمُحَمَّدُ، اَلْمَحْمُوْدُ ہرگز ہرگز نہیں کہا جاتا۔

اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی لحسنٌ صحیحٌ)

"حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے دو (۲) سردار ہیں"

ملکوں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

اکثر اوقات، ملکوں کے نام پر بھی، اَلْ زائدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَلشَّامُ ، اَلرُّوْمُ ، اَلْهِنْدُ ، اَلْيَمَنُ ، الْأُرْدُن ، العراق وغیرہ

شہروں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

۱۔ شہروں کے نام سے پہلے ، اَلْ زائدہ کبھی کبھار آتا ہے۔ جیسے :

اَلْمَدِيْنَةُ اَلْجُبَيْلُ اَلْخُبَرُ اَلْمُوصِلُ اَلدَّمَامُ ، اَلْقَاهِرَةُ

(مَدِيْنَةٌ ہر بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں، لیکن اَلْمَدِيْنَةُ سے مراد، شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔)

۲۔ زیادہ تر شہروں کے ناموں کے ساتھ، لام تعریف نہیں لگایا جاتا۔

جیسے : مَكَّةُ ، مِصْرُ ، بَغْدَادُ ، لَاهُوْرُ ، جَدَّةُ ،

مَسْقَطُ ، صَنْعَاءُ ، عَمَّانُ ، خَيْبَرُ ، بَارِيس

حصر کے لیے، اَلْ کا استعمال

خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے ، لیکن حصر کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے، خبر پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلدِّيْنُ اَلنَّصِيْحَةُ (صحیح مسلم)

" دین ، اخلاص مندی ہی کا نام ہے "

سبق نمبر ۱۷۸

اسم کی تنکیر اور اس کی قسمیں

پچھلے سبق میں آپ ال لگا کر اسم کو معرف کر لینے کا اصول پڑھ چکے ہیں۔ اب اسم کی تنکیر ملاحظہ فرمائیے۔

اسم کی تنکیر کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ تنکیر وحدت

تنکیر وحدت، "ایک" (واحد) کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ) (القصص: ۲۰)

"پھر، ایک آدمی، شہر کے پرے سرے سے دوڑا ہوا آیا۔"

یہاں رَجُلٌ کی تنکیر سے مراد، وحدت یعنی (ایک آدمی) ہے۔

۲۔ تنکیر نوع

تنکیر نوع، اسم کی نوعیت یا قسم کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (هٰذَا ذِكْرٌ) (ص: ۴۹)

یں ذِكْرٌ کی تنکیر کا مطلب ہے " یہ ذکر کی ایک خاص قسم یا نوع ہے "

۲۔ (عَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ) (البقرة: ۸)

"ان کی آنکھوں پر، ایک خاص نوعیت کا پردہ ہے۔"

۳۔ (وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی **حَیٰوۃٍ**) (البقرۃ : ۹۶)

"تم ان لوگوں کو، سب سے بڑھ کر، جینے کا حریص پاؤ گے۔"

۳۔ تنکیرِ تعظیم

تنکیرِ تعظیم (Enhancement) کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَأْذَنُوْا **بِحَرْبٍ**) (البقرۃ : ۲۷۹)

"تو آگاہ ہو جاؤ! (تمہارے خلاف) اعلانِ جنگ ہے!"

یہاں حَرْبٌ کی تنکیر کا مطلب تفخیم و تعظیم ہے۔

"جنگ ہے! سنو جنگ!" کوئی معمولی بات نہیں!

۲۔ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ **اَحَدٌ**) (اخلاص : ۱)

"کہو، وہ اللہ ہے، یکتا!"

۳۔ (وَلَهُمْ **عَذَابٌ** اَلِیْمٌ) (آل عمران : ۷۷)

"تو ان کیلئے سخت دردناک سزا ہے! سزا!"

۴۔ (وَ **سَلٰمٌ** عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ) (مریم : ۱۵)

"سلام ہے ان پر! سلام! جس روز کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مرے۔"

۵۔ (**سَلٰمٌ** عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ) (الصافات : ۱۰۹)

"سلام ہے ابراہیم پر! سلام! (معمولی بات نہیں)"

۶۔ (اَنَّ لَهُمْ **جَنّٰتٍ**) (البقرۃ : ۲۵)

"ان کے لیے باغات ہیں! باغات!"

۴۔ تنکیرِ تحقیر

تنکیرِ تحقیر، تحقیرِ شان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ ﴿اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا﴾ (الجاثیۃ: ۳۲)

"(کافر کہتے ہیں) ہم تو بس ایک (ہلکا سا) گمان سا رکھتے ہیں (یقین نہیں رکھتے)۔"

(اس مثال میں، ظَنًّا یعنی گمان کی تنکیر، حقارت کے لیے ہے۔)

۲۔ ﴿مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ﴾ (عبس: ۱۸، ۱۹)

"کس (حقیر) چیز سے، اللہ نے اسے پیدا کیا؟ نطفہ کی ایک بوند سے؟"

۵۔ تنکیرِ تکثیر

تنکیرِ تکثیر، کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے: ﴿اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا؟﴾ (الشعراء: ۴۱)

"(جادوگروں نے پوچھا؟) کیا ہمارے لیے (کثیر یقینی) انعام ہے؟"

یہاں اَجْرٌ کی تنکیر کا مطلب ہے، اَجْرٌ وَافِرٌ جَزِیْلٌ "بہت زیادہ اجر"

﴿فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ﴾ (آلِ عمران: ۱۸۴)

"تو (بہت سے) رسول جھٹلائے جا چکے ہیں۔"

۶۔ تنکیرِ تقلیل

تنکیرِ تقلیل، کسی چیز کی قلت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ ﴿وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ﴾ (التوبۃ: ۷۲)

"(اور جنت کی ان نعمتوں کے علاوہ انہیں) سب سے بڑھ کر، اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔"

یہاں رِضْوَانٌ کی تنکیر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معمولی سی رضا بھی جنت کے باغات اور مساکن سے بہتر ہے۔

۲۔ (سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا) (الاسراء : ۱)

"بے عیب ہے وہ ہستی، جو اپنے بندے (محمدؐ) کو لے گیا، ایک رات "

میں لَیْلًا کی تنکیر کا مطلب ہے۔ لیلًا قلیلًا یا بعضُ لَیْلٍ (یعنی رات کے ایک بہت ہی چھوٹے سے حصے میں، مکہ سے فلسطین کا سفر تمام ہوا۔)

۷۔ تنکیرِ تجَاھُل

بعض اوقات تنکیر، تجَاھُل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

(ھَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ) (سبا : ۷)

"کیا ہم، تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں، نہ بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے ؟"

یہاں کافروں نے، رسولؐ کا نام لینے کے بجائے، تجَاھُل سے کام لیا اور رَجُلٌ کا لفظ استعمال کیا اور پھر الرّجُلُ کے بجائے رَجُلٌ کی تنکیر کی گئی۔

۸۔ عدمِ تعَیُّن

بعض اوقات تنکیر، عدمِ تعَیُّن کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

ھَلْ ھُنَا رَجُلٌ ؟ "کیا وہاں کوئی شخص ہے ؟"

۹۔ اخفاءِ مُعَامَلہ

بعض اوقات تنکیر، اخفائے مُعَامَلہ کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ قَالَ | رَجُلٌ | "کسی آدمی نے کہا۔"

(یہاں مقصود یہ ہے کہ قائل کے نام کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

۲۔ وَجَدْتُ | شَيْئًا | "میں نے ایک چیز پائی۔"

(یہاں مقصود یہ ہے کہ چیز کی نوعیت کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

۱۰۔ نفی کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر، نفی کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

(| مَا | لَكُمْ مِنْ | إِلٰهٍ | غَيْرُهُ) (الاعراف : ٦٥)

"اللہ کے علاوہ، تمہارے لیے کوئی معبود نہیں۔"

(یہاں پہلے مَا سے، نفی کی گئی، پھر إِلٰهٍ کی تنکیر سے، عمومیت کا اظہار ہوا۔)

۱۱۔ اثبات کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر، اثبات کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

عَلِمْتُ كُلَّ | نَفْسٍ |

"میں نے ہر شخص کو جان لیا۔"

(یہاں عَلِمْتُ سے، پہلے علم کا اثبات کیا گیا ہے، پھر نَفْسٍ کی تنکیر سے عمومیت کا اظہار ہوا۔

سبق نمبر ۱۷۹

اسمِ علَم کی قسمیں

اسمِ عَلَم کسی مخصوص اور متعین اسمِ ذات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اسمِ عَلَم کی پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد :

یک لفظی سادہ نام ہوتا ہے۔ جیسے : مُحَمَّدٌ ؐ، مُوسیٰ، نُوح

۲۔ مرکب : Composite

دو (۲) الفاظ سے مرکب ہوتا ہے، یہ مرکب اضافی، مرکب اسنادی، مرکب صوتی یا مرکب امتزاجی ہوسکتا ہے۔ جیسے : عَبْدُ اللهِ،

۳۔ اسم علم جنسی : Proper Noun of Genus

کسی خاص جنس کے لیے، یہ نام وضع کیا جاتا ہے۔

جیسے : | اَبُو اَیُّوب | (اونٹ کی جنس کو کہتے ہیں)،

۴۔ کُنْیَّت : Filiation

جب آدمی کا اصل نام لینے کے بجائے، اسے اس کے والد، بیٹے، بھائی یا کسی اور رشتے دار سے منسوب کیا جائے، یہ کنیت کہلاتی ہے۔ کنیت کی جمع کُنیٰ ہے۔ یہ عموماً معزز افراد کے لیے، استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے اَبُو الْقَاسم، رسول ؐ کی کنیت ہے۔

عِلمِ حدیث میں، کنیت کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعے سے کیجیے۔

ایک دفعہ حضرت امام بخاریؒ (المتوفی ۲۵۶ھ) نے، اپنے استاد امام فریابیؒ کی مجلس میں استاد سے ایک حدیث سنی، جس کی سند یہ تھی۔

سُفیان عَن أَبِی عُروَۃَ عَن أَبِی الخَطَّابِ عَن أَبِی حَمزَۃَ

حاضرین میں سے کسی نے بھی، حضرت سفیانؒ کے اوپر کے راویوں کو نہیں سمجھا، اس لیے کہ یہ سب نام، کنیت کے ساتھ مذکور تھے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا:

الوعروۃ معمر بن راشدؒ (المتوفی ۱۵۴ھ) ہیں۔

الوالخطاب، تابعی قتادہؒ بن دعامہ (المتوفی ۱۱۸ھ) ہیں۔

الوحمزہ صحابی حضرت انسؓ بن مالک (المتوفی ۹۳ھ) ہیں۔

اس کے بعد، امام بخاریؒ نے، مزید وضاحت کی کہ حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی ۱۶۱ھ) کا قاعدہ ہے کہ وہ مشہور راویوں کا ذکر، ان کی کنیت کے ساتھ کرتے ہیں۔ (مقدمہ فتح الباری)

۵۔ لقب: The Surname, Cognomen

لقب، دراصل کسی کے تعارف، کسی کی تعظیم، یا تحقیر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

زَینُ العَابِدِین حضرت علیؒ (المتوفی ۹۴ھ) بن حسینؓ بن علیؓ کا لقب ہے۔ بعض القاب اگرچہ تحقیر کا پہلو رکھتے ہیں، لیکن اب ان کے استعمال میں تحقیر کا پہلو باقی نہیں رہا۔ جیسے:

۱۔ جَاحِظ کا مطلب، وہ آدمی ہے جس کی آنکھ باہر نکلی ہوئی ہو۔ لیکن یہ مشہور نحوی عالم (المتوفی ۲۵۵ھ) کا لقب ہے۔ اس لیے اب معیوب نہیں رہا۔

۲۔ اخفش کا مطلب، وہ آدمی ہے جس کی نگاہ کمزور ہو، لیکن یہ بھی بصرہ کے ایک مشہور نحوی عالم (المتوفی ۳۱۵ھ) کا لقب ہے۔

اسلام میں، تحقیر کے لیے، القاب کا استعمال حرام کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلقَابِ) (الحجرات ۱۱:)

"ایک دوسرے کو، بُرے القاب سے مت یاد کرو۔"

اسمائے عَلَم کی پانچ قسمیں اور مثالیں

اسمِ عَلَم مفرد

سَمِيْرٌ
مَكْحُولٌ
تَمِيْمٌ

اسمِ عَلَم مرکب

عَبْدُ اللّٰهِ
بَيْتَ لَحْمِ
تَأَبَّطَ شَرًّا
فَتْحُ اللّٰهِ
بَعْلَبَكَّ

اسمِ عَلَم جنسی

اَبُو الْمَضَاءِ (گھوڑا)
اَبُوْجَعْدَةَ (بھیڑیا)
ذُؤَالَةُ (بھیڑیا)
ابو الحَارِثِ (شیر)
اُمُّ عَامِرٍ (بجو)
اُمُّ قَشْعَمٍ (موت)
بِنْتُ طَبَقٍ (کچھوا)
نُجَارُ (بو)
سُبْحَانَ (تسبیح)

اسمِ عَلَم کنیت

ابُو فَارِسٍ
ابُو اُمَامَةَ
اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اُم كُلْثُوم
ابنُ السوداء
بِنْتُ حَارِثٍ
عَمُّ زُبَيْرٍ
خَالُ مُحَمَّدٍ
خَالَةُ زَيْدٍ

اسمِ عَلَم لقب

زَيْنُ العَابِدِيْنَ (علی)
سیف اللّٰهِ (خالد)
اَنْفُ النَّاقَةِ (جعفر بن قریع)
الرَّشِيْدُ (خلیفہ)
جَاحِظُ (نحوی)
اَخْفَشُ (نحوی)
الشَّنْفَرٰی
تَغْلَبُ

سبق نمبر ۱۸۰

اَسمائے عَلَم کا اعراب

علم کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
علم مفرد منصرف	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
علم غیر منصرف	فِرعونُ	فرعونَ	فرعونَ
علم مرکب	عبدُ الرحمن	عبدَ الرحمن	عبدِ الرحمن
اسم علم جنسی	ابو الحارِثِ	ابا الحارِثِ	ابی الحارِثِ
اسم علم کی کنیت	اُمُّ المؤمنین	اُمَّ المؤمنین	اُمِّ المؤمنین
اسم علم لقب	زینُ العابدین	زینَ العابدین	زینِ العابدین

سبق نمبر ۱۸۱

مرکبِ اضافی کی دو قسمیں

مرکب اضافی کے اسباق، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔ان کا اعادہ کر لیجیے۔

۱۔ مرکب اضافی، مضاف اور مضاف الیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔یعنی

۱۔ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ جیسے: رَبُّ الْعَالَمِيْنَ

۲۔ مضاف پر ''ال'' نہیں آتا۔ جیسے: اَمْرُ اللّٰهِ

۳۔ نون مثنیٰ ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے: يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ

۴۔ نون جمع سالم مذکر، ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے: مُلَاقُوا اللّٰهِ

۳۔ مضاف الیہ، ہمیشہ مجرور رہتا ہے۔

مرکب اضافی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اضافتِ لفظی ۲۔ اضافتِ معنوی

اضافتِ لفظی

اضافتِ لفظی میں، اسمِ مشتق یعنی اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول یا اسمِ صفت، بطورِ صفت مضاف ہوتے ہیں۔مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اسمِ فاعل کے وزن پر مضاف:

سَالِكُ الطَّرِيْقِ فَائِقُ الْحُبِّ بَالِغُ الْكَعْبَةِ

مُتَّبِعُ الحَقِّ | صَادِقُ الوَعدِ | بَالِغُ اَمْرِہٖ

اَلسَّالِكُ طَرِيقِ البَاطِلِ (غلط راستے کو اختیار کرنے والا۔)

۲۔ اسمِ مفعول کے وزن پر مضاف :

مَقْطُوعُ اليَدِ | مَخْدُومُ القَومِ | مَغْضُوبُ الغَضَبِ

۳۔ اسمِ صفت کے وزن پر مضاف :

حَسَنُ الوَجْهِ | بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ | نَجِيبُ الطَّرَفَيْنِ

اضافتِ معنوی

اضافتِ معنویہ میں مضاف، ال (لام تعریف) کے بغیر ہی، معرفہ بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر ال کا اضافہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یاد رکھیے اضافتِ معنوی میں کبھی اَلْ نہیں آسکتا۔ چنانچہ اَلدَّرْسُ الْمَسَاءِ کہنا غلط ہے (شام کا درس) بلکہ دَرْسُ الْمَسَاءِ کہنا صحیح ہوگا۔

مرکب اضافی میں معرّف باللّام مضاف

اضافت لفظی میں مضاف، معرفہ نہیں بنتا، اس لیے اس پر بوقت ضرورت 'ال' لگایا جا سکتا ہے۔ مضاف، اسمِ صفت ہوتا ہے۔ اور مضاف الیہ معانی کے لحاظ سے، مضاف کا فاعل ہوتا ہے، یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں اضافت کو، اضافتِ لفظی کہتے ہیں اور تین صورتوں میں مضاف پر اَلْ داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

۱۔ جب مضاف، مثنیٰ ہو۔ جیسے :

الفَاتِحَا بِلَادِ الشَّامِ | خَالِدٌ وَ اَبُو عُبَيْدَةَ

"ملک شام کے دو فاتح۔ حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ہیں۔"

- جَاءَ **الْمُکْرِمَا سَلِیْمٍ** "سلیم کی تکریم کرنے والے دو افراد آگئے۔"

۲۔ جب مضاف، جمع مذکر سالم ہو، جیسے:

- السَّاکِنُوا مَکَّةَ "مکہ کے ساکن کئی افراد۔"
- جَاءَ **الْمُکْرِمُو نَجِیْبٍ** "نجیب کی تکریم کرنے والے آگئے۔"

۳۔ جب مضاف مفرد ہو، لیکن اس پر ال صرف اس وقت داخل ہو سکتا ہے، جب مضاف الیہ بھی معرف باللام ہو، جیسے:

- جَاءَ **الدَّارِسُ النَّحْوِ** "نحو پڑھنے والا آگیا۔"
- جَاءَ الْقَارِئُ کِتَابِ الصَّرْفِ "کتاب صرف پڑھنے والا آگیا۔"

اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا فرق، ایک تقابلی جدول میں ملاحظہ فرمائیے۔

اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا تقابلی جائزہ

	اضافتِ لفظی	اضافتِ معنوی
۱	اضافتِ لفظی میں مضاف، مضاف الیہ سے کوئی معنوی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	اضافتِ معنوی میں مضاف، مضاف الیہ سے معنوی فائدہ حاصل کرتا ہے۔
۲	مضاف الیہ سے، مضاف تخصیص کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	مضاف الیہ، اسم نکرہ ہو سکتا ہے، جس سے مضاف، تخصیص کا فائدہ حاصل کرتا ہے جیسے فَكُّ رَقَبَةٍ : ایک گردن کا کھولنا۔
۳	مضاف الیہ سے، مضاف تعریف کا فائدہ	مضاف الیہ، اسم معرفہ ہو سکتا ہے، جس سے

	حاصل نہیں کرتا۔ البتہ مضاف خفیف ہو جاتا ہے جیسے : عَالِمُ الْغَیْبِ : غیب کا جاننے والا۔	مضاف، تعریف کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے صَیْدُ الْبَحْرِ : سمندر کا شکار
۴	مضاف پر، تین صورتوں میں اَلْ (لام تعریف) آسکتا ہے۔ ۱۔ جب مضاف مفرد ہو، اور مضاف الیہ پر بھی اَلْ ہو۔ جیسے : اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ : حق کا پیروکار ۲۔ جب مضاف اسم مثنیٰ ہو۔ جیسے اَلْمُکْرِمَا سَلِیْمٍ : سلیم کا اکرام کرنے والے دو افراد ۳۔ جب مضاف اسم جمع مذکر ہو جیسے : اَلْمُقِیْمُوا الصَّلٰوۃِ : نماز کو قائم کرنے والے	مضاف پر، کبھی اَلْ (لام تعریف) نہیں آسکتا۔ جیسے : شام کا درس صحیح : دَرْسُ الْمَسَاءِ غلط : اَلدَّرْسُ الْمَسَاءِ
۵	اضافتِ لفظی میں مضاف اسم مشتق ہوتا ہے۔ مضاف الیہ، معنوی طور پر، مضاف کا فاعل یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔ جیسے : صَادِقُ الْوَعْدِ : وعدے کو سچ کرنے والا	اضافتِ معنوی میں مضاف اسم جامد ہوتا ہے۔ جیسے : نُوْرُ الْقَمَرِ : چاند کی روشنی طَرِیْقُ السَّالِکِ : سالک کا راستہ

سَلِیْمُ الْقَلْبِ = دل کی سلامتی والا ۱۔ اسم فاعل کے وزن پر: جیسے: بَالِغُ الْکَعْبَةِ = کعبہ تک پہنچنے والا۔ ۲۔ اسم مفعول کے وزن پر: جیسے: مَقْطُوْعُ الْیَدِ = کٹے ہاتھ والا۔ ۳۔ اسم صفت کے وزن پر: جیسے حَسَنُ الْوَجْهِ = خوبصورت چہرے والا	

اضافت لفظی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ٥ الَّذِیْنَ إِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَا أَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ)

(الحج: ۳۴، ۳۵)

"اور عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو۔ جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں"

اَلْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ اضافتِ لفظی کی مثال ہے۔ یہاں مضاف مُقِیْمِیْنَ، جو فاعل بھی ہے، خفیف ہوکر مُقِیْمِی ہوگیا ہے۔ مُعَرَّف بِاللَّام بھی ہے، جس سے وہ اَلْمُقِیْمِی بن گیا ہے۔ یہاں مضاف الیہ الصَّلٰوة مفعول کے معنیٰ میں ہے۔)

۲۔ (يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ) (المائدۃ: ۹۵)

"(اسے مویشیوں میں سے نذر دینا ہوگا) جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ، کعبہ کو پہنچنے والا ہے۔"

یہاں بَالِغَ مضاف ہے، فاعل کے وزن پر ہے۔ لیکن ال استعمال نہیں ہوا۔

۳۔ (اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ) (الطلاق: ۳)

"یقیناً، اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے (اپنا منصوبہ پورا کرنے والا ہے)۔"

۴۔ (اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى) (الانعام: ۹۵)

"یقیناً، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا، اللہ ہے۔"

۵۔ (عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ) (الحشر: ۲۲)

"غائب اور ظاہر، ہر چیز کا جاننے والا۔"

۶۔ (اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ) (الحاقۃ: ۲۰)

"میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔"

جمع کی مثالیں

۷۔ (اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً) (القمر: ۲۷)

"ہم ان کے لیے، فتنہ بنا کر، اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں۔"

۸۔ (اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ) (البقرۃ: ۲۴۹)

"لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک دن، اللہ سے ملنے والے ہیں۔"

۹۔ (مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ) (ابراھیم: ۴۳)

"(قیامت کے دن ظالم) سر اٹھائے ہوئے، بھاگے چلے جا رہے ہوں گے۔"

(یہاں مُقْنِعِيْنَ خفیف ہو کر مُقْنِعِي ہو گیا ہے۔)

۱۰۔ (وَ يَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا | لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا | لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ)

(الصافات : ۳۶)

"اور یہ لوگ کہتے ہیں : کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں؟ محض ایک دیوانے شاعر کے لیے"؟

مثنی کی مثال

۱۱۔ (اِنَّا | رَسُوْلَا رَبِّكَ |) (طٰهٰ : ۴۷)

"(اور کہو کہ) ہم دونوں، آپ کے رب کے فرستادے ہیں"

سبق نمبر ۱۸۲

متفرق مرکبات

مرکبات کے بارے میں، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔

یہاں، کچھ پرانی چیزوں کا اعادہ، اور کچھ نئے مرکبات کا ذکر مقصود ہے۔

دو یا دو سے زیادہ اسماء سے مرکب، ترکیبیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مرکبِ اضافی

۲۔ مرکبِ عددی

۳۔ مرکبِ اسنادی

۴۔ مرکبِ صوتی

۵۔ مرکبِ امتزاجی (غیر صوتی)

۱۔ مرکّبِ اِضافی — The Relative Compound

۱۔ مرکبِ اضافی، دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ۔

۲۔ پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے اور دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

عَبْدُ اللهِ   أَبُوبَكْرٍ   رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ   صِيَامُ شَهْرَيْنِ   اور

مُسْلِمُوا مَكَّةَ

۲۔ مرکب عددی — The Numerical Compound

۱۔ مرکبِ عددی ، (گیارہ سے انیس تک) دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ

۲۔ مرکبِ عددی کے دونوں حصے، فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔ البتہ

۳۔ إِثْنَا عَشَرَ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی۔

۴۔ مرکبِ عددی کو، مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب اسنادی — The Referential Composite

۱۔ مرکبِ اسنادی، اسمِ علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
دراصل طویل مرکب پر مشتمل، کسی آدمی، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

۲۔ مرکبِ اسنادی، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملۂ اسمیہ بھی۔

۳۔ مرکبِ اسنادی، تینوں حالتوں میں، مبنی ہوتا ہے (یکساں اعراب رکھتا ہے)۔ جیسے :

بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِيْنَةَ سُرَّ مَنْ رَأَى

"عباسی خلیفہ معتصم نے، شہر سُرَّ مَنْ رَأَى کی تعمیر کی"

(سُرَّ مَنْ رَأَى کا لفظی مطلب ہے، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا، لیکن یہ عراق کے
ایک شہر کا نام ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

۴۔ مرکب صوتی The Vocal Compound

۱۔ مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسمِ صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

سِیبَ وَیْہِ : یہ لفظ دراصل، سِیبَ اور وَیْہِ سے مرکب ہے۔
سیبویہ ، مشہور نحوی عالم، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔
اس ترکیب کا دوسرا جزو، وَیْہِ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

سِیبَ وَیْہِ رَجُلٌ نَحْوِیٌّ

"سیبویہ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں"

۵۔ مرکب امتزاجی (غیرصوتی) The Mixed Composite

مرکبِ امتزاجی، کو مرکبِ مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ، ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے:

بَعْلَبَکَّ : یہ لفظ دراصل، بَعْلَ اور بَکَّ سے مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔
بَعْلَ ، ایک بت کا نام ہے، قومِ الیاس علیہ السلام اس کی پوجا کیا کرتی تھی۔
بَکَّ ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

بَعْلَبَکُّ بَلَدَۃٌ مَعْرُوفَۃٌ

"بَعْلَبَکَّ (لُبْنَان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)

سبق نمبر ۱۸۳

۲۔ مرکب اسنادی

Attributive or The Referential Composite

۱۔ مرکب اسنادی، اسم علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔

دراصل طویل مرکب پر مشتمل، کسی آدمی، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

۲۔ مرکب اسنادی | جملۂ فعلیہ | بھی ہو سکتا ہے اور | جملۂ اسمیہ | بھی۔

۳۔ مرکب اسنادی، تینوں حالتوں میں مبنی ہوتا ہے۔

مرکب اسنادی کی، مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱ بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِيْنَةَ | سُرَّ مَنْ رَّأٰى |

"عباسی خلیفہ معتصم نے، شہر سُرَّ مَنْ رَّأٰى کی تعمیر کی"

(سُرَّ مَنْ رَّأٰى کا لفظی مطلب ہے، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا، لیکن یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ جَاءَ | تَأَبَّطَ شَرًّا |

"تَأَبَّطَ شَرًّا آگیا"

(تَأَبَّطَ شَرًّا کا لفظی مطلب ہے، حاملِ شر، لیکن یہ بطورِ کنایہ، برے لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

۳۔ مَرَرْتُ بِتَأَبَّطَ شَرًّا

"میں تَأَبَّطَ شَرًّا کے پاس سے گزرا" (یہ مجرور ہے۔)

۳۔ هُوَ | فَتَحَ اللهُ |

" وہ فَتَحَ اللهُ ہے "

(فَتَحَ اللهُ کا لفظی مطلب ہے، اللہ نے کھول دیا، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہوسکتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

۴۔ رَاَیْتُ | اَلْبَدْرُ طَالِعٌ |

"میں نے اَلْبَدْرُ طَالِعٌ کو دیکھا۔"

(اَلْبَدْرُ طَالِعٌ کا لفظی مطلب ہے، چودھویں کا چاند طلوع ہو رہا ہے، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ پر مشتمل ہے۔)

سبق نمبر ۱۸۴

مرکب صوتی The Vocal Composite

۱۔ مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسمِ صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

سِيْبَ وَيْهِ = یہ لفظ دراصل سِيْبَ اور وَيْهِ سے مرکب ہے۔

سیبویہ، مشہور نحوی عالم، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔

اس ترکیب کا دوسرا جزو وَيْهِ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

۱۔ سِيْبَ وَيْهِ رَجُلٌ نَحْوِيٌّ

"سیبویہ، علمِ نحو کے ماہر انسان ہیں"

۲۔ نَفْطَوَيْهِ

(علامہ ابراہیم واسطیؒ المتوفی ۳۲۸ھ کا لقب ہے، نَفْط آبلہ دست کو کہتے ہیں، یہ سیبویہ کے مقلد تھے، لوگوں نے اس نام سے انہیں بدنام کیا اور یہ ان کے نام کا حصہ بن گیا۔)

۳۔ عَمْرَوَيْهِ

سبق نمبر ۱۸۵

۵۔ مرکبِ امتزاجی (غیرصوتی)

The Mixed or Synthetic Composite

مرکبِ امتزاجی کو مرکبِ مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے:

بَعْلَبَكّ : یہ لفظ دراصل، بَعْل اور بَكّ کا مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔

بَعْل، ایک بت کا نام ہے، قوم الیاسؑ اس کی پوجا کرتی تھی۔

بَكّ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

۱۔ بَعْلَبَكُّ بَلَدَةٌ مَعْرُوفَةٌ

"بَعْلَبَكّ (لبنان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)

۲۔ إبراهِيمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ

"ابراہیم، بَعْلَبَكّ کے ساکن ہیں۔ (یہاں یہ مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے)"

کچھ اور مثالیں یہ ہیں۔

۳۔ مَعْدِى كَرِب،

۴۔ حَضْرَمَوْت

۵۔ اَرْدَ شِيْر

۶۔ قَاضِى خَان

سبق نمبر ۱۸۶

مرکبات کا اعراب

درج ذیل چارٹ پر غور کیجئے اور مرکبات کی اعرابی حالت پر توجہ دیجیے۔

مرکب کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
مرکب اضافی	عَبْدُ الْبَاسِطِ	عَبْدَ الْبَاسِطِ	عَبْدِ الْبَاسِطِ
	اَبُوْ هُرَيْرَةَ	اَبَا هُرَيْرَةَ	اَبِي هُرَيْرَةَ
مرکب عددی	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ
	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَيْ عَشَرَ	اِثْنَيْ عَشَرَ
مرکب صوتی	سِيْبَوَيْهِ	سِيْبَوَيْهِ	سِيْبَوَيْهِ
مرکب اسنادی	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى
	بَعْلَ بَكُّ	بَعْلَ بَكَّ	بَعْلَ بَكَّ

مرکبات ایک نظر میں

مرکبِ اضافی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے
پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے
دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے
جیسے:
عَبْدُ اللّٰهِ، اَبُوْبَکْرٍ

مرکبِ اسنادی

جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:
سُرَّ مَنْ رَاٰی
فَتَحَ اللّٰهُ
اَلْبَدْرُ طَالِعٌ

مُرَکَّبِ عَدَدِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ بھی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے
اَحَدَ عَشَرَ

مُرَکَّبِ صَوتی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے
سِیْبَ وَیْهِ

مُرَکَّبِ اِمتزاجی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ، غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے:
بَعْلَ بَكُّ، بَعْلَ بَكَّ

سبق نمبر ۱۸۷

جملوں کی مختلف اعرابی حالتیں

آپ کو حیرت ہو گی کہ یہ کیسا عنوان ہے؟ حالت تو اسم کی ہوتی ہے۔
جملوں کی حالت کیسے ہو سکتی ہے؟
دراصل بعض جملے، دوسرے جملوں کے تابع ہوتے ہیں اور کسی اسم کے بجائے استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم کی طرح، مَحلًّا مرفوع، محلًّا منصوب یا محلًّا مجرور سمجھے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مَحلًّا مرفوع جملہ - قائم مقام مبتدأ

۱۔ وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ: ۱۸۴)

مبتدا مقدم — خبر

محلًّا مرفوع جملہ

"اور تم روزہ رکھو تو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔"

(اس مثال میں أَنْ تَصُومُوا مسند الیہ ہے، مبتدأ ہے، مُؤَوَّل ہے صِيَامُكُمْ کا قائم مقام ہے اور محلًّا مرفوع ہے۔)

مَحلًّا مرفوع جملہ - مبتدأ مؤخَّر

۲۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ أَنْذَرْتَهُمْ (البقرۃ: ۶)

خبر مقدم — مبتدأ مؤخر

محلاً مرفوع

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبردار کرو۔

(اس مثال میں، ءَ اَنْذَرْتَهُمْ مسند الیہ ہے، جملہ فعلیہ کی صورت میں مبتدا مؤخر ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلاًّ مرفوع جملہ قائم مقام خبر

۳۔ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف: ۲٦)

جملۂ اسمیہ

مبتدأ — محلاً مرفوع خبر

"بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔"

(اس مثال میں، ذٰلِكَ خَيْرٌ خبر ہے، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلاًّ منصوب جملہ۔ کان کی خبر

۴۔ (بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ) (الاعراف: ۱٦۲)

محلاً منصوب (کَانَ کی خبر)

"ان پر عذاب بھیج دیا۔"

(اس مثال میں يَظْلِمُونَ ، کَانَ کی خبر ہے، جملہ فعلیہ پر مبنی ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔ کیونکہ فعل ناقص کَانَ کی خبر پر مشتمل اسم منصوب ہوتا ہے۔)

مَحلاًّ منصوب جملۂ حالیہ

۵۔ (لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى) (النساء: ۴۳)

جملہ حالیہ اسمیہ

محلاًّ منصوب جملہ

"جب تم نشے کی حالت میں ہو نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

اس مثال میں، وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حال واقع ہوا ہے، جملہ اسمیہ حال پر مبنی ہے، اور چونکہ حال منصوب ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔

مَحلاًّ منصوب جملہ قول

قول کا مفعول بہ مقولہ ہوتا ہے۔ مقولہ ایک جملے پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ جملہ محلاًّ منصوب ہوتا ہے۔

جیسے: (قَالَ اَنَا يُوسُفُ) (یوسف: ۹۰)

مقولہ

مفعول بہ

محلاًّ منصوب

"اس نے کہا: ہاں میں یوسف ہوں۔"

۶۔ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ (مریم: ۳۰)

محلاًّ منصوب قولیہ جملہ

بچہ بول اٹھا "میں اللہ کا بندہ ہوں۔"

اس مثال میں، اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ قول واقع ہوا ہے۔ جملہ اسمیہ پر مبنی ہے

اور چونکہ قول منصوب ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ (مقولہ) بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً منصوب جملہ۔ مفعول

۷۔ فَاعْلَمُوْا | اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ | (المائدۃ: ۳۴)

محلاً منصوب جملہ

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

(اس مثال میں، اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مفعول واقع ہوا ہے، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے، اور چونکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً مرفوع تابع جملہ۔ فاعل

۸۔ (وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ | لَّا بَيْعٌ فِيْهِ |)

متبوع موصوف — تابع صفت جملہ (البقرۃ: ۲۵۴)

مرفوع — محلاً مرفوع

"جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی۔"

(اس مثال میں، لَا بَيْعٌ فِيْهِ تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مرفوع سمجھا جائے گا۔ چونکہ یہاں يَوْمٌ متبوع ہے۔ اسم فاعل ہے، مرفوع ہے۔)

مُحَمَّدٌ	يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ،	ثُمَّ	يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
مبتدأ	محلاً مرفوع	حرف	محلاً مرفوع
	خبر	عطف	معطوف
			محلاً مرفوع (خبر)

"محمد قرآن پڑھتا ہے پھر مدرسہ جاتا ہے۔"

محلاً منصوب تابع جملہ۔ مفعول بہ

۹۔ (وَاتَّقُوْا يَوْمًا | لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا) (البقرۃ: ۴۸)

موصوف متبوع — تابع صفت جملہ

منصوب — محلاً منصوب

"اور ڈرو اس دن سے، جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔"

(اس مثال میں، لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا، تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع کا اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائیگا چونکہ یہاں يَوْمًا متبوع ہے، مفعول بہ ہے، منصوب ہے)

محلاً مجرور متبوع جملے

۱۰ (رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ | لَا رَيْبَ فِيْهِ) (آل عمران: ۹)

متبوع موصوف — تابع صفت جملہ

مجرور — محلاً مجرور

"اے ہمارے رب! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔"

(اس مثال میں، لَا رَيْبَ فِيْهِ تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع کا اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ محلاً مجرور سمجھا جائے گا۔ یہاں لِيَوْمٍ متبوع ہے اور مجرور۔)

محلاً مضاف الیہ (مجرور) ۔ جملۂ اسمیہ

۱۱۔ جملہ مضاف الیہ: خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ، یہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً

(وَاذْكُرُوْٓا اِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ) (الانفال: ۲۶)

مضاف — محلاً مضاف الیہ (مجرور)

جملہ اسمیہ

"یاد کرو! وہ وقت، جبکہ تم تھوڑے تھے" (یہاں اِذْ بمعنی حِيْنَ ہے)

(اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ) (النصر: ۱)

مضاف — محلاً مضاف الیہ مجرور

"جب، اللہ کی مدد آجائے"

محلاً مضاف (مجرور) جملہ فعلیہ

۱۲۔ (هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ) (المرسلات: ۳۵)

مضاف — محلاً مضاف الیہ (مجرور جملہ)

جملہ فعلیہ

"یہ وہ دن ہے، جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے"

مَحلًّا مجزوم جزائیہ جملہ

۱۳۔ مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔ شرطیہ جملوں اور جزائیہ جملوں کے دونوں افعال مضارع مجزوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تو مجزوم ہے لیکن جزائیہ جملے میں، فعل مضارع موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہ محلًّا مجزوم سمجھا جائے گا۔

۱۔ (مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ) (الاعراف: ۱۸۶)

شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

مجزوم — مَحلًّا مجزوم جملہ

فعل مضارع

"جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے۔"

۲۔ (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ) (البقرۃ: ۲۱۵)

شرطیہ جملہ — ف + جزائیہ جملہ اسمیہ

مَحلًّا مجزوم

"اور جو بھلائی بھی تم کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہوگا۔"

۳۔ (وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ)

شرطیہ جملہ — مَحلًّا مجزوم

(الروم: ۳۶)

"اور جب ان کے اپنے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔"

جملہ بدلیہ کی حالت

۱۴۔ آپ جانتے ہیں، مبدل منہ اسم اور اسم بدل کا اعراب، ایک جیسا ہوتا ہے۔

ذیل کے جملے میں، الذی اسم موصول ہے، مفعول بہ ہے منصوب ہے۔ اس کا صلہ بھی، محلاً منصوب ہے اور اس کے بعد آنے والا جملہ بھی محلاً منصوب ہے۔

بدل	مبدل منہ	مفعول بہ
أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ	أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ	وَاتَّقُوا الَّذِي
جملہ بدلیہ	منصوب	منصوب
مَحلاً منصوب	صلہ	موصول

(وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ) (الشعراء ۱۳۲-۱۳۳)

"ڈرو اس ہستی سے! جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے، جو تم جانتے ہو۔ تمہیں جانور دیے اولادیں دیں۔"

جملہ استثنائیہ ـ مَحلاً منصوب

۵۔ آپ جانتے ہیں، اسم مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں الّا کے بعد اسم مستثنیٰ کے بجائے، ایک جملہ استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ بھی، مَحلاً منصوب ہے۔

(لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ) (الغاشیہ: ۲۲،۲۳)

مَحلاً مستثنیٰ

مَحلاً منصوب جملہ

"آپ، کچھ ان (تمام لوگوں پر) جبر کرنے والے نہیں ہیں، البتہ (ان لوگوں میں سے) جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا۔"

سبق نمبر ۱۸۸

جملوں کی مختلف قسمیں

اپنے محل وقوع اور صفات کے اعتبار سے، جملوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ جملہ اِبتِدائیہ — Introductive Sentence

جملہ ابتدائیہ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ یہ جملہ کسی جملے کا جزو نہیں ہوتا جیسے:

۱۔ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: ۱)

"کہو! وہ اللہ ہے، یکتا۔"

۲۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (الفاتحہ: ۱)

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ کے لیے ہیں۔"

۲۔ جملہ مُستَأنِفَہ — Sentence of Renewal

استئناف (Inception) کا مطلب، پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کرنا ہے۔ جملہ مستانفہ، وہ نیا جملہ ہے، جو پہلے جملے سے منقطع ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ | اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ) (الحج: ۱)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستانفہ

"لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو! حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔"

۲۔ (وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ | إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا) (یونس : ۶۵)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستانفہ

"ان لوگوں کی باتیں تجھے رنجیدہ نہ کریں، عزت ساری کی ساری خدا کے اختیار میں ہے"

اگر دو (خبریہ اور انشائیہ) جملوں کے درمیان، حرف واؤ (و) یا حرف فاء (ف) آجائے تو یہ دونوں حروف واؤ مستانفہ اور فاء مستانفہ کہلاتے ہیں۔ جیسے:

۳۔ سَافَرَ زَيْدٌ | فَلَيْتَنِي عَرَفْتُ بِسَفَرِهٖ

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — ف کے بعد جملہ انشائیہ مستانفہ

"زید سفر پر روانہ ہوگیا، کاش! مجھے اس کے سفر کا علم ہوتا۔"

۴۔ خَرَجْتُ | فَإِذَا الْمَطَرُ يَنْهَمِرُ

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — فَ کے بعد جملہ مستانفہ

"میں باہر نکلا اور اچانک موسلادھار بارش شروع ہوگئی"

۵۔ وَأَنْتَ أَيْضًا | تُسَاعِدُهٗ

وَ مستانفہ + جملۂ مستانفہ

"اور آپ بھی، آپ اس کی مدد کر رہے ہیں"

۳۔ جملہ مُعْتَرِضَة — Inserted Sentence

جملہ معترضہ یا اعتراضیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں، جو دو ایسے کلموں کے درمیان لایا جائے، جن میں باہم گہرا تعلق، بلکہ تلازم ہو۔ اور یہ جملہ، گو دونوں کے درمیان ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے، مگر اس سے مضمون کلام کی تقویت اور تائید ہوتی ہے۔

ا۔ شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، جملہ معترضہ کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا | وَلَنْ تَفْعَلُوْا | فَاتَّقُوا النَّارَ (البقرہ: ۲۴)

شرطیہ جملہ | جملۂ معترضہ | جزائیہ جملہ

"لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، (اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے) تو ڈرو اس آگ سے"

موصوف اور صفت کے درمیان، جملہ معترضہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ | وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ | قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ

شرطیہ جملہ | جملۂ معترضہ | جزائیہ جملہ

(النحل: ۱۰۱)

"جب ہم ایک آیت کی جگہ، دوسری آیت نازل کرتے ہیں (اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔) تو یہ لوگ کہتے ہیں "تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو"

۳۔ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ | لَّوْ تَعْلَمُوْنَ | عَظِيْمٌ (الواقعہ: ۷۶، ۷۷)

موصوف | جملہ معترضہ | صفت

"یقیناً قسم ہے (اگر تم سمجھو) تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔"

۴۔ جملہ مُفَسِّرہ یا مُبَیِّنَۃ — Explanatory Sentence

۳۔ جملہ مفسرہ یا تفسیریہ، وہ جملہ ہے جو اپنے ماسبق جملے کی تفسیر کرتا ہو۔ جیسے:

(اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ | خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ) (آل عمران: ۵۹)

جملۂ مفسَّرہ | جملۂ مفسِّرہ

"اللہ کے نزدیک، عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے (اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔)"

۵۔ جُملۂ مُعَلِّلَہ — Sentence of Causality

جملۂ مُعَلِّلَۃ، وہ دوسرا جملہ ہوتا ہے۔

جو پہلے جملے کی علت بیان کرتا ہے۔ پہلے جملے کو مُعَلَّلَۃٌ کہتے ہیں۔

جیسے رسول ﷺ نے فرمایا:

۱۔ لَا تَصُومُوا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، | فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وشُرْبٍ |

جملہ مُعَلَّلَۃ — جملہ مُعَلِّلَۃ

"ان پانچ دنوں (عیدین + ایام تشریق) میں تم لوگ روزہ نہ رکھو! اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں"

۲۔ (وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ ، | فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ |) (الحج: ۳۲)

جملۂ مُعَلَّلَۃ — جملۂ مُعَلِّلَۃ

"اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے، تو یہ (علامت) دلوں کے تقویٰ سے ہے"

۶۔ جملہ معطوفہ — Attached Sentence

بعض اوقات دو جملے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ | إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ |) (الحجر: ۹)

معطوف علیہ جملہ — معطوف جملہ

"رہا یہ ذکر، تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں"

۷۔ جملہ حالیہ — Statutory Sentence

بعض جملے، اپنے سے پہلے آنے والے جملوں کی، حالت بیان کرتے ہیں۔ اور حالیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے: ﴿وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُودٌ﴾ (الکهف: ۱۸)

جملۂ حالیہ

"تم سمجھتے کہ یہ جاگ رہے ہیں۔ حالانکہ، وہ سو رہے تھے۔"

متفرق قسمیں

۸۔ صِلَة پر مشتمل جملہ — The Conjunctive Sentence

اسم موصول کے بعد صِلَه واقع ہوتا ہے۔ صِلَة، جملۂ خبریہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

جملہ خبریہ کی ضمیر، اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے:

﴿رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾ (حمٓ السجدة: ۲۹)

أَرِنَا: فعل، مفعول بہ — الَّذَيْنِ: اسم موصول — أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ: صلہ

"اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے! ان جنوں اور انسانوں کو، جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔"

۹۔ قسمیہ جملے — Sentence of Oath

قسم کے لیے حروف ۔ باء، تاء، لام اور واؤ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے: بِاللّٰهِ، تَاللّٰهِ، لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ

قسم کے لیے الفاظ اُقْسِمُ ، قَسَمِی ، لَعَمْرِی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

قسمیہ جملے ، دو جملوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ﴿ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴾ (یٰس: ۲-۳)

قسم — جملہ جواب قسم

"گواہی ہے! حکمت والے قرآن کی، تم یقیناً رسولوں میں سے ہو"

۲۔ (لَعَمْرُكَ ﴿ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَكْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ﴾) (الحجر: ۷۲)

قسم — جملہ جواب قسم

"تیری جان کی قسم! اے نبی. اس وقت ان پر، ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا"

لَعَمْرُكَ (مبتدا) کے بعد قَسَمِی (میری قسم) خبر محذوف ہے۔

۳۔ (لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ) (القیامہ : ۱)

"نہیں، میں قسم کھاتا ہوں، قیامت کے دن کی"

۴۔ (لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ) (البلد : ۱)

"نہیں، میں قسم کھاتا ہوں، اس شہر کی"

(اوپر کی دو مثالوں میں، لَا نافیہ، ان لوگوں کے خیالات کی نفی اور تردید کے لیے استعمال ہوا ہے، جو جواب قسم کے مضمون پر، عقیدہ نہیں رکھتے۔

۵۔ (﴿تَاللّٰهِ﴾ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ) (الانبیاء: ۵۷)

قسم — جواب قسم

"خدا کی قسم! میں تمہاری غیر موجودگی میں، ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا"

۶۔ (وَیَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ ﴿وَرَبِّیْٓ﴾ اِنَّهٗ لَحَقٌّ) (یونس: ۵۳)

"پھر پوچھتے ہیں، کیا واقعی یہ سچ ہے؟ جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو "میرے رب کی قسم، یہ بالکل سچ ہے"

۷۔ لَعَمْرُكَ "تمہاری جان کی قسم"

۸۔ هَا للهِ "اللہ کی قسم"

۹۔ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء ۶۵)

"پس نہیں اے نبیؐ! تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ وہ آپس کے نزاعی معاملات میں، تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں"

۱۰۔ جملہ شرطیہ اور جملہ جزائیہ

Conditional Sentence & Its Sentence

بعض اوقات جملہ شرطیہ، غیر جازم ہوتا ہے، چنانچہ جزائیہ جملہ میں فعل مضارع نہیں ہوتا کہ اسے مجزوم کیا جائے۔ ذیل کی مثال میں جزائیہ جملہ فعل ماضی پر مشتمل ہے۔

۶۔ جملہ جو شرط غیر جازم کے جواب میں ہو۔ جیسے :

(لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً ، مَّا وَرَدُوْهَا) (الانبیاء ۹۹)

شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

"اگر یہ واقعی خدا ہوتے، تو وہاں (جہنم میں) نہ جاتے"

۱۱۔ تابع جملہ **Following Sentence**

۷۔ بعض جملے، پہلے جملوں کے تابع ہو کر، کلام میں زور پیدا کرتے ہیں، اور تاکید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

(فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ) (الحج : ۷۸)

متبوع جملہ — تابع جملہ

مؤکد — مؤکد

"بہت ہی اچھا ہے، وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے، وہ مددگار ہے۔"

پہلا جملہ، مُؤکَّد ہے اور دوسرا جملہ مُؤکِّد ہے۔

۱۲۔ امریہ جملہ اور اس کی قسمیں

آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ فعل امر پر مشتمل جملہ، صرف حکم دینے کے لیے استعمال نہیں ہوتا، بلکہ دیگر مختلف اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں چند ایک مثالیں دی جا رہی ہیں۔

مشق : مثالوں کی روشنی میں، قرآن مجید کے مختلف امریہ جملوں پر غور کیجیے اور بیس (۲۰) امریہ جملے لکھیے اور بتائیے کہ ان کے استعمال کا کیا مقصد ہے؟

۱۔ جملہ امریہ برائے اِباحت :

جملہ امریہ کا مقصد، اباحت یعنی جواز ہوتا ہے۔ جیسے :

(كُلُوا وَاشْرَبُوا) (البقرة : ۶۰)

"کھاؤ اور پیو (حلال ہے، جائز ہے، کس نے حرام کیا ہے؟)"

(وَإِذَا حَلَلْتُمْ **فَاصْطَادُوا**) (المائدة : ۲)

اور جب تم حالتِ احرام ختم کر دو تو شکار کرو! (یعنی شکار کر سکتے ہو اجازت ہے)

۲۔ جملہ امریہ برائے تہدید

جملہ امریہ کا مقصد، تہدید یعنی ڈرانا، دھمکانا اور سرزنش ہوتا ہے۔ جیسے :

(**اِعْمَلُوا** مَا شِئْتُمْ) (فصلت : ۴۰)

"(ٹھیک ہے) جو چاہے کرو! (ہماری پکڑ سے نہیں بچ سکو گے)۔"

۳۔ جملہ امریہ برائے اِمتنان

جملہ امریہ کا مقصد، اِمتنان یعنی احسان مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا) (المائدۃ ۵: ۸۸)

"اور اللہ نے تم لوگوں کو جو حلال اور پاک رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ۔"

۴۔ جملۂ امریہ برائے اِکرام

جملۂ امریہ کا مقصد، اکرام یعنی عزت افزائی ہونا ہے۔ جیسے:

(اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ) (الحجر: ۴۶)

"جنت میں بے خوف وخطر، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"

۵۔ جملۂ امریہ برائے تعجیز

جملۂ امریہ کا مقصد، تعجیز یعنی سننے والے کی عدم استطاعت اور عجز کا اظہار ہوتا ہے۔

جیسے: (فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ) (البقرۃ: ۲۳)

"تو اس کے مانند، ایک ہی سورت لے آؤ! (تمہارے لیے ممکن نہیں)۔"

۶۔ جملۂ امریہ برائے تَسْوِیَہ

جملۂ امریہ کا مقصد، تَسْوِیَہ یعنی دونوں امور میں برابری کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا) (الطور: ۱۶)

"تم لوگ صبر کرو یا نہ کرو (برابر ہے)۔"

۷۔ جملۂ امریہ برائے اِحتقار

جملۂ امریہ کا مقصد اِحتقار یعنی مخاطب کے کمال کی تحقیر کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ) (الشعراء: ۴۳)

"موسیٰ ؑ نے کہا! پھینکو! جو تمہیں پھینکنا ہے۔ (کہاں معجزہ اور کہاں جادوگری)۔"

۸۔ جملۂ امریہ برائے مشورہ

جملۂ امریہ کا مقصد، مشورہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی) (الصافات: ۱۰۲)

"(حضرت ابراہیم نے خواب کے بارے میں کہا) بیٹا! بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے؟"

۹۔ جملۂ امریہ برائے اعتبار

جملۂ امریہ کا مقصد، اعتبار یعنی کسی دوسری چیز سے حصولِ عبرت ہوتا ہے۔ جیسے:

(اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ) (الانعام: ۹۹)

"جب درخت پھلتے ہیں، تو ان میں پھل آنے، اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت، ذرا غور کی نظر سے دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔"

۱۰۔ جملۂ امریہ برائے دُعا

جملۂ امریہ کا مقصد، دعا اور عرض ہوتا ہے۔ دُعاء صرف اللہ تعالیٰ سے جائز ہے۔ مخلوق سے کسی کام کا سوال کیا جائے تو اسے عَرض کہتے ہیں۔

عرض اپنے سے بڑی عمر رکھنے والے، یا بلند مرتبہ رکھنے والے سے کی جاتی ہے

دُعا کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

(رَبِّ اغْفِرْ لِيْ) (ص: ۳۵)

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔"

۱۱۔ جملۂ امریہ برائے التماس

جملۂ امریہ کا مقصد، التماس یعنی اپنے کسی ہم عمر، یا ہم مرتبہ سے کسی کام کا سوال ہوتا ہے۔ جیسے:

نَاوِلْنِي الْقَلَمَ

"ذرا وہ قلم تو مجھے دیجئے۔"

۱۲۔ جملہ امریہ برائے ارشاد

ارشاد کے حکم کا مقصد، دینی مصلحت نہیں، بلکہ دنیوی اور ذاتی مصلحت ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی **فَاكْتُبُوْهُ**) (البقرۃ: ۲۸۲)

"جب تم لوگ، کسی مقررہ مدت کے لیے، آپس میں قرض کا لین دین کرو، تو اسے لکھ لیا کرو۔"

۱۳۔ جملۂ امریہ برائے اِستبشار

جملۂ امریہ کا مقصد، اِستبشار یعنی خوشخبری سنانا ہوتا ہے۔ جیسے:

(**فَاسْتَبْشِرُوْا** بِبَیْعِكُمْ) (التوبہ: ۱۱۱)

"پس خوشیاں مناؤ! اپنے اس سودے پر (جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے)۔"

۱۴۔ جملۂ امریہ برائے اِیذاء

جملۂ فعلیہ کا مقصد، اِیذاء یعنی تکلیف میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

(**ذُوْقُوْا** مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ) (الزمر: ۲۴)

"(قیامت کے دن کہا جائے گا) چکھو مزا! اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔"

۱۵۔ جملہ امریہ برائے تخییر

جملۂ امریہ کا مقصد، تخییر ہوتا ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ تمہیں آزادی حاصل ہے، جو چاہے کر سکتے ہو۔ جیسے:

(**اِعْمَلُوْا** مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ) (حم السجدہ: ۴۰)

"جو چاہے کرتے رہو! تمہاری ساری حرکتوں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔"

۱۶۔ جملۂ امریہ برائے نَدْب

جملہ امریہ کا مقصد، نَدْب ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام کی دعوت دینا اور پھر اس کے لیے آمادہ کرنا۔ جیسے:

(وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا) (الاعراف : ۲۰۴)

"اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اس کو غور سے سنو اور توجہ دو۔"

۱۷۔ جملۂ امریہ برائے تسخیر (تذلیل)

جملۂ امریہ کا مقصد، تسخیر (تذلیل) ہوتا ہے۔ یعنی ذلت کے ساتھ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کر دینا، یہ چیز اہانت سے بھی بلند ہے۔ جیسے:

(كُونُوا قِرَدَةً) (البقرہ : ۶۵) "(تم لوگ) بندر ہو جاؤ۔"

۱۸۔ جملۂ امریہ برائے تکوین

جملۂ امریہ کا مقصد، تکوین ہوتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لے آنا۔ تکوین، تسخیر سے زیادہ عام ہے۔ جیسے:

(كُن فَيَكُونُ) (البقرۃ : ۱۱۷)

"(میں کہتا ہوں) وجود میں آجا! تو وہ وجود میں آجاتی ہے۔"

۱۹۔ جملۂ امریہ برائے اِنذار

جملۂ امریہ کا مقصد، اِنذار ہوتا ہے۔ یعنی ڈرانا۔ جیسے:

(قُلْ تَمَتَّعُوا) (ابراھیم : ۳۰)

"آپ کہہ دیجئے! مزے کر لو (دنیا کی چند روزہ زندگی میں)۔"

۲۰۔ جملۂ امریہ برائے عجب

جملۂ امریہ کا مقصد، عجب ہوتا ہے۔ یعنی تعجب خیزی اور حیرت انگیزی کا اظہار۔ جیسے:

(انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ) (الاسراء : ۴۸)

"دیکھو! یہ لوگ تم پر کیسی باتیں چھانٹتے ہیں۔"

۱۲۔ جملۂ امریہ برائے تعجب

جملۂ امریہ کا مقصد، تعجب ہوتا ہے۔ یعنی بظاہر جملہ، انشائیہ ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ سکاکی نے کہا ہے، جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ﴾ (مریم: ۳۸)

"(قیامت کے دن) وہ خوب سن رہے ہوں گے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔"

۱۳۔ نہییہ جملہ اور اس کی قسمیں

امریہ جملوں کی طرح، نہی پر مشتمل جملوں کی بھی، اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اسی طرح مختلف قسمیں ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ جملہ نہییہ برائے توبیخ

بعض اوقات نہی کا مقصد، زجر و توبیخ ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ﴾ (الاعراف: ۵۶)

"اب جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

۲۔ جملہ نہییہ برائے تحقیر

بعض اوقات نہی کا مقصد، تحقیر ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ ﴿ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ﴾ (التوبہ: ۶۶)

"اب عذرات نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔"

۲۔ ﴿ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ ﴾

"اور دنیوی زندگی کی شان و شوکت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو! جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے۔"

۳۔ جملہ نہیہ برائے دعا

بعض اوقات نہی کا مقصد، دعا ہوتا ہے۔ جیسے:

(رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا) (البقرۃ ۲۸۶)

"اے ہمارے رب! ہماری گرفت نہ کرنا"

۴۔ جملہ نہیہ برائے ارشاد

بعض اوقات نہی کا مقصد، ارشاد ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدہ: ۱۰۱)

"ایسی باتیں نہ پوچھا کرو! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں"

۲۔ (لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) (بنی اسرائیل: ۳۶)

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو! جس کا تمہیں علم نہ ہو"

۵۔ جملہ نہیہ برائے اہانت

بعض اوقات نہی کا مقصد، اہانت ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِخْسَئُوا فِيهَا وَ لَا تُكَلِّمُونِ) (المومنون: ۱۰۸)

" دور ہو جاؤ میرے سامنے سے! اسی (دوزخ) میں پڑے رہو! اور مجھ سے بات نہ کرو!"

۱۴۔ استفہامیہ جملہ اور اسکی قسمیں

استفہامیہ جملوں کے بارے میں، یہ بات یاد رکھیے کہ ان کا مقصد، ہمیشہ معلومات کا حصول نہیں ہوتا، بلکہ مخاطب سے کسی بات کا اقرار کرانا، یا انکار کرانا، شوق پیدا کرنا وغیرہ کئی دوسری چیزیں ہوتی ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ استفہامیہ جملہ برائے اقرار

بعض اوقات استفہام، اقرار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام اقراری کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟) (الاعراف: ۱۷۲)

"کیا میں تم لوگوں کا رب نہیں ہوں؟"

۲۔ (قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا ؟) (الشعراء ۱۸)

" فرعون نے کہا! کیا ہم نے، تجھ کو اپنے ہاں، بچہ سا نہیں پالا تھا؟"

۲۔ استفہامیہ جملہ برائے انکار Implying a Negation

بعض اوقات استفہام، انکار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام انکاری کہلاتا ہے۔ جیسے:

(أَغَيْرَ اللهِ تَدْعُونَ ؟) (الانعام: ۴۰)

" (ایسے وقت میں) کیا تم کسی غیراللہ کو پکارتے ہو؟"

۳۔ استفہامیہ جملہ برائے نفی

بعض اوقات استفہام، نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلْ الدَّهْرُ إِلَّا غَمْرَةٌ

"نہیں ہے زمانہ مگر ایک سیلاب۔"

۴۔ استفہامیہ جملہ برائے تسویہ

بعض اوقات استفہام، تسویہ (برابری) کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ) (البقرۃ: ۶)

"ان لوگوں کے لیے برابر ہے، آپ انہیں ڈرائیں، یا نہ ڈرائیں۔"

۵۔ استفہامیہ جملہ برائے نہی

بعض اوقات استفہام، نہی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(أَتَخْشَوْنَهُمْ ؟ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ) (التوبہ: ۱۳)

"کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔"

۶۔ استفہامیہ جملہ برائے تشویق

بعض اوقات استفہام، تشویق کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ؟) (الصف: ۱۰)

"کیا میں تمہیں، ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں؟ جو تمہیں عذابِ الیم سے نجات دے۔"

۷۔ استفہامیہ جملہ برائے توبیخ

بعض اوقات استفہام، توبیخ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ؟) (الاعراف: ۱۵۰)

"کیا تم نے اتنی جلد بازی کی رب کے حکم میں؟ (انتظار کرتے!)

۸۔ استفہامیہ جملہ برائے تہکّم Irony

بعض اوقات استفہام، تہکّم (Irony) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی تکبر کے ساتھ، دوسرے کی بے عزتی کرتے ہوئے، اس پر پھبتی کسنا۔ جیسے:

(اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا؟) (هود: ۸۷)

"(اے شعیب!) کیا تمہاری نماز، تمہیں یہ سکھاتی ہے؟ کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔"

۹۔ استفہامیہ جملہ برائے تمنا

بعض اوقات استفہام، تمنا کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا؟) (الاعراف: ۵۳)

"پھر کیا ہمیں اب کچھ سفارشی ملیں گے؟ جو ہمارے حق میں سفارش کریں۔"

۱۰۔ استفہام جملہ برائے تعجب

بعض اوقات استفہام، تعجب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

(مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ؟)

"کیا بات ہے ؟ میں فلاں ھُدھُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں "

۱۱۔ استفہامیہ جملہ برائے تنبیہ

بعض اوقات استفہام، تنبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

(فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؟) (التکویر : ۲۶)

"پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو ؟"

۱۲۔ استفہامیہ جملہ برائے استبعاد

بعض اوقات استفہام، استبعاد کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی یہ نہایت مشکل اور ناممکنات میں سے ہے۔ جیسے :

(اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ)

(الدخان : ۱۳)

" ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے ؟ حالانکہ ان کے پاس رسول مبین آ گیا ہے "

سبق نمبر ۱۸۹

مبتدأ کی مختلف صورتیں

مبتدأ، چار (۴) مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ اسمِ صریح کی صورت میں

۲۔ مصدر مؤوّل کی صورت میں

۳۔ فاعل کے وزن پر

۴۔ مفعول کے وزن پر

۱۔ بعض اوقات مبتداء، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً: اَللّٰهُ رَبُّنَا (اللہ ہمارا رب ہے)

یہاں اَللّٰهُ مبتدا ہے، اور اسم صریح ہے۔

۲۔ بعض اوقات مبتداء، مصدر مؤوّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ) (البقرہ: ۱۸۴)

(اور اگر تم روزہ رکھ لو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے)

اس مثال میں أَنْ تَصُومُوا مبتدا ہے، جو مصدر مؤول کی صورت میں واقع ہے

دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔

صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

مبتداء خبر

۳۔ بعض اوقات مبتدأ "اسم فاعل" کے وزن پر ہوتا ہے، جس کے بعد آنے والا اسم فاعل کے اعراب (رفع) کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

جیسے : أَ مُسَافِرٌ آخَوَاكَ ؟

(کیا آپ کے دونوں بھائی، سفر کرنے والے ہیں؟) اس مثال میں

۱۔ مُسَافِرٌ مبتدأ ہے، نکرہ ہے، فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

۲۔ مبتدأ سے پہلے، حرفِ استفہام ھمزہ ہے۔

۳۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، آخَوَانِ اسم مثنیٰ ہے، مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے، جو مضاف بن کر خفیف ہو گیا ہے۔

۴۔ بعض اوقات مبتداء، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اسم فاعل کی طرف سے نائب فاعل ہو کر، مرفوع واقع ہوتا ہے۔

مَا مَكْرُوهٌ الْمُخْلِصُونَ (مخلص لوگ، ناپسند نہیں کیے جاتے)

اس مثال میں

۱۔ مَكْرُوهٌ مبتدأ ہے، نکرہ ہے، مفعولٌ کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

۲۔ مبتدأ سے پہلے حرف نفی مَا ہے۔

۳۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، الْمُخْلِصُونَ اسم جمع ہے۔ نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے۔

۵۔ بعض اوقات مبتدا محذوف ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ الْهِلَالُ وَاللّٰهِ!

اس جملے میں مبتدا، | هٰذَا | محذوف ہے۔ جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

| هٰذَا | الهلالُ وَاللهِ ! خدا کی قسم ! یہ نیا چاند ہے۔

۲۔ (سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا) (النور:۱)

"یہ وہ سورت ہے، جسے نازل کیا گیا ہے، اور جسے فرض کیا گیا ہے"

(یہاں مبتدا، | هٰذِهٖ | محذوف ہے)

خلاصہ۔ مبتدا کے قواعد

۱۔ بعض اوقات مبتدأ، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

۲۔ بعض اوقات مبتدأ، مصدرِ مُؤَوَّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات مبتدأ، صفت کی صورت میں، فاعل، مفعول یا صفت مشبہ کے وزن پر آتا ہے۔ ایسی صورت میں

۱۔ مبتدأ سے پہلے حرفِ نفی یا حرفِ استفہام ہوتا ہے۔

۲۔ مبتدأ مفرد ہوتا ہے۔

۳۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، مثنیٰ یا جمع ہوتا ہے۔

۴۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، فاعل یا نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہوتا ہے۔

۵۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، خبر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

۴۔ بعض اوقات مبتدأ، محذوف ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۱۹

خبر (Predicate) کی مختلف صورتیں

۱۔ بعض اوقات خبر، مُفرَد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
(یعنی، وہ نہ تو جملہ ہوتی ہے، اور نہ ہی شبہ جملہ) جیسے:

(اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ **فِتْنَةٌ**) (التغابن: ۱۵)

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں"

(اس مثال میں **فِتْنَةٌ** خبر ہے اور مُفرَد ہے)

۲۔ بعض اوقات خبر "جملۂ اسمیہ" کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے:

هُوَ **اَللّٰهُ اَحَدٌ** (الاخلاص: ۱) وہ، اللہ یکتا ہے۔

اسم ضمیر	مبتدا	خبر
مبتداء	جملہ اسمیہ	
	خبر	

(اس مثال میں، **اَللّٰهُ اَحَدٌ** مُرکّب خبر ہے، اور جملہ اسمیہ ہے۔)

۳۔ بعض اوقات، خبر جملۂ فعلیہ، کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے

اَلشَّمْسُ　　تَجْرِیْ　　لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا　　(یٰس: ۳۸)

فعل + فاعل محذوف　　متعلق فعل

مبتدا　　جملہ فعلیہ کی صورت میں خبر

(اس مثال میں "تجری" خبر ہے، اور جملہ فعلیہ ہے)

۴۔ بعض اوقات خبر، شِبْہُ جُمْلَۃٍ (ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے: وَالرَّكْبُ　　(كَانَ)　　اَسْفَلَ　　مِنْكُمْ　　(الانفال: ۴۲)

مُسْتَقَرٌّ یا اِسْتَقَرَّ　　ظرف

مبتدا　　خبر محذوف　　متعلق خبر محذوف

۵۔ بعض اوقات خبر شبہُ جملۃٍ (جار مجرور) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے: اَلْحَمْدُ　　(ثَابِتٌ)　　لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

مبتدا　　خبر محذوف　　جار مجرور متعلق خبر

۶۔ بعض اوقات ایک مبتداء کی، کئی خبریں ہوتی ہیں

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَهُوَ　　الْغَفُوْرُ　　الْوَدُوْدُ　　ذُو الْعَرْشِ　　الْمَجِيْدُ

مبتدا　　پہلی خبر　　دوسری خبر　　تیسری خبر　　چوتھی خبر

اور وہ بخشنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، بزرگ و برتر ہے۔

۷۔ بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے

مندرجہ ذیل مثالوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجئے۔

خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ (وَاقِفٌ)

میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درندہ ہے (سامنے کھڑا)

خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ ! (وَاقِفٌ)

فعل + فاعل فجائیہ مبتداء خبر محذوف

جملۂ فعلیہ

۸۔ لولا امتناعیہ کے بعد، مبتدا آجائے تو، لازماً خبر حذف کردی جاتی ہے

۱۔ (لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ) (سبا: ۳۱)

مبتدأ

"کمزور کیے گئے لوگ، بڑے بننے والوں سے کہیں گے)

اگر تم لوگ نہ ہوتے۔ تو ہم مومن ہوتے۔" یعنی تم جیسے گمراہ کرنے والے

یعنی لَوْلَا أَنْتُمْ (مُضِلُّوْنَ مَوْجُوْدُوْنَ) لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ

۲۔ لَوْلَا الْأَمَلُ : بَطَلَ الْعَمَلُ (یعنی لَوْلَا الْأَمَلُ فِي الدُّنْيَا مَوْجُوْدٌ)

"اگر امید نہ ہوتی، تو عمل بے کار ہوتا۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، أَنْتُمْ اور الْأَمَلُ مبتدا ہیں۔

دونوں لَوْلَا کے بعد آئے ہیں اور دونوں کی خبر محذوف ہے۔)

۹- اگر مبتدأ قسم صریح پر مشتمل ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

۱- (لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ) (الحجر: ۷۲)

مبتدأ

"تیری جان کی قسم! (اے نبی) اس وقت قومِ لوط پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔"

اس مثال میں، لَعَمْرُكَ مبتدأ ہے اور اس کی خبر قَسَمِي محذوف ہے۔

۲- يَمِيْنُ اللهِ لَأُسَاعِدَنَّ الْمُحْتَاجَ

"خدا کی قسم! میں ضرور بہ ضرور، محتاج کی مدد کروں گا۔"

(یہاں يَمِيْنُ اللهِ مبتدأ ہے اور اس کی خبر بھی قَسَمِي محذوف ہے۔

خلاصہ۔ خبر کی مختلف صورتیں

۱۔ بعض اوقات خبر، مفرد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۲۔ بعض اوقات خبر، جملۂ اسمیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۳۔ بعض اوقات خبر، جملہ فعلیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۴۔ بعض اوقات خبر شبہ جملہ (جار مجرور یا ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۵۔ بعض اوقات ایک مبتداء کی، کئی خبریں ہوتی ہیں۔

۶۔ بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔

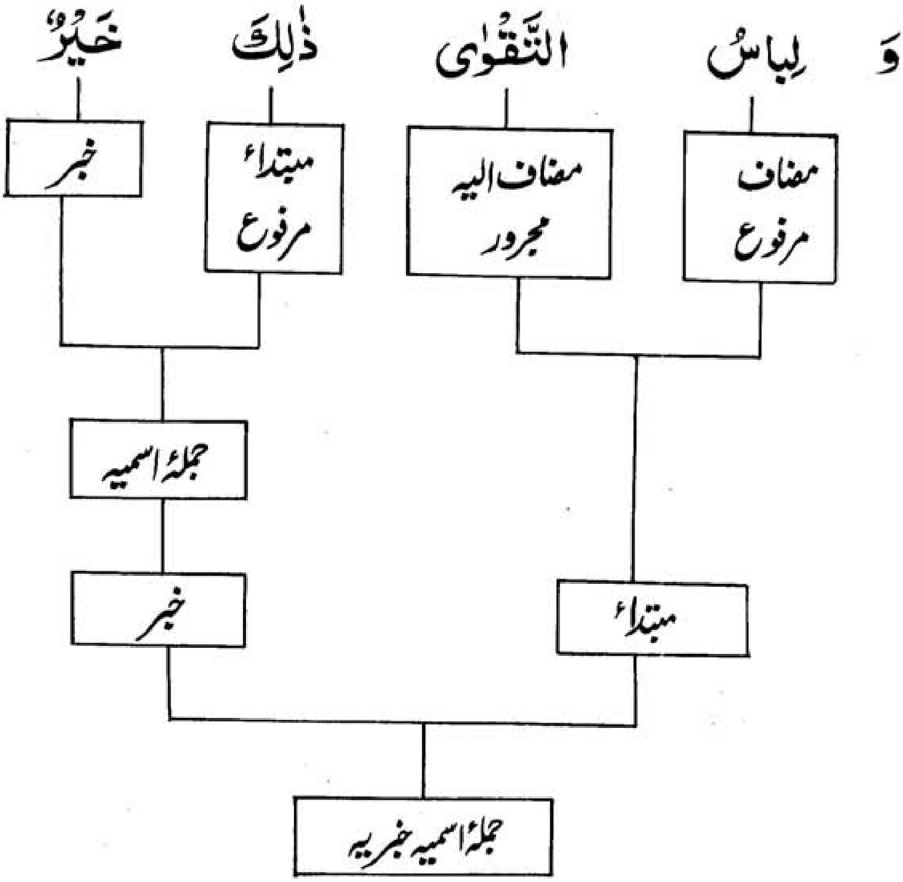
۷۔ لَوْلَا امتناعیہ کے بعد مبتداء ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

۸۔ اگر مبتداء، صریح قسم پر مبنی ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

جملۂ اسمیہ کی صورت میں مُرکّب خبر

(وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ) (الاعراف: ۲۶)

"اور بہترین لباس، تقویٰ کا لباس ہے"

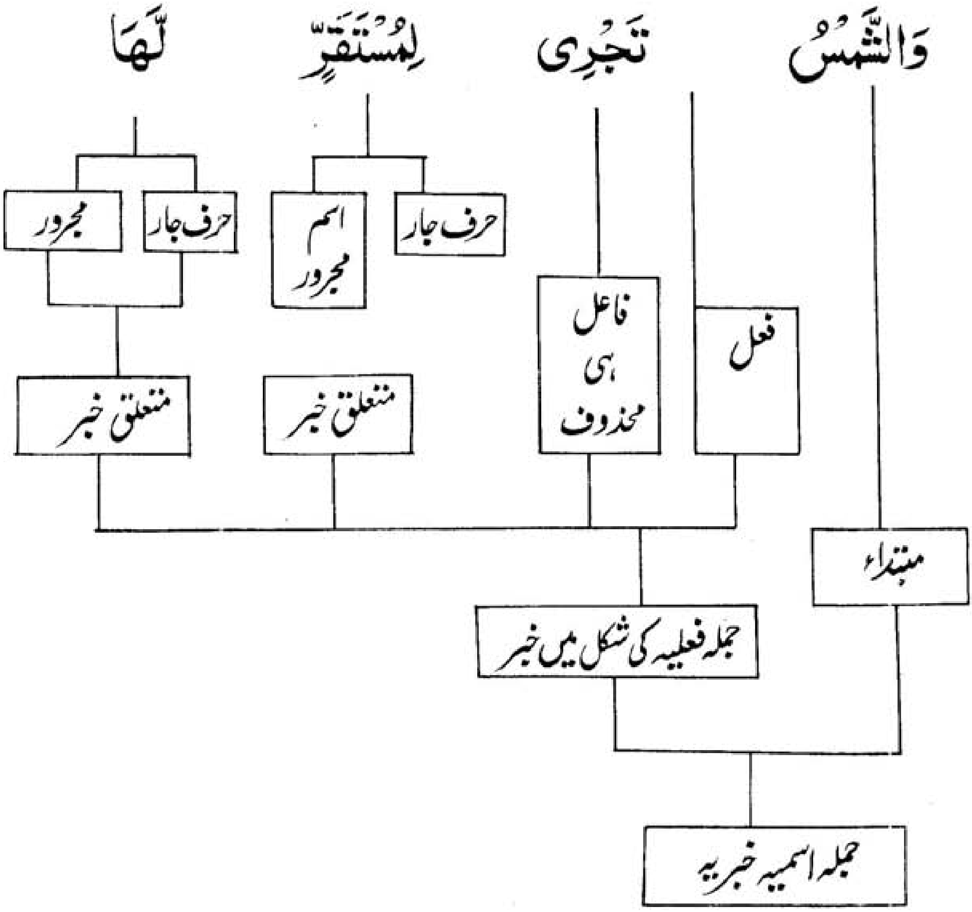


(اس مثال میں، ذٰلِكَ خَيْرٌ مرکب خبر ہے اور جملہ اسمیہ کی صورت میں ہے)

جملہ فعلیہ کی صورت میں مرکب خبر

(وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا) (یٰس : ٣٨)

اور سورج وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

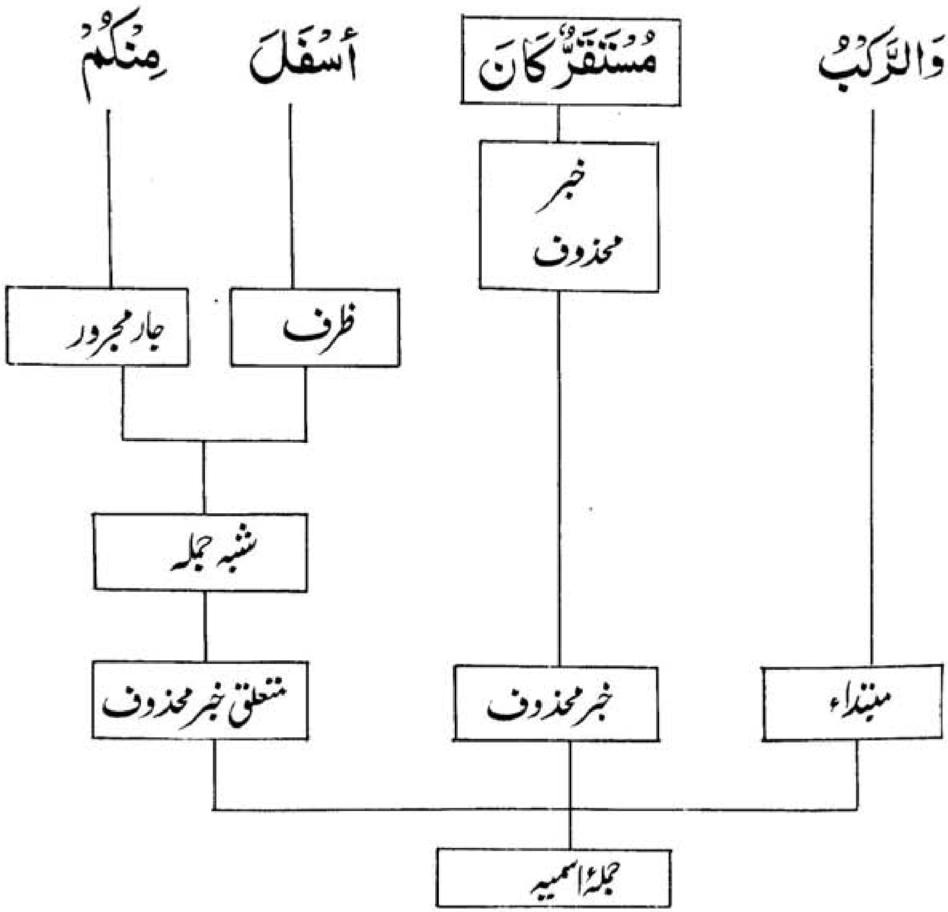


(اس مثال میں ، تَجْرِیْ جملۂ فعلیہ کی صورت میں خبر ہے۔
جس کا فاعل (ھِیَ) محذوف ہے)

شبہ جملہ (ظرف) کی صورت میں خبر

(وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ) (الانفال:۴۲)

(اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) کی طرف تھا۔)

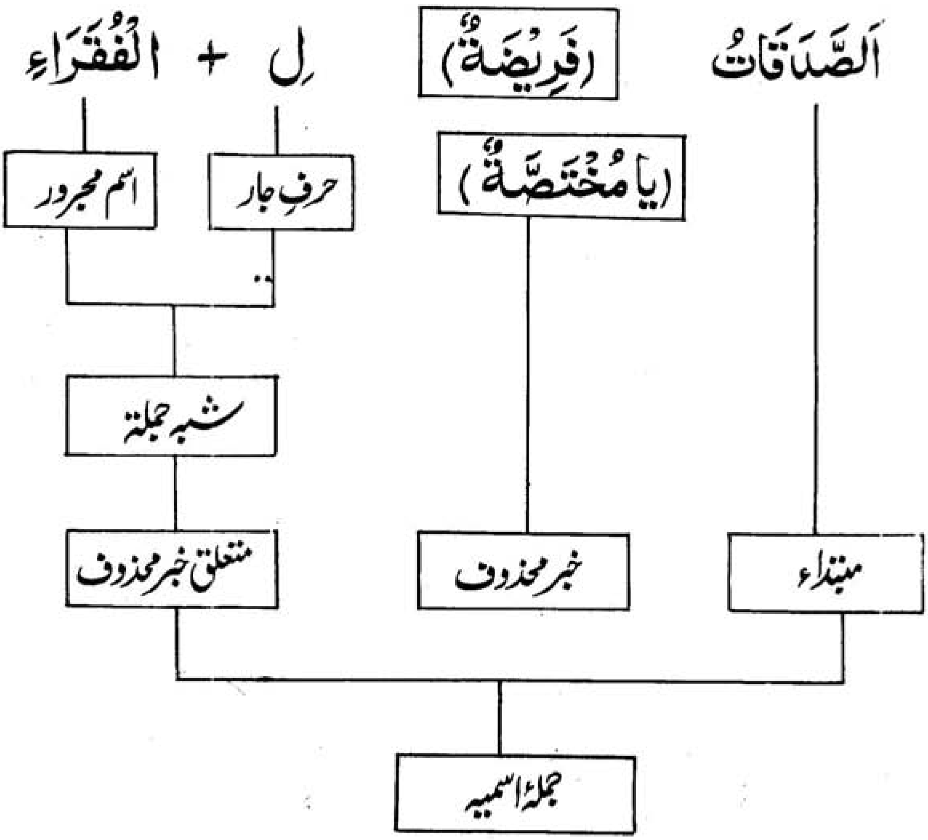


(اس مثال میں، اَسْفَلَ مِنْكُمْ، شبہ جملہ (ظرف) کی شکل میں، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔)

شبہ جملہ (جار مجرور) کی صورت میں خبر

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ (التوبہ : ٦٠)

(یہ صدقات تو فقراء کے لیے ہیں۔)



اس مثال میں، شبہ جملہ (جار مجرور) کی شکل میں، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل

مندرجہ ذیل جملوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے اور نحوی ساخت پر توجہ دیجیے۔
تمام مثالوں میں، فرحان مبتدأ ہے۔ لیکن خبر کہیں مفرد ہے اور کہیں مرکب۔
خبر کہیں موصوف ہے اور کہیں معطوف

۱۔ فرحان — عَالِمٌ
مبتداء — خبر

۲۔ فرحان — عالِمٌ — فَاضِلٌ — عاقِلٌ
مبتداء — پہلی خبر — دوسری خبر — تیسری خبر

۳۔ فرحانٌ — رَجُلٌ — عالِمٌ
مبتدا — موصوف — صفت
خبر (موصوف + صفت)

۴۔ فرحانٌ — عَالِمٌ — وَ فَاضِلٌ — و — عَاقِلٌ
مبتداء — معطوف علیہ (عَالِمٌ) — معطوف (فَاضِلٌ) — معطوف (عَاقِلٌ)
معطوف علیہ — معطوف علیہ
خبر

۵۔ فرحانٌ — رَجُلٌ — عَالِمٌ — فَاضِلٌ — عَاقِلٌ
پہلی صفت — دوسری صفت — تیسری صفت
موصوف — صفت
مبتداء — خبر

سبق نمبر ۱۹۱

مبتدأ کی لازمی تقدیم

وہ صورتیں، جن میں مبتداء کا مقدم ہونا لازمی ہے۔

۱۔ اصولی طور پر، مبتدا (Subject) کو ہمیشہ مُقَدَّم ہونا چاہیے، لیکن اہلِ زبان، بعض اوقات اسے مُؤَخَّر کر لیتے ہیں۔

۲۔ مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ (فعل مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)

۳۔ مبتدأ، جملہ نہیں ہو سکتا اور شبہ جملہ بھی نہیں ہو سکتا، البتہ کبھی کبھی اگر کسی مفرد کی تاویل میں ہو تو جملہ، مبتدأ بن جاتا ہے۔ جیسے:

(اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ) (محمد: ۱)

مبتدأ (مؤولۃ بجائے مفرد) — خبر

"جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

۴۔ صدرِ کلام کا پہلے آنا ضروری ہے (چاہے مبتدأ کی صورت میں، یا خبر کی صورت میں۔ مَنْ اور مَا استفہامیہ، صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں اور مبتداء بنتے ہیں۔ جب کہ اَيْنَ، كَيْفَ، اَنّٰى، مَتٰى اور اَيَّانَ جیسے الفاظ ظروف کی حیثیت سے صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں لیکن خبر (Predicate) ہوتے ہیں۔)

۵۔ بعض صورتوں میں، مبتدا کو مقدم کرنا لازمی ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں مبتدأ کو موخر کرنا جائز ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ جب جملے کا آغاز ایسے اہم الفاظ سے ہو، جن سے کلام کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہو تو ایسی صورت میں، مبتدأ کا تقدم لازمی ہوتا ہے۔

جیسے: جب، حرفِ لام برائے ابتداء یا اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملوں کا آغاز ہو۔

۱۔ (لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُوْرِهِمْ) (الحشر: ۱۳)

"ان کے دلوں میں، اللہ سے بڑھ کر، تمہارا خوف ہے۔"

۲۔ (وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا) (یوسف: ۱۰۹)

"اور آخرت کا گھر، ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے، جنہوں نے (پیغمبروں کی بات مان کر) تقویٰ کی روش اختیار کی۔"

اوپر کی دونوں مثالیں لام ابتداء سے شروع ہو رہی ہیں۔ اس لیے مبتدأ (لَ + اَنْتُمْ اور لَ + دارالاخرۃ) کو مقدم کیا جانا ضروری اور لازمی تھا۔

۲۔ اسمائے شرط، یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو تو مبتدأ کا مقدم ہونا لازمی ہوتا ہے

جیسے: ۱۔ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: ۱۲۳)

"جو بھی برائی کرے گا، وہ اس کا پھل پائے گا۔"

۲۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ (الحدیث)

"جس کو اللہ سے ملاقات محبوب ہو، اللہ کو بھی، اُس کی ملاقات محبوب ہوتی ہے۔"

۳۔ مَا اِسْمُ وَلَدِكَ؟ "تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟"

(اوپر کی مثالوں میں، مَنْ اسمِ شرط ہے اور مَا اسم استفہام ہے اور مبتدأ ہیں اس لیے ان کا پہلے آنا لازمی تھا)

۲۔ جب مبتدأ و خبر، دونوں معرفہ ہوں، یا دونوں نکرہ ہوں یعنی تعریف و تنکیر میں برابر ہوں تو، مبتداء کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

جیسے: ۱۔ کِتَابِی رَفِیْقِی

"میری کتاب، میری رفیق ہے۔"

۲۔ عَلِیٌّ صَدِیْقِی

"علی میرا دوست ہے۔"

۳۔ اَکْبَرُ مِنْكَ سِنًّا، اَكْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَةً

"عمر میں آپ سے بڑا تجربے میں آپ سے زیادہ ہے۔"

(اس مثال میں، علی اور صدیقی دونوں معرفہ ہیں اور اکبر اور اکثر دونوں نکرہ ہیں، اس لیے مبتداء کو مقدم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ذیل کی مثالیں ہیں۔

۴۔ زَیْدٌ اَخُوْكَ

"زید، تمہارا بھائی ہے۔"

۵۔ اَفْضَلُ مِنِّی اَفْضَلُ مِنْكَ

"جو مجھ سے بہتر ہے، وہ تم سے بھی بہتر ہے۔"

۴۔ جب مبتدا کو، خبر میں محدود و محصور کرنا مقصود ہو، یعنی حَصْر کا مفہوم مطلوب ہو تو مبتداُ کا مقدّم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

جیسے: ۱۔ (وَمَا | مُحَمَّدٌ | اِلَّا رَسُولٌ) (آل عمران: ۱۴۴)

"اور نہیں ہیں محمدؐ، مگر ایک رسول"

(اس مثال میں، مُحَمَّدٌ کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا، ورنہ مفہوم بدل جائے گا اور مقصودِ کلام کے خلاف ہوگا (کہ "نہیں ہے کوئی رسول، مگر محمد") اور جو خلافِ واقعہ بھی ہوگا۔)

۲۔ مَا | خَالِقٌ | اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی خالق، مگر صرف اللہ)

(اس مثال میں بھی خَالِقٌ مبتدا ہے، اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم مختلف ہو جائے گا۔)

۳۔ (اِنَّمَا | اَنْتَ | مُنْذِرٌ) (الرعد: ۷)

"آپ تو محض خبردار کرنے والے ہیں"

۴۔ (اِنَّمَا | اَنْتَ | نَذِيْرٌ) (هود: ۱۲)

"آپ تو بس ڈرانے والے ہیں"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، اَنْتَ مبتدا ہے۔ اس کی تقدیم لازمی ہے۔ یہاں اِنَّمَا سے حصر کا مفہوم پیدا ہو رہا ہے۔)

۵۔ | سَلْمَانُ | مِنَّا (الحدیث)

"حضرت سلمان فارسی، ہم (اہلِ بیت) میں سے ہیں"

۵۔ جب خبر، جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو، جس کی ضمیر مستتر، مبتدأ کی طرف لوٹتی ہو تو مبتدأ مقدم ہوتا ہے۔

جیسے :

۱۔ **سَعِيدٌ** حَضَرَ (سعید حاضر ہو گیا)

۲۔ **صَالِحٌ** سَافَرَ (صالح سفر پر روانہ ہو گیا)

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، سَعِيدٌ اور صَالِحٌ مبتدأ ہیں۔ دونوں کی خبر، جملہ ہائے فعلیہ پر مشتمل ہے، اور ان کے اندر ضمیر فاعل (هُوَ) مستتر ہے۔ اس لیے ان کا مقدم ہونا لازمی تھا۔ اگر خبر کو مقدم کرتے، تو خبر، خبر نہ رہتی، بلکہ یہ فعل، جملۂ فعلیہ بن جاتا اور مبتدأ، جملہ فعلیہ کا فاعل بن جاتا۔)

۳۔ الشَّمْسُ **تَجْرِي** (یس : ۳۸)

مبتدأ — خبر (جملہ فعلیہ)

خلاصہ۔ مبتدا کی لازمی تقدیم

پانچ (۵) صورتوں میں، مبتدأ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

۱۔ جب جملے کا آغاز ایسے الفاظ سے ہو، جو صدر کلام بنتے ہیں۔ جیسے : لام ابتداء

۲۔ جب اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو۔ جیسے مَنْ اور مَا

۳۔ جب مبتدأ کو خبر، دونوں معرفہ، یا دونوں نکرہ ہوں۔

۴۔ جب مبتدأ کو، خبر میں محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

۵۔ جب خبر، جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہو۔

سبق نمبر ۱۹۲

خبر کی تقدیم و تاخیر

خبر (Predicate) کے سلسلے میں تین (۳) باتیں یاد رکھیے۔

۱۔ خبر عموماً، مؤخّر کی جاتی ہے اور مبتدا ئ کے بعد آتی ہے:

جیسے: اَللّٰہُ | اَحَدٌ |

۲۔ بعض اوقات، خبر کو مُقدّم کرنا جائز ہوتا ہے۔ یعنی تقدیم و تاخیر (Hysteron-proteron) کی دونوں صورتیں مساوی ہوتی ہیں۔

۳۔ بعض اوقات البتہ، خبر کو خلاف قاعدہ مقدم کرنا، لازمی اور ضروری ہوجاتا ہے۔

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خبر مقدم جائز

بعض صورتیں جن میں، خبر کو مقدم کرنا | جائز | ہوتا ہے۔ جیسے | فِی الدَّارِ | مُحَمَّدٌ

مُحَمَّدٌ | فِی الدَّارِ |

ان دونوں مثالوں میں فِی الدَّارِ خبر ہے۔ ایک میں مقدم ہے۔

اور دوسری میں مُؤخّر دونوں صورتیں جائز ہیں۔ معنی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

خبر مقدم ملزوم

۱۔ خبر کا مقدم کیا جانا، ضروری اور لازمی ہوتا ہے، جب خبر ایسے اسم الفاظ پر مشتمل ہو، جن سے کلام کا آغاز ہو، کیونکہ صدرِ کلام کا پہلے آنا، لازمی ہے۔

جیسے: ذیل کی مثالوں میں، اسمائے استفہام سے کلام کا آغاز ہوا ہے، اسمائے استفہام

ہمیشہ صدر کلام بنتے ہیں۔

کَیْفَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیْنَ اور اَیَّانَ ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، اس لیے ہمیشہ خبر بنتے ہیں۔ ان کو موخر اس لیے نہیں کیا جا سکتا کہ اسمائے استفہام، ہمیشہ صدرِ کلام کی حیثیت سے جملے کے آغاز میں آتے ہیں (جبکہ مَنْ اور مَا استفہام کے معنی میں ہمیشہ مبتداء ہوتے ہیں۔)

۱۔ اَیْنَ الْکِتَابُ؟ کتاب کہاں ہے؟

خبر مقدم — مبتدأ مؤخر

۲۔ (اَیْنَ الْمَفَرُّ)؟ (القیامۃ: ۱۰) جائے پناہ کہاں ہے؟

۳۔ مَتٰی الْاِمْتِحَانُ؟ امتحان کب ہے؟

۴۔ کَیْفَ حَالُكَ؟ آپ کا کیا حال ہے؟

۵۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (الذاریات: ۱۲) جزاوسزا کا دن کب ہوگا؟

مندرجہ بالا مثالوں میں این، متی اور کیف اسمائے استفہام ہیں اور خبر ہیں۔ ان خبروں کا پہلے آنا لازمی اور ضروری ہے۔

۲۔ جب خبر، جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتداء نکرہ ہو، خبر کی تقدیم ضروری ہے۔

۱۔ (لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) (الرعد: ۷)

خبر جار مجرور — مبتدا مؤخر نکرہ

"ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے"

اس مثال میں لِكُلِّ جار مجرور پر مشتمل قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدا موخر ہے اور نکرہ ہے۔

اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہوگیا۔

۲۔ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ | أَجْرٌ | (حدیث)

"ہر تر جگر میں، اجر ہے۔" | مبتدأ مؤخر نکرہ

۳۔ جب خبر ظرف پر مشتمل ہو اور مبتداء نکرہ ہو، خبر کا پہلے آنا ضروری ہے

(وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ | عَلِيمٌ) (یوسف: ۶۵)

ظرف خبر مقدم | مبتدأ مؤخر نکرہ

"اور ہر صاحب علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے۔"

(اس مثال میں، فَوْقَ ظرف ہے، قائم مقام خبر ہے، اس کا مبتدأ عَلِيمٌ نکرہ ہے، اور موخر ہے، اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔)

۴۔ جب خبر کو مبتدأ میں محصور و محدود کرنا مقصود ہو یعنی حصر کا مفہوم مطلوب ہو، تو خبر کو مقدم کیا جاتا ہے۔

جیسے: جب مبتدأ إِلَّا کے بعد آئے، خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

مَا | خَاسِرٌ | إِلَّا | الْكَسْلَانُ

خبر مقدم | مبتدأ مؤخر برائے حصر

"کوئی اور خسارہ اٹھانے والا نہ ہوگا، مگر کاہل۔"

۵۔ جب مبتدأ میں کوئی ضمیر ہو، جو خبر کی طرف لوٹتی ہو۔ خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے

عَلَى | التَّمْرَةِ | مِثْلُهَا | زُبْدًا | (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے۔)

خبر مقدم جار مجرور | مبتدا موخر مع ضمیر

(اَمْ | عَلٰی قُلُوْبٍ | اَقْفَالُھَا ؟) (محمد: ۲۴)

خبر مقدم جار مجرور — مبتدأ مؤخر مع ضمیر

"یا پھر، کیا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں؟"

اس مثال میں | عَلٰی قُلُوْبٍ | خبر ہے۔ اس کا مبتدأ اَقْفَالُھَا ہے۔ مؤخر ہے اور جس کی ضمیر مونث ھَا، قُلُوْبٍ کی طرف لوٹ رہی ہے، اسی لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہوگیا۔

خلاصہ۔ خبر کی تقدیم لازم

پانچ (۵) صورتوں میں، خبر کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

۱۔ جب خبر، صدرِ کلام پر مبنی ہو۔ یعنی جب اَیْنَ، مَتٰی، کَیْفَ، اَنّٰی اور اَیَّانَ وغیرہ جیسے ظرف پر مبنی اسمائے استفہام سے، جملے کا آغاز ہو۔

۲۔ جب خبر، جار مجرور پر مشتمل ہو۔

۳۔ جب خبر، ظرف پر مشتمل ہو۔

۴۔ جب خبر کو، مبتداء میں محصور اور محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

۵۔ جب مبتداء میں کوئی ایسی ضمیر واقع ہو، جو خبر کی طرف رجوع کر رہی ہو۔

سبق نمبر ۱۹۳

کیا مبتدأ نکرہ بھی ہو سکتا ہے

۱۔ مبتدا کے لیے عام قاعدہ تو یہی ہے کہ وہ لازماً معرفہ ہو۔

جیسے: مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا (محمدؐ ہمارے رسول ہیں)

اس مثال میں، مُحَمَّدٌ مبتدأ ہے۔ معرفہ ہے۔

۲۔ لیکن مبتدا نکرہ مخصوصہ بھی ہو سکتا ہے۔

(واضح ہو کہ محض نکرہ اسم، کبھی مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)

۳۔ مبتدأ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسم ہو (جملہ، یا شبہ جملہ، مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)

مندرجہ ذیل صورتوں میں، مبتداء کو نکرہ لایا جاتا ہے۔

۱۔ حرف استفہام کے بعد کا مبتدأ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے: ۱۔ (أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ؟) (النمل: ۶۰)

"کیا اللہ کے ساتھ، کوئی اور الٰہ بھی ہے؟"

اللّٰهِ؟	مَعَ	إِلٰهٌ	أَ
		مبتدأ نکرہ	حرف استفہام

(یہاں پہلے حرف استفہام ہمزہ استعمال کیا گیا ہے، اس لیے إِلٰهٌ مبتدأ نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۔ (فَهَل مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا؟) (الاعراف: ۵۳)

"پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے، جو ہمارے حق میں شفاعت کریں گے؟"

(یہاں پہلے **حرفِ استفہام هَلْ** آیا ہے۔ اس لیے مبتدا نکرہ شُفَعَاء استعمال ہوا ہے۔

۳۔ أَ **رَجُلٌ** فِي الدَّارِ أَمْ اِمْرَأَةٌ ؟

"اس گھر میں، مرد ہے یا عورت؟"

(اس مثال میں، رَجُلٌ اگرچہ نکرہ ہے، لیکن فِي الدَّارِ کی قید نے، اس کو خاص کر دیا ہے۔ اس لیے یہ بطورِ نکرہ مبتداٗ استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ حرفِ نفی کے بعد کا مبتداٗ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے: ا۔ مَا اَحَدٌ غَائِبٌ کوئی شخص بھی، غائب نہیں ہے (یعنی سب موجود ہیں)

(اس مثال میں اَحَدٌ نکرہ مبتداٗ ہے اور **حرفِ نفی مَا** کے بعد آیا ہے)

۲۔ مَا **اَحَدٌ** خَيْرٌ مِنْكَ تم سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

(اس مثال میں، اَحَدٌ نکرہ ہے، لیکن **حرفِ نفی مَا** کی وجہ سے خاص ہو گیا ہے اور بطورِ مبتداٗ نکرہ استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ جب مبتداٗ صفت ہو، بطورِ نکرہ اس کا استعمال جائز ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں مبتداٗ اگرچہ نکرہ ہے، لیکن صفت کے ساتھ آیا ہے، اس لیے یہ نکرہ خاص ہو گیا ہے۔

ا۔ **وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ** خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ (البقرۃ: ۲۲۱)

۲۔ ایک مومن لونڈی، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (البقرۃ: ۲۲۱)

ایک مومن غلام، مشرک شریف سے بہتر ہے۔

یہاں | عَبْدٌ | نکرہ ہے، لیکن مُؤْمِنٌ کی صفت کی وجہ سے، اس میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے۔ اس لیے یہ نکرہ ہونے کے باوجود، مبتداء بن گیا ہے۔

۴۔ جب مبتداء مضاف ہوجائے، نکرہ ہوسکتا ہے۔

جیسے: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ (پانچ نمازیں ہیں، جنہیں اللہ نے فرض ٹھہرایا ہے۔)

خَمْسُ	صَلَوَاتٍ	كَتَبَهُنَّ	اللّٰهُ
نکرہ مضاف	مضاف الیہ	فعل + مفعول بہ	فاعل

(اس مثال میں | خَمْس | اگرچہ نکرہ ہے، لیکن مضاف کی وجہ سے یہ خاص ہوگیا ہے۔)

۵۔ جب مبتدا کو موخر کر دیا جائے اور خبر کو مقدم اور خبر ظرف کی شکل میں آئے، تب بھی مبتداء نکرہ ہوسکتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَلِكُلِّ قَوْمٍ | هَادٍ |) (الرعد: ۷)

مبتدا مؤخر

"اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔"

(یہاں هَادٍ نکرہ ہے مبتدأ مُؤَخَّر ہے)

۲۔ (وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ | غِشَاوَةٌ |) (البقرۃ: ۷)

"اور ان کی آنکھوں پر، پردہ پڑ گیا۔"

(یہاں غِشَاوَةٌ، نکرہ ہے، مبتداء مُؤَخَّر ہے۔

۶۔ جب مبتداء، دُعا یا بددُعا پر مشتمل ہو، نکرہ ہوسکتا ہے۔

جیسے: ۱۔ (| سَلَامٌ | عَلَيْكُمْ) (الرعد: ۲۴)

"تم پر سلامتی ہو" (یہاں دعائیہ کلمہ سَلَامٌ ، نکرہ ہے اور مبتدأ ہے)

بعض علماء کا خیال ہے کہ | سَلَامٌ | دراصل | سَلَامِی | ہے۔ اور یہ، یائے متکلم کی طرف مضاف ہے، اور ی کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اضافت کی وجہ سے، یہ خاص ہو گیا ہے۔

۲۔ (| وَيْلٌ | لِّلْمُطَفِّفِيْنَ) (المطففین ۱:)

"تباہی ہے، ڈنڈی مارنے والوں کے لیے"

(یہاں وَيْلٌ | بددعا | ہے، نکرہ ہے اور مبتدأ ہے)

۷۔ مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، جب وہ تنوع پر دلالت کرے

جیسے : | يَوْمٌ | لَكَ وَ | يَوْمٌ | عَلَيْكَ

"ایک دن آپ کا ہوتا ہے، ایک دن آپ کے خلاف جاتا ہے"

(یہاں | بطورِ مبتدأ |، نکرہ اسم ، | يَوْمٌ | کا لفظ، دو مرتبہ استعمال کیا گیا۔ لیکن اس میں تنوع ہے۔ ایک آپ کے لیے خیر کا باعث بنتا ہے اور دوسرا مصیبت لے کر آتا ہے۔ اس لیے نکرہ ہے۔)

۸۔ مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے، جب وہ عموم پر دلالت کرے

جیسے : ۱۔ (| كُلٌّ | يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ) (بنی اسرائیل ۸۴:)

"ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے"

۲۔ (| كُلٌّ | لَّهٗ قٰنِتُوْنَ) (الروم ۲۶:)

"سب کے سب، اسی کے تابع فرمان ہیں"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں | كُلٌّ مبتدا | ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے، اس لیے نکرہ ہے۔)

۹۔ مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، جب وہ مَنْ استفہامیہ کے ذریعے عموم پر دلالت کرے

جیسے: ۱۔ (| مَنْ | فَعَلَ هٰذَا ؟) (الانبیاء: ۵۹)

"یہ کس نے کیا؟"

۲۔ (| مَنْ | بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ؟) (یس: ۵۲)

"کس نے ہمیں خواب گاہ سے اٹھا دیا؟"

(یہاں | اسم استفہام | مَنْ، مبتدأ ہے، نکرہ ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

۱۰۔ مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے، جب وہ مَنْ شرطیہ کے ذریعے عموم پر دلالت کرے

جیسے: ۱۔ (| مَنْ | يَعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: ۱۲۳)

"جو بھی برائی کرے گا، اس کا پھل پائے گا۔"

۲۔ (| فَمَنْ | يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ) (الزلزال: ۷)

"پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں | مَنْ مبتدأ | ہے، نکرہ ہے، | لفظِ شرط | ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

خلاصہ۔ نکرہ مبتدأ کی صورتیں

دس (۱۰) صورتوں میں، مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ حرفِ استفہام کے بعد مبتدأ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ حرفِ نفی کے بعد مبتدأ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ جب مبتدأ کسی صفت کے ساتھ آئے، نکرہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ جب مبتدأ مضاف ہو جائے، مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

۵۔ جب خبر، ظرف یا جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتدأ کو، مؤخر کر دیا جائے تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ جب مبتدأ، دعا یا بد دعا پر مشتمل ہو، تو مبتدأ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ جب کل کے ذریعے، مبتدأ عموم پر دلالت کرے، تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

۸۔ جب مَنْ استفہامیہ کے ذریعے، یا مَنْ شرطیہ کے ذریعے مبتدأ عموم پر دلالت کرے، تو مبتدأ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

اس سبق سے پہلے، تعریف و تنکیر کے اسباق نمبر ۱۷۷ اور ۱۷۸ دوبارہ ضرور پڑھ لیجئے

سبق نمبر ۱۹۴

فاعل کی تقدیم لازم

جملۂ فعلیہ کے قواعد میں بتایا جا چکا ہے کہ عموماً فعل کے بعد، فاعل آتا ہے اور پھر اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن بعض اوقات فاعل سے پہلے، مفعول بہ بھی آسکتا ہے۔

مندرجہ ذیل تین (۳) صورتوں میں فاعل کی تقدیم، لازمی ہوتی ہے۔

۱۔ جب فاعل اور مفعول بہ دونوں، اسم مقصور پر مبنی ہوں۔ جیسے:

دَرَّسَ **مُوسٰی** عِیسٰی "موسٰی نے، عیسٰی کو پڑھایا۔"

فاعل مفعول بہ

۲۔ جب مفعول بہ، اِلَّا کے بعد واقع ہو، فاعل کی تقدیم لازمی ہے۔ جیسے:

۱۔ مَا أَكَلَ **الفَأرُ** إِلَّا خُبزًا

فاعل مفعول بہ

"چوہے نے روٹی کے علاوہ، کچھ نہیں کھایا۔"

۲۔ لَا **الرَّجُلُ** قَاطِعٌ إِلَّا شَجَرَةً

فاعل مفعول بہ

"آدمی درخت کے علاوہ، کچھ اور نہیں کاٹنے والا۔"

۳۔ جب فعل کے ساتھ فاعل ضمیر متصل کی صورت میں موجود ہو۔ جیسے:

(**جَعَلْنَا** النَّهَارَ مَعَاشًا) (النبا: ۱۱)

فعل + فاعل مفعول بہ

"اور ہم نے دن کو، معاش کا وقت بنایا۔"

سبق نمبر ۱۹۵

فعل اور فاعل کا حذف

بعض اوقات، جملے میں صرف منصوب اسماء ہوتے ہیں۔ منصوب اسم، یا تو صرف ظرف ہوتا ہے یا مفعول بہ فقط۔

بعض اوقات، صرف فعل محذوف ہوتا ہے، اور بعض اوقات، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔ (اِغراء، تحذیر اور اختصاص کے اسباق نمبر ۱۵۲، ۱۵۳ اور ۱۵۴ کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ) (البقرة: ۱۸۴)

"یہ متعین دن ہیں (جن میں تمہیں روزہ رکھنا ہے)۔"

(یہاں فعل صُومُوا محذوف ہے)

۲۔ (وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا)

(البقرة: ۱۳۵)

"یہودی کہتے ہیں: یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں: عیسائی ہو، تو ہدایت ملے گی۔ ان سے کہو "نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ (اختیار کرو)۔"

(اس مثال میں مِلَّةَ منصوب ہے، اس کا فعل اِلْزَمُوا یا اِتَّبِعُوا یا نَتَّبِعُ محذوف ہے)

۳۔ سوال کے جواب میں، فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

مَنْ ضَرَبَ ؟ (ضَرَبَ) زَيْدٌ

"کس نے مارا؟ زید نے (مارا)۔"

(یہاں جواب میں صرف، زید نے کہا گیا۔ مطلب ہے، زید نے مارا۔)

۴۔ بعض اوقات، فعل کا حذف لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ (اسْتَجَارَكَ) فَأَجِرْهُ

حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ) (التوبہ : ۶)

"اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص، پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اسے اس کے امن تک پہنچا دو۔"

(یہاں جملہ شرطیہ ہے، پہلے حصے میں فاعل (أَحَدٌ) آیا ہے اور فاعل سے پہلے (اسْتَجَارَ) فعل محذوف ہے۔ اس فعل کا حذف کیا جانا، ضروری اور لازمی تھا، کیونکہ اگلے جملے سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے۔)

۵۔ سوال کے جواب میں نعم یا بَلٰی آئیں، تو فعل اور فاعل دونوں محذوف ہو جاتے ہیں۔ جیسے:

أَقَامَ زَيْدٌ ؟ نَعَمْ (قَامَ زَيْدٌ)

"کیا زید کھڑا ہو گیا؟ ہاں۔ (یعنی واقعی کھڑا ہو گیا۔)

۶۔ (صِبْغَةَ اللَّهِ) (البقرۃ : ۱۳۸)

"اللہ کا رنگ اختیار کرو۔" (صِبْغَةَ مصدر ہے۔ اگر اسے مفعول مطلق تسلیم کیا جائے، تو اسی مادے سے، کوئی فعل جیسے صَبَغْنَا محذوف تسلیم کیا جائے گا۔

یہ جملہ صَبَغْنَا اللّٰهُ صِبْغَةً ہو سکتا ہے۔

یاپھر دوسری صورت میں، بطورِ اغراء، منصوب صِبْغَۃَ کا فعل | آلْزِمُوا | یا اِخْتَارُوا محذوف سمجھا جائے گا۔)

۷۔ (| فَضَرْبَ | الرِّقَابِ) (محمد: ۴)

" (کافروں سے مڈبھیڑ ہو تو تمہارا کام) گردنیں مارنا ہے۔"

غالباً یہ جملہ، کچھ اس طرح ہے۔ | فَاضْرِبُوا | الرِّقَابَ ضَرْبًا

(یہاں فصل کے بجائے، مصدر منصوب ضَرْبٌ کا استعمال ہوا ہے۔)

۸۔ (اَلَا | بُعْدًا | لِّمَدْيَنَ)

بالائی جملہ کچھ اس طرح ہوسکتا ہے۔ اَبْعَدَ اللّٰہُ مَدْيَنَ بُعْدًا

" سنو مدین والے دور پھینکے گئے۔"

یہاں بھی فعل کے بجائے، مصدر منصوب بُعْدًا استعمال کیا گیا ہے۔

۹۔ (فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا | مَنًّا | بَعْدُ وَإِمَّا | فِدَاءً |) (محمد: ۴)

" پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو، اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ احسان کرو، یا فدیے کا معاملہ کرو۔"

یہاں دو منصوب اسماء ہیں۔ مَنًّا، فِدَاءً ان دونوں کے فعل اور فاعل محذوف ہیں۔

یہ جملہ کچھ اس طرح ہوسکتا ہے۔

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ، فَإِمَّا تَمُنُّوْنَ مَنًّا، أَوْ تُفْدُوْنَ فِدَاءً

" پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو! اس کے بعد، تمہیں اختیار ہے، احسان کرو، یا فدیے کا معاملہ کرو۔"

۱۰۔ (| فَسُحْقًا | لِّأَصْحٰبِ السَّعِيْرِ) سُحْقٌ = دوری (الملک: ۱۱)

" لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔" اس جملے کو کھول دیا جائے تو وہ یوں ہوگا۔

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ سُحْقًا

یہاں بھی فعل کے بجائے، مصدر منصوب سُحْقًا استعمال کیا گیا ہے۔

حذف کے مقاصد

حذف قرآن مجید میں، بہت عام ہے۔ علمائے بلاغت نے حذف کے مختلف مقاصد بیان کیے ہیں۔ یہاں چند ایک مقاصد کا ذکر کیا جا رہا ہے:

۱۔ غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا:

بعض اوقات حذف کا مقصد، غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا ہوتا ہے۔ جیسے: مخاطب سے کہنا "اَقْبَلَ" (وہ آگیا) جبکہ متکلم و مخاطب کے درمیان کسی خاص آدمی کا ذکر ہو اور وہ اس موقع پر، اس کا نام لینا مناسب نہ سمجھیں۔

۲۔ ضیق مقام یعنی موقع ذکر کا متحمل نہ ہو:

بعض اوقات حذف کا مقصد، ضیق مقام ہوتا ہے۔ یعنی جب موقع، ذکر کا متحمل نہ ہو، اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مخاطب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

۱۔ جیسے: شاعر نے کہا:

قَالَ لِي: كَيْفَ اَنْتَ؟ قُلْتُ عَلِيْلٌ سَهَرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِيْلٌ

"اس نے مجھ سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: بیمار، مستقل بے خوابی اور صدمات کی طوالت۔"

اس شعر میں، کہنے والے نے یہ نہیں کہا کہ یہ سب (مستقل بے خوابی) مجھ کو لاحق ہے۔ شاعر نے دوسرے مصرع میں حذف سے کام لیا ہے۔

۲۔ حذف کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وقت ہی اس کی اجازت نہ دیتا ہو۔

یہ موقع، اِغْرَاء یا تحذیر کا ہوتا ہے اور اَلْزِمْ یا اِحْذَرْ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

شکاری اپنے ساتھی سے کہے: ظَبْيًا! ظَبْيًا! "ہرن! ہرن!" یا کسی سے کہا جائے: حَيَّةً! حَيَّةً! "سانپ! سانپ!"

۳۔ اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرنا:

بعض اوقات حذف کا مقصد، اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرتا ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَاللّٰهُ يَدْعُوْا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ) (یونس: ۲۵)

"اور اللہ، امن کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے۔" (ساری مخلوق کو)

اس میں "يَدْعُوْا" کے مفعول بہٖ کو، تعمیم کی غرض سے حذف کر دیا گیا ہے۔

۴۔ متعدی کو لازم کا درجہ دینا

بعض اوقات حذف کا مقصد، متعدی کو لازم کا درجہ دینا ہوتا ہے، اس وجہ سے کہ معمول و مفعول بہٖ سے، غرض کا کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے:

(قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) (الزمر: ۹)

"ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے، دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟"

اس مثال میں، يَعْلَمُوْنَ کے مفعول کو اس لیے حذف کر دیا گیا ہے کہ یہاں غرض، معمول سے نہیں ہے، بلکہ محض فعل سے ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ بھی، حذف کے کچھ مزید دواعی اور مقاصد ہو سکتے ہیں۔ جیسے:

۵۔ فاعل کو حذف کر کے، فعل کی اسناد، نائب فاعل کی طرف کرنا۔

بعض اوقات حذف کا مقصد، فاعل کو حذف کر کے، فعل کی اسناد، نائب فاعل کی طرف

کرنا ہوتا ہے۔ یہ حذف، فاعل کے خوف کی وجہ سے ہو سکتا ہے، یا اس پر خوف کے طاری ہو جانے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ یا پھر یہ کہ اس کو، فاعل کا علم ہی نہیں ہوتا۔ ان تمام صورتوں میں فعل مجہول استعمال کیا جاتا ہے۔

۶۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، سامع کی بیداری ذہن کو، یا اس کی مقدار و معیار کو آزمانا ہوتا ہے۔

۷۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، تعظیم ہوتا ہے۔

۸۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، تحقیر ہوتا ہے۔

۹۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، ضرورت کے مواقع پر انکار ہوتا ہے۔

۱۰۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، تعین ہوتا ہے۔

۱۱۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، دعوئ تعین ہوتا ہے۔

۱۲۔ بعض اوقات حذف کا مقصد، وزن وسجع وغیرہ کی رعایت و حفاظت ہوتا ہے۔ اور بالعموم، یہ بات شاعری میں رائج ہے۔

قرآن مجید میں بھی، چنانچہ ضمیر متکلم ی کو حذف کیا گیا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَاِلَيْهِ **مَتَابِ** (مَتَابِي)) (الرعد: ۳۰)

"اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے۔"

۲۔ (فَكَيْفَ كَانَ **عِقَابِ** (عِقَابِي)) (الرعد: ۳۲)

"پھر دیکھ لو، کہ میری سزا کیسی سخت تھی؟"

۳۔ (وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ **يَشْفِيْنِ** (يَشْفِيْنِي)) (الشوریٰ: ۸۰)

"اور جب بیمار ہو جاتا ہوں، تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔"

سبق نمبر ۱۹۶

مفعول بہ کی مختلف صورتیں

مفعول بہ، وہ منصوب اسم ہے، جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

مفعول بہ، پانچ مختلف صورتوں میں آتا ہے۔

۱۔ مفعول بہ۔ اسم صریح معرب

بعض اوقات مفعول بہ، اسمِ صریح معرب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں الْإِنْسَانَ ، الْأَرْضَ ، ذَلُولًا اور الْمَعْرِفَةَ مفعول بہ ہیں اور منصوب ہیں۔ اسمِ صریح ہیں، معرب ہیں۔

۱۔ (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) (العلق : ۵)

"اس نے انسان کو، وہ کچھ سکھایا، جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

۲۔ (جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا) (الملک : ۱۵)

"اس نے تمہارے لیے، زمین کو تابع کر دیا۔"

۳۔ نَطْلُبُ الْمَعْرِفَةَ "ہم حصولِ معرفت کے لیے کوشاں ہیں۔"

۲۔ مفعول بہ۔ اسمِ ضمیر منفصل

بعض اوقات مفعول بہ، ضمیر منفصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ اسمِ ضمیر منفصل إِيَّاكَ اور إِيَّايَ استعمال کی گئی ہیں۔ فعل سے پہلے آئی ہیں۔ مفعول بہ ہیں۔ منصوب ہیں۔ مُقَدَّم برائے حصر ہیں۔

۱۔ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ) (الفاتحہ : ۴) "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔"

۲۔ (وَ إِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ) (البقرۃ : ۴۰)

"اور تم لوگ، مجھ ہی سے ڈرو"

۳۔ مفعول بہ۔ اسم ضمیر متصل

بعض اوقات مفعول بہ، ضمیرِ متصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

اسم ضمیر متصل ہٗ، هُنَّ اور كَ استعمال کی گئی ہیں۔ یہ ضمیریں فعل کے بعد آئی ہیں۔

مفعول بہ ہیں، منصوب ہیں۔

۱۔ وَعَدَ هٗ

"اُس نے، اُس سے وعدہ کیا"

۲۔ اٰتَيْتُمُوْ هُنَّ

"تم لوگوں نے، اُن عورتوں کو دیا ہے"

۳۔ (فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ) (فَ + سَ + يَكْفِيْ + كَ + هُمْ) (البقرہ : ۱۳۷)

"لہٰذا اُن لوگوں کے مقابلے میں، اللہ تمہاری (حمایت کے لیے) کافی ہوگا"

۴۔ مفعول بہ۔ اسم ظاہر مبنی

بعض اوقات مفعول بہ، اسم مبنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ یہاں اسم صریح معرب کے بجائے، اسم مبنی هٰذِهٖ استعمال کیا گیا ہے۔ جو مفعول بہ ہے۔ محلاً منصوب ہے۔

دَرَسَ التِّلْمِيْذُ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةَ "شاگرد نے، یہ قصیدہ سیکھ لیا"

مفعول بہ

۵۔ مفعول بہٖ مُؤَوَّل

بعض اوقات مفعول بہٖ، جملے کی صورت میں، مؤول طور پر آتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

عَرَفْتُ | أَنَّكَ قَادِمٌ | (مجھے علم تھا کہ آپ آنے والے ہیں۔)

مفعول بہٖ مؤول

عَرَفْتُ (مجھے علم تھا) فعل اور فاعل پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد، ایک پورا جملہ اسمیہ أَنَّكَ قَادِمٌ ہے۔ جو محلًا منصوب ہے۔ اور مفعول بہٖ کا قائم مقام ہے۔ اگر اسم منصوب استعمال کیا جاتا تو جملہ اس طرح ہوتا۔

عَرَفْتُ | قُدُومَكَ | (مفعول بہٖ)

(مجھے، آپ کی آمد کا علم تھا۔)

خلاصہ۔ مفعول بہٖ کی پانچ قسمیں

۱۔ مفعول بہٖ، اسمِ صریح معرب ہوسکتا ہے۔

۲۔ مفعول بہٖ، ضمیر منفصل ہوسکتا ہے۔

۳۔ مفعول بہٖ، ضمیر متصل ہوسکتا ہے۔

۴۔ مفعول بہٖ، مبنی (جیسے اسم اشارہ) ہوسکتا ہے۔

۵۔ مفعول بہٖ، مؤوّل (جیسے جملہ اسمیہ) ہوسکتا ہے۔

سبق نمبر ۱۹۷

مفعول بہ کی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں، مفعول بہ کو، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے، اگرچہ جملۂ فعلیہ میں عام طور پر ترتیب یوں ہوتی ہے، پہلے فعل، پھر فاعل، پھر مفعول بہ۔

قَتَلَ + دَاوٗدُ + جَالُوْتَ

فعل + فاعل + مفعول بہ

۱۔ جب فاعل کے ساتھ، فاعلی ضمیر ایسی ہو، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو، تو مفعول بہ کو، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

اَکْرَمَ الْاُسْتَاذَ تِلْمِیْذُہٗ

فعل + مفعول بہ + فاعل

"شاگرد نے، استاد کا اکرام کیا۔"

۲۔ جب مفعول کی ضمیر، فعل کے ساتھ متصل ہو، تو مفعول بہ کو، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

اَکْرَمَنِی الْاَمِیْرُ

فعل + مفعول بہ (ضمیر) + فاعل

"امیر نے، میرا اکرام کیا۔"

۳۔ جب فاعل پر حصر کیا جائے، تو مفعول بہ کو، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِنَّمَا يَخْشَى [اللّٰهَ] مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا) (فاطر: ۲۸)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے، صرف علم رکھنے والے لوگ ہی ڈرتے ہیں"

۴۔ جب مفعول ایسا لفظ ہو، جس کا صدرِ کلام ہونا ضروری ہے، تو مفعول بہٖ کو، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اسمائے استفہام، مَنْ وغیرہ کو، بطورِ مفعول بہٖ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ صدر کلام ہوتے ہیں۔ جیسے:

[مَنْ] رَأَيْتَ ؟

مفعول بہٖ مقدم — فعل + فاعل

۲۔ اسمائے شرط، مَا وغیرہ کو، بطور مفعول بہٖ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

[مَا] تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ، تُجْزَ بِهٖ

مفعول بہٖ

۳۔ کم استفہامیہ کو بھی بطورِ مفعول بہٖ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

[كَمْ] كِتَابًا قَرَأْتَ ؟ "آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں؟"

۴۔ کَمْ خبریہ کو بھی، بطورِ مفعول بہٖ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

[كَمْ] كِتَابٍ قَرَأْتُ "میں نے بہت سی کتابیں پڑھ لیں"

مفعول بہٖ کی تقدیم کی مثالیں

۱۔ ([فَرِيقًا] هَدٰى وَ [فَرِيقًا] حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ) (الاعراف: ۳۰)

"ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، مگر دوسرے گروہ پر، گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔"

۲۔ (اَنۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ | شَجَرَةً | مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ) (الصافات: ۱۴۶)

"اس پر، ایک بیلدار درخت اگا دیا۔"

۳۔ (فَاَمَّا | الۡيَتِيۡمَ | فَلَا تَقۡهَرۡ) (الضحی: ۹)

"لہٰذا یتیم پر سختی نہ کرو۔"

۴۔ (وَ | رَبَّكَ | فَكَبِّرۡ) (المدثر: ۳)

"اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔"

۵۔ (وَ | ثِيَابَكَ | فَطَهِّرۡ) (المدثر: ۴)

"اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔"

۶۔ (وَ | الرُّجۡزَ | فَاهۡجُرۡ) (المدثر: ۵)

"اور گندگی سے دور رہو۔"

۷۔ (وَ | الظّٰلِمِيۡنَ | اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا) (الانسان: ۳۱)

"اور ظالمین کے لیے، ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

سبق نمبر ۱۹۸

مفعول بہ کی لازمی تاخیر

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں (تین) (۳) باتوں کو ذہن میں رکھیے۔

۱۔ بعض صورتوں میں، مفعول بہ کی تاخیر لازمی ہوتی ہے۔

۲۔ بعض صورتوں میں، تقدیم و تاخیر دونوں کی اجازت ہوتی ہے۔

۳۔ بعض صورتوں میں، مفعول بہ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

مفعول بہ کی لازمی تاخیر

جب فاعل اور مفعول بہ میں التباس ہو تو مفعول کو لازمًا مؤخر کرنا چاہیے۔ جیسے:

أَنَّبَ مُوسٰی | عِيْسٰى | "موسیٰ نے، عیسیٰ کو، ڈانٹ پلائی۔"

اوپر کے جملے میں دونوں اسماء، مقصور ہیں۔ اور فاعل اور مفعول بہ میں التباس ہوسکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں، متکلم کے لیے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ فاعل کو پہلے رکھے اور مفعول بہ کو مؤخر کردے۔

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر کی جائز صورتیں

۱۔ بعض صورتوں میں، جب دونوں اسماء مقصور ہوں، اور التباس کا بھی اندیشہ نہ ہو تو فاعل کو مؤخر کیا جاسکتا ہے جیسے

أَكَلَ | كُمَّثْرٰى | يَحْيٰى | "یحییٰ نے، ناشپاتی کھائی۔"

۲۔ اسی طرح بعض صورتوں میں، مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ متکلم اور کاتب، آہنگ کی مناسبت سے کوئی ایک صورت اختیار کرتا ہے۔ جیسے:

مفعول بہ کی تاخیر: كَتَبَ سَلِيْمٌ | الدَّرْسَ |

مفعول بہ کی تقدیم: كَتَبَ | الدَّرْسَ | سَلِيْمٌ

"سلیم نے، درس کو لکھ لیا۔"

سبق نمبر ۱۹۹

مفعول بہ کی تقدیم لازم

چار صورتوں میں، مفعول بہ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

۱۔ جب فاعل کے بعد، کوئی ضمیر ہو، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔

۲۔ جب مفعول بہ کی ضمیر، فعل سے متصل ہو۔

۳۔ جب فاعل پر، حصر مقصود ہو۔

۴۔ جب مفعول بہ، صدرِ کلام پر مشتمل ہو (یعنی صدرِ کلام الفاظ شرط الفاظ استفہام یا کم خبریہ پر مشتمل ہو۔)

۱۔ جب فاعل کے ساتھ ضمیر ہو

۱۔ مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے، جب فاعل کے بعد، ایسی ضمیر ہو، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔ جیسے:

أَكْرَمَ **الأُسْتَاذَ** تِلْمِيذُهُ

"اُستاد کا، اس کے شاگرد نے اکرام کیا۔"

اوپر کی مثال میں **تِلْمِيذُهُ** مرکب اضافی ہے۔ اس کی ضمیر، مفعول بہ (الأُسْتَاذَ) کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ اس لیے مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے۔

۲۔ جب فعل سے ضمیر متصل ہو

۲۔ مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے۔ جب مفعول بہ کی ضمیر (ی) فعل سے متصل ہو۔

جیسے:

أَكْرَمَنِي الْأَمِيرُ

"امیر نے میرا اکرام کیا۔"

أَكْرَمَنِي	الْأَمِيرُ
فعل + ضمیر منصوب	فاعل
مفعول بہ مقدم	

۳۔ جب فاعل پر حصر مقصود ہو

مفعول بہ کو، پہلے لایا جاتا ہے، جب فاعل پر حصر مقصود ہو۔ جیسے:

(إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ)

"اللہ کے بندوں میں سے، اللہ کا ڈر تو صرف، اس کے جاننے والے بندے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

ذیل کی مثال میں، الْعُلَمَاءُ فاعل ہے۔ اور اللَّهَ مفعول بہ مقدم ہے۔ جملے کے اندر إِنَّمَا سے حصر پیدا ہوا ہے۔ یہاں فاعل پر حصر مطلوب و مقصود ہے۔ اس لیے مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تکوینی طور پر تو ساری مخلوق عباد میں شامل ہے۔ لیکن صحیح علم و شعور رکھنے والے عِباد ہی، اللہ کا صحیح خوف اور تقویٰ اختیار کر سکتے ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى **اللّٰهَ** مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

مفعول بہ مقدام — فاعل

۴۔ جب مفعول بہ صدر کلام ہو

مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے، جب مفعول بہ صدر کلام پر مشتمل ہو۔

یعنی جب مفعول بہ، اسم استفہام ہو، اسم شرط ہو یا کم خبریہ ہو۔

اسم استفہام (مفعول بہ مقدم) کی مثالیں:

۱۔ **مَنْ** رَأَيْتَ؟ — آپ نے کس کو دیکھا؟

مفعول بہ مقدام — فعل + فاعل

اوپر کی مثال میں، مَنْ اسم استفہام ہے۔ مفعول بہ مقدم ہے۔ صدر کلام ہے۔

اس لیے اس کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔

۲۔ **مَاذَا** تُرِيدُ؟ — آپ کیا چاہتے ہیں؟

مفعول بہ مقدام — فعل + فاعل

اسم شرط (مفعول بہ مقدم) کی مثال:

۳۔ **مَا** تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ تُجْزَ بِهِ

اسم شرط — شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

مفعول بہ مقدام

"آپ بھلائی کا جو بھی کام کریں گے۔ اس کا اجر دیا جائے گا۔"

اس مثال میں، مَا اسم شرط ہے۔ مفعول بہ مقدم ہے۔ جس کے بعد شرطیہ اور جزائیہ جملے استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے مفعول بہ کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔

مفعول بہٖ مقدم ۔ کم استفہامیہ

کَمْ استفھامیہ بھی، صدرِ کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

کَمْ استفھامیہ کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ اور بطورِ تمیز استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۴۔ | کَمْ | كِتَابًا | قَرَأْتَ ؟ |
|---|---|---|
| مفعول بہٖ مقدم | اسم تمییز | فعل + فاعل |

"آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں؟"

اس مثال میں کَمْ استفھامیہ مفعول بہٖ مقدم ہے، صدرِ کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

مفعول بہٖ مقدم ۔ کم خبریہ

کَمْ خبریہ بھی، صدرِ کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

کَمْ خبریہ کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۵۔ | کَمْ | كِتَابٍ | قَرَأْتَ |
|---|---|---|
| مفعول بہٖ مقدم | | فعل + فاعل |

"آپ نے، بہت سی کتابیں، پڑھ لیں۔"

اس مثال میں کَمْ خبریہ، مفعول بہٖ مقدم ہے۔ صدرِ کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

قرآنی مثالوں کی تحلیل

۱۔ (وَالظّٰلِمِيْنَ | اَعَدَّ | لَهُمْ | عَذَابًا اَلِيْمًا)

مفعول بہ مقدم | فعل + فاعل (ضمیر مستتر) | ضمیر مجرور محلاً منصوب | مفعول بہ ثانی

"اور ظالموں کے لیے، اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

۲۔ (اِيَّاكَ | نَعْبُدُ | وَ | اِيَّاكَ | نَسْتَعِيْنُ)

مفعول بہ مقدم برائے حصر | فعل + فاعل (ضمیر مستتر) | مفعول بہ مقدم برائے حصر | فعل + فاعل

(الفاتحۃ: ۳)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔"

۳۔ فَرِيْقًا | هَدٰى | وَ | فَرِيْقًا | حَقَّ | عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ

مفعول بہ مقدم | فعل + فاعل | مفعول بہ مقدم | فعل | فاعل

(الاعراف: ۳۰)

"ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔"

سبق نمبر ۲۰

تقدیم وتاخیر کے مقاصد

تقدیم وتاخیر کے، کئی مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ تشویق Enthusiasm

تقدیم وتاخیر (Hysteron-proteron) کا مقصد، بعض اوقات مؤخر کے بارے میں شوق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ) (الحجرات: ۱۳)

"یقیناً، تمہارا معزز ترین آدمی، اللہ کے نزدیک، وہ شخص ہے، جو تم لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہے۔"

یہاں اَکْرَمَکُمْ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ خبر کے بارے میں شوق پیدا ہو کہ وہ کون ہیں؟

۲۔ تعجیل Haste

بعض اوقات، تقدیم وتاخیر کا مقصد، کسی رنج یا خوشی کی بات کو، جلد از جلد مخاطب تک پہنچانا ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلْعَفْوُ عَنْكَ صَدَرَ بِهٖ الْاَمْرُ

"معافی! آپ کی معافی کا حکم جاری ہو گیا۔"

۲۔ اَلْقِصَاصُ حَكَمَ بِهٖ الْقَاضِیْ

"قصاص! قاضی نے آپ کے قصاص کا فیصلہ صادر کیا ہے"

۳۔ حصر و تخصیص Confinement

بعض اوقات، تقدیم و تاخیر کا مقصد، کسی بات کو محصور کرنا، اور کسی کے لیے خاص کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحہ:۴)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں"

(یہاں مفعول بہ إِيَّاكَ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ حصر کا مفہوم پیدا ہو۔)

۴۔ اہمیت Importance

بعض اوقات، تقدیم و تاخیر کا مقصد، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَإِسْمٰعِيلَ) (یوسف: ۳۸)

"اور میں نے تو، اپنے آباء کا راستہ اختیار کیا ہے، ابراہیمؑ، اسماعیل اور اسحٰقؑ کا"

(یہاں آبَائِي کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ اہمیت کا اظہار ہو۔)

۲۔ (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) (الاخلاص:۴)

"اور نہیں ہے، اس کی ہمسر، کوئی (دوسری ہستی)"

قواعد زبانِ قرآن

حصّۂ دوم

اَلفِعلُ

The Verb

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

سبق نمبر ۱۰۲

فعلِ ثلاثی مجرد کے چھ (۶) ابواب کا خلاصہ

جلد اول میں چھ ابواب کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

یہاں آگے بڑھنے سے پہلے خلاصہ، ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) باب نَصَرَ کی مختلف صورتیں

غور کیجئے، ماضی مفتوح العین ہے۔ اور مضارع مضموم العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِعُ	اَمر
سَالِمٌ	ن ص ر	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
اَجْوَفْ	ق و ل	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ
نَاقِصْ	د ع و	دَعَا	يَدْعُو	اُدْعُ
مَهْمُوْزُ الفاء	ء ك ل	اَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مَهْمُوْزُ اللام	ب و ء	بَآءَ	يَبُوءُ	بُؤْ
مُضَاعَفْ	م د د	مَدَّ	يَمُدُّ	اُمْدُدْ یا مُدَّ
مَهْمُوْز اَجْوَفْ	ء و ل	آلَ	يَؤُولُ	اُلْ
مَهْمُوْز مُضَاعَفْ	ء س س	أَسَّ	يَؤُسُّ	اُسَّ

(۲)

باب ضَرَبَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے، ماضی مفتوح العین ہے اور مضارع مکسور العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِم	ض ر ب	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	اِضْرِب
مِثَال وَاوِی	و ص ل	وَصَلَ	یَصِلُ	صِلْ
اَجْوَف	ب ی ع	بَاعَ	یَبِیعُ	بِعْ
نَاقِص	ہ د ی	ھَدٰی	یَھْدِی	اِھْدِ
مَھْمُوز	ء ث ر	اَثَرَ	یَأْثِرُ	اِیْثِرْ
مِثَال مَھْمُوز	و ء د	وَئَدَ	یَئِدُ	اِدْ
اَجْوَف مَھْمُوز	ء ی د	اٰدَ	یَئِیْدُ	اِدْ
مُضَاعَف	ف ر ر	فَرَّ	یَفِرُّ	اِفْرِرْ
لَفِیف مَقْرُوْن	ر د ی	رَدٰی	یَرْدِی	اِرْدِ
لَفِیف مَقْرُوْن	ط و ی	طَوٰی	یَطْوِی	اِطْوِ
لَفِیف مَفْرُوْق	و ق ی	وَقٰی	یَقِی	قِ

(۳)

باب فَتَحَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے، ماضی مفتوح العین ہے۔ اور مضارع بھی مفتوح العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضارِع	آمر
سَالِمٌ	ف ت ح	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
مِثَالٌ	و د ع	وَدَعَ	يَدَعُ	دَعْ
نَاقِصٌ	س ع ی	سَعٰی	يَسْعٰی	اِسْعَ
مَهْمُوزُ الْعين	س ء ل	سَاَلَ	يَسْاَلُ	سَلْ
مَهْمُوزُ الْفاء	ء ل ہ	اَلَهَ	يَأْلَهُ	اِئْلَهْ
مَهْمُوزُ اللام	ب د ء	بَدَاَ	يَبْدَءُ	اِبْدَأْ
مَهْمُوزُ ناقص	ء ذ ی	اَذٰی	يَاْذٰی	اِئْذَ
مُضَاعَفٌ	خ ص ص	خَصَّ	يَخَصُّ	اِخْصَصْ
مَهْمُوزُ نَاقِصٌ	ر ء ی	رَاٰی	يَرٰی	رَ

(۴) بابِ سَمِعَ کی مختلف صورتیں

غور کیجئے، ماضی مکسور العین ہے، اور مضارع مفتوح العین ہے۔

آمر	مُضَارِع	ماضی	مادہ	نوعیت فعل
اِسْمَعْ	يَسْمَعُ	سَمِعَ	س م ع	سَالِمٌ
اِيْجَلْ	يَوْجَلُ	وَجِلَ	و ج ل	۱۔ مثال
اِعْوَجْ	يَعْوَجُ	عَوِجَ	ع و ج	۲۔ اَجْوَفْ
اِخْشَ	يَخْشٰى	خَشِيَ	خ ش ی	۳۔ نَاقِصْ
اِبْقَ	يَبْقٰى	بَقِيَ	ب ق ی	نَاقِصْ
اِمْسَسْ	يَمَسُّ	مَسَّ	م س س	مُضَاعَفْ
اِءْلَفْ	يَأْلَفُ	اَلِفَ	ء ل ف	مَهْمُوْزُ الفاء
اِبْئَسْ	يَبْئَسُ	بَئِسَ	ب ء س	مَهْمُوْزُ العین
اِخْطَأْ	يَخْطَأُ	خَطِئَ	خ ط ء	مَهْمُوْزُ اللام
اِرْوَ	يَرْوٰى	رَوِيَ	ر و ی	لَفِيْف مَقْرُوْن
اِقْوَ	يَقْوٰى	قَوِيَ	ق و ی	لَفِيْف مَقْرُوْن
اِحْيَ	يَحْيَا	حَيِيَ	ح ی ی	لَفِيْف مَقْرُوْن
طَاْ	يَطَأُ	وَطِئَ	و ط ء	مِثَال مَهْمُوْز
اِءْوَبْ	يَأْوَبُ	اَوِبَ	اوب	اَجْوَف مَهْمُوْز
اِءْسَ	يَأْسٰى	اَسِيَ	ا س ی	نَاقِص مَهْمُوْز

(۵)

بابِ کَرُمَ کی مختلف صورتیں

غور کیجئے، ماضی مضموم العین ہے۔ اور مضارع بھی مضموم العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِمٌ	ك ر م	كَرُمَ	يَكْرُمُ	اُكْرُمْ
مِثَال وَاوِی	و ح د	وَحُدَ	يَوْحُدُ	اُوْحُدْ
مِثَال یَائی	ی س ر	يَسُرَ	يَيْسُرُ	اُوْسُرْ
اجوف	ہ ی ء	هَيُؤَ	يَهْيُؤُ	اُهْيُؤْ
ناقص	ح ل و	حَلُوَ	يَحْلُوْ	اُحْلُ
مُضَاعَفٌ	ہ م م	هَمَّ	يَهُمُّ	هُمَّ يا اُهْمُمْ
مَهْمُوْزُ الفاء	ء د ب	اَدُبَ	يَأْدُبُ	اُؤْدُبْ
مَهْمُوْزُ العين	ل ء م	لَؤُمَ	يَلْؤُمُ	اُلْؤُمْ
مَهْمُوْزُ اللام	ب ط ء	بَطُؤَ	يَبْطُؤُ	اُبْطُؤْ

بابِ کَرُمَ لازم ہوتا ہے۔ اس کا مجہول نہیں آتا۔

(٦)

باب حَسِبَ کی مختلف صورتیں

غور کیجئے، ماضی مکسور العین ہے، اور مضارع بھی مکسور العین ہے:

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِعُ	آمر
سَالِمٌ	ح س ب	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مِثَال وَاوِي	ورث	وَرِثَ	يَرِثُ	رِثْ
مِثَال يَائِي	ی ب س	يَبِسَ	يَيْبِسُ	اِيْبِسْ
لَفِيف مَفْرُوق	وری	وَرِيَ	يَرِي	رِ
لَفِيف مَفْرُوق	ول ی	وَلِيَ	يَلِي	لِ

نوٹ :۔

باب حَسِبَ میں، آجْوَف اور نَاقِص کے افعال استعمال نہیں ہوتے۔

سبق نمبر ۲۰۲

فعل ثُلاثی مُجَرَّد اور ثُلاثی مَزِید کا فرق

آلِفَ، یَأْلَفُ، اِیْلَفْ پر غور کیجئے۔ یہ باب سَمِعَ سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کا مادہ (ا ل ف) ہے۔

اس کا فاعل، آلِفٌ (مانوس ہونے والا) ہے۔

مفعول مَأْلُوْفٌ (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے۔

اس کا اسم مصدر اُلْفَةٌ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا، مانوس ہونا۔

فعل ثلاثی مجرد کی مثال (مادّہ ال ف)

فعل ماضی	مُضَارِع	آمر	مَصْدَر	معانی	اسم فاعل	مفعول
آلِفَ	یَأْلَفُ	اِیْلَفْ	آلْفٌ یا اُلْفَةٌ	مانوس ہونا	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ

فعل ثلاثی مزید کے مختلف ابواب

مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجیے۔

اسی مادّے (ا ل ف) کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہوگی

معانی	فعل ماضی	مُضَارِع	اَمر	مَصْدَر	بابِ مزید
خوگر بنانا	آلَفَ	یُولِفُ	آلِفْ	اِیلافٌ	اِفْعَالٌ
جمع کرنا دلجوئی کرنا	آلَّفَ	یُؤَلِّفُ	آلِّفْ	تَأْلِیفٌ	تَفْعِیلٌ
باہم الفت کرنا	آلَفَ	یُؤَالِفُ	آلِفْ	مُؤَالَفَةٌ	مُفَاعَلَةٌ
اکٹھا ہونا	تَأَلَّفَ	یَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	تَأَلُّفٌ	تَفَعُّلٌ
اکٹھا ہونا	تَآلَفَ	یَتَآلَفُ	تَآلَفْ	تَآلُفٌ	تَفَاعُلٌ
متحد ہونا	اِیْتَلَفَ	یَأْتَلِفُ	اِیْتَلِفْ	اِیتِلَافٌ	اِفْتِعَالٌ
الفت چاہنا	اِسْتَأْلَفَ	یَسْتَأْلِفُ	اِسْتَأْلِفْ	اِسْتِئْلَافٌ	اِسْتِفْعَالٌ

سبق نمبر ۲۰۳

ثلاثی مزید کے بارہ (۱۲) ابواب

صرف صغیر

مندرجہ ذیل آٹھ (۸) ابواب کثیر الاستعمال ہیں۔

باب	مَعْرُوف			مَجْهُول			فعل	
مزید	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
إِفْعَالٌ	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ
تَفْعِيْلٌ	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيْلٌ تَفْعِلَةٌ
مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوْعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ مُفَاعَلَةٌ
تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوْعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
إِفْتِعَالٌ	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	أُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	إِفْتَعِلْ	إِفْتِعَالٌ
إِسْتِفْعَالٌ	إِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	أُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	إِسْتَفْعِلْ	إِسْتِفْعَالٌ
إِنْفِعَالٌ	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ

فعل مزید کے چار (۴) قلیل الاستعمال ابواب

سلسلہ نمبر	باب	معروف			مجہول			فعل	
	مزید	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
۹	اِفْعِلَالٌ	اِفْعَلَّ	یَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	×	×	×	اِفْعَلِلْ	اِفْعِلَالٌ
۱۰	اِفْعِیْعَالٌ	اِفْعَوْعَلَ	یَفْعَوْعِلُ	مُفْعَوْعِلٌ	×	×	×	اِفْعَوْعِلْ	اِفْعِیْعَالٌ
۱۱	اِفْعِوَّالٌ	اِفْعَوَّلَ	یَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	×	×	×	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّالٌ
۱۲	اِفْعِیْلَالٌ	اِفْعَالَّ	یَفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	×	×	×	اِفْعَالِلْ	اِفْعِیْلَالٌ

۱۔ مزید کے تمام ابواب کے فعل امر میں، عین کلمہ مجرور ہے۔
سوائے باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے، ان دو ابواب کے فعل امر میں، عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

۲۔ ابتدائی آٹھ ابواب میں، اسم فاعل کا عین کلمہ، مکسور ہوتا ہے۔ اور اسم مفعول کا عین کلمہ، مفتوح ہوتا ہے۔

۳۔ آخری پانچ ابواب میں، فعل مجہول نہیں آتا، جس میں باب اِنْفِعَال بھی شامل ہے۔ اس لیے ان ابواب میں اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔

سبق نمبر ۲۰۴

باب

اِفعَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	مُنْزِلٌ	اَنْزِلْ	ن ز ل
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر	
اُنْزِلَ	يُنْزَلُ	مُنْزَلٌ	اِنْزَالٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصِیّات باب اِفْعَال

(اَکْرَمَ ، یُکْرِمُ ، مُکْرِمُ ، اِکْرَامُ)

تنبیہ

خاصیات ابواب کے سلسلے میں، یہ بات یاد رکھیے کہ یہ تمام تر سماعی ہیں۔ ان کا کوئی خاص لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔ ذیل میں دی گئی خاصیات پر توجہ دیجئے اور ہر خاصیت کی مختلف مثالیں یاد کر لیجیے۔

۱۔ تَعْدِیَۃٌ Transitivity

۱۔ فعل لازم کو، متعدی بنانے کا عمل تَعْدِیَۃٌ کہلاتا ہے۔
باب افعال، زیادہ تر، تعدیہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
۲۔ تعدیہ کے عمل سے فاعل، مفعول ہو جاتا ہے۔ جیسے:
جَلَسَ حَامِدٌ "حامد بیٹھ گیا" جَلَسَ فعل لازم ہے اور حَامِدٌ فاعل ہے۔
اگر فعل لازم جَلَسَ کو، متعدی بنائیں گے تو وہ آجْلَسَ ہو جائے گا۔ جیسے:
آجْلَسَ حَامِدًا "اس نے، حامد کو بٹھا دیا۔"
۳۔ تعدیہ کے عمل سے، اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو جاتا ہے۔
دو فعل والا متعدی، تین فعل والا متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے:

اَخْرَجْتُ بَکْرًا — "میں نے بکر کو، نکال دیا۔"

اَنْهَمْتُ زَیْدًا اَلْمَسْأَلَةَ — "میں نے زید کو، مسئلہ سمجھا دیا۔"

اَعْلَمْتُ زَیْدًا بَکْرًا مُطِیْعًا — "میں نے زید کو بتا دیا، کہ بکر مطیع ہے۔"

باب افعال کے، مُتَعَدِّی اَفعال کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

	لازم مجرد		متعدی (باب افعال میں)
صحیح	خَرَجَ (وہ نکلا)	سے	اَخْرَجَ (اس نے نکالا)۔
	ذَهَبَ (وہ گیا)	سے	اَذْهَبَ (وہ لے گیا)۔
	بَصُرَ (اس نے دیکھا)	سے	اَبْصَرَ (اس نے دکھایا)۔
	نَزَلَ (وہ اترا)	سے	اَنْزَلَ (اس نے اتارا)۔
	هَلَكَ (وہ ہلاک ہو گیا)	سے	اَهْلَكَ (اس نے ہلاک کیا)۔
	حَفَرَ (کھودا)	سے	اَحْفَرَ (اس نے کھدوایا)۔
اجوف:	زَاغَ (وہ بھٹکا)	سے	اَزَاغَ (اس نے بھٹکا دیا)۔
	قَامَ (وہ کھڑا ہوا)	سے	اَقَامَ (اس نے کھڑا کیا یا سیدھا کیا)۔
ناقص:	غَنِیَ (وہ مالدار ہوا)	سے	اَغْنٰی (اس نے مالدار کیا)۔
مضاعف:	ضَلَّ (وہ گمراہ ہوا)	سے	اَضَلَّ (اس نے گمراہ کیا)۔

۲- ابتداء origin

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو پہلے فعلِ مجرّد میں موجود نہ تھے۔ ابتداء کہلاتا ہے۔

جیسے:

افعال کے فعل مزید میں نئے معنی			فعل مجرد میں معنی
(وہ ڈر گیا)۔	أَشْفَقَ	سے	شَفِقَ (وہ مہربان ہوا)
(وہ ایمان لایا)۔	اٰمَنَ	سے	أَمُنَ (وہ دیانت دار ہوا)
(وہ مسلمان ہو گیا)۔	أَسْلَمَ	سے	سَلِمَ (وہ ٹھیک ہو گیا)
(اس نے منہ پھیرا)۔	أَعْرَضَ	سے	عَرَضَ (اس نے درخواست کی)
(اس نے فضول خرچی کی)	أَسْرَفَ	سے	سَرِفَ (وہ غافل ہوا)
(اس نے ڈرایا)	أَنْذَرَ	سے	نَذَرَ (اس نے نذر مانی)
(اس نے قسم کھائی)	أَقْسَمَ	سے	قَسَمَ (اس نے تقسیم کی)

۳۔ وِجْدَان یا مصادفہ

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وِجْدَان یا مُصَادَفَہ کہلاتا ہے۔ دراصل یہاں، فاعل مفعول کو، کسی مشتق صفت سے متصف پاتا ہے۔ وِجْدَان میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے، جبکہ حِسبان میں شک، جیسے:

۱۔ بَخِلَ فعل مجرد — أَبْخَلَ فعل مزید۔ (بُخْلٌ: کنجوسی)

أَبْخَلْتُهُ "میں نے اس شخص کو، بخیل پایا۔"

یعنی اس کو بخل کی صفت سے متصف پایا۔

۲۔ عَظُمَ فعل مجرد — أَعْظَمَ فعلِ مزید

أَعْظَمْتُهُ "میں نے اسے، صاحب عظمت پایا۔"

۳۔ أَكْبَرْتُهُ "میں نے اس کی، بڑائی بیان کی۔"

۴۔ سَلْب Seize

کسی شے سے ماخذ کو دور کرنا یعنی اصل معنیٰ کو رفع کرنے کا نام سَلْب ہے۔ دراصل سَلْب کے عمل میں، فاعل مفعول سے، فعل کی اصل صفت کو سلب کر لیتا ہے۔ یا زائل کر دیتا ہے۔ جیسے :

۱۔ شَکٰی سے | آشْکٰی |

شَکٰی "اس نے شکایت کی" | آشْکَیْتُہٗ | "میں نے اس کی شکایت دور کر دی"

۲۔ | آشْفٰی | المرِیْضُ "مریض اچھا ہوگیا۔ (یعنی شفاء کی ضرورت نہیں رہی)

۳۔ آقْذَیْتُ عَیْنَ زَیْدٍ "میں نے، زید کی آنکھ سے، تنکے کو دور کر دیا"

۴۔ | آقْسَطَ | عَلِیٌّ "علی نے، اپنے نفس سے ظلم (قسوط) کو دور کر لیا"

۵۔ صَیْرُوْرت

صَیْرُوْرت کے تین مفہوم ہیں۔

۱۔ کسی شے کا صاحب ماخذ ہونا۔ جیسے :

| آلْبَنَتِ | النَّاقَۃُ "اونٹنی دودھ والی ہوگئی"

(لَبَنٌ ماخذ ہے، آلْبَنَ سے ناقۃ صاحب ماخذ ہوگئی۔)

۲۔ کسی ایسی چیز کا مالک ہونا، جس میں ماخذ کی صفت پائی جاتی ہو۔ جیسے :

| آجْرَبَ | الرَّجُلُ "آدمی خارشی اونٹوں کا مالک ہوگیا"

(جَرَبٌ ماخذ ہے اور اونٹ میں جَرَب کی صفت پائی جاتی ہے۔

۴۔ ماخذ میں کسی چیز کو حاصل کرنا۔ جیسے:

آخْرَفَتِ	الشَّاۃُ	"بکری خریف کے موسم میں، بچے والی ہوگئی"

فاعل کا صاحب ماخذ ہو جانا بھی صَیْرُوْرَت کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ نَقْرٌ سے ..... آفْقَرَ ..... آفْقَرَ الْبَلَدُ "شہر خالی ہو گیا"

۲۔ ثَمَرٌ سے ..... آثْمَرَ ..... آثْمَرَ الشَّجَرُ "درخت پھلدار ہو گئے"

۳۔ آلْبَنَ الْجَامُوسُ "بھینس دودھ والی ہوگئی"

۶۔ تَصْیِیْرُ

صاحب ماخذ بنا دینے کو تَصْیِیْرُ کہتے ہیں۔

جیسے (عربی میں شِرَاكٌ جوتے کے تسمے کو کہتے ہیں۔) اس سے آشْرَكَ بنایا۔

۱۔ آشْرَكْتُ النَّعْلَ "میں نے تسمے والی جوتی بنائی"

۲۔ آلْحَمَ سَمِیْرٌ "سمیر، گوشت والا ہو گیا"

۳۔ آطْفَلَتْ مَرْیَمُ "مریم، بچے والی ہو گئی"

۷۔ مبالغہ یا تکثیر

کسی چیز کی کیفیت، یا مقدار کی بلندی کا اظہار، مبالغہ کہلاتا ہے۔

مُبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ یہاں ماخذ کو کثرت مقدار یا شدت کیفیت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ سَفَرٌ سے ..... آسْفَرَ ..... آسْفَرَ الصُّبْحُ "صبح خوب روشن ہو گئی"

۲۔ آثْمَرَ النَّخْلُ "کھجور کے درخت پر بہت زیادہ کھجوریں لگ گئیں"

۳۔ | اَشْغَلْتُہٗ | "میں نے اسے بہت مصروف کر دیا۔"

۸۔ تعریض

فاعل کی طرف سے مفعول کو، ماخذ کے محل اور موقع پر لے جانے کا نام تعریض ہے۔

تعریض میں فاعل، مفعول کو فعل کے اصل معنی کے لیے پیش کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ بَاعَ سے | اَبَاعَ | ..... اَبَعْتُ الْفَرَسَ۔ "میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔"

۲۔ اَرْهَنْتُ الدَّارَ "میں نے گھر کو، رہن کے لیے پیش کر دیا۔"

۳۔ | اَبَعْتُ | الثَّوْبَ "میں نے کپڑے کو، بیع کے لیے پیش کر دیا۔"

۹۔ اِعْطَاءِ مَاخَذ

یہ کسی لفظ کو، ماخذ کا رتبہ عطا کرنے کا نام ہے۔ ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو۔ جیسے:

۱۔ شَوٰی سے | اَشْوٰی | (شِوَاءٌ = بھنا ہوا گوشت ہے۔)

اَشْوَیْتُہٗ "میں نے اس کو، بھنا گوشت دیا۔"

۲۔ تضیب کی جمع قُضْبَانًا ہے جس کے معنی شاخ کے ہیں۔

اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَانًا "میں نے اسے، شاخیں تراشنے کی اجازت دی۔"

۱۰۔ بُلوغ

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔ بلوغ مکانی بھی ہو سکتا ہے اور زمانی بھی۔

بعض اوقات بلوغ، عددی ہوتا ہے۔ جیسے:

بلوغ مکانی : اَعْرَقَ "وہ عراق میں پہنچا۔"

| اَحْجَزَ | "وہ حجاز میں پہنچا۔"

بلوغ زمانی : اَصْبَحَ زَیْدٌ "زید صبح کے وقت آیا۔"

بلوغ عددی : اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ "دِرْهَم، دس کی گنتی تک پہنچ گئے۔"

۱۱۔ لیاقت

کسی چیز کے مدلول کا، ماخذ کے لائق ہونے کا نام لیاقت ہے۔ جیسے :

لَؤُمَ سے اَلْأَمَ

اَلْأَمَ الفَرْعُ "سردار، لائق ملامت ہوا۔"

۱۲۔ مُطَاوَعَت Reflexive

مطاوعت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مفعول نے، فاعل کا اثر قبول کر لیا۔ جیسے :

۱۔ بَشَّرَ کے بعد اَبْشَرَ

بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ "میں نے اس کو خوشخبری دی، تو وہ خوش ہو گیا۔"

۲۔ فَطَّرْتُهٗ فَاَفْطَرَ "میں نے اس کو افطار کرایا، تو اس نے افطار کر لیا۔"

۱۳۔ مُوَافَقَت

فعل وہی معنی دیتا ہے، جو مزید کے دوسرے ابواب میں ہیں، یا پھر فعل مجرد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی باب افعال کا فعل، فَعَّلَ، تَفَعَّلَ اور اِسْتَفْعَلَ ان تین ابواب کے ہم معنی ہو جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ اَعْظَمْتُهٗ : اِسْتَعْظَمْتُهٗ "میں نے اس کو بڑا تصور کیا۔"

۲۔ اَقَلْتُ البَیْعَ : قُلْتُهٗ "میں نے بیع کا معاہدہ منسوخ کر دیا۔"

۳۔ دَجَا اللَّیْلُ : **اَدْجَی** اللَّیْلُ "رات، تاریک ہوگئی۔"

۱۴۔ حَیْنُوْنَت

کسی بات کے ماخذ کے وقت واقع ہو جانے، یا اس وقت کے آجانے کو حَیْنُوْنَت کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں فاعل کا، اصل فعل میں داخل ہو جانے کا وقت قریب آجاتا ہے تو اس کے لیے، باب افعال استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ حَصَدَ سے **اَحْصَدَ**

اَحْصَدَ الزَّرْعُ "کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا۔"

۲۔ **اَصْرَمَ** النَّخْلُ "کھجوروں کے توڑنے کا وقت قریب آگیا۔"

۱۵۔ لُزُوم Adherence, Intransitivity

بعض اوقات، باب افعال سے آنے والا فعل بھی، لازم ہو جاتا ہے، جبکہ وہ مجرد میں فعل متعدی رہتا ہے۔ جیسے:

فعل مجرد متعدی	فعل مزید لازم۔ باب افعال سے
۱۔ نَسَلْتُ رِیْشَ الطَّائِرِ	**اَنْسَلَ** الرِّیْشُ
"میں نے پرندہ کے پر کو اکھیڑا"	"پر اکھڑ گیا۔"
۲۔ کَبَبْتُ زَیْدًا	**اَکَبَّ** زَیْدٌ
"میں نے زید کو اوندھا کیا"	"زید اوندھا ہوگیا۔"

۳۔ قَلَعتُ الْفَسِیلَ — أَقْلَعَ الْفَسِیلُ

"میں نے پودے کو اکھیڑا" — "پودا اکھڑ گیا"

۴۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا — أَضْرَبَ زَیْدٌ

"میں نے زید کو مارا" — "زید نے اعراض کیا (زید نے ہڑتال کی)"۔

۱۶۔ تمکین

جب فاعل، مفعول کو کسی چیز پر قادر بناتا ہے تو اس عمل کو **تَمْکِین** کہتے ہیں۔ جیسے:

أَحْفَرْتُهٗ الْبِئْرَ ۔ "میں نے اس کو، کنواں کھودنے پر قادر بنایا"

باب اِفعال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفعال میں ہمزۃ، ہمیشہ **ھمزۃ القطع** ہوتا ہے۔ (یعنی مکتوب اور ملفوظ) یہ لکھا بھی جاتا ہے، اور پڑھا بھی جاتا ہے۔ جیسے:

أَحْسَنَ ، أَحْسِنْ اور **إِحْسَانٌ**

أَكْرَمَ ، **أَكْرِمْ** اور إِكْرَامٌ

باب اِفعالٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَإِذَا **أَظْلَمَ** عَلَيْهِمْ قَامُوا) (البقرۃ : ۲۰)

"اور جب ان (منافقین) پر اندھیرا چھا جاتا ہے، تو کھڑے ہو جاتے ہیں"

(یہاں فعل ماضی أَظْلَمَ استعمال ہوا ہے)

۲۔ (**أَنْعَمْتَ** عَلَيْهِمْ) (الفاتحہ : ۷) "ان پر تو نے انعام فرمایا"

(یہاں فعل ماضی اَنْعَمْتَ استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ (اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)

"ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے"

(یہاں فعل ماضی اَنْزَلْنَا استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ (اِنَّا اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا) (النبا : ۴۰)

"ہم نے تم لوگوں کو قریبی عذاب سے ڈرا دیا ہے"

۵ (وَ اُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ)

"اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسی ہوئی تھی"

(یہاں فعل ماضی مجہول اُشْرِبُوْا استعمال ہوا ہے)

۶۔ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ) (آل عمران)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے سے ٹلنے والا نہیں ہے"

(یہاں فعل مضارع يُخْلِفُ استعمال ہوا ہے۔)

۷۔ (اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ) (یونس : ۱۷)

"یقیناً، مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے"

(یہاں فعل مضارع يُفْلِحُ استعمال ہوا ہے)

۸۔ (يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ) (التوبہ : ۴۲)

" وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں"

(یہاں فعل مضارع جمع يُهْلِكُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۹۔ (وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ) (الدھر : ۸)

"اور وہ کھانا کھلاتے ہیں"

(یہاں فعل مضارع جمع يُطِعْمُوْنَ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۔ (فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ (الاعراف: ۱۰۵)

"اے فرعون! بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔"

(یہاں فعل امر واحد أَرْسِلْ استعمال ہوا ہے)

۱۱۔ (أَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (البقرۃ: ۱۹۵)

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔"

(یہاں فعل امر جمع أَنْفِقُوْا استعمال ہوا ہے)۔

۱۲۔ (إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ) (البقرۃ: ۱۱)

"ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُصْلِحُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

۱۳۔ (أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ) (البقرۃ: ۱۲)

"خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُفْسِدُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

باب اِفعال کی مشق ۔ خالی کالم پر کیجیے

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
افعال	اَحْرَمَ	يُحْرِمُ	مُحْرِمٌ	اُحْرِمَ	يُحْرَمُ	مُحْرَمٌ	اَحْرِمْ	اِحْرَامٌ
ك ر م	اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	مُكْرِمٌ	اُكْرِمَ	يُكْرَمُ	مُكْرَمٌ	اَكْرِمْ	اِكْرَامٌ
ف ہ م	اَفْهَمَ	يُفْهِمُ	مُفْهِمٌ	اُفْهِمَ	يُفْهَمُ	مُفْهَمٌ	اَفْهِمْ	اِفْهَامٌ
س ل م	اَسْلَمَ	يُسْلِمُ	مُسْلِمٌ	اُسْلِمَ	يُسْلَمُ	مُسْلَمٌ	اَسْلِمْ	اِسْلَامٌ
ل ہ م	اَلْهَمَ							
ل ز م	اَلْزَمَ							
ف س د	اَفْسَدَ							
ش ہ د	اَشْهَدَ							
ج ہ د	اَجْهَدَ							
ص ل ح	اَصْلَحَ							
ر خ ص	اَرْخَصَ							
ر ح ض	اَرْحَضَ							
س ر ف	اَسْرَفَ							
س ك ت	اَسْكَتَ							
ر ك س	اَرْكَسَ							
ر ہ ب	اَرْهَبَ							
س ق ط	اسقط							
ح س ن	احسن							
ن ط ق	اَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِقٌ	اُنْطِقَ	يُنْطَقُ	مُنْطَقٌ	اَنْطِقْ	اِنْطَاقٌ

افعال سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ش ر	اَبْشَرَ	يُبْشِرُ	مُبْشِرٌ	اَبْشِرْ	اِبْشَارٌ
ب ص ر	اَبْصَرَ	يُبْصِرُ	مُبْصِرٌ	اَبْصِرْ	اِبْصَارٌ
ب ل س	اَبْلَسَ	يُبْلِسُ	مُبْلِسٌ	اَبْلِسْ	اِبْلَاسٌ
ب ل غ	اَبْلَغَ	يُبْلِغُ	مُبْلِغٌ	اَبْلِغْ	اِبْلَاغٌ
ت ب ع	اَتْبَعَ	يُتْبِعُ	مُتْبِعٌ	اَتْبِعْ	اِتْبَاعٌ
ت ر ف	اَتْرَفَ	يُتْرِفُ	مُتْرِفٌ	اَتْرِفْ	اِتْرَافٌ
ت ق ن	اَتْقَنَ	يُتْقِنُ	مُتْقِنٌ	اَتْقِنْ	اِتْقَانٌ
ب س ل	اَبْسَلَ	يُبْسِلُ	مُبْسِلٌ	أَبْسِلْ	إِبْسَالٌ
ث ب ت	اَثْبَتَ	يُثْبِتُ	مُثْبِتٌ	اَثْبِتْ	اِثْبَاتٌ
ث خ ن	اَثْخَنَ	يُثْخِنُ	مُثْخِنٌ	اَثْخِنْ	اِثْخَانٌ
ث م ر	اَثْمَرَ	يُثْمِرُ	مُثْمِرٌ	اَثْمِرْ	اِثْمَارٌ
ج ر م	اَجْرَمَ	يُجْرِمُ	مُجْرِمٌ	اَجْرِمْ	اِجْرَامٌ
ب د ل	اَبْدَلَ	يُبْدِلُ	مُبْدِلٌ	اَبْدِلْ	اِبْدَالٌ
ظ ف ر	اَظْفَرَ	يُظْفِرُ	مُظْفِرٌ	اَظْفِرْ	اِظْفَارٌ

ظ ھ ر	اَظْهَرَ	يُظْهِرُ	مُظْهِرٌ	اَظْهِرْ	اِظْهَارٌ

(لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف: ۹)

"تاکہ اسے، پورے کے پورے دین پر، غالب کر دے"

ع ت ب	اَعْتَبَ	يُعْتِبُ	مُعْتِبٌ	اَعْتِبْ	اِعْتَابٌ

(وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ) (حٰمٓ السجدۃ: ۲۴)

"اور اگر وہ رجوع کا موقع چاہیں، تو کوئی موقع انہیں نہیں دیا جائے گا"

ع ج ب	اَعْجَبَ	يُعْجِبُ	مُعْجِبٌ	اَعْجِبْ	اِعْجَابٌ

(وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ) (المنافقون: ۴)

"اور جب انہیں دیکھو، تو ان کے جثے، تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں گے"

ع ج ز	اَعْجَزَ	يُعْجِزُ	مُعْجِزٌ	اَعْجِزْ	اِعْجَازٌ

(وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ) (فاطر: ۴۴)

"اور اللہ کو کوئی چیز، عاجز کرنے والی نہیں ہے"

ع ج ل	اَعْجَلَ	يُعْجِلُ	مُعْجِلٌ	اَعْجِلْ	اِعْجَالٌ
ع ص ر					اِعْصَارٌ
ع ل ن					اِعْلَانٌ
م ش ج	اَمْشَجَ				اِمْشَاجٌ

ب س ل	اَبْسَلَ				اِبْسَالٌ

(اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ **اُبْسِلُوْا** بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ)

"یہ لوگ تو خود، اپنی کمائی کے نتیجے میں، پکڑے جائیں گے، ان کے لیے تو کھولتا ہوا پانی ہے" (الانعام: ۷۰)

م ك ن	اَمْكَنَ	يُمْكِنُ	مُمْكِنٌ	اَمْكِنْ	اِمْكَانٌ

(فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ **فَاَمْكَنَ** مِنْهُمْ) (الانفال: ۷۱)

"تو اس سے پہلے، وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں۔ چنانچہ (اس کی سزا اللہ نے انہیں دی کہ) وہ تیرے قابو میں آ گئے"

ن ط ق	اَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِقٌ	اَنْطِقْ	اِنْطَاقٌ

(يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا **مَنْطِقَ** الطَّيْرِ) (النمل: ۱۶)

"لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں" (یہ اسم ظرف ہے۔)

ن ب ت	اَنْبَتَ	يُنْبِتُ	مُنْبِتٌ	اَنْبِتْ	اِنْبَاتٌ

(وَاللّٰهُ **اَنْبَتَكُمْ** مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا) (نوح: ۱۷)

"اور اللہ نے، تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا"

ن غ ض	اَنْغَضَ	يُنْغِضُ	مُنْغِضٌ	اَنْغِضْ	اِنْغَاضٌ

(**فَسَيُنْغِضُوْنَ** اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ) (بنی اسرائیل: ۵۱)

"وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے۔ کون ہے؟ وہ، جو ہمیں زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا۔"

ن ق ذ	أَنْقَذَ	يُنْقِذُ	مُنْقِذٌ	أَنْقِذْ	إِنْقَاذٌ

۱۔ (أَفَأَنْتَ **تُنْقِذُ** مَنْ فِي النَّارِ) (الزمر: ۱۹)

"جو آگ میں ہے، کیا تم اُسے بچا سکتے ہو؟"

۲۔ (وَلَا هُمْ **يُنْقَذُوْنَ**) (یٰس: ۴۳)

"اور نہ کسی طرح یہ چھڑائے جا سکیں گے۔"

ن ك ر	أَنْكَرَ	يُنْكِرُ	مُنْكِرٌ	أَنْكِرْ	إِنْكَارٌ

(إِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ **مُنْكَرًا** مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا) (المجادلہ: ۲)

"یہ لوگ، ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔"

ه ل ك	أَهْلَكَ	يُهْلِكُ	مُهْلِكٌ	أَهْلِكْ	إِهْلَاكٌ

(يَقُوْلُ **أَهْلَكْتُ** مَالًا لُّبَدًا) (البلد: ۶)

"کہتا ہے: میں نے ڈھیروں مال اُڑا دیا۔"

م ل ق	أَمْلَقَ				إِمْلَاقٌ
م ه ل	أَمْهَلَ				إِمْهَالٌ
ن ذ ر	أَنْذَرَ				إِنْذَارٌ
ن ف ق	أَنْفَقَ				إِنْفَاقٌ

ن ك ح	أَنْكَحَ				إِنْكَاحٌ
ه ر ع	أَهْرَعَ				إِهْرَاعٌ

إِفْعَالٌ مثال کی مثالیں

۱

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ض ع	أَوْضَعَ	يُوْضِعُ	مُوْضِعٌ	أَوْضِعْ	إِيْضَاعٌ

(وَلَاَ [اَوْضَعُوْا] خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ) (التوبة : ۴۷)

"(منافقین کچھ نہ کرتے مگر) وہ تمہارے درمیان فتنہ پردازی کے لیے دوڑ دھوپ کرتے۔"

و ع د	أَوْعَدَ	يُوْعِدُ	مُوْعِدٌ	أَوْعِدْ	إِيْعَادٌ
و ع ظ	أَوْعَظَ	يُوْعِظُ	مُوْعِظٌ	أَوْعِظْ	إِيْعَاظٌ
و ث ق	أَوْثَقَ	يُوْثِقُ	مُوْثِقٌ	أَوْثِقْ	إِيْثَاقٌ
و ج س	أَوْجَسَ	يُوْجِسُ	مُوْجِسٌ	أَوْجِسْ	إِيْجَاسٌ
و ج ف	أَوْجَفَ	يُوْجِفُ	مُوْجِفٌ	أَوْجِفْ	إِيْجَافٌ
و ر ث	أَوْرَثَ	يُوْرِثُ	مُوْرِثٌ	أَوْرِثْ	إِيْرَاثٌ
و ر د	أَوْرَدَ				إِيْرَادٌ

(فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ) فَ + [أَوْرَدَ] + هُمْ (هود : ۹۸)

"اور (قیامت کے دن فرعون) اپنی پیشوائی میں، انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔"

و ز ع	أَوْزَعَ				إِيْزَاعٌ

(رَبِّ [أَوْزِعْنِيْ] أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ) (النمل : ۱۹)

"اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ! کہ میں تیرے اس احسان کا شکرادا کرتا ہوں"

و س ع	أَوْسَعَ				إِيْسَاعٌ
و ق د					إِيْقَادٌ
و ق ع					إِيْقَاعٌ
ی ق ن	أَيْقَنَ	يُوقِنُ	مُوقِنٌ	أَيْقِنْ	إِيْقَانٌ

إِفْعَالٌ أَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ر و د	أَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدٌ	أَرِدْ	إِرَادَةٌ
م و ت	أَمَاتَ	يُمِيْتُ	مُمِيْتٌ	أَمِتْ	إِمَاتَةٌ
ت و ب	أَتَابَ				
ھ و ن	أَهَانَ				إِهَانَةٌ
ب و ن	أَبَانَ				إِبَانَةٌ

(لَا يَكَادُ [يُبِيْنُ]) (الزخرف : ۵۲)

" (اور وہ اپنی بات بھی) کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟"

ث و ب	أَثَابَ				إِثَابَةٌ

(فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ) فَ + [أَثَابَ] + كُمْ (آل عمران : ۱۵۳)

"اس روش کا بدلہ، اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ) تم کو رنج پر رنج دیے۔"

ج و ب	آجَابَ				اِجَابَةٌ

(قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا) (یونس: ۸۹)

"اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔"

ج و ر	آجَارَ				اِجَارَةٌ

(وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ) (المؤمنون: ۸۸)

"(اور کون ہے؟) وہ جو پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔"

ط و ق	آطَاقَ				اِطَاقَةٌ

(وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) (البقرۃ: ۱۸۴)

"اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔"

ع و د	آعَادَ				اِعَادَةٌ

(اِنَّهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) (یونس: ۴)

"بے شک! پیدائش کی ابتداء وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔"

ع و ذ	آعَاذَ				اِعَاذَةٌ

(وَاِنِّيْ اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: ۳۶)

"اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

اِفْعَالٌ نَاقِصٌ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ہ ی	اَنْهٰی	يُنْهِي	مُنْهٍ	اَنْهِ	اِنْهَاءٌ

(اَلَمْ [اَنْهَكُمَا]) (الاعراف: ۲۲) (یہ واحد متکلم مجرد کی مثال ہے۔)

"کیا میں نے تم دونوں کو، اس درخت سے نہیں روکا تھا؟"

ن س ی	اَنْسٰی	يُنْسِي	مُنْسٍ	اَنْسِ	اِنْسَاءٌ
ن ج ی	اَنْجٰی				اِنْجَاءٌ
م س ی	اَمْسٰی				اِمْسَاءٌ
م ل ی	اَمْلٰی				اِمْلَاءٌ

(اَلشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ [اَمْلٰى] لَهُمْ) (محمد: ۲۵)

"ان کے لیے شیطان نے، اس روش کو سہل بنا دیا ہے۔

اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لیے دراز کر رکھا ہے۔"

م ن ی	اَمْنٰی				اِمْنَاءٌ
ع ط ی	اَعْطٰی				اِعْطَاءٌ

(قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ [اَعْطٰى] كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى) (طٰهٰ: ۵۰)

"موسیٰ نے جواب دیا! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی، پھر اسکو راستہ بتایا۔"

ب ق ی	اَبْقٰی				اِبْقَاءٌ

(وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّ [اَبْقٰی]) (طٰہٰ : ۷۳)

"اللہ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔" (یہ اَفعلُ التفضیل ہے)

ب ک ی	اَبْکٰی				اِبْکَاءٌ

وَجَاءُوْ اَبَاھُمْ عِشَاءً [یَّبْکُوْنَ] (یوسف : ۱۶)

"شام کو وہ، روتے پیٹتے، اپنے باپ کے پاس آئے۔"

ب ل ی	اَبْلٰی				اِبْلَاءٌ

(یَوْمَ [تُبْلَی] السَّرَآئِرُ) مجھول (الطارق : ۹)

"جس روز، پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی۔"

اِفْعَالٌ نَاقِصٌ مھموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل اَمر	مصدر
ء ت ی	آتٰی	یُؤْتِی	مُؤْتٍ	اٰتِ	اِیْتَاءٌ

([یُؤْتِی] الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَاءُ) (البقرۃ : ۲۶۹)

"وہ جس کو چاہتا ہے، (فیاضی کی) حکمت عطا فرماتا ہے۔"

ء ذ ی	آذٰی	یُؤْذِی	مُؤْذٍ	اٰذِ	اِیْذَاءٌ

(وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ **آذَوْا** مُوْسٰى) (الاحزاب: ٦٩)

"اے مسلمانو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی تھی (اور ان کے ساتھ جہاد پر جانے سے انکار کر دیا تھا)"

## اِفْعَالٌ مہموز کی مثالیں	آذِنَ - يَاذَنُ = اجازت دینا، آذَنَ - يُوْذِنُ = اطلاع دینا اَذَّنَ - يُؤَذِّنُ = اعلان کرنا، اِسْتَاذَنَ = اجازت طلب کرنا

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا ذ ن	آذَنَ	يُؤْذِنُ	مُؤْذِنٌ	آذِنْ	اِيْذَانٌ

(فَقُلْ **اٰذَنْتُكُمْ** عَلٰى سَوَآءٍ) (الانبیاء: ١٠٩)

"کہہ دو میں نے علی الاعلان تم کو خبر دار کر دیا ہے۔"

(قَالُوْا **اٰذَنّٰكَ** مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ) (حم السجدة: ٤٧)

"انہوں نے کہا! ہم آپ سے عرض کر چکے ہیں، آج ہم میں سے کوئی اس کی گواہی دینے والا نہیں ہے۔"

ء م ن	آمَنَ	يُؤْمِنُ	مُؤْمِنٌ	آمِنْ	اِيْمَانٌ
ا ن س	آنَسَ	يُؤْنِسُ	مُؤْنِسٌ	آنِسْ	اِيْنَاسٌ

(**اٰنَسَ** مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا) (القصص: ٢٩) "طور کی جانب اس کو ایک آگ نظر آئی۔"

ا ث ر	آثَرَ	يُؤْثِرُ	مُؤْثِرٌ	اِيْثِرْ	اِيْثَارٌ
ن ش ء	اَنْشَاَ	يُنْشِئُ	مُنْشِئٌ	اَنْشِئْ	اِنْشَاءٌ

(وَلَهُ الْجَوَارِ **الْمُنْشَآتُ** فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ) (الرحمن: ۲۴)

"اور یہ جہاز اسی کے ہیں، جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔"

اِفْعَالُ مُضَاعَفُ کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِهْلَالٌ	أَهْلِلْ	مُهِلٌّ	يُهِلُّ	أَهَلَّ	ھ ل ل

(وَمَآ **أُهِلَّ** بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ) (البقرة: ۱۷۳)

"اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ، جس پر اللہ کے سوا، کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔"

اِهْمَامٌ	أَهْمِمْ	مُهِمٌّ	يُهِمُّ	أَهَمَّ	ھ م م

(وَطَآئِفَةٌ قَدْ **أَهَمَّتْهُمْ** أَنْفُسُهُمْ) (آل عمران: ۱۵۴)

"مگر ایک دوسرا گروہ، جس کے لیے ساری اہمیت، بس اپنی ذات کی تھی۔"

اِحْلَالٌ	أَحْلِلْ	مُحِلٌّ	يُحِلُّ	أَحَلَّ	ح ل ل

(وَ **أَحَلَّ** اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا) (البقرة: ۲۷۵)

"حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے، اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔"

اِتْمَامٌ				أَتَمَّ	ت م م

(وَ **يُتِمَّ** نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا) (الفتح: ۲)

"اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے۔"

ظ ل ل	اَظَلَّ				اِظْلَالٌ

(فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ) (الشورٰی : ۳۳)

"اور یہ سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں"

ع د د	اَعَدَّ				اِعْدَادٌ

(وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا) (النساء ۹۲)

"اس پر اللہ کا غضب، اور اس کی لعنت ہے، اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔"

اِفْعَالٌ مفروق کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ص ی	اَوْصٰی	يُوْصِي	مُوْصٍ	اَوْصِ	اِيْصَاءٌ

(وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا) (مریم : ۳۱)

"اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا، جب تک میں زندہ رہوں۔"

و ع ی	اَوْعٰی	يُوْعِي	مُوْعٍ	اَوْعِ	اِيْعَاءٌ

(وَجَمَعَ فَاَوْعٰی) (المعارج : ۱۸)

"اور اس نے مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔"

(وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ) (انشقاق : ۲۳)

"اور جو کچھ یہ (اپنے نامۂ اعمال میں) جمع کر رہے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے"

و ح ی	اَوْحٰی	یُوْحِی	مُوحٍ	اَوْحِ	اِیْحَاءٌ

(فَاَوْحٰی اِلَیْہِمْ رَبُّہُمْ لَنُہْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ) (ابراھیم: ۱۳)

"تب ان کے رب نے ان پر وحی بھیجی کہ "ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے""

و ر ی	اَوْرٰی	یُوْرِیْ	مُوْرٍ	اَوْرِ	اِیْرَاءٌ

(اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ) (الواقعہ: ۷۱)

"کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو؟"

و ف ی	اَوْفٰی	یُوْفِی	مُوْفٍ	اَوْفِ	اِیْفَاءٌ

۱۔ (وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ) (التوبہ: ۱۱۱)

"اور کون ہے، جو اللہ سے بڑھ کر، اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو"

(یہاں اَوْفٰی فعل ماضی نہیں ہے، بلکہ اَفْعَلُ التفضیل ہے۔)

۲۔ (وَ اَوْفُوْا بِعَہْدِیْٓ اُوْفِ بِعَہْدِکُمْ) (البقرۃ: ۴۰)

"میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا، اسے تم پورا کرو۔ تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ تھا، اسے میں پورا کروں گا" (یہ اَوْفُوْا فعل امر جمع ہے، اور اُوْفِ فعل مضارع متکلم مجزوم ہے۔)

۳۔ (وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَہْدِہِمْ اِذَا عٰہَدُوْا) (البقرۃ: ۱۷۷)

"اور نیک وہ لوگ ہیں، کہ جب عہد کریں، تو اسے وفا کریں۔"

(یہ الموفون اسم فاعل جمع کی مثال ہے۔)

اِفْعَالٌ مقرون کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ھ و ی	آھْوٰی	یُھْوِی	مُھْوٍ	آھْوِ	اِھْوَاءٌ

(وَالْمُؤْتَفِكَةَ [آھْوٰی]) (النجم: ۵۳)

"اور اوندھی کرنے والی بستیوں کو اٹھا پھینکا"

غ و ی	آغْوٰی	یُغْوِی	مُغْوٍ	آغْوِ	اِغْوَاءٌ
ح ی ی	آحْیٰی	یُحْیِی	مُحْیٍ	آحْیِ	اِحْیَاءٌ

(كَذٰلِكَ [یُحْیِ] اللّٰهُ الْمَوْتٰی) (البقرۃ: ۷۳)

"اسی طرح، اللہ مردوں کو زندگی بخشتا ہے"

(وَهُوَ الَّذِیْ [اَحْیَاكُمْ] ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ)

(الحج: ٦٦)

"اور وہی ہے، جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے، وہی تم کو موت دیتا ہے اور وہی پھر تم کو زندہ کرے گا"

سبق نمبر ۲۰۵

تَفْعِیْل / تَفْعِلَۃٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
نَزَّلَ	یُنَزِّلُ	مُنَزِّلٌ	نَزِّلْ	ن ز ل

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر
نُزِّلَ	یُنَزَّلُ	مُنَزَّلٌ	تَنْزِیْلٌ

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب تفعیل

۱۔ تَعْدِیَۃٌ Transitivity

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تَعْدِیَۃٌ کہلاتا ہے۔ اس عمل سے اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ فعل ثلاثی مجرد سے مزید کے باب تفعیلٌ میں مُتَعَدِّی افعال کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ نَزَلَ (اترا) سے نَزَّلْتُہٗ (میں نے اس کو اتارا)۔

۲۔ فَرِحَ (وہ خوش ہوا) سے فَرَّحَ (اس نے خوش کیا)۔

۳۔ قَدَمَ (وہ آگے ہوا) سے قَدَّمَ (اس نے آگے کیا)۔

۴۔ بَانَ (وہ واضح ہوا) سے بَیَّنَ (اس نے واضح کیا)۔

۵۔ زَکٰی (وہ نیک ہوا) سے زَکّٰی (اس نے پاکیزہ کیا)۔

۶۔ کَذَبَ (اس نے جھوٹ بولا) سے کَذَّبَ (اس نے جھٹلایا)۔

۲۔ تَصْیِیْرٌ

صاحب ماخذ بنا دینے کو تَصْیِیْرٌ کہتے ہیں جیسے:

۱۔ فَرِحَ (خوش ہوا) سے فَرَّحَ

فَرَّحْتُہٗ "میں نے اس کو خوشی والا بنایا"

۲۔ وَتَّرَ القَوْسَ "اس نے کمان کو زرہ دار بنا دیا"

۳۔ سلب وازالہ Seize

کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا، یعنی اصل معنی کو رفع کرنے کا نام سلب ہے۔ جیسے:

۱۔ قَشَّرْتُ الْعُوْدَ "میں نے لکڑی کا چھلکا اتارا۔"

۲۔ قَرَّدَ الْاِبِلَ "اس نے اونٹ سے چیچڑی دور کی۔"

۳۔ جَرَّبَ اللّٰہُ الْبَعِیْرَ "اللہ نے، اونٹ کی خارش دور کردی۔"

۴۔ مبالغہ یا تکثیر

کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی بلندی کا فاعلی اظہار مبالغہ کہلاتا ہے۔ مبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ مُبالغہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ فعل میں، فاعل میں اور مفعول میں۔ جیسے:

فعل میں مبالغہ: ۱۔ صَرَّحَ "اس نے اچھی طرح ظاہر کردیا۔"

۲۔ جَوَّلَ "وہ بہت زیادہ گھوما پھرا۔"

فاعل میں مبالغہ: ۳۔ طَوَّفْتُ "میں نے بہت زیادہ طواف کیا۔"

۴۔ مَوَّتَتِ الْاِبِلُ "بہت زیادہ اونٹ مر گئے۔"

۵۔ بَرَّكَتِ الْاِبِلُ "بہت زیادہ اونٹ بیٹھ گئے۔"

۶۔ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ "اس عورت نے بہت زیادہ دروازے بند کیے۔"

مفعول میں مبالغہ: ۷۔ قَطَّعْتُ الثِّيَابَ "میں نے بہت کپڑے کاٹے۔"

۵۔ صَيْرُوْرَت:

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا صَيْرُوْرَت کہلاتا ہے۔ جیسے:

نَوْرٌ "شگوفہ یا سفید کلی کو کہتے ہیں۔"

نَوَّرَ الشَّجَرُ "درخت شگوفہ دار ہوگیا۔"

۶۔ بُلوغ :

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔ جیسے :

۱۔ عَمَّقَ الْمَاءُ "وہ پانی عمق یعنی گہرائی میں پہنچا۔"

۲۔ خَيَّمَ زَيْدٌ "زید خیمے میں آگیا۔"

۷۔ نسبت بماخذ :

کسی چیز کا ماخذ کی طرف منسوب ہونا نسبت بماخذ ہے۔ جیسے :

۱۔ فِسْقٌ سے فَسَّقَ

فَسَّقْتُهُ "میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا"

فَسَّقَنِي "اس نے مجھے بدکار کہا یعنی فاسق کہا"

۲۔ كَفَّرْتُهُ "میں نے اسے کفر سے منسوب کیا"

۸۔ تخلیط :

کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ ملانے اور آراستہ کرنے کو تخلیط کہتے ہیں۔

ذَهَبٌ سونے کو کہتے ہیں۔

ذَهَّبْتُهُ "میں نے سونے کا ملمع کیا۔ یا سنہرا بنا دیا۔"

۹۔ الباس ماخذ :

کسی چیز کو ماخذ کے پہنانے کا نام الباس ماخذ ہے۔

جیسے : جَلَّلَ ، تَجْلِيلٌ

جَلَّلْتُ الْفَرَسَ "میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی"

۱۰۔ قصر

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے، پورے جملے کے بجائے، صرف ایک لفظ استعمال کرنا

قصو کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ هَلَّلَ "اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا" (تہلیل کی)

۲۔ كَبَّرَ "اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا" (تکبیر پڑھی)

۳۔ سَبَّحَ "اس نے سُبْحَانَ اللّٰه کہا" (تسبیح کی)

۱۱۔ تحویل:

کسی چیز کو ماخذ یا مثلِ ماخذ بنا دینے کا نام تحویل ہے۔ جیسے:

نَصَّرْتُهٗ "میں نے اس کو دینِ عیسوی کی تعلیم دی یا نصرانی بنا دیا"

۱۲۔ ابتداء

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعلِ مجرّد میں پہلے سے موجود نہ تھے۔ ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ كَلَّمْتُهٗ "میں نے اس سے گفتگو کی"

كَلَمَ (اس نے زخمی کیا) سے كَلَّمَ (اس نے گفتگو کی)۔

۲۔ سَبَحَ (اس نے تیراکی کی) سے سَبَّحَ (اس نے تبیح کی)۔

عَذَبَ (اس نے منع کیا) سے عَذَّبَ (اس نے عذاب دیا)۔

۱۳۔ توجّہ:

فعل کے ماخذ کی طرف متوجہ ہونے کا نام توجہ ہے۔ جیسے:

شَرَّقَ زَيْدٌ وَ غَرَّبَ زَيْدٌ

"زید مشرق اور مغرب کی طرف متوجہ ہوا"

۱۴۔ تدریج

اس باب کی ایک خصوصیت، تدریج بھی ہے۔ جیسے:

نَزَّلَ	اللّٰهُ	"اللہ نے بتدریج نازل کیا۔"

۱۵۔ موافقت:

۱۔ مجرد کی موافقت: تَمَرْتُهٗ : | تَمَّرْتُهٗ | "میں نے اس کو کھجور دی۔"

۲۔ افعال کی موافقت: تَمَّرَ : اَتْمَرَ "تر کھجور خشک ہوگئی۔"

۳۔ تفعّل کی موافقت: | تَرَّسَ | : تَتَرَّسَ "ڈھال کو کام میں لے آیا۔"

باب تفعیل کے دو مصادر

باب تَفْعِیل کے مصادر، عموماً دو اوزان پر آتے ہیں۔ | تَفْعِيْلٌ اور تَفْعِلَةٌ |

۱۔ اگر فعل کا لام کلمہ، حرف صحیح پر مشتمل ہو، تو مصدر تَفْعِیل کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: تَقْدِیسٌ، تَفْسِیرٌ، تَسْبِیحٌ، تَاْوِیلٌ وغیرہ

۲۔ اگر فعل مہموز اللام ہو تو مصدر دونوں اوزان پر آسکتا ہے۔ جیسے:

| تَخْطِئَةٌ اور تَخْطِیْءٌ | ، تَبْرِئَةٌ اور تَبْرِیْءٌ ، | تَهْنِئَةٌ اور تَهْنِیْءٌ |

۳۔ اگر فعل، معتل اللام ہو تو مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

| تَزْكِيَةٌ | ، تَسْمِیَةٌ ، | تَرْبِيَةٌ | ، تَجْزِیَةٌ ، | تَصْلِيَةٌ | وغیرہ

۴۔ بعض اوقات، باب تَفْعِیل کا مصدر فِعَّالٌ اور اس کی تخفیف کے ساتھ فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: | كِذَّابٌ | اور اس کی تخفیف، كِذَابٌ

(وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا | كِذَّابًا |) (النباء: ۲۸)

"اور ان لوگوں نے، ہماری آیات کو بالکل ہی جھٹلا دیا۔"

باب تَفْعِیل/ تَفْعِلَةٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (| بَشَّرْنَا | كَ بِالْحَقِّ) (الحجر: ۵۵) "ہم نے آپ کو برحق بشارت دی ہے۔"

(یہاں فعل ماضی بَشَّرْنَا استعمال ہوا ہے)

۲۔ (قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا) (الصافات : ۱۰۵)

"اے ابراہیمؑ! تو نے خواب سچ کر دکھایا۔"

(یہاں فعل ماضی صَدَّقْتَ استعمال ہوا ہے۔

۳۔ (وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ) (الجاثیہ : ۱۶)

"اور ہم نے بنی اسرائیل کو دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت عطا کی۔"

(یہاں فعل ماضی فَضَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

۴۔ (وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ) (البقرۃ : ۵۷)

"اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا۔"

(یہاں فعل ماضی ظَلَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

۵۔ (نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا) (لقمان : ۲۴)

"ہم تمہیں (دنیا میں) مزے کرنے کے لیے، تھوڑی مہلت دے رہے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع نُمَتِّعُ + هُمْ استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ (وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ) (البقرۃ : ۳۰)

"اور آپ کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر رہے ہیں۔"

(یہاں دو افعال مضارع نُقَدِّسُ اور نُسَبِّحُ استعمال ہوئے ہیں)۔

۷۔ (وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا) (الاحزاب : ۳۳)

"اور (اللہ چاہتا ہے کہ اہل بیت کو) پوری طرح پاک کرے۔"

(یہاں فعل مضارع يُطَهِّرُ استعمال ہوا ہے، اور تطہیر مصدر ہے۔)

۸۔ (إِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ) (النحل : ۱۰۳)

"اس شخص (محمدؐ) کو تو (نعوذ باللہ) ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے۔"

(یہاں فعل مضارع یُعَلِّمُهٗ استعمال ہوا ہے)

۹۔ (یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ) (القصص: ۴)

"وہ ان کے لڑکوں کو قتل کیا کرتا تھا۔"

(یہاں فعل مضارع یُذَبِّحُ استعمال ہوا ہے)

۱۰۔ (یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ) (النساء: ۴۶)

"یہودی الفاظ کو، ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع یُحَرِّفُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۱۱۔ (لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ) (البقرۃ: ۱۶۲)

"ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔"

(یہاں فعل مضارع یُخَفَّفُ استعمال ہوا ہے)

۱۲۔ (مَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ) (الفاطر: ۱۱)

"کوئی عمر پانے والا (مُعَمَّر)، عمر نہیں پاتا۔"

(یہاں فعل مضارع یُعَمَّرُ اور اسمِ مفعول مُعَمَّر استعمال ہوا ہے)

۱۳۔ (وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) (الضحیٰ: ۱۱)

"اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔"

(یہاں فعل امر فَ + حَدِّثْ استعمال ہوا ہے)

۱۴۔ (وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا) (الاحزاب: ۴۲)

"اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

(یہاں فعل امر سَبِّحُوْا + هُ استعمال ہوا ہے)

"اس شخص (محمدؐ) کو تو (نعوذ باللہ) ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے۔"

(یہاں فعل مضارع يُعَلِّمُهٗ استعمال ہوا ہے)

۹۔ (يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ) (القصص: ۴)

"وہ ان کے لڑکوں کو قتل کیا کرتا تھا۔"

(یہاں فعل مضارع يُذَبِّحُ استعمال ہوا ہے)

۱۰۔ (يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ) (النساء: ۴۶)

"یہودی الفاظ کو، ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يُحَرِّفُونَ استعمال ہوا ہے)

۱۱۔ (لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ) (البقرۃ: ۱۶۲)

"ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔"

(یہاں فعل مضارع يُخَفَّفُ استعمال ہوا ہے)

۱۲۔ (مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ) (الفاطر: ۱۱)

"کوئی عمر پانے والا (مُعَمَّر)، عمر نہیں پاتا۔"

(یہاں فعل مضارع يُعَمَّرُ اور اسم مفعول مُّعَمَّر استعمال ہوا ہے)

۱۳۔ (وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) (الضحیٰ: ۱۱)

"اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔"

(یہاں فعل امر فَ + حَدِّثْ استعمال ہوا ہے)

۱۴۔ (وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا) (الاحزاب: ۴۲)

"اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

(یہاں فعل امر سَبِّحُوا + هُ استعمال ہوا ہے)

باب تَفْعِيل / تَفْعِلَةٌ کی مشق

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر ۱	مصدر ۲
م ل ک	مَلَّكَ	يُمَلِّكُ	مُمَلِّكٌ	مُلِّكَ	يُمَلَّكُ	مُمَلَّكٌ	مَلِّكْ	تَمْلِيكٌ	تَمْلِكَةٌ
م ز ق	مَزَّقَ							تَمْزِيقٌ	تَمْزِقَةٌ
س ل م	سَلَّمَ							تَسْلِيمٌ	تَسْلِمَةٌ
ح ر ض	حَرَّضَ							تَحْرِيضٌ	تَحْرِضَةٌ
ص د ق	صَدَّقَ							تَصْدِيقٌ	تَصْدِقَةٌ
ھ د م	هَدَّمَ							تَهْدِيمٌ	تَهْدِمَةٌ
ش ر ف	شَرَّفَ							تَشْرِيفٌ	تَشْرِفَةٌ
و ج ہ	وَجَّهَ							تَوْجِيهٌ	تَوْجِهَةٌ
ف ر ق	فَرَّقَ							تَفْرِيقٌ	تَفْرِقَةٌ
م ت ع	مَتَّعَ							تَمْتِيعٌ	تَمْتِعَةٌ
س ر ح	سَرَّحَ							تَسْرِيحٌ	تَسْرِحَةٌ
ز ی ن	زَيَّنَ							تَزْيِينٌ	تَزْيِنَةٌ
ح ر م	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	مُحَرِّمٌ	حُرِّمَ	يُحَرَّمُ	مُحَرَّمٌ	حَرِّمْ	تَحْرِيمٌ	تَحْرِمَةٌ
ق س م	قَسَّمَ							تَقْسِيمٌ	تَقْسِمَةٌ
م ھ د	مَهَّدَ							تَمْهِيدٌ	تَمْهِدَةٌ
ن ش ف	نَشَّفَ							تَنْشِيفٌ	تَنْشِفَةٌ
ق ل د	قَلَّدَ							تَقْلِيدٌ	تَقْلِدَةٌ
ن ق د	نَقَّدَ							تَنْقِيدٌ	تَنْقِدَةٌ
م ح ص	مَحَّصَ							تَمْحِيصٌ	تَمْحِصَةٌ

تَفْعِیْلٌ سَالِم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ک س	نَكَّسَ	يُنَكِّسُ	مُنَكِّسٌ	نَكِّسْ	تَنْكِيْسٌ

﴿وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ﴾ (یس: ۶۸)

"جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں، اس کی ساخت کو ہم اُلٹ ہی دیتے ہیں"

ن ک ل	نَكَّلَ	يُنَكِّلُ	مُنَكِّلٌ		تَنْكِيْلٌ
ھ د م	هَدَّمَ	يُهَدِّمُ	مُهَدِّمٌ		تَهْدِيْمٌ
ب ت ل	بَتَّلَ	يُبَتِّلُ	مُبَتِّلٌ	بَتِّلْ	تَبْتِيْلٌ
ب د ل	بَدَّلَ	يُبَدِّلُ	مُبَدِّلٌ	بَدِّلْ	تَبْدِيْلٌ
ب ذ ر	بَذَّرَ	يُبَذِّرُ	مُبَذِّرٌ	بَذِّرْ	تَبْذِيْرٌ
ب ش ر	بَشَّرَ	يُبَشِّرُ	مُبَشِّرٌ	بَشِّرْ	تَبْشِيْرٌ
ب ل غ	بَلَّغَ	يُبَلِّغُ	مُبَلِّغٌ	بَلِّغْ	تَبْلِيْغٌ
ع ب د	عَبَّدَ	يُعَبِّدُ	مُعَبِّدٌ		تَعْبِيْدٌ
ع د د	عَدَّدَ	يُعَدِّدُ			تَعْدِيْدٌ
ع ز ر	عَزَّرَ	يُعَزِّرُ			تَعْزِيْرٌ

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)

"لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں"

ع ط ل	عَطَّلَ				تَعْطِیْلٌ
ع ظ م	عَظَّمَ				تَعْظِیْمٌ
ط ل ق	طَلَّقَ				تَطْلِیْقٌ
ع ق د	عَقَّدَ				تَعْقِیْدٌ

(وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا **عَقَّدْتُّمُ** الْاَیْمَانَ) (المائدۃ: ۸۹)

"مگر وہ قسمیں، جو تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔"

ع ل ق	عَلَّقَ				تَعْلِیْقٌ
ع ل م	عَلَّمَ				تَعْلِیْمٌ
ع ق ب	عَقَّبَ				تَعْقِیْبٌ
ت ب ر	تَبَّرَ	یُتَبِّرُ	مُتَبِّرٌ	تَبِّرْ	تَتْبِیْرٌ
ث ب ت	ثَبَّتَ	یُثَبِّتُ	مُثَبِّتٌ	ثَبِّتْ	تَثْبِیْتٌ
ج ھ ز	جَهَّزَ	یُجَهِّزُ	مُجَهِّزٌ		تَجْهِیْزٌ

(وَلَمَّا **جَهَّزَهُمْ** بِجَهَازِهِمْ) (یوسف: ۵۹)

"اور پھر جب (حضرت یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کروا دیا۔"

م ک ن	مَکَّنَ	یُمَکِّنُ	مُمَکِّنٌ	مَکِّنْ	تَمْکِیْنٌ

(قَالَ مَا **مَکَّنِّیْ** فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ) (الکھف: ۹۵)

"ذوالقرنین نے کہا! جو کچھ میرے رب نے، مجھے دے رکھا ہے، بہت ہے۔"

تَفْعِیْلٌ مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ودع	وَدَّعَ	يُوَدِّعُ	مُوَدِّعٌ	وَدِّعْ	تَوْدِيْعٌ

(مَا **وَدَّعَكَ** رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) (الضحی:۳)

"اے نبی! تمہارے رب نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے، اور نہ وہ تم سے ناراض ہوا ہے"

وج ہ	وَجَّهَ	يُوَجِّهُ	مُوَجِّهٌ	وَجِّهْ	تَوْجِيْهٌ

(اِنِّیْ **وَجَّهْتُ** وَجْهِیَ) (الانعام: ۷۹)

"میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ (اس ہستی کی طرف کر لیا)"

وص ل	وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	مُوَصِّلٌ	وَصِّلْ	تَوْصِيْلٌ

(وَلَقَدْ **وَصَّلْنَا** لَهُمُ الْقَوْلَ)

"اور نصیحت کی بات، پے در پے ہم انہیں پہنچا چکے ہیں"

وق ت	وَقَّتَ	يُوَقِّتُ	مُوَقِّتٌ	وَقِّتْ	تَوْقِيْتٌ
وق ر	وَقَّرَ	يُوَقِّرُ	مُوَقِّرٌ	وَقِّرْ	تَوْقِيْرٌ
وک ل	وَكَّلَ				تَوْكِيْلٌ

(قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ **وُكِّلَ** بِكُمْ) (السجدہ: ۱۱)

"ان سے کہو! موت کا وہ فرشتہ، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (تم کو پورے کا پورا اپنے قبضے میں

لے لے گا)" یہ **مجہول** کی مثال ہے۔

ی س ر	یَسَّرَ				تَیْسِیْرٌ

(وَ **نُیَسِّرُكَ** لِلْیُسْرٰی) (الاعلٰی : ۸)

"اور ہم تمہیں، آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں"

و ف ق	وَفَّقَ				تَوْفِیْقٌ

(ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًا وَّ **تَوْفِیْقًا**) (النساء: ۶۲)

"پھر یہ تمہارے پاس، قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں، اور کہتے ہیں خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے، اور ہماری نیت تو فریقین میں موافقت کی تھی"

تَفْعِیْلٌ اَجْوَف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ی ت	بَیَّتَ	یُبَیِّتُ	مُبَیِّتٌ	بَیِّتْ	تَبْیِیْتٌ

(فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ **بَیَّتَ** طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ) (النساء: ۸۱)

"مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں، تو ان میں سے ایک گروہ، راتوں کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف، مشورے کرتا ہے"

ب ی ن	بَیَّنَ	یُبَیِّنُ	مُبَیِّنٌ	بَیِّنْ	تَبْیِیْنٌ

(كَذٰلِكَ **یُبَیِّنُ** اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ) (المائدۃ : ۸۹)

"اس طرح، اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے۔ شاید کہ تم شکر ادا کرو۔"

ط و ق	طَوَّقَ	يُطَوِّقُ	مُطَوِّقٌ	طَوِّقْ	تَطْوِيْقٌ

(سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ) (آل عمران : ۱۸۰)

"جو وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے تھے) وہی روزِ قیامت ان کے گلے کا پھندا بن جائے گا۔"

ع و ق	عَوَّقَ	يُعَوِّقُ	مُعَوِّقٌ	عَوِّقْ	تَعْوِيْقٌ

(قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ) (الاحزاب : ۱۸)

"اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے، جو (جنگ کے کام میں) رکاوٹیں پیدا کرنے والے ہیں۔"

تَفْعِيْلٌ ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ج ی	نَجّٰى	يُنَجِّيْ	مُنَجٍّ	نَجِّ	تَنْجِيَةٌ

(اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ) (العنکبوت : ۳۳)

"ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچا لیں گے۔"

م ن ی	مَنّٰى	يُمَنِّيْ	مُمَنٍّ	مَنِّ	تَمْنِيَةٌ

۱۔ (يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ) (النساء : ۱۲۰)

"وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔"

۲۔ (وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ | لَاُمَنِّيَنَّهُمْ |) (النساء ۱۱۹)

"میں انہیں بہکاؤں گا۔ میں انہیں آرزوؤں میں اُلجھاؤں گا"

ج ل ی	جَلّٰی	يُجَلِّيْ	مُجَلٍّ	جَلِّ	تَجْلِيَةٌ

(وَالنَّهَارِ اِذَا | جَلّٰهَا |) (الشمس :۳)

"اور دن کی قسم! جبکہ وہ (سورج کو) نمایاں کر دیتا ہے"

تَفْعِيْلٌ مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب و ء	بَوَّأَ	يُبَوِّئُ	مُبَوِّءٌ	بَوِّءْ	تَبْوِئَةٌ

(| تُبَوِّئُ | الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ) (آل عمران : ۱۲۱)

"اور (احد کے میدان میں) آپ مسلمانوں کو، جا بجا مامور کر رہے تھے"

ا ج ل	اَجَّلَ	يُؤَجِّلُ	مُؤَجِّلٌ	اَجِّلْ	تَاْجِيْلٌ

(وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ | اَجَّلْتَ | لَنَا) (الانعام : ۱۲۸)

"اور اب ہم اس وقت پر آ پہنچے ہیں، جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر دیا تھا"

ا ذ ن	أَذَّنَ	يُؤَذِّنُ	مُؤَذِّنٌ	آذِّنْ	تَأْذِيْنٌ
ا خ ر	أَخَّرَ	يُؤَخِّرُ	مُؤَخِّرٌ	آخِّرْ	تَأْخِيْرٌ
ا ل ف	أَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفٌ	آلِّفْ	تَأْلِيْفٌ

(وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ) (التوبة : ٦٠)

"اور یہ صدقات، ان لوگوں کے لیے بھی ہیں) جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہے"

ن ب ء	نَبَّأَ	يُنَبِّأُ	مُنَبِّئٌ	نَبِّئْ	تَنْبِئَةٌ

۱۔ (اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى) (النجم : ٣٦)

کیا اسے ان باتوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی ؟ جو موسیٰ کے صحیفوں (اور اس ابراہیمؑ کے) صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں۔

۲۔ (قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ) (التوبہ : ۹۴)

"یقیناً اللہ نے، ہم کو تمہارے حالات بتا دیے ہیں"

تَفْعِيْلٌ مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
س ب ب	سَبَّبَ	يُسَبِّبُ	مُسَبِّبٌ	سَبِّبْ	تَسْبِيْبٌ
ع ز ز	عَزَّزَ				تَعْزِيْزٌ

(فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ) (یس : ١٤)

"پھر ہم نے، تیسرے (رسول کو) مدد (کے لیے) بھیجا"

ا س س	آسَّسَ				تَأْسِيْسٌ

(اَفَمَنْ آسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ) (التوبہ : ۱۰۹)

"پھر تمہارا کیا خیال ہے ؟ کہ بہتر انسان وہ ہے، جس نے اپنی عمارت کی بنیاد، خدا کے خوف

اور اس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو۔"

ط ف ف	طَفَّفَ				تَطْفِيفٌ
ظ ل ل	ظَلَّلَ				تَظْلِيلٌ

تَفْعِيلٌ مَفْرُوق کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ص ی	وَصّٰی	يُوَصِّي	مُوَصٍّ	وَصِّ	تَوْصِيَةٌ

(وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ) (البقرۃ: ۱۳۲)

"اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت، حضرت ابراہیمؑ نے، اپنی اولاد کو کی تھی۔"

و ف ی	وَفّٰی	يُوَفِّي	مُوَفٍّ	وَفِّ	تَوْفِيَةٌ

(وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰی) (النجم: ۳۷) "اور ابراہیمؑ جس نے وفا کا حق ادا کر دیا۔"

و ل ی	وَلّٰی	يُوَلِّي	مُوَلٍّ	وَلِّ	تَوْلِيَةٌ

(وَلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ) (النمل: ۱۰)

"(حضرت موسٰی) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔"

تَفْعِيلٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ح ی ی	حَيَّا	يُحَيِّي	مُحَيٍّ	حَيِّ	تَحِيَّةٌ

(وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا) (الفرقان: ۷۵)

"اور جنت میں ان کا استقبال، آداب اور تسلیمات سے ہوگا۔"

سبق نمبر ۲۰۶

باب

فِعَالٌ = مُفَاعَلَةٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جَاهِدْ	ج ھ د

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
جُوهِدَ	يُجَاهَدُ	مُجَاهَدٌ	جِهَادٌ یا مُجَاهَدَةٌ

قواعد وخاصِیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب مُفَاعَلَۃٌ

۱۔ مُشَارَکَت Association, Homonymy

فاعل اور مفعول دونوں کے کسی کام میں شریک ہونے کو مُشَارَکَت کہتے ہیں، لیکن ان دونوں میں سے ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول۔ جیسے:

۱۔ کَتَبَ (اس نے لکھا) مجرد سے کَاتَبَ (اس نے خط و کتابت کی) مزید

۲۔ قَتَلَ (اس نے قتل کیا) مجرد سے قَاتَلَ (اس نے جنگ کی) مزید۔

قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا "زید نے اور عمرو نے باہم جنگ کی"

فاعل مفعول

فعل ثلاثی لازم، باب مُفَاعَلَۃٌ میں آکر، متعدی ہو جاتا ہے۔

اور ایک مفعول والا متعدی فعل، دو متعدی فعل والا بن جاتا ہے۔ جیسے:

لازم	متعدی (باب مفاعلۃ میں)
۱۔ کَرُمَ عَلِیٌّ	کَارَمْتُ عَلِیًّا
"علی شریف بن گیا"	"میں نے، علی کی تکریم کی"
۲۔ جَذَبْتُ ثَوْبَہٗ	جَاذَبْتُ عَلِیًّا ثَوْبَہٗ
"میں نے اس کا کپڑا کھینچا"	"میں نے اور علی نے، اس کے کپڑے پر کھینچا تانی کی"

مُشَارَکَت میں، بعض اوقات غیر فاعل کو، فاعل کے مرتبے میں لایا جاتا ہے۔ جیسے

(یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) (البقرۃ: ۹)

"یہ منافقین، اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ، دھوکہ بازی کر رہے ہیں"

۲۔مُوافقتِ مُجرّد

بعض اوقات مُفَاعَلَۃٌ کا فعل، فعل مجرد کی موافقت کرتا ہے۔جیسے :

سَفَرَ سے | سَافَرَ | (دونوں ہم معانی ہیں)

۱۔ سَافَرَ = سَفَرَ (اس نے سفر کیا۔)

۲۔ جَهَدَ سے | جَاهَدَ | (اس نے انتہائی کوشش کی)۔

۳۔موافقت اَفْعَلَ

بعض اوقات، مُفَاعَلَۃٌ کا فعل، فعلِ اَفْعَلَ کی موافقت کرتا ہے۔جیسے :

۱۔ اَبْعَدَ (دور ہوا) سے | بَاعَدَ | (دونوں ہم معانی ہیں)

بَاعَدْتُهٗ = اَبْعَدْتُهٗ "میں نے اسے دور کر دیا۔"

۲۔ | عَافَاكَ | اللّٰهُ "اللہ آپ کی حفاظت فرمائے"

۴۔موافقت فَعَّلَ

بعض اوقات مُفَاعَلَۃٌ کا فعل فعلِ تَفْعِیل کی موافقت کرتا ہے۔جیسے :

ضَعَّفَ (کئی گنا کرنا) سے | ضَاعَفَ | (دونوں ہم معانی ہیں)۔

۵۔ابتداء Origin

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعل مجرد میں پہلے سے موجود نہ تھے۔ابتداء کہلاتا ہے۔ باب مُفَاعَلَۃٌ بھی بعض اوقات ابتداء کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے :

۱۔ | بَشَرَ | (وہ خوش ہوا) سے | بَاشَرَ | (اس نے صحبت کی)۔

۲۔ ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا) سے ضَاعَفَ (اس نے کئی گنا کیا)۔

۳۔ | قَسَا | (بدن کا خشک ہونا) سے | قَاسَاهُ | (اس نے اسے برداشت کیا۔)

۶۔ مبالغہ یا تکثیر

باب مُفَاعَلَۃٌ بھی بعض اوقات، مبالغہ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ طَاوَلْتُہٗ "میں اس سے زیادہ لمبا ہوگیا۔"

۲۔ ضَاعَفْتُ آجْرَہٗ "میں نے اس کی اجرت زیادہ کردی۔"

۷۔ موالات

باب مُفَاعَلَۃٌ بھی بعض اوقات موالات کا مفہوم دیتا ہے۔ موالات، فعل کے یکے بعد دیگرے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ وَاَلَیْتُ الصَّوْمَ "میں نے یکے بعد دیگرے روزے رکھے۔"

۲۔ تَابَعْتُ القِرَاءَۃَ "میں نے پڑھائی کو پے در پے جاری رکھا۔"

باب مُفَاعَلَۃٌ کے دو مصادر

باب مُفَاعَلَۃ کے مصادر، دو اوزان پر آتے ہیں۔ فِعَالٌ اور مُفَاعَلَۃٌ

۱۔ عام طور پر، مصدر دونوں اوزان پر آتا ہے۔ جیسے:

قِتَالٌ اور مُقَاتَلَۃٌ ، جِھَادٌ اور مُجَاھَدَۃٌ ، جِدَالٌ اور مُجَادَلَۃٌ

نِقَاشٌ اور مُنَاقَشَۃٌ سِلَامٌ اور مُسَالَمَۃٌ ، خِصَامٌ اور مُخَاصَمَۃٌ

ضِرَابٌ اور مُضَارَبَۃٌ وغیرہ

۲۔ اگر فعل کا فاء کلمہ، یاء (ی) پر مشتمل ہو تو مصدر، صرف ایک وزن مُفَاعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

(ی م ن سے) مُیَامَنَۃٌ ، (ی س ر سے) مُیَاسَرَۃٌ وغیرہ۔

باب فِعَالٌ/ مُفَاعَلَةٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (اَلَّذِيْنَ **عَاهَدْتُّمْ** مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) (التوبہ : ۴)

"مشرکین میں سے وہ لوگ، جن سے تم نے معاہدہ کیا"

(یہاں فعل ماضی عَاهَدْتُّمْ استعمال ہوا ہے)

۲۔ (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ **صَابِرُوْا** وَ **رَابِطُوْا**) (آل عمران : ۲۰۰)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھاؤ اور حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو"

(یہاں دو افعالِ امر جمع **صَابِرُوْا** اور **رَابِطُوْا** استعمال ہوئے ہیں)۔

۳۔ (**يُحَارِبُوْنَ** اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) (المائدۃ : ۳۳)

"اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں"

(یہاں فعل مضارع يُحَارِبُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۴۔ (الَّتِيْ **تُجَادِلُكَ**) (المجادلۃ : ۱)

"وہ عورت، جو آپ سے تکرار کر رہی تھی"

(یہاں فعل مضارع مونث تُجَادِلُ + كَ استعمال ہوا ہے)۔

۵۔ (فَسَوْفَ **يُحَاسَبُ** حِسَابًا يَّسِيْرًا) (الانشقاق : ۸)

"تو اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا"

(یہاں فعلِ مضارع مجہول يُحَاسَبُ استعمال ہوا ہے)

۶۔ (اِنَّ اللّٰهَ **يُدٰفِعُ** عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) (الحج : ۳۸)

"یقیناً اللہ ایمان لانے والے لوگوں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے"

(یہاں فعل مضارع یُدَافِعُ استعمال ہوا ہے)

۷۔ (یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ) (الفرقان: ۶۹) "اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا۔"

(یہاں فعل مضارع مجہول یُضٰعَفُ استعمال ہوا ہے)

۸۔ (اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ) (المجادلۃ: ۲)

"تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع یُظٰهِرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۹۔ (وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ) (الحج: ۷۸)

"اللہ (کی راہ) میں تم سب لوگ جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔"

(یہاں فعل امر جمع جَاهِدُوْا استعمال ہوا ہے اور مصدر جِهَادٌ)

۱۰۔ (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ) (النحل: ۱۲۶)

"اور اگر تم بدلہ لو، تو بس اُسی قدر لو، جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہے۔"

(یہاں فعل امر فَعَاقِبُوْا اور ماضی مجہول عُوْقِبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

۱۱۔ (وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا) (لقمان: ۱۵)

"لیکن دنیا میں (اپنے مشرک والدین کے ساتھ) نیک برتاؤ کرتے رہنا۔"

(یہاں فعل امر صَاحِبْ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

۱۲۔ (وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) (النساء: ۱۹)

"اور بیویوں کے ساتھ، بھلے طریقے سے، زندگی بسر کرو۔"

(یہاں فعل امر جمع عَاشِرُوْهُنَّ استعمال ہوا ہے)۔

۱۳۔ (بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا) (السبا: ۱۹)

"ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کر دے۔"

(یہاں فعل امر واحد بائِعلا استعمال ہوا ہے۔

۱۴۔ (وَ ظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ) (الممتحنہ : ۹)

"(ان لوگوں سے دوستی مت کرو) جنہوں نے تمہارے اخراج میں، ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع ظَاهَرُوْا استعمال ہوا ہے)

۱۵۔ (وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ) (الحج : ۵۱)

"اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُعَاجِزِيْنَ استعمال ہوا ہے)

۱۶۔ (يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ) (التوبہ : ۳۰)

"ان لوگوں کو دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يُضَاهِئُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۱۷۔ (لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا) (الکھف : ۴۹)

"کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی، جو اس میں درج نہ ہوگئی ہو۔"

(یہاں فعل مضارع واحد يُغَادِرُ استعمال ہوا ہے)

۱۸۔ (وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ) (آل عمران : ۱۴۶)

"اس سے پہلے کتنے ہی نبی، ایسے گزر چکے ہیں، جن کے ساتھ مل کر، بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔" (فعل ماضی واحد قَاتَلَ استعمال ہوا ہے)

۱۹۔ (وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ) (الاعراف : ۲۱)

"اور اس نے قسم کھا کر اُن دونوں سے کہا! کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔"

(یہاں فعل ماضی واحد قَاسَمَ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

مفاعلة سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ش ر	بَاشَرَ	یُبَاشِرُ	مُبَاشِرٌ	بَاشِرْ	مُبَاشَرَةٌ

(وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ) (البقرة : ۱۸۷)

"اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔"

ج د ل	جَادَلَ	یُجَادِلُ	مُجَادِلٌ	جَادِلْ	مُجَادَلَةٌ

(اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ) (المومن : ۳۵)

"اور اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو۔" (یہ فعل مضارع جمع ہے)

ج ہ د	جَاهَدَ	یُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جَاهِدْ	مُجَاهَدَةٌ یا جِهَادٌ

(وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ) (العنكبوت : ٦)

"جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا، اپنے بھلے کے لیے ہی کرے گا۔"

(یہاں پہلے فعل ماضی ہے، پھر فعل مضارع استعمال کیا گیا ہے۔)

باب فِعَالٌ/ مُفَاعَلَةٌ کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر۱	مصدر۲
س ل م	سَالَمَ	يُسَالِمُ	مُسَالِمٌ	سُولِمَ	يُسَالَمُ	مُسَالَمٌ	سَالِمْ	مُسَالَمَةٌ	سَلَامٌ
ق س م	قَاسَمَ							مُقَاسَمَةٌ	قِسَامٌ
ك ل م	كَالَمَ							مُكَالَمَةٌ	كِلَامٌ
ف ت م	فَاتَمَ							مُفَاتَمَةٌ	فِتَامٌ
ق د م	قَادَمَ							مُقَادَمَةٌ	قِدَامٌ
ق ت ل	قَاتَلَ							مُقَاتَلَةٌ	قِتَالٌ
ج د ل	جَادَلَ							مُجَادَلَةٌ	جِدَالٌ
ص ل ح	صَالَحَ							مُصَالَحَةٌ	صِلَاحٌ
ب ح ث	بَاحَثَ							مُبَاحَثَةٌ	بِحَاثٌ
ج ہ د	جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جُوهِدَ	يُجَاهَدُ	مُجَاهَدٌ	جَاهِدْ	مُجَاهَدَةٌ	جِهَادٌ
ص ب ر	صَابَرَ							مُصَابَرَةٌ	صِبَارٌ
ظ ہ ر	ظَاهَرَ							مُظَاهَرَةٌ	ظِهَارٌ
س ق ر	سَاقَرَ							مُسَاقَاةٌ	سِقَاةٌ
ح د ث	حَادَثَ							مُحَادَثَةٌ	حِدَاثٌ
غ د ر	غَادَرَ							مُغَادَرَةٌ	غِدَارٌ
ض ر ب	ضَارَبَ							مُضَارَبَةٌ	ضِرَابٌ
ص ح ب	صَاحَبَ							مُصَاحَبَةٌ	صِحَابٌ
ش ر ك	شَارَكَ							مُشَارَكَةٌ	شِرَاكٌ
ب ل غ	بَالَغَ	يُبَالِغُ	مُبَالِغٌ	بُولِغَ	يُبَالَغُ	مُبَالَغٌ	بَالِغْ	مُبَالَغَةٌ	بِلَاغٌ

مُفَاعَلَةٌ سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ظ ہ ر	ظَاهَرَ	يُظَاهِرُ	مُظَاهِرٌ	ظَاهِرْ	ظِهَارٌ یا مُظَاهَرَةٌ
ع ج ز	عَاجَزَ				
ع ش ر	عَاشَرَ				
ع ق ب	عَاقَبَ				
ع ہ د	عَاهَدَ				
ن ف ق	نَافَقَ				
ہ ج ر	هَاجَرَ				مُهَاجَرَةٌ

مُفَاعَلَةٌ مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ع د	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وَاعِدْ	مِيعَادٌ یا مُوَاعَدَةٌ

(وَإِذْ **وٰعَدْنَا** مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً) (البقرۃ : ۵۱)

"یاد کرو جب، ہم نے موسیٰ کو چالیس شبانہ روز کی قرار داد پر بلایا تھا"

(یہاں فعل ماضی جمع استعمال کیا گیا ہے۔)

و ف ق	وَافَقَ	يُوَافِقُ	مُوَافِقٌ	وَافِقْ	وِفَاقٌ یا مُوَافَقَةٌ

مُفَاعَلَةٌ اَجوف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ج ور	جَاوَرَ	يُجَاوِرُ	مُجَاوِرٌ	جَاوِرْ	جِوَارٌ، مُجَاوَرَةٌ

۱۔ (لَا يُجَاوِرُوْنَكَ إِلَّا قَلِيْلًا) (الاحزاب : ۶۰)

"پھر وہ منافقین اس شہر میں، مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔"

ج وز	جَاوَزَ	يُجَاوِزُ	مُجَاوِزٌ	جَاوِزْ	جِوَازٌ یا مُجَاوَزَةٌ

۲۔ (وَ جَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ إِسْرَاءِيْلَ الْبَحْرَ) (الاعراف : ۱۳۸)

"بنی اسرائیل کو ہم نے، سمندر سے گزار دیا۔"

ح ور	حَاوَرَ	يُحَاوِرُ	مُحَاوِرٌ	حَاوِرْ	حِوَارٌ یا مُحَاوَرَةٌ

۳۔ (فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ) (الکھف : ۳۴)

"یہ کچھ پاکر، ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے، بات کرتے ہوئے کہنے لگا۔"

(یہاں فعل مضارع واحد مذکر يُحَاوِرُ استعمال کیا گیا ہے)۔

ش ور	شَاوَرَ	يُشَاوِرُ	مُشَاوِرٌ	شَاوِرْ	شِوَارٌ یا مُشَاوَرَةٌ

۴۔ (وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ) (آل عمران : ۱۵۹)

"اے نبی! اور دین کے کام میں، ان (صحابہؓ) کو بھی شریک مشورہ رکھو۔"

(یہاں فعل امر شَاوِرْ + هُمْ استعمال ہوا ہے)۔

مُفاعَلَةٌ ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ج ی	نَاجٰی	یُنَاجِی	مُنَاجٍ	نَاجِ	مُنَاجَاۃٌ یا نِجَاءٌ

(اِذَا [نَاجَیْتُمُ] الرَّسُوْلَ) (المجادلہ: ۱۲)

"جب تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے، تخلیہ میں بات کرو۔"

ن د ی	نَادٰی	یُنَادِی	مُنَادٍ	نَادِ	مُنَادَاۃٌ یا نِدَاءٌ

(اِذْ [نَادٰی] رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا) (مریم: ۳)

"جب (حضرت زکریا) نے، اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔"

(حَتّٰی اِذَا [سَاوٰی] بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ) (الکہف: ۹۶)

"آخر (ذوالقرنین نے) جب، دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو، پاٹ دیا۔"

مُفَاعَلَۃٌ مثال مُضَاعَف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و د د	وَادَّ	یُوَادُّ	مُوَادٌّ	وَادِدْ	مُوَادَّۃٌ

(لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ [یُوَادُّوْنَ] مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)

"تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔" (المجادلہ: ۲۲)

ح ض ض	حَاضَّ	يُحَاضُّ	مُحَاضٌّ	حَاضِض	مُحَاضَّةٌ

(وَلَا تَحَاضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ) (الفجر: ۱۸)

"اور مسکین کو کھانا کھلانے، پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے۔"

ح ج ج	حَاجَّ	يُحَاجُّ	مُحَاجٌّ	حَاجِج	مُحَاجَّةٌ

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖ) (البقرۃ: ۲۵۸)

"کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟ (یہ فعل ماضی کی مثال ہے)

ح د د	حَادَّ	يُحَادُّ	مُحَادٌّ	حَادِد	مُحَادَّةٌ

(اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل وخوار کیے جا چکے ہیں۔" (المجادلہ: ۵)

ش ق ق	شَاقَّ	يُشَاقُّ	مُشَاقٌّ	شَاقِق	مُشَاقَّةٌ

(اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ) (النحل: ۲۷)

"بتاؤ! اب کہاں ہیں، میرے وہ شریک؟ جن کے لیے تم (اہل حق سے) جھگڑے کیا کرتے تھے۔" (فعل مضارع جمع استعمال کیا گیا ہے)۔

ض رر	ضَارَّ	يُضَارُّ	مُضَارٌّ	ضَارِرْ	مُضَارَّةٌ

(وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ) (البقرة : ۲۸۲)

”کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے“

(لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا) (البقرة : ۲۳۳)

”نہ تو ماں کی، اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اُس کا ہے“

مُفَاعَلَةٌ مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ذ	آخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخِذٌ	آخِذْ	مُؤَاخَذَةٌ

(لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ) (البقرة : ۲۲۵)

”جو بے معنی قسمیں، تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو، اللہ ان پر مواخذہ نہیں کرے گا“

مُفَاعَلَةٌ مثال مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ط ء	وَاطَأَ	يُوَاطِئُ	مُوَاطِئٌ	وَاطِئْ	مُوَاطَأَةٌ

(لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ) (التوبہ : ۳۷)

”تاکہ، اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد، پوری کریں“

مُفَاعَلَةٌ مفروق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ر ی	وَارٰی	یُوَارِی	مُوَارٍ	وَارِ	مُوَارَاةٌ

(کَیْفَ **یُوَارِیْ** سَوْءَةَ اَخِیْهِ) (المائدة : ۳۱)

"اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے ؟"

(یہاں فعل مضارع واحد یُوَارِی استعمال کیا گیا ہے)

مُفَاعَلَةٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ق و ی	قَاوٰی	یُقَاوِی	مُقَاوٍ	قَاوِی	مُقَاوَاةٌ

قَاوَاهُ = وہ اس پر طاقت آزمائی کر کے غالب آگیا۔
اس نے، اس پر قابو پالیا۔

سبق نمبر ۲۰۷

باب

تَفَعُّلٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
تَدَبَّرَ	يَتَدَبَّرُ	مُتَدَبِّرٌ	تَدَبَّرْ	د ب ر
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
تُدُبِّرَ	يُتَدَبَّرُ	مُتَدَبَّرٌ	تَدَبُّرٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

• قواعد وخاصیات باب تفعّل

۱۔ مُطاوعت فعّل

باب تَفَعُّل کا فعل، باب تَفْعِیل کے فعل کی مطاوعت کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَطَّعْتُهٗ | فَتَقَطَّعَ | "میں نے اس کو کاٹا، تو وہ کٹ گیا۔"

۲۔ عَلَّمْتُهٗ | فَتَعَلَّمَ | "میں نے اسے سکھایا، تو سیکھ گیا۔"

۳۔ اَدَّبْتُهٗ | فَتَاَدَّبَ | "میں نے اس کو ادب سکھایا تو وہ مودّب ہوگیا۔"

۴۔ هَذَّبْتُهٗ | فَتَهَذَّبَ | "میں نے اسے تہذیب سکھائی تو مہذب ہوگیا۔"

۵۔ خَرَّجْتُهٗ | فَتَخَرَّجَ | "میں نے اسے نکالا تو وہ نکل گیا۔"

۲۔ تَکَلُّف

ماخذ کے ظاہر کرنے میں تصنع اختیار کرنے کو تَکَلُّف کہتے ہیں۔ بعض اوقات فاعل، فعل کو بہ تکلف حاصل کرتا ہے۔ تَکَلُّف، تخییل سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَکَلُّف میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ مَرِضَ (وہ بیمار ہوا) سے تَمَرَّضَ (وہ بیمار بن گیا)

۲۔ شَجُعَ سے تَشَجَّعَ اس نے بہادر بننے کی کوشش کی۔

۳۔ جَلُدَ سے تَجَلَّدَ "وہ منجمد ہوگیا۔"

۴۔ کَرُمَ سے تَکَرَّمَ "اس نے بہ تکلف کرم حاصل کیا۔"

۵۔ حَلُمَ سے تَحَلَّمَ "اس نے بہ تکلف حلم کا مظاہرہ کیا۔"

۳۔ صَيْرُوْرَت

کسی چیز کا صاحبِ ماخذ ہونا صَيْرُوْرَت کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ | تَمَوَّلَ | "وہ صاحبِ مال ہوگیا"

۲۔ | تَأَيَّمَتِ | الْمَرْأَةُ "خاتون اَيِّم یعنی بیوہ ہوگئی"

۴۔ تَجَنُّب

ماخذ سے بچنے اور پرہیز کرنے کے عمل کو تَجَنُّب کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ حَاب سے | تَحَوَّبَ | زَيْدٌ (زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔)

(حُوْبٌ = گناہ)

۲۔ اَثَمَ سے | تَأَثَّمَ | عَلِيٌّ (علی گناہوں سے بچ گیا)۔

۵۔ اِتِّخَاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتِّخَاذ کہتے ہیں۔ دراصل یہاں اسم سے فعل بنایا جاتا ہے۔ اور فاعل، مفعول کو فعل کے معنی میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ باب سے | تَبَوَّبَ | "اس نے دروازہ بنایا"

۲۔ ابط سے تَأَبَّطَ "اس نے بغل میں لیا"

۳۔ ابن سے | تَبَنَّيْتُ | اَحْمَدَ "میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا"

۴۔ وسادہ سے تَوَسَّدَ "اس نے وسادہ یعنی تکیہ لیا"

۵۔ | تَوَسَّدْتُ | يَدِي "میں نے اپنے ہاتھ کا تکیہ بنالیا"

۶۔ تَعَمُّل

ماخذ کو کام میں لانے یا ماخذ سے کام لینے کو تَعَمُّل کہتے ہیں۔

جیسے خَيَّمَ سے | تَخَيَّمَ | زَيْدٌ (زید خیمہ کام میں لایا۔)

۷۔ تدریج Gradualism

کسی کام کو رفتہ رفتہ یا آہستہ آہستہ کرنے کے عمل کو تَدْرِیج کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ حفظ سے | تَحَفَّظَ | "اس نے آہستہ آہستہ یاد کیا"

۲۔ تَحَفَّظْتُ | المَسْأَلَةَ | "میں نے مسئلہ کو بتدریج یاد کیا"

۳۔ جَرَعَ سے | تَجَرَّعَ | "اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا"

۴۔ نَزَلَ سے | تَنَزَّلَ | "اس نے بتدریج اتارا"

۸۔ تَحَوُّلُ

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا تَحَوُّل کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ نَاصِرَة سے | تَنَصَّرَ | "وہ نصرانی ہوگیا"

۲۔ بحر سے | تَبَحَّرَ | "وہ دریا کی طرح ہوگیا"

۹۔ ابتداء Origin

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعل مجرد میں پہلے سے موجود نہ تھے، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ کَلَمَ (اس نے زخمی کیا) سے | تَكَلَّمَ | زَيْدٌ (زید نے گفتگو کی)

۲۔ طَارَ (اس نے جلدی کی) سے | تَطَيَّرَ | (اس نے برا شگون لیا۔)

۱۰۔ لِبْسِ مَاْخَذْ

ماخذ کو پہننے کا عمل لِبْسِ مَأْخَذْ کہلاتا ہے۔

جیسے: خَاتِم (انگوٹھی) سے | تَخَتَّمَ | زَيْدٌ زید نے انگوٹھی پہنی۔

۱۱۔ تَعْدِيَةٌ Transitivity

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تَعْدِيَةٌ کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ عَلِمَ (اس نے جانا) سے **تَعَلَّمَ** (اس نے سیکھا۔)

۱۲۔ طَلَب Demand

فاعل اسم فعل کو طلب کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ تَعَجَّلَ الشَّیْءَ "اس نے اس چیز کے بارے میں عجلت چاہی"

(وَمَنْ **تَعَجَّلَ** فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ) (البقرۃ: ۲۰۳)

"اور جو شخص منٰی میں صرف دو دن ٹھہرا، اس پر کوئی گناہ نہیں"

۲۔ بیان سے **تَبَیَّنَهٗ** "اس نے اس کو بالکل واضح کر دینا چاہا"

۳۔ کبر سے تَكَبَّرَ زَیْدٌ "زید نے بڑائی طلب کی"

۴۔ یقن سے **تَیَقَّنَ** "اس نے یقین طلب کیا"

۱۳۔ شکایت

باب تَفَعُّل کبھی کبھار شکایت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

ظلم سے **تَظَلَّمَ** "اس نے ظلم کی شکایت کی"

باب تَفَعُّلٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا **یَتَفَجَّرُ** مِنْهُ الْاَنْهٰرُ) (البقرۃ: ۷۴)

"کیونکہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے، جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں"

(یہاں فعل مضارع یَتَفَجَّرُ استعمال ہوا ہے)

۲۔ (**فَیَتَعَلَّمُوْنَ** مِنْهُمَا) (البقرۃ: ۱۰۲)

"پھر (بابل کے لوگ)، (ہاروت اور ماروت) ان دونوں سے جادو سیکھتے تھے"

(یہاں فعل مضارع فَ + یَتَعَلَّمُوْنَ استعمال ہوا ہے)۔

۳۔ ﴿ يَوْمَ **تُبَدَّلُ** الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ﴾ (ابراھیم: ۴۸)

"اس دن زمین اور آسمان، بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے"

(یہاں فعل مضارع مجہول تُبَدَّلُ استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ ﴿ **تَقَطَّعَتْ** بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴾ (البقرۃ: ۱۶۶)

"اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا"

(یہاں فعل مضارع مونث تَقَطَّعَتْ استعمال ہوا ہے۔)

۵۔ ﴿ كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ **يَتَخَبَّطُهُ** الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ (البقرۃ: ۲۷۵)

"سود خوروں کی مثال) اس شخص کی سی ہے، جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔

(یہاں فعل مضارع يَتَخَبَّطُ + هٗ استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ ﴿ وَ **يَتَفَكَّرُوْنَ** فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ (آل عمران: ۱۹۱)

"اور جو زمین و آسمان کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَفَكَّرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۷۔ ﴿ وَالْمُطَلَّقٰتُ **يَتَرَبَّصْنَ** بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ﴾ (البقرۃ: ۲۲۸)

"طلاق شدہ عورتیں، تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَرَبَّصْنَ استعمال ہوا ہے۔)

۸۔ ﴿ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا **يَّتَرَقَّبُ** ﴾ (القصص: ۱۸)

"دوسرے روز وہ صبح سویرے شہر میں ڈرتا ہوا اور ہر طرف سے خطرہ بھانپتا ہوا (جا رہا تھا)۔"

(یہاں فعل مضارع يَتَرَقَّبُ استعمال ہوا ہے)۔

۹۔ ﴿ اَلَّذِيْنَ **يَتَسَلَّلُوْنَ** مِنْكُمْ لِوَاذًا ﴾ (النور: ۶۳)

"جو لوگ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سٹک جاتے ہیں"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَسَلَّلُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

۱۰۔ (اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ) (محمد : ۲۴)

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَدَبَّرُوْنَ استعمال ہوا ہے)۔

۱۱۔ (تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ) (مریم : ۹۰)

"قریب ہے کہ اس (بے ہودہ، شرکیہ بات) سے آسمان پھٹ پڑیں"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَفَطَّرْنَ استعمال ہوا ہے)

۱۲۔ (قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَی النَّارِ) (ابراھیم : ۳۰)

"ان سے کہو! اچھا مزے کر لو، آخرکار تمہیں پلٹ کر جانا دوزخ ہی میں ہے"

(یہاں فعل امر جمع تَمَتَّعُوْا استعمال ہوا ہے۔)

۱۳۔ (اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا) (المجادلة : ۱۱)

"جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلس میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو"

(یہاں فعل امر جمع تَفَسَّحُوْا استعمال ہوا ہے)

باب تَفَعُّلٌ (سالم) کی مشق

	معروف			مجہول				
مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
غ ی ر	تَغَیَّرَ	یَتَغَیَّرُ	مُتَغَیِّرٌ	تُغُیِّرَ	یُتَغَیَّرُ	مُتَغَیَّرٌ	تَغَیَّرْ	تَغَیُّرٌ
ف ک ر	تَفَکَّرَ							تَفَکُّرٌ
د ب ر	تَدَبَّرَ							تَدَبُّرٌ
ب د ل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
ح م ل	تَحَمَّلَ							تَحَمُّلٌ
ج م ل	تَجَمَّلَ							تَجَمُّلٌ
ب د ل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
ن ق ل	تَنَقَّلَ							تَنَقُّلٌ
م ز ق	تَمَزَّقَ							تَمَزُّقٌ
ح ز ب	تَحَزَّبَ							تَحَزُّبٌ
ہ ذ ب	تَهَذَّبَ							تَهَذُّبٌ
ص ر ف	تَصَرَّفَ							تَصَرُّفٌ
ر ب ص	تَرَبَّصَ	یَتَرَبَّصُ	مُتَرَبِّصٌ	تُرُبِّصَ	یُتَرَبَّصُ	مُتَرَبَّصٌ	تَرَبَّصْ	تَرَبُّصٌ
ر ح م	تَرَحَّمَ							تَرَحُّمٌ
ر ج م	تَرَجَّمَ							تَرَجُّمٌ
ق د م	تَقَدَّمَ							تَقَدُّمٌ
م ح ص	تَمَحَّصَ							تَمَحُّصٌ
ف ح ص	تَفَحَّصَ	یَتَفَحَّصُ	مُتَفَحِّصٌ	تُفُحِّصَ	یُتَفَحَّصُ	مُتَفَحَّصٌ	تَفَحَّصْ	تَفَحُّصٌ

تفعُّل سالم کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَبَتُّلٌ	تَبَتَّلْ	مُتَبَتِّلٌ	يَتَبَتَّلُ	تَبَتَّلَ	ب ت ل

(وَ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا) (المزمل : ۸)

"اور سب سے کٹ کر، اُسی کے ہو رہو!" (یہ فعل امر ہے)

تَجَنُّبٌ	تَجَنَّبْ	مُتَجَنِّبٌ	يَتَجَنَّبُ	تَجَنَّبَ	ج ن ب

(وَ يَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى) (الاعلیٰ : ۱۱)

"اور جو اس (نصیحت) سے گریز کرے گا، وہ انتہائی بدبخت ہے"

تَطَهُّرٌ	تَطَهَّرْ	مُتَطَهِّرٌ	يَتَطَهَّرُ	تَطَهَّرَ	ط ھ ر

(إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ) (الاعراف : ۸۲)

"یہ لوگ تو بڑے پاکباز انسان بن رہے ہیں"

(یہاں فعلِ مضارع جمع يَتَطَهَّرُونَ استعمال ہوا ہے۔)

تَنَزُّلٌ	تَنَزَّلْ	مُتَنَزِّلٌ	يَتَنَزَّلُ	تَنَزَّلَ	ن ز ل

(وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ) (الشعراء : ۲۱۰)

"اور اس (کتابِ مبین) کو، شیاطین لے کر نہیں اُترے"

تَبَسُّمٌ	تَبَسَّمْ	مُتَبَسِّمٌ	يَتَبَسَّمُ	تَبَسَّمَ	ب س م

ج ر ع	تَجَرَّعَ	يَتَجَرَّعُ	مُتَجَرِّعٌ	تَجَرَّعْ	تَجَرُّعٌ

(يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ) (ابراهیم: ۱۷)

"جسے وہ زبردستی، حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا"

ب ر ج	تَبَرَّجَ	يَتَبَرَّجُ	مُتَبَرِّجٌ	تَبَرَّجْ	تَبَرُّجٌ

(وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى) (الاحزاب: ۳۳)

"اور سابق دور جاہلیت کی سی، سج دھج نہ دکھاتی پھرو"

ع ج ل	تَعَجَّلَ	يَتَعَجَّلُ	مُتَعَجِّلٌ	تَعَجَّلْ	تَعَجُّلٌ

(فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) (البقرۃ: ۲۰۳)

"پھر جو کوئی جلدی کرکے، دو ہی دن میں، (منیٰ سے) واپس ہوگیا تو کوئی حرج نہیں"

ع ل م	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	مُتَعَلِّمٌ	تَعَلَّمْ	تَعَلُّمٌ

(وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ) (البقرۃ: ۱۰۲)

"وہ ایسی چیز سیکھتے تھے، جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں، بلکہ نقصان دہ تھی"

ع م د	تَعَمَّدَ	يَتَعَمَّدُ	مُتَعَمِّدٌ	تَعَمَّدْ	تَعَمُّدٌ

(وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ) (الاحزاب: ۵)

"لیکن! اس بات پر ضرور گرفت ہے، جس کا تم دل سے ارادہ کرو"

ہ ج د	تَهَجَّدَ	يَتَهَجَّدُ	مُتَهَجِّدٌ	تَهَجَّدْ	تَهَجُّدٌ

(وَمِنَ الَّيْلِ | تَتَهَجَّدْ | بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ) (بنی اسرائیل : ۷۹)

تَفَعُّلٌ مثال کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَسُّمٌ	تَوَسَّمْ	مُتَوَسِّمٌ	يَتَوَسَّمُ	تَوَسَّمَ	و س م
تَوَكُّلٌ	تَوَكَّلْ	مُتَوَكِّلٌ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكَّلَ	و ک ل

(وَمَنْ | يَتَوَكَّلْ | عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) (الانفال : ۴۹)

"حالانکہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ بڑا زبردست اور دانا ہے"

(وَعَلَى اللّٰهِ | فَلْيَتَوَكَّلِ | الْمُؤْمِنُوْنَ) یہ امر ہے۔ (آل عمران : ۱۶۰)

"پس جو سچے مومن ہیں، اُن کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے"

تَفَعُّلٌ مثال مُضَاعَف کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَيَمُّمٌ	تَيَمَّمْ	مُتَيَمِّمٌ	يَتَيَمَّمُ	تَيَمَّمَ	ی م م

(وَلَا | تَيَمَّمُوا | الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) (البقرۃ : ۲۶۷)

"ایسا نہ ہو کہ (خیرات و صدقات کے لیے) بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو"

تَيَمُّمٌ = قصد و ارادہ کرنا، مقصود بنانا۔

یہ فعلِ نہی جمع کی مثال ہے۔

تَفَعُّلُ اَجوَف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ط وع	تَطَوَّعَ	يَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ

(وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ) (البقرة : ۱۵۸)

"اور جو کوئی برضا و رغبت بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے"

ط ی ر	تَطَيَّرَ	يَتَطَيَّرُ	مُتَطَيِّرٌ	تَطَيَّرْ	تَطَيُّرٌ

(قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ) (یٰس : ۱۸)

"بستی والے (رسول سے) کہنے لگے "ہم تو تمہیں اپنے لیے فال بد سمجھتے ہیں"

تَفَعُّلُ اَجوَف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
م ی ز	تَمَيَّزَ	يَتَمَيَّزُ	مُتَمَيِّزٌ	تَمَيَّزْ	تَمَيُّزٌ

۲۔ (تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ) (الملك : ۸)

" (دوزخ) شدتِ غضب سے، پھٹی جاتی ہوگی" (یہ فعلِ ماضی ہے۔)

ق و ل	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	مُتَقَوِّلٌ	تَقَوَّلْ	تَقَوُّلٌ

۲۔ (وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ) (الحاقة : ۴۴)

"اور اگر اس (رسولؐ) نے، خود گھڑ کر ہماری طرف کوئی بات منسوب کی ہوتی ۔۔۔۔"

تَفَعُّلْ اَجْوَفْ مَعْ اِدْغَامْ کی مثال

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَطَوُّفٌ	تَطَوَّفْ	مُتَطَوِّفٌ	يَتَطَوَّفُ	تَطَوَّفَ	ط و ف

(فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرۃ : ۱۵۸)

"اُس کے لیے، کوئی گناہ کی بات نہیں، کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں (صفا اور مروۃ) کے درمیان سعی کرلے۔"

(يَتَطَوَّفُ = يَطَّوَّفُ)

یہ اِطَّوَّفَ، يَطَّوَّفُ، مُطَّوِّفٌ اِدْغَام کی مثال ہے۔ تفصیل اگلے باب میں آرہی ہے۔

تفعل ناقص کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَمَنٍّ	تَمَنَّ	مُتَمَنٍّ	يَتَمَنّٰى	تَمَنّٰى	م ن ى

(وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ

اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ) (الحج : ۵۲)

"اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پہلے ہم نے کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی (جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ پیش آیا ہو کہ) جب اس نے تمنا کی، شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہوگیا۔"

تَمَطٍّ	تَمَطَّ	مُتَمَطٍّ	يَتَمَطّٰى	تَمَطّٰى	م ط ى
تَوَلٍّ	تَوَلَّ	مُتَوَلٍّ	يَتَوَلّٰى	تَوَلّٰى	و ل ى

۱۔ (وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا) (البقرۃ : ۲۰۵)

"جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ فتنوں کے لیے ہی ہوتی ہے" (یہ فعل ماضی کی مثال ہے)

۲۔ (وَاِنْ **تَوَلَّوْا** فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ) (البقرۃ: ۱۳۷)

"اور اگر اس سے منہ پھیر لیں تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں"

ل ق ی	تَلَقّٰی	يَتَلَقّٰی	مُتَلَقٍّ	تَلَقَّ	تَلَقٍّ

۳۔ (**فَتَلَقّٰٓی** اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ) (البقرۃ: ۳۷)

"(اس وقت) آدم نے اپنے رب سے، چند کلمات سیکھ کر، توبہ کی"

ج ل ی	تَجَلّٰی	يَتَجَلّٰی	مُتَجَلٍّ	تَجَلَّ	تَجَلٍّ

۴۔ (فَلَمَّا **تَجَلّٰی** رَبُّهٗ) (الاعراف: ۱۴۳)

"چنانچہ ان کے (موسیٰؑ کے) رب نے، جب (پہاڑ پر) تجلی کی"

ع د ی	تَعَدّٰی	يَتَعَدّٰی	مُتَعَدٍّ	تَعَدَّ	تَعَدٍّ

۵۔ (وَمَنْ **يَّتَعَدَّ** حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ) (البقرۃ: ۲۲۹)

"اور جو لوگ حدودِ الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں"

(یہ فعلِ مضارع مجزوم کی مثال ہے۔ حرفِ شرط مَنْ کی وجہ سے فعل مضارع **يَتَعَدّٰی** يَتَعَدَّ ہو گیا، اور ی ساقط ہو گئی۔)

تَفَعُّلٌ مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر

اخ ر	تَأَخَّرَ	يَتَأَخَّرُ	مُتَأَخِّرٌ	تَأَخَّرْ	تَأَخُّرٌ

(وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ) (البقرہ: ۲۰۳)

"اور (منیٰ میں) جو شخص کچھ دیر ٹھہر کر پلٹا، تو بھی کوئی حرج نہیں"

اذن	تَأَذَّنَ	يَتَأَذَّنُ	مُتَأَذِّنٌ	تَأَذَّنْ	تَأَذُّنٌ
ب رء	تَبَرَّأَ	يَتَبَرَّأُ	مُتَبَرِّءٌ	تَبَرَّءْ	تَبَرُّءٌ

(إِذْ تَبَرَّءَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا) (البقرۃ: ۱۶۶)

"جب وہ سزا دے گا، اس وقت کیفیت یہ ہو گی کہ وہی پیشوا اور رہنما، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے۔"

ت ک ء	تَوَكَّأَ	يَتَوَكَّأُ	مُتَوَكِّئٌ	تَوَكَّأْ	تَوَكُّأٌ

(أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِيْ) (طٰهٰ: ۱۸)

"میں اس لاٹھی پر ٹیک لگا کر چلتا ہوں، اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں"

تَفَعُّلٌ مُضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
خ ف ف	تَخَفَّفَ	يَتَخَفَّفُ	مُتَخَفِّفٌ	تَخَفَّفْ	تَخَفُّفٌ
ح دد	تَحَدَّدَ	يَتَحَدَّدُ	مُتَحَدِّدٌ	تَحَدَّدْ	تَحَدُّدٌ
ع دد	تَعَدَّدَ	يَتَعَدَّدُ	مُتَعَدِّدٌ	تَعَدَّدْ	تَعَدُّدٌ
ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	مُتَجَسِّسٌ	تَجَسَّسْ	تَجَسُّسٌ

(وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا) (الحجرات: ۱۲)

"تجسس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔"

تَفَعُّلٌ مفروق کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ف ی	تَوَفّٰی	يَتَوَفّٰى	مُتَوَفٍّ	تَوَفَّ	تَوَفٍّ

۱۔ (إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ) (النساء: ۹۷)

"جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے، ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں۔"

۲۔ (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ) (المائدہ: ۱۱۷)

"جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگران ہیں۔" تَوَفَّيْتَنِيْ = تَوَفَّيْتَ + نِيْ

۳۔ (وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ) (آل عمران: ۱۹۳)

"اور (اے رب!) ہمارا خاتمہ، نیک لوگوں کے ساتھ کر۔"

(یہ تَوَفَّنَا فعلِ امر جمع کی مثال ہے۔ تَوَفَّ + نَا)

تَفَعُّلٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ر و ی	تَرَوّٰی	يَتَرَوّٰى	مُتَرَوٍّ	تَرَوَّ	تَرَوٍّ

تَرَوّٰی = اس نے سیراب کیا۔ اس نے غور و فکر کیا۔

سبق نمبر ۲۰۸

باب تَفَعُّلٌ کے ثنائی تغیرات

باب تَفَعُّلٌ میں بعض تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

جب فعل ثلاثی کا پہلا کلمہ (فا کلمہ) ت، ث، د، ذ، ر، س، ص اور ط، ہو تو پہلے حرف کو مشدد کر دیا جاتا ہے اور ساکن الاول سے پہلے، همزةُ الوَصل بڑھا دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ حروف قریبُ المَخرج ہوتے ہیں اس لیے اہلِ زبان اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔ جیسے:

تَدَثَّرَ سے اِدَّثَّرَ

(یہاں ت کو د سے بدل کر مشدد کر دیا۔ اور پہلے ہمزہ بڑھا دیا)

۱۔	(مادہ س م ع)	سے	تَسَمَّعَ	سے	اِسَّمَّعَ
۲۔	(مادہ ذ ك ر)	سے	تَذَكَّرَ	سے	اِذَّكَّرَ
۳۔	(مادہ ص د ق)	سے	تَصَدَّقَ	سے	اِصَّدَّقَ
۴۔	(مادہ ز م ل)	سے	تَزَمَّلَ	سے	اِزَّمَّلَ
۵۔	(مادہ ط ھ ر)	سے	تَطَهَّرَ	سے	اِطَّهَّرَ
۶۔	(مادہ ج ن ب)	سے	تَجَنَّبَ	سے	اِجَّنَّبَ
۷۔	(مادہ ض ر ع)	سے	تَضَرَّعَ	سے	اِضَّرَّعَ

مُتَدَثِّرٌ کے بجائے مُدَّثِّرٌ

۱۔ (یٰاَیُّھَا | اَلْمُدَّثِّرُ | ۵ قُمْ فَاَنْذِرْ ۵) (المدثر: ۱-۲)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے! اٹھو اور خبردار کرو"

(یہ دراصل | مُتَدَثِّرٌ | ہے۔ جو مُتَفَعِّلٌ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا اسمِ فاعل ہے۔) یہاں ت کا د بنا کر د کو مشدّد کر دیا ہے۔

تَدَثَّرَ، یَتَدَثَّرُ، مُتَدَثِّرٌ (مُدَّثِّرٌ) تَدَثُّرٌ، تَدَثُّرٌ،

۲۔ (یٰاَیُّھَا اَلْمُزَّمِّلُ ۵ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۵) (المزمل: ۱-۲)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم"

(یہ دراصل | مُتَزَمِّلٌ | ہے۔ جو مُتَفَعِّلٌ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا اسم فاعل ہے۔) یہاں بھی ت کو د سے بدل کر مشدّد کر دیا گیا ہے۔

تَزَمَّلَ، یَتَزَمَّلُ، مُتَزَمِّلٌ (مُزَّمِّلٌ)، تَزَمَّلْ، تَزَمُّلٌ

یَتَذَکَّرُ کے بجائے یَذَّکَّرُ

۳۔ (اَوْ | یَذَّکَّرُ | فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی) (عبس: ۴)

"یا وہ نصیحت پر دھیان دے، اور نصیحت کرنا، اس کے لیے نافع ہو"

(یہ دراصل | یَتَذَکَّرُ | ہے۔ جو مُتَفَعِّلٌ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا فعل مضارع ہے۔)

تَذَکَّرَ، یَتَذَکَّرُ (یَذَّکَّرُ)، مُتَذَکِّرٌ، تَذَکَّرْ، تَذَکُّرٌ

۴۔ (| لَعَلَّھُمْ | یَضَّرَّعُوْنَ) (الاعراف: ۹۴)

"شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں"

(یہ دراصل | یَتَضَرَّعُوْنَ | ہے۔ جو یَتَفَعَّلُوْنَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل کا فعل مضارع جمع ہے۔)

تَضَرَّعَ ، یَتَضَرَّعُ (یَضَّرَّعُ)، مُتَضَرِّعٌ ، تَضَرَّعْ ، تَضَرُّعٌ

تَزَيَّنَتْ کے بجائے اِزَّيَّنَتْ

۵- (اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ | ازَّيَّنَتْ |) (یونس: ۲۴)

"پھر عین اس وقت، جبکہ زمین اپنی بہار پر تھی، اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں۔"

(یہ دراصل تَزَيَّنَ ہے۔ جو تَفَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا فعل ماضی مونث ہے۔) یہاں ت کے بجائے پہلے حرف ز کو مشدد کرکے همزة الوصل کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تَزَيَّنَ سے اِزَّيَّنَ ہو گیا۔

تَزَيَّنَ ، یَتَزَيَّنُ ، مُتَزَيِّنٌ ، تَزَيَّنْ ، تَزَيُّنٌ ،

تَطَيَّرْنَا کے بجائے اِطَّيَّرْنَا

۶- (قَالُوا | اطَّيَّرْنَا | بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ) (النمل: ۴۷)

"(قوم ثمود نے) کہا: ہم نے تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو بدشگونی کا نشان پایا ہے۔"

(یہ اِطَّيَّرَ دراصل | تَطَيَّرَ | ہے۔ جو تَفَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا فعل ماضی ہے۔) یہاں ت کے بجائے ط کو مشدد کر دیا گیا ہے اور

تَطَيَّرَ ، یَتَطَيَّرُ ، مُتَطَيِّرٌ ، تَطَيَّرْ ، تَطَيُّرٌ ، اِطَّيَّرَ ، یَطَّيَّرُ ، مُطَّيِّرٌ۔

اَتَصَدَّقُ کے بجائے اَصَّدَّقُ

۷- (فَاَصَّدَّقَ | وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ) (المنافقون: ۱۰)

"کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔"

(یہ دراصل اَتَصَدَّقُ ہے۔ جو اَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا فعل مضارع متکلم ہے۔)

تَصَدَّقَ، يَتَصَدَّقُ، مُتَصَدِّقٌ، تَصَدَّقْ، تَصَدُّقٌ،

يَتَطَوَّفُوا کے بجائے يَطَّوَّفُوا

۸۔ ﴿ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴾ (الحج : ۲۹)

"اور پھر ان لوگوں کو، اس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے۔"

۱۔ (یہ دراصل يَتَطَوَّفُ ہے۔ جو يَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔
اور یہ باب تَفَعُّلٌ کا فعل مضارع ہے۔)

۲۔ يَتَطَوَّفُ سے يَتَطَوَّفُوْنَ بنا۔

۳۔ لامِ امر (لِ) کی وجہ سے يَتَطَوَّفُوْنَ مجزوم ہو کر يَتَطَوَّفُوْا ہوا۔

۴۔ يَتَطَوَّفُوْا میں ت کے بجائے ط کے مشدد ہو جانے سے يَطَّوَّفُوْا بن گیا۔

باب تَفَعُّل کا ایک ذیلی باب اِفَّعُّل

بعض علمائے صرف نے، باب تَفَعُّل کے اِن تائی تغیرات کو، ایک الگ باب اِفَّعُّل قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
ط ہ ر	اِطَّهَّرَ	يَطَّهَّرُ	مُطَّهِّرٌ	اِطَّهَّرْ	اِطَّهُّرٌ یا تَطَهُّرٌ
ز م ل	اِزَّمَّلَ	يَزَّمَّلُ	مُزَّمِّلٌ	اِزَّمَّلْ	اِزَّمُّلٌ یا تَزَمُّلٌ
ج ن ب	اِجَّنَّبَ	يَجَّنَّبُ	مُجَّنِّبٌ	اِجَّنَّبْ	اِجَّنُّبٌ یا تَجَنُّبٌ
ض ر ع	اِضَّرَّعَ	يَضَّرَّعُ	مُضَّرِّعٌ	اِضَّرَّعْ	اِضَّرُّعٌ یا تَضَرُّعٌ
د ث ر	اِدَّثَّرَ	يَدَّثَّرُ	مُدَّثِّرٌ	اِدَّثَّرْ	اِدَّثُّرٌ یا تَدَثُّرٌ
ذ ک ر	اِدَّكَّرَ	يَدَّكَّرُ	مُدَّكِّرٌ	اِدَّكَّرْ	اِذَّكُّرٌ یا تَذَكُّرٌ
ص د ق	اِصَّدَّقَ	يَصَّدَّقُ	مُصَّدِّقٌ	اِصَّدَّقْ	اِصَّدُّقٌ یا تَصَدُّقٌ
ط و ف	اِطَّوَّفَ	يَطَّوَّفُ	مُطَّوِّفٌ	اِطَّوَّفْ	اِطَّوُّفٌ یا تَطَوُّفٌ
ز ی ن	اِزَّيَّنَ	يَزَّيَّنُ	مُزَّيِّنٌ	اِزَّيَّنْ	اِزَّيُّنٌ یا تَزَيُّنٌ
ط ی ر	اِطَّيَّرَ	يَطَّيَّرُ	مُطَّيِّرٌ	اِطَّيَّرْ	اِطَّيُّرٌ یا تَطَيُّرٌ

سبق نمبر ۲۰۹

باب

تَفَاعُلٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
تَبَارَكَ	يَتَبَارَكُ	مُتَبَارِكٌ	تَبَارَكْ	ب رك
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
تُبُورِكَ	يُتَبَارَكُ	مُتَبَارَكٌ	تَبَارُكٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں، مشق

قواعد و خاصیات باب تَفَاعُلٌ

۱۔ تَشَارُكٌ Mutual Participation

کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا تَشَارُكٌ کہلاتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔ (جبکہ مشارکت میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول)

مُشَارَکت کا اظہار باب تَفَعُّلٌ کے فعل سے کیا جاتا ہے اور تَشَارُكٌ کا اظہار باب تَفَاعُلٌ سے کیا جاتا ہے۔

باب تَفَاعُلٌ میں مفعول کم ہوتے جاتے ہیں۔ متعدی، لازم ہو جاتا ہے۔ جیسے:

باب تَفَاعُلٌ	باب تَفَعُّلٌ
تَجَاذَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ ثَوْبًا (۱)	۱۔ جَاذَبَ زَيْدٌ بَكْرًا ثَوْبًا (۱، ۲)
تَخَاصَمَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ (لازم)	۲۔ خَاصَمَ زَيْدٌ بَكْرًا

شَتَمَ سے تَشَاتَمَ

۳۔ تَشَاتَمَ زَيْدٌ عَمْرٌو، زید و عمر نے آپس میں گالی گلوچ کی۔

ضَارَبَ سے تَضَارَبَ

۴۔ تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد دونوں نے باہم مارپیٹ کی۔)

۲۔ تَخْيِيلٌ

غیر کو اپنے ماخذ کا حصول دکھلانا، یعنی خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا، جو موجود نہ ہو تخییل کہلاتا ہے۔

تخییل، تَکَلُّف سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَکَلُّف میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے، وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں، جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے، وہ **دھوکہ دہی اور ریاکاری** پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ مَرِضَ سے تَمَارَضَ

تَمَارَضَ سَلْمَانُ "سلمان نے خود کو، بیمار ظاہر کیا۔"

۲۔ تَجَاهَلَ زَيْدٌ "زید نے لاعلمی کا تاثر دیا۔"

۳۔ **تَنَاوَمَ** عَلِيٌّ "علی نے بہ تکلف سونے کی کوشش کی۔"

۳۔ مُطَاوعتِ فَاعَلَ

یعنی باب مُفَاعَلَةٌ کا فعل فاعل کے بعد، باب تَفَاعُل کے فعل تَفَاعَلَ کا آنا تاکہ پہلے فعل کا اثر ظاہر کیا جا سکے۔ جیسے:

۱۔ نَاوَلَ سے تَنَاوَلَ

نَاوَلْتُهُ **فَتَنَاوَلَ** "میں نے اسے دیا، تو اس نے لے لیا۔"

۲۔ بَاعَدَ سے تَبَاعَدَ

بَاعَدْتُهُ **فَتَبَاعَدَ** "میں نے اس کو دور کیا، تو وہ دور ہو گیا۔"

۳۔ تَابَعْتُهُ **فَتَتَابَعَ** "میں نے اسے پیچھے چلایا، تو وہ پیچھے چل پڑا۔"

۴۔ اِبْتِدَاء Origin

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعلِ مجرّد میں پہلے سے موجود نہ تھے، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ بَرَكَ (اونٹ بیٹھ گیا) سے **تَبَارَكَ** (وہ بابرکت ہوا۔)

تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ بہت ہی بابرکت اور فیض رساں ہستی ہے۔)

۴۔ نَزَعَ (مرنے کے قریب ہوا) سے | تَنَازَعَ | (ایک دوسرے سے جھگڑا کیا۔)

۳۔ وَصَّی (وہ کامل ہوا) سے | تَوَاصٰی | (ایک دوسرے کو وصیت کی۔)

۵۔ تدریج Gradualism

باب تفاعُل، بعض اوقات تدریج کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ فعل بتدریج حاصل ہوا ہے۔ جیسے:

۱۔ | تَوَارَدَ | القَومُ "لوگ یکے بعد دیگرے آتے گئے"

۲۔ | تَزَایَدَ | النِّیلُ "دریائے نیل بتدریج بڑھتا گیا"

۶۔ مطابقت فعل مجرد

باب تفاعُل بعض اوقات، مجرد ہی کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے:

تَعَالٰی، عَلَا (بلند ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(| فَتَعَالَی | اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ) (الاعراف: ۱۹۰)

"اللہ بہت بلند و برتر ہے، ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں"

باب تفاعل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (| تَقَاسَمُوْا | بِاللّٰہِ) (النمل: ۴۹)

"(نو جتھے داروں نے آپس میں کہا) خدا کی قسم کھا کر عہد کر لو"

(یہاں فعل ماضی جمع تَقَاسَمُوْا استعمال ہوا ہے)

۲۔ (وَاِنْ | تَعَاسَرْتُمْ |) (الطلاق: ۶)

"لیکن اگر تم نے (دودھ کی اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا"

(یہاں فعل ماضی جمع تَعَاسَرْتُمْ استعمال ہوا ہے)

۳۔ (عَمَّ | يَتَسَآءَلُوْنَ |) (النبا : ۱)

"یہ لوگ کس چیز کے بارے میں آپس میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَسَآءَلُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۴۔ (| يَتَعَارَفُوْنَ | بَيْنَهُمْ) (یونس : ۴۵)

"(ہم دنیا میں محض ایک گھڑی بھر) آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھہرے تھے"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَعَارَفُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۵۔ (| تَظَاهَرُوْنَ | عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) (البقرۃ : ۸۵)

"ظلم و زیادتی کے ساتھ، ان کے خلاف آپس میں جتھے بندیاں کرتے ہو"

(یہاں فعل مضارع جمع تَظَاهَرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۶۔ (وَهُمْ | يَتَخَافَتُوْنَ |) (القلم : ۲۳)

"اس حال میں کہ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَخَافَتُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۷۔ (| تَخَاصُمُ | اَهْلِ النَّارِ) (ص : ۶۴)

"اہل دوزخ میں، باہمی جھگڑے ہوں گے"

(یہاں مصدر تَخَاصُمُ استعمال ہوا ہے)

۸۔ (وَلَا | تَنَابَزُوْا | بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات : ۱۱)

"اور ایک دوسرے کو، برے القاب سے مت یاد کرو"

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَابَزُوْا استعمال ہوا ہے) ۔

۹۔ (وَلَا | تَنَازَعُوْا | فَتَفْشَلُوْا) (الانفال : ۴۶)

"اور آپس میں، مت جھگڑو، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی"

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَازَعُوْا استعمال ہوا ہے)

۱۰۔ (وَاُتُوْا بِهٖ **مُتَشَابِهًا**) (البقرۃ : ۲۵)

"اور اسی طرح کے (پھل) ہمیں دنیا میں بھی دیے جاتے تھے۔"

(یہاں اسم فاعل مُتَشَابِهًا منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے)۔

۱۱۔ (اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ **تَفَاخُرٌ** بَيْنَكُمْ) (الحدید : ۲۰)

"یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل، دل لگی اور ظاہری ٹپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے۔"

(یہاں مصدر تَفَاخُرٌ استعمال ہوا ہے)

۱۲۔ (وَ **تَكَاثُرٌ** فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ) (الحدید : ۲۰)

"اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے، بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔"

(یہاں مصدر تَكَاثُرٌ استعمال ہوا ہے)

۱۳۔ (ذٰلِكَ يَوْمُ **التَّغَابُنِ**) (التغابن : ۹)

" (قیامت کا دن) ایک دوسرے کے مقابلے میں، لوگوں کی ہار جیت کا دن ہوگا۔"

(یہاں مصدر التَّغَابُنِ استعمال ہوا ہے)۔

۱۴۔ (رَجُلًا فِيْهِ شُرَكَاءُ **مُتَشَاكِسُوْنَ**) (الزمر : ۲۹)

"ایک غلام، جس میں کئی مختلف الاغراض آقا شریک ہیں (ہر آقا، اپنی اپنی غرض کے لیے، بیچارے غلام کو) اپنی اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُتَشَاكِسُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۱۵۔ (يُرِيْدُوْنَ اَنْ **يَّتَحَاكَمُوْا** اِلَى الطَّاغُوْتِ) (النساء : ۶۰)

"مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے، طاغوت کی طرف

رجوع کریں۔" (یہاں فعل مضارع مجزوم یَتَحَاكَمُوْا استعمال ہوا ہے)

۱۶۔ (لَوْلَاۤ اَنْ **تَدٰرَكَهٗ** نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ) (القلم: ۴۹)

"اگر اس کے رب کی مہربانی، اس کے شامل حال نہ ہو جاتی۔"

۱۷۔ (اِذَا **تَدَايَنْتُمْ** بِدَيْنٍ) (البقرۃ: ۲۸۲)

"جب کسی مقررہ مدت کے لیے تم آپس میں، قرض کا لین دین کرو۔"

۱۸۔ (وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ **يَتَغَامَزُوْنَ**) (مطففین: ۳۰)

"جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے۔"

۱۹۔ (فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا **مُتَقٰبِلِيْنَ** ۝) (الواقعہ: ۱۶)

"نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ مُرصّع تختوں پر تکیے لگائے، آمنے سامنے بیٹھیں گے۔"

(یہاں اسم فاعل مُتَقَابِلٌ کی جمع مُتَقَابِلُوْنَ، نصبی حالت میں آئی ہے۔)

۲۰۔ (فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ **تَرَاضٍ** مِّنْهُمَا وَ **تَشَاوُرٍ** فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا)

"لیکن اگر فریقین (میاں بیوی) باہمی رضامندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔" (البقرۃ: ۲۳۳)

(یہاں رَضِيَ کے مادے سے، باب تفاعل ناقص میں **تَرَاضٍ** مصدر ہے،

اور ش و ر کے مادے سے باب تفاعل اجوف میں **تَشَاوُرٌ** مصدر ہے۔)

باب تَفَاعُلٌ کی مشق

	معروف			مجہول				
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر
ح ص ل	تَحَاصَلَ							تَحَاصُلٌ
غ ف ل	تَغَافَلَ							تَغَافُلٌ
م ی ل	تَمَایَلَ							تَمَایُلٌ
ن و ل	تَنَاوَلَ							تَنَاوُلٌ
ق ت ل	تَقَاتَلَ							تَقَاتُلٌ
ش ر ک	تَشَارَکَ							تَشَارُکٌ
د ر ک	تَدَارَکَ							تَدَارُکٌ
ض ر ب	تَضَارَبَ							تَضَارُبٌ
ق ر ب	تَقَارَبَ							تَقَارُبٌ
ح و ب	تَحَاوَبَ							تَحَاوُبٌ
ج ر ب	تَجَارَبَ							تَجَارُبٌ
ق س م	تَقَاسَمَ							تَقَاسُمٌ
د ب ر	تَدَابَرَ							تَدَابُرٌ
م ط ر	تَمَاطَرَ							تَمَاطُرٌ
ف خ ر	تَفَاخَرَ							تَفَاخُرٌ
غ ی ر	تَغَایَرَ							تَغَایُرٌ
ع و ن	تَعَاوَنَ	یَتَعَاوَنُ	مُتَعَاوِنٌ	تُعُووِنَ	یُتَعَاوَنُ	مُتَعَاوَنٌ	تَعَاوَنْ	تَعَاوُنٌ
ح د ث	تَحَادَثَ							تَحَادُثٌ
ز ح م	تَزَاحَمَ							تَزَاحُمٌ

خالی کالموں کو پر کیجیے اور باآواز بلند پڑھیے تاکہ آپ کو تصرفات کا بخوبی علم ہو جائے۔

تفاعل سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ت ب ع	تَتَابَعَ	يَتَتَابَعُ	مُتَتَابِعٌ	تَتَابَعْ	تَتَابُعٌ

(فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ) "تو پھر دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے" (النساء: ۹۲)

ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	مُتَجَانِفٌ	تَجَانَفْ	تَجَانُفٌ

(فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ) (المائدہ: ۳)
"(لہٰذا احرام وحلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں ان کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھالے" (یہ اسم فاعل ہے)

ظ ھ ر	تَظَاهَرَ	يَتَظَاهَرُ	مُتَظَاهِرٌ	تَظَاهَرْ	تَظَاهُرٌ

(قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا) (القصص: ۴۸) (یہ فعل ماضی مثنیٰ کی مثال ہے)
"انہوں نے کہا دو دونوں جادوگر ہیں، جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں"

ع س ر	تَعَاسَرَ	يَتَعَاسَرُ	مُتَعَاسِرٌ	تَعَاسَرْ	تَعَاسُرٌ

(وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ) (الطلاق: ۶)
"لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا، تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی"

ن ز ع	تَنَازَعَ	يَتَنَازَعُ	مُتَنَازِعٌ	تَنَازَعْ	تَنَازُعٌ

(إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ) (الکھف: ۲۱)

"وہ اُس وقت وہ، آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے تھے۔"

ن ص ر	تَنَاصَرَ	يَتَنَاصَرُ	مُتَنَاصِرٌ	تَنَاصَرْ	تَنَاصُرٌ

(مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ) (الصافات: ۲۵)

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟"

ن ف س	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	مُتَنَافِسٌ	تَنَافَسْ	تَنَافُسٌ
ن ب ز	تَنَابَزَ	يَتَنَابَزُ	مُتَنَابِزٌ	تَنَابَزْ	تَنَابُزٌ
ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	مُتَجَانِفٌ	تَجَانَفْ	تَجَانُفٌ
ت ب ع	تَتَابَعَ	يَتَتَابَعُ	مُتَتَابِعٌ	تَتَابَعْ	تَتَابُعٌ

(فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ) (النساء: ۹۲)

"پھر جو غلام نہ پائے، وہ پے در پے، دو مہینے کے روزے رکھے، یہ اس گناہ پر، اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے۔"

یہ اسمِ فاعل مُتَتَابِعٌ کی جمع مُتَتَابِعُونَ کی نصبی حالت (مثنّٰی) ہے۔

تفاعل مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ع د	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	مُتَوَاعِدٌ	تَوَاعَدْ	تَوَاعُدٌ

(لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا) (البقرۃ: ۲۳۵)

(بیوہ عورتوں سے) خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا، بات کرنی ہے، تو معروف طریقے سے کرو۔"

ورث	تَوَارَثَ	يَتَوَارَثُ	مُتَوَارِثٌ	تَوَارَثْ	تَوَارُثٌ

تَفَاعُلٌ اَجوف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ی ع	تَبَايَعَ	يَتَبَايَعُ	مُتَبَايِعٌ	تَبَايَعْ	تَبَايُعٌ

﴿ وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ﴾ (البقرۃ: ۲۸۲)

"مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت، گواہ کر لیا کرو۔"

ن و ش	تَنَاوَشَ	يَتَنَاوَشُ	مُتَنَاوِشٌ	تَنَاوَشْ	تَنَاوُشٌ

﴿ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴾ (سبا: ۵۲)

(اب ایمان کا کیا فائدہ) ان لوگوں کے لیے، دور نکلی ہوئی چیز، کہاں ہاتھ آسکتی ہے"؟

یہاں اَلتَّنَاوُشُ مصدر استعمال ہوا ہے۔

ج و ر	تَجَاوَرَ	يَتَجَاوَرُ	مُتَجَاوِرٌ	تَجَاوَرْ	تَجَاوُرٌ

﴿ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ ﴾ (الرعد: ۴)

"اور زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہوئے ہیں"

ج و ز	تَجَاوَزَ	يَتَجَاوَزُ	مُتَجَاوِزٌ	تَجَاوَزْ	تَجَاوُزٌ

(وَ **نَتَجَاوَزُ** عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ) (الاحقاف : ۱۶)

"اور ہم، ان کی برائیوں سے، درگذر کریں گے"

ط و ل	تَطَاوَلَ	يَتَطَاوَلُ	مُتَطَاوِلٌ	تَطَاوَلْ	تَطَاوُلٌ

(**فَتَطَاوَلَ** عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ) (القصص : ۴۵)

"اور ان پر بہت زمانہ گزر چکا ہے"

ع و ن	تَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنُ	مُتَعَاوِنٌ	تَعَاوَنْ	تَعَاوُنٌ

(وَ **تَعَاوَنُوْا** عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ : ۲)

"اور ایک دوسرے سے تعاون کرو! ان کاموں میں، جو نیکی اور خدا ترسی کے ہیں"

(یہاں فعل امر جمع تَعَاوَنُوْا استعمال ہوا ہے۔)

ل و م	تَلَاوَمَ	يَتَلَاوَمُ	مُتَلَاوِمٌ	تَلَاوَمْ	تَلَاوُمٌ

(فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ **يَّتَلَاوَمُوْنَ**) (القلم : ۳۰)

"پھر ان میں سے، ہر ایک دوسرے کو، ملامت کرنے لگا"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَلَاوَمُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

تَفَاعُلٌ نَاقِصٌ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ج ی	تَنَاجٰى	يَتَنَاجٰى	مُتَنَاجٍ	تَنَاجِ	تَنَاجٍ
ن ہ ی	تَنَاهٰى	يَتَنَاهٰى	مُتَنَاهٍ	تَنَاهِ	تَنَاهٍ

(كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ) (المائدہ : ۷۹)

"بنی اسرائیل نے ایک دوسرے کو، برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا"

ن د ی	تَنَادٰی	يَتَنَادٰی	مُتَنَادٍ	تَنَادَ	تَنَادٍ

(اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ) (المؤمن : ۳۲)

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد و فغاں کا دن نہ آجائے"

تَنَادٍ مصدر ہے، اس پر اَلْ لگنے سے یہ اَلتَّنَادِ بن جاتا ہے۔

ع ط ی	تَعَاطٰی	يَتَعَاطٰی	مُتَعَاطٍ	تَعَاطَ	تَعَاطٍ

(فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ) (القمر : ۲۹)

"آخرکار! ان لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اس نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا" (فعل ماضی استعمال ہوا ہے)

ج ف ی	تَجَافٰی	يَتَجَافٰی	مُتَجَافٍ	تَجَافَ	تَجَافٍ

(تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) (السجدۃ : ۱۶)

"ان کی پیٹھیں، بستروں سے الگ رہتی ہیں" (فعل مضارع مونث)

م ر ی	تَمَارٰی	يَتَمَارٰی	مُتَمَارٍ	تَمَارَ	تَمَارٍ

(فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی) (فعل مضارع) (النجم : ۵۵)

"پس اے انسان! اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا"

تفاعل مہموز کی مثال

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَخَاطُؤٌ	تَخَاطَأْ	مُتَخَاطِئٌ	يَتَخَاطَأُ	تَخَاطَأَ	خ ط ء

تَفَاعُلٌ مضاعف کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَحَاجٌّ	تَحَاجَجْ	مُتَحَاجٌّ	يَتَحَاجُّ	تَحَاجَّ	ح ج ج

(وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ) (فعل مضارع جمع) (المومن : ۴۷)

تصور کرو اس وقت کا، جب یہ لوگ دوزخ میں، ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔

تَمَارٌّ	تَمَارَرْ	مُتَمَارٌّ	يَتَمَارُّ	تَمَارَّ	م ر ر
تَمَاسٌّ	تَمَاسَسْ	مُتَمَاسٌّ	يَتَمَاسُّ	تَمَاسَّ	م س س

(مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَآسَّا) (المجادلہ : ۳)

"تو قبل اس کے کہ دونوں، ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (ایک غلام آزاد کرنا ہوگا)"۔

یہاں فعل مضارع مثنیٰ يَتَمَآسَّا استعمال ہوا ہے۔

تَفَاعُلٌ مفروق کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَارٍ	تَوَارَ	مُتَوَارٍ	يَتَوَارٰی	تَوَارٰی	و ر ی

(يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ) مضارع (النحل:۵۹)

"لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد، کیا کسی کو منہ دکھائے"؟

(حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ) فعل ماضی مونث (ص:۳۲)

"یہاں تک کہ وہ گھوڑے، نگاہ سے اوجھل ہو گئے"

و ص ی	تَوَاصٰى	يَتَوَاصٰى	مُتَوَاصٍ	تَوَاصَ	تَوَاصٍ

(وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ) (العصر:۳)

"اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے"

تَفَاعُلٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
د و ی	تَدَاوٰى	يَتَدَاوٰى	مُتَدَاوٍ	تَدَاوَ	تَدَاوٍ

دَاوٰى = بیمار کا علاج کرنا (باب مفاعلہ)

تَدَاوٰى = خود اپنا علاج کرنا (باب تفاعل)

سبق نمبر۔۲۱

بابِ تَفَاعُلٌ کے تائی تغیرات

بابِ تَفَاعُلٌ میں بھی، بعض اوقات پہلے حرف (یعنی فاء کلمہ) کو متشدد کر دیا جاتا ہے۔ اور ساکن الاول سے پہلے ھمزۃ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے۔ اہلِ زبان قریب المخرج حروف کو تسہیل کے لیے اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ درک سے تَدَارَكَ سے اِدَّارَكَ

۲۔ ث ق ل سے تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ

۳۔ ش ب ہ سے تَشَابَهَ سے اِشَّابَهَ

۴۔ ص ل ح سے تَصَالَحَ سے اِصَّالَحَ

۱۔ (بَلِ اِدّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ) (النمل : ٦٦)

"بلکہ آخرت کا تو علم ہی، ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے۔"

(یہ اِدّٰرَكَ دراصل تَدَارَكَ ہے۔ جو تَفَاعَلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَاعُلٌ کا فعل ماضی ہے)

۲۔ (حَتّٰى اِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا) (الاعراف : ۳۸)

"حتیٰ کہ جب، سب جہنم میں، جمع ہو جائیں گے۔"

تَدَارَكَ ، يَتَدَارَكُ ، مُتَدَارِكٌ

۳۔ (تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ) (البقرۃ : ۱۱۸)

"ان سب (اگلے پچھلے گمراہ) لوگوں کی ذہنیتیں، ایک جیسی ہیں"

(یہاں تَشَابَہَ کو، اِشَّابَہَ بھی کیا جاسکتا تھا۔ دراصل تَشَابَہَ، تَفَاعَلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَاعُلٌ کا فعل ماضی ہے۔)

تَشَابَہَ ، یَتَشَابَہُ ، مُتَشَابِہٌ ، تَشَابَہٌ ، تَشَابُہٌ

۴۔ (مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **اثَّاقَلْتُمْ** اِلَى الْاَرْضِ) (التوبہ: ۳۸)

"تمہیں کیا ہوگیا؟ کہ جب تم سے، اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا، تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے"

اِثَّاقَلَ دراصل **تَثَاقَلَ** ہے۔ اور یہ بھی باب تَفَاعُلٌ کا فعل ماضی ہے۔

باب تَفَاعُلٌ کا ایک ذیلی باب اِفَّاعُلٌ

بعض علمائے صرف نے، باب تَفَاعُلٌ کے تائی تغیرات کو ایک الگ باب قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجئے۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
ث ق ل	اِثَّاقَلَ	يَثَّاقَلُ	مُثَّاقِلٌ	اِثَّاقَلْ	اِثَّاقُلٌ
س ق ط	اِسَّاقَطَ	يَسَّاقَطُ	مُسَّاقِطٌ	اِسَّاقَطْ	اِسَّاقُطٌ
ش ب ہ	اِشَّابَهَ	يَشَّابَهُ	مُشَّابِهٌ	اِشَّابَهْ	اِشَّابُهٌ
ص ل ح	اِصَّالَحَ	يَصَّالَحُ	مُصَّالِحٌ	اِصَّالَحْ	اِصَّالُحٌ
د ر ک	اِدَّارَكَ	يَدَّارَكُ	مُدَّارِكٌ	اِدَّارَكْ	اِدَّارُكٌ
ص ع د	اِصَّاعَدَ	يَصَّاعِدُ	مُصَّاعِدٌ	اِصَّاعِدْ	اِصَّاعُدٌ
ن ط ر	اِنَّاطَرَ	يَنَّاطَرُ	مُنَّاطِرٌ	اِنَّاطَرْ	اِنَّاطُرٌ
ت و ع	اِتَّايَعَ	يَتَّايِعُ	مُتَّايِعٌ	اِتَّايِعْ	اِتَّايُعٌ
د ر أ	اِدَّارَأَ	يَدَّارَئُ	مُدَّارِئٌ	اِدَّارِئْ	اِدِّيرَاءٌ

نوٹ :۔ معجم تصریف الافعال العربیۃ میں، فعل مضارع اور فعل امر کا عین کلمہ مکسور درج کیا گیا ہے۔ دیکھیے صفحہ نمبر اور (جبکہ منشعب میں مفتوح ہے)

يَصَّاعِدُ ، اِصَّاعِدْ - يَدَّارِئُ ، اِدَّارِئْ - يَتَّايِعُ ، اِتَّايِعْ

سبق نمبر ۲۱۱

باب

اِفتِعَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِقْتَدَرَ	یَقْتَدِرُ	مُقْتَدِرٌ	اِقْتَدِرْ	ق د ر

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر
اُقْتُدِرَ	یُقْتَدَرُ	مُقْتَدَرٌ	اِقْتِدَارٌ

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیّات باب اِفْتِعَالٌ

۱۔ اِتّخاذِ فعل

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتّخاذ کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اسمِ جامد سے فعل کو اخذ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ حَجَرَ سے **اِجْتَحَرَ** اَلْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)

(جُحْرٌ بل کو کہتے ہیں۔)

۲۔ عَضُدٌ (بازو) سے **اِعْتَضَدَ** (اس نے بازو میں لیا۔)

۳۔ خُبز (روٹی) سے **اِخْتَبَزَ** (He baked)

۲۔ تَصَرُّف

ماخذ کو حاصل کرنے کی کوشش کا نام تَصَرُّف ہے۔ تصرف کو اجتہاد اور طلب بھی کہتے ہیں۔ فعل مجرد اور فعلِ مزید کے معنی کا فرق نوٹ کیجیے۔

کَسَبَ: کوئی شے حاصل کرنا۔

اِکْتَسَبَ: اجتہاد، مبالغے اور کوشش سے کوئی شے حاصل کرنا۔

(لَهَا مَا **كَسَبَتْ** وَعَلَيْهَا مَا **اكْتَسَبَتْ**) (البقرۃ: ۲۸۶)

"نفس نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور نفس نے جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔"

۳۔ تخییر

فاعل کا کسی کام کو اپنی ذات کے لیے کرنے کا نام تخییر ہے۔

جیسے کَالَ سے **اِکْتَالَ**

اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ "اس نے اپنے لیے جو ماپے"

۴۔ مُطَاوَعَت

بعض اوقات اِفْتِعَال کا فعل، فعل مجرد، یا اَفْعَلَ، یا فَعَّلَ کی مطاوعت کرتا ہے۔ مطاوعت اثر قبول کر لینے کو کہتے ہیں۔ جیسے:

مُطَاوَعَتِ فَعَلَ: غَمَّ سے اِغْتَمَّ

۱۔ غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ "میں نے اسے غمگین کیا، تو وہ غمگین ہو گیا"

۲۔ عَدَلْتُهُ فَاعْتَدَلَ "میں نے اس کے ساتھ عدل کیا تو وہ بھی عادل ہو گیا"

۳۔ جَمَعْتُهُ فَاجْتَمَعَ "میں نے اسے جمع کیا، تو وہ جمع ہو گیا"

مُطَاوَعَتِ اَفْعَلَ

اَنْصَفْتُهُ فَانْتَصَفَ "میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو وہ بھی منصف ہو گیا۔

مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ حَمَّلَ سے اِحْتَمَلَ

۱۔ حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ "میں نے اس پر لادا، تو وہ لد گیا"

۲۔ قَرَّبْتُهُ فَاقْتَرَبَ "میں نے اسے قریب کیا، تو وہ قریب ہو گیا"

۵۔ مُوافقت فعل مجرد

بعض اوقات، اِفْتِعَال کا فعل، فعل مجرد ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَذَبَ : اِجْتَذَبَ (جذب کر لیا)

۲۔ کَدَّ : اِکْتَدَّ (دوڑا)

۶۔ اِبْتِدَاء Origin

فعل مزید، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعل مجرد میں پہلے سے موجود نہ تھے ابتداء کہلاتا ہے۔

جیسے سَلِمَ سے اِسْتَلَمَ (پتھر کو بوسہ دیا)۔

خَلَفَ (وہ پیچھے رہا) سے اِخْتَلَفَ (اس نے اختلاف کیا)۔

۷۔ لزوم In-Transitive

فعل لازم کے لیے استعمال لُزُوم کہلاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔

هَدٰی (اس نے ہدایت دی) سے اِهْتَدٰی (اس نے ہدایت پائی)۔

۸۔ مشارکت Participation

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال، مشارکت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اِخْتَصَمَ الْقَوْمُ "لوگ باہم لڑ پڑے"

۹۔ اظہار

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال اظہار کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

عذر سے اِعْتَذَرَ عَلِیٌّ "علی نے عذر ظاہر کیا، عذر پیش کیا"

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ (التحریم: ۷)

"آج کے دن کوئی معذرت پیش نہ کرو"

۱۰۔ مبالغہ

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال مبالغہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اِقْتَدَرَ مَالِكٌ "مالک نے بہت زیادہ قدرت حاصل کر لی"

باب افتعال میں ہمزة

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْتِعَال میں ہمزة، ہمیشہ همزة الوصل ہوتا ہے

یہ لکھا تو جاتا ہے، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اِجْتَنَبَ ، اِجْتَنِبْ ، اِجْتِنَابٌ

اِكْتَسَبَ ، اِكْتَسِبْ ، اِكْتِسَابٌ

بابِ اِفْتِعَالٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَ اشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا) (مریم:۴)

"اور بڑھاپے کی وجہ سے، میرا سر بھڑک اٹھا ہے"

(یہاں فعل ماضی اِشْتَعَلَ استعمال ہوا ہے)

۲۔ (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ) (القمر:۱)

"قیامت کی گھڑی قریب آگئی ہے"

(یہاں فعل ماضی مونث اِقْتَرَبَتْ استعمال ہوا ہے)۔

۳۔ (فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا) (الرعد:۱۷)

"پھر (جب سیلاب اٹھا) تو سیلاب نے جھاگ بھی اٹھا لیا"

(یہاں فعل ماضی اِحْتَمَلَ استعمال ہوا ہے)

۴۔(فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا) (المومن:۱۱)

"اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں"

(یہاں فعل ماضی اِعْتَرَفْنَا استعمال ہوا ہے)

۵۔ (فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) (الاعراف:۲۰۴)

"جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَمِعُوْا استعمال ہوا ہے)

۶۔ (اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ) (الانعام: ۱۴۳)

"ان دونوں (بھیڑوں اور بکریوں) کے پیٹوں پر جو مشتمل ہے۔"

(یہاں فعل ماضی مؤنث اِشْتَمَلَتْ استعمال ہوا ہے)

۷۔ (يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ) (التوبة: ۹۴)

"(اے محمدؐ) یہ (منافق) تمہارے پاس طرح طرح کے عذرات پیش کریں گے۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَعْتَذِرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۸۔ (اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ) (الحدید: ۱۳)

"ذرا ہماری طرف دیکھو! ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں گے۔"

(یہاں فعل مضارع نَقْتَبِسْ استعمال ہوا ہے)۔

۹۔ (فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ) (القمر: ۴۲)

"آخر کار ہم نے انہیں پکڑا، جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے۔"

(یہاں اسم فاعل مُّقْتَدِرٍ استعمال ہوا ہے)

۱۰۔ (فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ) (الحشر: ۲)

"پس عبرت حاصل کرو! اے دیدۂ بینا رکھنے والو۔"

یہ فعل امر جمع ہے۔

۱۱۔ (فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ) (النساء: ۹۱)

"ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يَعْتَزِلُوْنَ، لَمْ کی وجہ سے مجزوم ہو گیا ہے۔)

۱۲۔ (فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ) (البقرة: ۲۲۲)

(چونکہ یہ گندگی ہے) اس لیے حیض میں، عورتوں سے الگ رہو۔"

یہ اِعْتَزِلُوا فعل امر جمع کی مثال ہے۔

۱۳۔ (اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ) (النساء: ۱۴۶)

"البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں، اور اللہ کا دامن تھام لیں۔"

یہ اِعْتَصَمُوا فعل ماضی جمع کی مثال ہے۔

۱۴۔ (فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ)

"اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہو کر رہ گئے۔"

یہ اَلْمُحْتَظِر اسم فاعل کی مثال ہے۔

۱۵۔ (لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا) (بنی اسرائیل: ۶۲)

"میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

یہ اَحْتَنِكَنَّ فعل مضارع متکلم اثقل کی مثال ہے۔

(اس کا مادہ ح ن ک ہے) لَ + اَحْتَنِكُ + نَّ

باب اِفْتِعَالٌ کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ن ق ل	اِنْتَقَلَ	يَنْتَقِلُ	مُنْتَقِلٌ	اُنْتُقِلَ	يُنْتَقَلُ	مُنْتَقَلٌ	اِنْتَقِلْ	اِنْتِقَالٌ
ح م ل	احتمل							اِحْتِمَالٌ
س ث ل	استثل							اِسْتِثَالٌ
ن ص ر	انتصر							اِنْتِصَارٌ
خ ب ر	اختبر							اِخْتِبَارٌ
ق د ر	اقتدار							اِقْتِدَارٌ
خ ص ر	اختصر							اِخْتِصَارٌ
ح ق ر	اِحْتَقَرَ							اِحْتِقَارٌ
ح ر ز	احترز							اِحْتِرَازٌ
ن ق م	اِنْتَقَمَ	يَنْتَقِمُ	مُنْتَقِمٌ	اُنْتُقِمَ	يُنْتَقَمُ	مُنْتَقَمٌ	اِنْتَقِمْ	اِنْتِقَامٌ
ق س م	اقتسم							اِقْتِسَامٌ
ح ر م	احترم							اِحْتِرَامٌ
ف ر ق	افترق							اِفْتِرَاقٌ
ق ر ب	اقترب							اِقْتِرَابٌ
ب د ا	ابتدا							اِبْتِدَاءٌ
ف ر ض	افترض							اِفْتِرَاضٌ
ج م ع	اجتمع							اِجْتِمَاعٌ
ج ن ب	اجتنب							اِجْتِنَابٌ

مشق :۔ خالی کالموں کو باواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجیے۔ تصرفات پر نظر رکھیے۔

اسم فاعل کا عین کلمہ مکسور، اور اسم مفعول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

اِفْتِعَالُ سالم کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ع	اِبْتَدَعَ	یَبْتَدِعُ	مُبْتَدِعٌ	اِبْتَدِعْ	اِبْتِدَاعٌ
ن ب ذ	اِنْتَبَذَ				
ن ش ر	اِنْتَشَرَ				
ن ص ر	اِنْتَصَرَ				
ن ظ ر	اِنْتَظَرَ				
ب ھ ل	اِبْتَهَلَ				
ج ر ح	اِجْتَرَحَ				
ج ر م	اِجْتَرَمَ				
ج م ع	اِجْتَمَعَ				اِجْتِمَاعٌ
ع م ر	اِعْتَمَرَ				
ع ب ر	اِعْتَبَرَ				
ع ذ ر	اِعْتَذَرَ				
ع ر ف	اِعْتَرَفَ				
ع ص م	اِعْتَصَمَ				
ن ق م	اِنْتَقَمَ				اِنْتِقَامٌ

اِفْتِعَالٌ مثال کی مثال

وس ق	اِتَّسَقَ	يَتَّسِقُ	مُتَّسِقٌ	اِتَّسِقْ	اِتِّسَاقٌ

(وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ٥ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ) (الانشقاق : ۱۷، ۱۸)

"میں قسم کھاتا ہوں، رات کی! اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے،
اور (میں قسم کھاتا ہوں) چاند کی! جبکہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے"

اِفْتِعَالٌ اَجوف کی مثالیں

خ ی ر	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِيَارٌ

تنبیہ: اس کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی وزن پر آتا ہے۔
چنانچہ مُخْتَارٌ، مُمْتَازٌ اور مُكْتَالٌ اسم فاعل بھی ہیں اور اسم مفعول بھی۔

م ی ز	اِمْتَازَ	يَمْتَازُ	مُمْتَازٌ	اِمْتَزْ	اِمْتِيَازٌ

۱- (وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ) (یٰس : ۵۹)
"اور اے مجرمو! آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ" (یہ فعل امر جمع کی مثال ہے)

ک ی ل	اِكْتَالَ	يَكْتَالُ	مُكْتَالٌ	اِكْتَلْ	اِكْتِيَالٌ

۲- (الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ) (المطففین : ۲)
"جن کا حال یہ ہے، کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں، تو پورا پورا لیتے ہیں"

اِفْتِعَالٌ نَاقِص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن د ی	اِنْتَدٰی	یَنْتَدِیْ	مُنْتَدٍ	اِنْتَدِ	اِنْتِدَاءٌ
ن ھ ی	اِنْتَھٰی	یَنْتَھِیْ	مُنْتَھٍ	اِنْتَهِ	اِنْتِھَاءٌ

۱۔ (فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) (البقرۃ: ۱۹۲)

"پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو جان لو کہ اللہ غفور رحیم ہے۔"

۲۔ (یٰاِبْرٰھِیْمُ ! لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ لَاَرْجُمَنَّکَ) (مریم: ۴۶)

"آزر نے کہا: اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔"

۳۔ (وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ) (الانفال: ۱۹)

"اور اگر اب بھی تم باز آ جاؤ، تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔"

۴۔ (اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا) "قیامت کے دن کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔" (النازعات: ۴۴)

ھ د ی	اِھْتَدٰی	یَھْتَدِیْ	مُھْتَدٍ	اِھْتَدِ	اِھْتِدَاءٌ

(وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ) (الاعراف: ۴۳)

"اور ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔"

ج ب ی	اِجْتَبٰی	یَجْتَبِیْ	مُجْتَبٍ	اِجْتَبِ	اِجْتِبَاءٌ

(ھُوَ اجْتَبٰکُمْ) (الحج: ۷۸)

" (اے مسلمانو!) اس نے تمہیں، اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔"

ب ل و	اِبْتَلٰی	يَبْتَلِي	مُبْتَلٍ	اِبْتَلِ	اِبْتِلَاءٌ

(وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ) (المومنون : ۳۰)

"اور آزمائش تو ہم کرکے ہی رہتے ہیں" (یہ اسم فاعل جمع کی منصوبی حالت ہے)

ب غ ی	اِبْتَغٰی	يَبْتَغِي	مُبْتَغٍ	اِبْتَغِ	اِبْتِغَاءٌ

(وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) (الاحزاب : ۵۱)

"(جسے چاہیں آپ اپنے ساتھ رکھیے) اور جسے چاہیں، الگ رکھنے کے بعد، واپس بلالیں"

ع د ی	اِعْتَدٰی	يَعْتَدِيْ	مُعْتَدٍ	اِعْتَدِ	اِعْتِدَاءٌ

(فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ)

(البقرۃ : ۱۹۴)

"لہٰذا ! جو تم پر دست درازی کرے، تم بھی اسی قدر، اُس پر دست درازی کرو"

ع ر ی	اِعْتَرٰی	يَعْتَرِي	مُعْتَرٍ	اِعْتَرِ	اِعْتِرَاءٌ
ش ر ی	اِشْتَرٰی	يَشْتَرِي	مُشْتَرٍ	اِشْتَرِ	اِشْتِرَاءٌ

(اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ) (التوبہ : ۱۱۱)

"درحقیقت اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں"

ش ھ ی	اِشْتَهٰی	يَشْتَهِي	مُشْتَهٍ	اِشْتَهِ	اِشْتِهَاءٌ

(وَلَكُمْ فِيهَا مَا **تَشْتَهِيَ** أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ) (حم السجدہ: ۳۱)
"وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی"

ش ك ى	اِشْتَكَى	يَشْتَكِي	مُشْتَكٍ	اِشْتَكِ	اِشْتِكَاءٌ

(وَ **تَشْتَكِي** إِلَى اللّٰهِ) (المجادلہ: ۱) (یہ فعل مضارع مونث کی مثال ہے)
"اور (وہ خاتون خولہ بنت ثعلب ظہار کے بعد) اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے"

ع ر ى	اِعْتَرَى	يَعْتَرِي	مُعْتَرٍ	اِعْتَرِ	اِعْتِرَاءٌ

(إِن نَّقُولُ إِلَّا **اعْتَرَاكَ** بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ) (ھود: ۵۴)
"ہم (عاد) تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے"

اِفْتِعَالٌ مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ذ	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	مُتَّخِذٌ	اِتَّخِذْ	اِتِّخَاذٌ
م ل ء	اِمْتَلَأَ	يَمْتَلِئُ	مُمْتَلِئٌ	اِمْتَلِئْ	اِمْتِلَاءٌ

(هَلِ **امْتَلَأْتِ**) (ق: ۳۰) (یہ فعل ماضی حاضر مونث کی مثال ہے۔)
(وہ دن، جب ہم جہنم سے پوچھیں گے) "کیا تو بھر گئی ہے؟"

و ك أ	اِتَّكَأَ	يَتَّكِئُ	مُتَّكِئٌ	اِتَّكِئْ	اِتِّكَاءٌ

(**مُتَّكِئِينَ** فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ) (الانسان: ۱۳) یہ اسم فاعل جمع کی مثال ہے۔

"(جنت میں) وہ لوگ، اونچی مسندوں پر، تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔"

اِفْتِعَالٌ مُضَاعَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ھ ز ز	اِھْتَزَّ	یَھْتَزُّ	مُھْتَزٌّ	اِھْتَزِزْ	اِھْتِزَازٌ

۱۔ (فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ **اهْتَزَّتْ** وَرَبَتْ) (الحج: ۵)

"پھر جب ہم نے، اس پر مینہ برسایا کہ وہ یکایک پھبک اٹھی اور پھول گئی۔"

۲۔ (فَلَمَّا رَآهَا **تَهْتَزُّ** كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا) (النمل: ۱۰)

"جوں ہی حضرت موسیٰؑ نے دیکھا، لاٹھی سانپ کی طرح، بل کھا رہی ہے، تو پیٹھ پھیر کر بھاگے۔" (یہ فعل مضارع مونث ہے)

ش د د	اِشْتَدَّ	یَشْتَدُّ	مُشْتَدٌّ	اِشْتَدِدْ	اِشْتِدَادٌ

(كَرَمَادٍ **اشْتَدَّتْ** بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ) (ابراھیم: ۱۸)

"مثال اس راکھ کی سی ہے، جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو۔"

ج ث ث	اِجْتَثَّ	یَجْتَثُّ	مُجْتَثٌّ	اِجْتَثِثْ	اِجْتِثَاثٌ

(وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ **اجْتُثَّتْ** مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ)

"اور کلمہ خبیثہ کی مثال، ایک بد ذات درخت کی سی ہے، جو زمین کی سطح سے، اکھاڑ پھینکا جاتا ہے، اس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔" (ابراھیم: ۲۶)

اِفْتِعَالٌ مفروق کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِتِّقَاءٌ	اِتَّقِ	مُتَّقٍ	یَتَّقِی	اِتَّقٰی	و ق ی

(فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى) (النجم: ۳۲)
"پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔" (یہ فعل ماضی ہے۔)

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ) (الاحزاب: ۱)
"اے نبی! اللہ سے ڈرو۔" (یہ فعل امر ہے)

(وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) (الطلاق: ۲)
"جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا، اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔" (لفظ شرط مَنْ کی وجہ سے یَتَّقِی کی ی حذف ہو گئی ہے۔)

اِفْتِعَالٌ مقرون کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِسْتِوَاءٌ	اِسْتَوِ	مُسْتَوٍ	یَسْتَوِی	اِسْتَوٰی	س و ی

۱۔ (اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى) (طٰہٰ: ۵)
"وہ رحمان، عرش پر بلند ہوا۔" (یہ فعل ماضی ہے)

۲۔ (قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ) (المائدہ: ۱۰۰)
"اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہرحال یکساں نہیں ہیں۔" (یہ فعل مضارع ہے)

سبق نمبر ۲۱۲

باب اِفْتِعَال کے تائی تغیرات

باب اِفْتِعَال کی ت میں بھی، بعض اوقات اہلِ زبان بعض تبدیلیاں اور تصرفات کر لیتے ہیں۔

۱۔ یہ عموماً ان صورتوں میں ہوتا ہے، جب پہلا حرف ث، د، ذ، ز، س، ص اور ط ہو۔

۲۔ یہ تبدیلیاں لازمی نہیں ہیں، بلکہ جائز ہیں۔ جملے کے آہنگ کی مناسبت سے اہلِ زبان خود بخود اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔

۳۔ ان تصرفات میں حروف کے مخارج کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔

۱۔ پہلے حرف کو مشدد کر دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اِسْتَمَعَ کے بجائے اِسَّمَعَ (پہلا حرف س مُشَدَّد ہو گیا ہے)

۲۔ اِظْتَلَمَ کے بجائے اِظَّلَمَ (پہلا حرف ظ مُشَدَّد ہو گیا ہے)

۳۔ اِثْتَأَرَ کے بجائے اِثَّأَرَ (پہلا حرف ث مُشَدَّد ہو گیا ہے)

۴۔ اِطْتَلَعَ کے بجائے اِطَّلَعَ (پہلا حرف ط مُشَدَّد ہو گیا ہے)

۵۔ وَسَقَ سے اِوْتَسَقَ کے بجائے اِتَّسَقَ (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

۶۔ تَبِعَ سے اِتْتَبَعَ کے بجائے (اِتَّبَعَ)

۷۔ اَخَذَ کے بجائے اِتَّخَذَ (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

۸۔ تَقٰی کے بجائے اِتَّقٰی (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

۲۔ ت کو ط سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فا کلمہ (یعنی پہلا حرف) ص اور ض ہے۔
یہاں اِفْتِعَالْ کی ت، ط میں بدل گئی ہے۔

۱۔ اِصْتَبَرَ کے بجائے اِصْطَبَرَ (مادہ ص ب ر)

۲۔ اِضْتَرَبَ کے بجائے اِضْطَرَبَ (مادہ ض ر ب)

۳۔ اِصْتَفٰی کے بجائے اِصْطَفٰی (مادہ ص ف ی)

۴۔ اِضْتَرَرَ کے بجائے اِضْطَرَّ (مادہ ض ر ر)

(پہلے اِضْطَرَرَ ہوا پھر اِضْطَرَّ)

۵۔ اِصْتَرَخَ کے بجائے اِصْطَرَخَ (مادہ ص ر خ)

۶۔ اِصْتَادَ کے بجائے اِصْطَادَ (مادہ ص ی د)

۳۔ ت کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔
ت پہلے د میں بدلی پھر مشدد ہوگئی۔

(مادہ د ع و) اِدْتَعٰی سے اِدْدَعٰی پھر اِدَّعٰی

۴۔ ذ کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فا کلمہ یعنی پہلا حرف ذ ہے۔ پہلا کلمہ ذال

دال میں بدل گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اِفْتِعَال کی ت بھی د میں بدل کر مشدد ہو گئی ہے۔
دوسرے لفظوں میں ذ + ت سے د + ت ہوا پھر د + د ہوا۔

۱۔ (مادہ ذ خ ر) اِذْتَخَرَ سے اِذْدَخَرَ پھر اِدَّخَرَ

۲۔ (مادہ ذ ك ر) اِذْتَكَرَ سے اِذْدَكَرَ پھر اِدَّكَرَ یا اِذَّكَرَ

۴۔ عین کلمہ کو مشدد کر دینا

بعض اوقات درمیانی حرف (یعنی عین کلمے) میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں درمیانی حرف مشدد ہو گیا ہے، اور اِفْتِعَال کی ت، د سے یا ص سے بدل گئی ہے۔ ہمزہ حذف ہو گیا ہے۔

۱۔ ہ د ی سے اِهْتَدٰى سے هَدّٰى

(اس کا فعلِ مضارع يَهْتَدِىْ کے بجائے يَهِدِّىْ بھی آتا ہے۔)

(اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى) (یونس : ۳۵)

"کیا وہ جو راہ نہیں پاتا؟ الّا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے"

۲۔ خ ص م سے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ

(اس کا فعل مُضارع يَخْتَصِمُ کے بجائے يَخِصِّمُ بھی آتا ہے۔)

(وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ) "جب کہ وہ لوگ جھگڑ رہے ہوں" (یس : ۴۹)

(یہاں يَخْتَصِمُوْنَ کے بجائے يَخِصِّمُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

باب اِفْتِعَالٌ کا ایک ذیلی باب اِفِّعَالٌ

بعض علمائے صرف نے، باب اِفْتِعَالٌ کے تائی تغیرات کو، ایک الگ باب قرار دیا ہے۔
ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
	اِسَّمَعَ	يَسَّمِعُ	مُسَّمِعٌ	اِسَّمِعْ	اِسْتِمَاعٌ یا اِسِّمَاعٌ
	اِظَّلَمَ	يَظَّلِمُ	مُظَّلِمٌ	اِظَّلِمْ	اِظْتِلَامٌ یا اِظِّلَامٌ
	اِثَّارَ	يَثَّئِرُ	مُثَّئِرٌ	اِثَّئِرْ	اِثْتِآرٌ یا اِثِّآرٌ
	اِطَّلَعَ	يَطَّلِعُ	مُطَّلِعٌ	اِطَّلِعْ	اِطِّلَاعٌ
	اِدَّكَرَ	يَدَّكِرُ	مُدَّكِرٌ	اِدَّكِرْ	اِدِّكَارٌ
	اِدَّخَرَ	يَدَّخِرُ	مُدَّخِرٌ	اِدَّخِرْ	اِذْخَارٌ یا اِدِّخَارٌ
	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	مُتَّبِعٌ	اِتَّبِعْ	اِتِّبَاعٌ
	اِخَّصَمَ	يَخَّصِمُ	مُخَّصِمٌ	اِخَّصِمْ	اِخْتِصَامٌ یا اِخِّصَامٌ
	اِهْتَدٰى یا هَدّٰى	يَهْتَدِى یا يَهِدِّى	مُهْتَدِىٌ یا مُهِدِّىٌّ	اِهْتَدِ یا هِدِّ	اِهْتِدَاءٌ
	اِدَّعٰى	يَدَّعِى	مُدَّعِىٌّ	اِدَّعِ	اِدِّعَاءٌ
	قَتَّلَ	يَقِتِّلُ	مُقَتِّلٌ	قَتِّلْ	اِقْتِتَالٌ

باب افتعال کے تائی تغیرات کی مثالیں

۱۔ (حَتّٰى **تَتَّبِعَ** مِلَّتَهُمْ) (البقرہ : ۱۲۰) "جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔"

اس کا مادہ ت ب ع ہے، یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل مضارع استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (**اِتَّبِعُوا** مَنْ لَّا يَسْأَلُكُمْ اَجْرًا) (یس : ۲۱)

"پیروی کرو، ان لوگوں کی، جو تم سے کوئی اجر کے طالب نہیں ہیں۔"

(یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔)

۳- (وَلَا | تَتَّبِعَآنِّ | سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) (يونس : ۸۹)

"اور (اے موسیٰ و ہارونؑ) تم دونوں ان لوگوں کے طریقے کی ہرگز پیروی نہ کرو۔ جو علم نہیں رکھتے۔"

نوٹ کیجیے کہ یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل نہی مثنیٰ تَتَّبِعَآنِّ استعمال ہوا ہے۔

۴- (اِنَّ اللّٰهَ | اصْطَفٰى | لَكُمُ الدِّيْنَ) (البقرۃ : ۱۳۲)

" (میرے بچو) اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے۔"

(اس کا مادہ ص ف ی ہے۔ باب اِفْتِعَال میں | اصتفٰی | کے بجائے | اصطفٰی | استعمال ہوا ہے۔)

۵- (سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ | تَصْطَلُوْنَ |) (النمل : ۷)

"میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا کوئی انگارہ چن لاتا ہوں تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو۔"

(اس کا مادہ ص ل ی ہے، باب اِفْتِعَال میں، تَصْتَلُوْنَ کے بجائے تَصْطَلُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

۶- (فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ | اَطَّلِعُ | اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى) (القصص : ۳۸)

" (ہامان!) میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰؑ کے خدا کو دیکھ سکوں۔" (مادہ : ط ل ع)

۷- (لَا تَزَالُ | تَطَّلِعُ | عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ) (المائدہ : ۱۳)

" (بنی اسرائیل اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ) آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔"

۸- (وَهُمْ | يَصْطَرِخُوْنَ | فِيْهَا) (فاطر : ۳۷)

"اور وہ لوگ وہاں چیخ چیخ کر فریاد کریں گے۔"

(اس کا مادہ ص ر خ ہے، باب اِفْتِعَالٌ میں | يَصْتَرِخُوْنَ | کے بجائے | يَصْطَرِخُوْنَ | استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر ۲۱۳

باب

اِسْتِفْعَالٌ

مادہ	فعل امر	اسم فاعل	مضارع	ماضی
غ ف ر	اِسْتَغْفِرْ	مُسْتَغْفِرٌ	يَسْتَغْفِرُ	اِسْتَغْفَرَ
مصدر		اسم مفعول	مضارع مجہول	ماضی مجہول
اِسْتِغْفَارٌ		مُسْتَغْفَرٌ	يُسْتَغْفَرُ	اُسْتُغْفِرَ

قواعد و خاصِیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب اِستِفعال

۱۔ طلب

مفعول سے، ماخذ کے مطالبے یا خواہش کرنے کو طلب کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں فعل کی نسبت، مفعول کے بجائے، فاعل سے ہو جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ طَعِمَ سے اِسْتَطْعَمَ مُحَمَّدًا (اس نے محمد سے کھانا طلب کیا۔)

۲۔ غَفَرَ سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)

۳۔ اَذِنَ سے اِسْتَأْذَنَ (اس نے اجازت طلب کی۔)

۴۔ عَانَ سے اِسْتَعَانَ (اس نے مدد طلب کی۔)

طَلَبْ کی دو قسمیں ہیں: طَلَبِ حقیقی اور طَلَبِ مجازی

طلبِ مجازی: اِسْتَخْرَجْتُ الذَّھَبَ مِنَ الْمَعْدَنِ

"میں نے کان سے سونا طلب کیا" (یعنی نکالا)

۲۔ وِجْدَان یا مُصَادَفہ

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وِجْدَان کہلاتا ہے۔ وِجْدَان کے مفعول میں، فعل کے اصلی معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ وِجْدَان میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے۔ جبکہ حِسْبَان میں وہم وگمان ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ کَرُمَ سے اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اس شخص کو کریم پایا۔)

۲۔ اِسْتَعْظَمْتُہٗ "میں نے اس کو بڑا پایا"

۳۔ حِسْبَان

کسی چیز کے متعلق یہ سمجھنا یا گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معانی کے ساتھ موصوف ہے، حِسْبَان

کہلاتا ہے۔

حِسبَان میں یقین کامل نہیں ہوتا، بلکہ ظن اور گمان غالب ہوتا ہے۔ جو حُسنِ ظن بھی ہوسکتا ہے اور سوءِ ظن بھی۔ جیسے: حَسُنَ سے

| اِسْتَحْسَنْتُہٗ | میں نے اس کو اچھا سمجھا۔ (یعنی میں نے اس کے حسن پر یقین کر لیا۔)

۴۔ تَحَوُّل

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا، تَحَوُّل کہلاتا ہے۔ یعنی فاعل، اپنی اصلی حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تَحَوُّل کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔ جیسے:

۱۔ تَحَوُّل حقیقی: حَجَرَ سے | اِسْتَحْجَرَ | الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی۔)

۲۔ تَحَوُّل مجازی: | اِسْتَنْسَرَ | البِغَاثُ "بغاث نے گدھ کی شکل اختیار کی"

۵۔ اِتِّخَاذٌ

کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لے لینا اِتِّخَاذ کہلاتا ہے۔ جیسے وَطَنَ سے

| اِسْتَوْطَنَ | القُرٰی (اس نے دیہات کو اپنا وطن بنا لیا۔)

۶۔ قَصْرٌ Abbrevation

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے، پورے جملے کے بجائے صرف ایک کلمہ یعنی ایک لفظ استعمال کرنا قَصر کہلاتا ہے۔ جیسے:

رَجَعَ سے | اِسْتَرْجَعَ | (اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا۔)

۷۔ تَکَلُّف

تَکَلُّف، تخییل سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَکَلُّف میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ | مرغوب اور پسندیدہ | سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے:

جَرْءٌ سے | اِسْتَجْرَأَ | (اس نے جرأت دکھائی)

۸۔ مُطَاوَعَتِ اَفْعَل

بعض اوقات باب اِفْعَال کے فعل کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَامَ سے اَقَامَ اور پھر | اِسْتَقَامَ |

اَقَمْتُهُ فَاسْتَقَامَ (میں نے اسے سیدھا کیا، تو وہ سیدھا ہو گیا۔)

۲۔ اَحْكَمْتُهُ | فَاسْتَحْكَمَ | "میں نے اسے پختہ کیا، تو وہ پختہ ہو گیا۔"

۹۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَل

دونوں لفظ بعض اوقات ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

اَجَابَ اور | اِسْتَجَابَ | (قبول کیا)۔

۱۰۔ مُبَالَغہ یا تکثیر

بعض اوقات، باب اِسْتِفْعَال بھی مصدری معنی کی زیادتی کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

| اِسْتَكْبَرَ | زَيْدٌ "زید اپنے غرور میں بہت آگے بڑھ گیا۔"

باب استفعال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِسْتِفْعَال میں ہمزۃ، ہمیشہ | همزة الوصل | ہوتا ہے۔ یہ لکھا تو جاتا ہے، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے۔ اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے:

| اِسْتَشْهَدَ | اسْتَشْهِدْ | اِسْتِشْهَادٌ |

اسْتَقَامَ ، | اسْتَقِمْ | ، اِسْتِقَامَةٌ

باب استفعال کی قرآنی مثالیں

۱- (اِسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ) (مادہ : م ت ع) (الانعام : ۱۲۸)

" (قیامت کے دن شیاطین جنات کے رفیق انسان کہیں گے) ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو خوب استعمال کیا۔"

(یہاں فعل ماضی اِسْتَمْتَعَ استعمال ہوا ہے)

۲- (بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ) (مادہ : ع ج ل) (الاحقاف : ۲۴)

" بلکہ یہ وہی چیز ہے، جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اسْتَعْجَلْتُمْ استعمال ہوا ہے)

۳- (وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا) (نوح : ۷)

" اور (قوم نوحؑ کے افراد نے) بڑے تکبر سے کام لیا۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اِسْتَكْبَرُوا اور مصدر اسْتِكْبَارًا منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔ یہ مفعولِ مطلق کی مثال ہے۔)

۴- (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ) (الاعراف : ۱۸۲)

" ہم انہیں بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔"

(یہاں فعل مضارع سَنَسْتَدْرِجُهُمْ استعمال ہوا ہے۔ س + نَسْتَدْرِجُ + هُمْ)

۵- (اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ) (البقرۃ : ۶۱)

" موسیٰؑ نے فرمایا " کیا تم ایک بہتر چیز کے بجائے، ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو۔"

(یہاں فعل مضارع جمع تَسْتَبْدِلُوْنَ استعمال ہوا ہے)

۶۔ (لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) (النور : ۵۵)

" (اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ) مسلمانوں کو ضرور بر ضرور زمین پر خلیفہ بنائے گا"

(یہاں فعل مضارع اثقل لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ استعمال ہوا ہے۔

یہ دراصل لَ + يَسْتَخْلِفَ + نَّ + هُمْ ہے۔)

۷۔ (اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ) (ھود : ۵۲)

"اپنے رب سے معافی چاہو"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَغْفِرُوْا استعمال ہوا ہے)

۸۔ (فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمْ) (التوبة : ۱۱۱)

"پس اللہ تعالیٰ سے اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَبْشِرُوْا استعمال ہوا ہے)

(اِسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ) (البقرة : ۲۸۲)

" (قرض کی دستاویز پر) اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی کرالو"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَشْهِدُوْا استعمال ہوا ہے)

۱۰۔ (لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ)

(النساء : ۱۷۲)

"حضرت عیسیٰؑ نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ محض اللہ کے بندے ہیں"

(یہاں فعل مضارع يَسْتَنْكِفَ منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔)

باب اِسْتِفْعَالٌ (اَجوف) کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	مُسْتَعِيْنٌ	اُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ
ج و ب	استجاب							اِسْتِجَابَةٌ
ق و م	استقام							
غ و ث	استغاث							اِسْتِغَاثَةٌ
م ی ل	استمال							
د و ر	استدار							
ج ی ر	استجار							اِسْتِجَارَةٌ
م و ت	استمات							
ج و د	استجاد							
خ ی ر	استخار							اِسْتِخَارَةٌ
ک و ن	استکان							
ر و ح	استراح							اِسْتِرَاحَةٌ
ب و ن	استبان							
ھ و ن	استہان							

۱۔ مندرجہ بالا حل شدہ مثال کی روشنی میں بقیہ خالی کالموں کو بآواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجئے۔

۲۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔

اِسْتِفْعَالٌ سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ل	اِسْتَبْدَلَ	یَسْتَبْدِلُ	مُسْتَبْدِلٌ	اِسْتَبْدِلْ	اِسْتِبْدَالٌ

(وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ) (محمد : ۳۸)

"اگر تم منہ موڑ دو گے، تو اللہ تمہاری جگہ، کسی اور قوم کو لے آئے گا۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ش ر	اِسْتَبْشَرَ	یَسْتَبْشِرُ	مُسْتَبْشِرٌ	اِسْتَبْشِرْ	اِسْتِبْشَارٌ

(يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ) (آل عمران : ۱۷۱)

"وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر، شاداں و فرحاں ہیں۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	یَسْتَعْتِبُ	مُسْتَعْتِبٌ	اِسْتَعْتِبْ	اِسْتِعْتَابٌ

(فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ)

"پس وہ دن ہوگا، جس میں ظالموں کو، ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی، اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔" (الروم : ۵۷)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ج ل	اِسْتَعْجَلَ	یَسْتَعْجِلُ	مُسْتَعْجِلٌ	اِسْتَعْجِلْ	اِسْتِعْجَالٌ

(اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ) (الشعراء : ۲۰۴)

"تو کیا یہ لوگ؟ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ص م	اِسْتَعْصَمَ	یَسْتَعْصِمُ	مُسْتَعْصِمٌ	اِسْتَعْصِمْ	اِسْتِعْصَامٌ

(وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ **فَاسْتَعْصَمَ**) (یوسف :۳۲)

"بیشک میں نے ، اسے رجھانے کی کوشش کی تھی ، مگر یہ بچ نکلا۔"

ع م ر	اِسْتَعْمَرَ	يَسْتَعْمِرُ	مُسْتَعْمِرٌ	اِسْتَعْمِرْ	اِسْتِعْمَارٌ

(هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ **اسْتَعْمَرَكُمْ** فِيْهَا) (ھود :۶۱)

"وہی ہے ، جس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے ، اور یہاں تم کو بسایا ہے۔"

ن ب ط	اِسْتَنْبَطَ	يَسْتَنْبِطُ	مُسْتَنْبِطٌ	اِسْتَنْبِطْ	اِسْتِنْبَاطٌ
ن ص ر	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	مُسْتَنْصِرٌ	اِسْتَنْصِرْ	اِسْتِنْصَارٌ

(وَاِنِ **اسْتَنْصَرُوْكُمْ** فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ) (الانفال :۷۲)

"ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں ، تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔"

ن ك ح	اِسْتَنْكَحَ	يَسْتَنْكِحُ	مُسْتَنْكِحٌ	اِسْتَنْكِحْ	اِسْتِنْكَاحٌ

(اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ **يَّسْتَنْكِحَهَا**) (الاحزاب :۵۰)

"اگر نبی، اسے نکاح میں لینا چاہیں۔"

ن ك ف	اِسْتَنْكَفَ	يَسْتَنْكِفُ	مُسْتَنْكِفٌ	اِسْتَنْكِفْ	اِسْتِنْكَافٌ

(وَمَنْ **يَّسْتَنْكِفْ** عَنْ عِبَادَتِهٖ) (النساء :۱۷۲)

"اگر کوئی اللہ کی بندگی کو ، اپنے لیے عار سمجھتا ہے۔"

(یہاں حرف شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم يَسْتَنْكِفْ استعمال ہوا ہے۔)

ن ق ذ	إِسْتَنْقَذَ	يَسْتَنْقِذُ	مُسْتَنْقِذٌ	إِسْتَنْقِذْ	إِسْتِنْقَاذٌ

(وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا **يَسْتَنْقِذُوهُ** مِنْهُ) (الحج: ۷۳)

"بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے، تو وہ اُسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔"

(یہاں حرف شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم يَسْتَنْقِذُوا استعمال ہوا ہے۔)

استفعال مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و د ع	إِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ	إِسْتَوْدِعْ	إِسْتِيْدَاعٌ

(وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ **مُسْتَوْدَعَهَا**) (ھود: ۶)

"اور وہ جانتا ہے کہ کہاں وہ رہتا ہے؟ اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے؟"

(یہاں اسم مفعول مُسْتَوْدَعٌ استعمال ہوا ہے)

ی س ر	إِسْتَيْسَرَ	يَسْتَيْسِرُ	مُسْتَيْسِرٌ	إِسْتَيْسِرْ	إِسْتِيْسَارٌ

(فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا **اسْتَيْسَرَ** مِنَ الْهَدْيِ) (البقرۃ: ۱۹۶)

"اور اگر کہیں گھر جاؤ، تو جو قربانی میسر آئے، اللہ کی جناب میں پیش کرو۔"

ی ق ن	إِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	إِسْتَيْقِنْ	إِسْتِيْقَانٌ

(وَجَحَدُوا بِهَا وَ **اسْتَيْقَنَتْهَا** أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا) (مادہ: ی ق ن)

"انہوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے، ان نشانیوں کا انکار کیا، حالانکہ دل ان کے

قائل ہو چکے تھے۔" (النمل: ۱۴)

دق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	مُسْتَوْقِدٌ	اِسْتَوْقِدْ	اِسْتِيْقَادٌ

(مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا) (البقرة: ۱۷)

"ان کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی۔"

استفعال اجوف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ط و ع	اِسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيعُ	مُسْتَطِيعٌ	اِسْتَطِعْ	اِسْتِطَاعَةٌ

(وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) (آلِ عمران: ۹۷)

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔"

(فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ) (الكهف: ۹۷)

"اس کے بعد (یاجوج ماجوج) اس دیوار پر چڑھنے سے قاصر تھے۔"

(بعض اوقات، تقریب المخرج حرف، حذف کر دیا جاتا ہے، چنانچہ یہاں افتعال کی ت حذف ہو گئی ہے اور اِسْتَطَاعُوْ اسْطَاعوا بن گیا ہے۔)

ط ی ر	اِسْتَطَارَ	يَسْتَطِيرُ	مُسْتَطِيرٌ	اِسْتَطِرْ	اِسْتِطَارَةٌ

(كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا) (الانسان: ۷)

"جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔" (اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔)

غ و ث	اِسْتَغَاثَ	يَسْتَغِيثُ	مُسْتَغِيثٌ	اِسْتَغِثْ	اِسْتِغَاثَةٌ

(وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ) (الكهف: ۲۹)

" وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے، تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی، جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، اور ان کا منہ بھون ڈالے گا۔" (یہ مضارع مجزوم ہے۔)

ق و م	اِسْتَقَامَ	يَسْتَقِيْمُ	مُسْتَقِيْمٌ	اِسْتَقِمْ	اِسْتِقَامَةٌ

(اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) (الفاتحہ: ۵) "ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔"

ك و ن	اِسْتَكَانَ	يَسْتَكِيْنُ	مُسْتَكِيْنٌ	اِسْتَكِنْ	اِسْتِكَانَةٌ

(وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا) (آل عمران: ۱۴۶)

" انھوں نے کمزوری دکھائی، وہ (باطل کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے۔"

ج و ب	اِسْتَجَابَ	يَسْتَجِيْبُ	مُسْتَجِيْبٌ	اِسْتَجِبْ	اِسْتِجَابَةٌ

(فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ) (یوسف: ۳۴)

" اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کی چالیں اس سے دفع کر دیں۔"

ب ی ن	اِسْتَبَانَ	يَسْتَبِيْنُ	مُسْتَبِيْنٌ	اِسْتَبِنْ	اِسْتِبَانَةٌ

(وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ) (الانعام: ۵۵)

" اور اس طرح، ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں، تاکہ مجرموں کی راہ، بالکل نمایاں ہو جائے۔" (لِ + تَسْتَبِيْنَ)

(یہ فعل مضارع خفیف کی مثال ہے، جو ل کی وجہ سے خفیف ہو گیا ہے۔)

استفعال ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
د ع و	اِسْتَدْعٰی	يَسْتَدْعِي	مُسْتَدْعٍ	اِسْتَدْعِ	اِسْتِدْعَاءٌ
ع ل و	اِسْتَعْلٰی	يَسْتَعْلِي	مُسْتَعْلٍ	اِسْتَعْلِ	اِسْتِعْلَاءٌ

(وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ **اسْتَعْلٰى**) (طٰہٰ : ۶۴)

"بس یہ سمجھ لو! کہ آج جو غالب رہا، وہی جیت گیا"

غ ن ی	اِسْتَغْنٰی	يَسْتَغْنِي	مُسْتَغْنٍ	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاءٌ

(اَمَّا مَنِ **اسْتَغْنٰى**) (عبس : ۵)

"جو شخص بے پروائی برتتا ہے" (یہ فعل ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتِفْعَالٌ مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ر	اِسْتَأْخَرَ	يَسْتَأْخِرُ	مُسْتَأْخِرٌ	اِسْتَأْخِرْ	اِسْتِئْخَارٌ
ا ذ ن	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	مُسْتَأْذِنٌ	اِسْتَأْذِنْ	اِسْتِئْذَانٌ

(لَا **يَسْتَأْذِنُكَ** الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ) (التوبۃ : ۴۴)

"جو لوگ اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہیں، وہ تو کبھی تم سے (جہاد سے رخصت کی) یہ درخواست نہیں کریں گے"

ا ن س	اِسْتَأْنَسَ	يَسْتَأْنِسُ	مُسْتَأْنِسٌ	اِسْتَأْنِسْ	اِسْتِئْنَاسٌ

(فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ) (الاحزاب:۵۳)

"جب نبی کے گھر کھانا کھا تو منتشر ہو جاؤ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو"

ا ج ر	اِسْتَأْجَرَ	يَسْتَأْجِرُ	مُسْتَأْجِرٌ	اِسْتَأْجِرْ	اِسْتِئْجَارٌ

(يَاأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ) (القصص:۲۶)

"ابا جان! اس شخص کو نوکر رکھ لیجیے۔ بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں، وہی ہو سکتا ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو" (یہ فعل امر و ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتِفْعَالٌ مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ر د د	اِسْتَرَدَّ	يَسْتَرِدُّ	مُسْتَرِدٌّ	اِسْتَرْدِدْ	اِسْتِرْدَادٌ
ف ز ز	اِسْتَفَزَّ	يَسْتَفِزُّ	مُسْتَفِزٌّ	اِسْتَفْزِزْ	اِسْتِفْزَازٌ

۱۔ (وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) (بنی اسرائیل:۶۴)

"ان میں سے، تو جس جس کو، اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے، پھسلا لے"

۲۔ (فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ جَمِيْعًا)
(بنی اسرائیل:۱۰۳)

"آخر کار! فرعون نے ارادہ کیا، کہ موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو، زمین سے اکھاڑ پھینکے، مگر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اکٹھا غرق کر دیا"

ع ف ف	اِسْتَعَفَّ	يَسْتَعِفُّ	مُسْتَعِفٌّ	اِسْتَعْفِفْ	اِسْتِعْفَافٌ

(وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ) (النساء : ٦)

"یتیم کا جو سرپرست، مال دار ہو، وہ پرہیزگاری سے کام لے۔"

(وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا) (النور : ٣٣)

"اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں، انہیں چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں۔"

(لام امر ساکن کی وجہ سے، فعل مضارع مجزوم ہوگیا ہے۔)

ق ر ر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقِرٌّ	اِسْتَقْرِرْ	اِسْتِقْرَارٌ

(فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰنِيْ) (الاعراف : ١٤٣)

"اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے، تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔"

(وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ) (البقرة : ٣٦)

"اور تمہیں ایک خاص وقت تک، زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔"

اِسْتِفْعَالٌ مفروق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ف ی	اِسْتَوْفٰى	يَسْتَوْفِيْ	مُسْتَوْفٍ	اِسْتَوْفِ	اِسْتِيْفَاءٌ

(الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ) (المطففين : ٢)

"وہ لوگ، جو دوسرے لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔"

اِسْتِفْعَالٌ مقرون کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ح ی ی	اِسْتَحْیٰ	یَسْتَحْیِیْ	مُسْتَحٍ	اِسْتَحِ	اِسْتِحْیَاءٌ

(وَاللّٰہُ لَا **یَسْتَحْیٖ** مِنَ الْحَقِّ) (الاحزاب : ۵۳)

"اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا"

(یہاں فعل مضارع واحد مذکر یَسْتَحْیٖ استعمال ہوا ہے۔)

ہ و ی	اِسْتَهْوٰی	یَسْتَهْوِیْ	مُسْتَهْوٍ	اِسْتَهْوِ	اِسْتِهْوَاءٌ

(کَالَّذِی **اسْتَهْوَتْهُ** الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ) (مادہ : ہ و ی)

"اس شخص کی طرح، جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو، اور وہ حیران و سرگردان پھر رہا ہو" (الانعام : ۷۱)

(یہاں فعل ماضی مونث اسْتَهْوَتْ استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر ۲۱۴

باب

اِنْفِعال

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِنْفَجَرَ	يَنْفَجِرُ	مُنْفَجِرٌ	اِنْفَجِرْ	ف ج ر
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِنْفِجَارٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب اِنْفِعَالٌ

۱۔ باب اِنْفِعَالٌ کے معنی کا تعلق، ہمیشہ ظاہری اعضاء اور جوارح سے ہوتا ہے۔

۲۔ لُزُوم In-Transitive

باب اِنْفِعَالٌ کی، اصل خصوصیت لزوم ہے۔ (اس کا متعدی نہیں ہوتا) یعنی اس کے اَفعال لازم ہوتے ہیں۔ جن کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے:

فعل مُجَرَّد متعدی			فعل اِنْفِعَالٌ لازم	
۱۔ کَسَرَ	(اس نے توڑا)	سے	اِنْکَسَرَ	(وہ ٹوٹ گیا)۔
۲۔ بَعَثَ	(اس نے اٹھایا)	سے	اِنْبَعَثَ	(وہ اُٹھا)
۳۔ کَشَفَ	(اس نے کھولا)	سے	اِنْکَشَفَ	(وہ ظاہر ہو گیا)۔
۴۔ قَلَبَ	(اس نے پلٹا)	سے	اِنْقَلَبَ	(وہ پلٹ گیا)۔
۵۔ فَجَرَ	(اس نے بدکاری کی)	سے	اِنْفَجَرَ	(وہ پھٹ پڑا)۔

۳۔ اِبتداء Origin

فعل مزید میں، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا، جو فعل مجرد میں، پہلے سے موجود نہ تھے۔ ابتداء کہلاتا ہے۔

باب اِنْفِعَالٌ بعض اوقات ابتداء کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ طَلَقَ	(وہ جدا ہو گیا)	سے	اِنْطَلَقَ	(وہ چل پڑا)۔
۲۔ بَغٰی	(نافرمان ہوا)	سے	اِنْبَغٰی	یَنْبَغِي (مناسب ہونا)

۵۔ مُطاوعتِ فَعَلَ

باب اِنْفِعَال زیادہ تر، فعل مجرد کی مطاوعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔ جیسے: کَسَرَ سے | اِنْکَسَرَ |

کَسَرْتُهٗ فَانْكَسَرَ (میں نے اس کو توڑا، تو وہ ٹوٹ گیا۔)

۶۔ مُطاوعتِ اَفْعَلَ

جیسے اَغْلَقَ سے | اِنْغَلَقَ |

۱۔ اَغْلَقَ البَابَ فَانْغَلَقَ "اس نے دروازہ بند کیا، تو دروازہ بند ہو گیا"

۲۔ اَزْعَجْتُهٗ | فَانْزَعَجَ | "میں نے اسے تنگ کیا تو وہ تنگ ہو گیا"

۳۔ اَطْلَقْتُهٗ فَانْطَلَقَ "میں اس سے الگ ہوا تو وہ بھی الگ ہو گیا"

۷۔ مُطاوعتِ فَعَّلَ

جیسے: ۱۔ کَسَّرْتُهٗ | فَانْکَسَرَ | (میں نے اس کو توڑا، تو وہ ٹوٹ گیا۔)

۲۔ عَدَّلْتُهٗ | فَانْعَدَلَ | (میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو اس نے بھی کیا۔)

باب انفعال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِنْفِعَال میں ہمزۃ، ہمیشہ | همزة الوصل | ہوتا ہے۔ لکھا تو جاتا ہے، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے:

اِنْقَلَبَ	اِنْقَلِبْ	اِنْقِلَابٌ
اِنْکَسَرَ	اِنْکَسِرْ	اِنْکِسَارٌ

باب اِنْفِعَالٌ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (فَاِذَا | انْسَلَخَ | الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ) (التوبہ: ۵) "پس جب حرام مہینے گذر جائیں"

(یہاں فعل ماضی اِنْسَلَخَ استعمال ہوا ہے)

۲۔ (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا) (الشمس:۱۲) "جب (قوم ثمود کا) سب سے زیادہ شقی آدمی، بپھر کر اٹھا۔"

(یہاں فعل ماضی اِنْبَعَثَ استعمال ہوا ہے)

۳۔ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق:۱) "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِنْشَقَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے)

۴۔ (فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا) (البقرۃ:۶۰)

"چنانچہ اس سے بارہ (۱۲) چشمے پھوٹ نکلے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِنْفَجَرَتْ استعمال ہوا ہے۔)

۵۔ (اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ) (آل عمران:۱۴۴) "تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اِنْقَلَبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

۶۔ (فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ) (القلم:۲۳)

"چنانچہ وہ چل پڑے، اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اِنْطَلَقُوْا استعمال ہوا ہے)

۷۔ (لَا انْفِصَامَ لَهَا) (البقرۃ:۲۵۶) "ایسا سہارا) جس کے لیے شکست و ریخت نہیں۔"

(یہاں مصدر انْفِصَامَ استعمال ہوا ہے)

۸۔ (فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ) (القمر:۱۱)

"تب ہم نے موسلا دھار بارش سے، آسمان کے دروازے کھول دیے۔"

(یہاں اسم فاعل مُنْهَمِرٍ استعمال ہوا ہے)

۹۔ (هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ) (التوبہ:۱۲۷)

"پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دل پھیر دیے ہیں۔"

باب اِنْفِعَالٌ (سالم) کی مشق

باب اِنفعال میں بھی مجہول نہیں ہوتا

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ص ل	اِنْفَصَلَ	یَنْفَصِلُ	مُنْفَصِلٌ	اِنْفَصِلْ	اِنْفِصَالٌ	
ق س م	انقسم				اِنْقِسَامٌ	
ث ل م	اِنْثَلم				اِنْثِلَامٌ	
ھ ض م	انھضم				اِنْھِضَامٌ	
س ح ب	انسحب				اِنْسِحَابٌ	
ق ل م	انقلب				انقلاب	
ج ذ ب	انجذب				اِنجذابٌ	
ک س ر	انکسر				اِنکِسَارٌ	
ف ج ر	انفجر				اِنفِجَارٌ	
ق ط ع	انقطع				اِنْقِطَاعٌ	
د ف ع	اندفع				اِنْدِفَاعٌ	
ق ب ض	انقبض				اِنْقِبَاضٌ	
ق ر ض	انقرض				اِنْقِرَاضٌ	
ص ر ف	انصرف				اِنْصِرافٌ	
ش ر ح	اِنْشَرَحَ	یَنْشَرِحُ	مُنْشَرِحٌ	اِنْشَرِحْ	اِنْشِرَاحٌ	
ط ل ق	انطلق				اِنطِلَاقٌ	

اِنْفِعَالٌ مثال کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ورب	اِنْوَرَبَ	یَنْوَرِبُ	مُنْوَرِبٌ	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَابٌ

انفعال اجوف مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ق و د	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	اِنْقَدْ	اِنْقِیَادٌ
ص و غ	اِنْصَاغَ	یَنْصَاغُ	مُنْصَاغٌ	اِنْصَغْ	اِنْصِیَاغٌ

انفعال ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ج ل ی	اِنْجَلٰی	یَنْجَلِی	مُنْجَلٍ	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ
ب غ ی	اِنْبَغٰی	یَنْبَغِی	مُنْبَغٍ	اِنْبَغِ	اِنْبِغَاءٌ

(وَمَا **يَنْبَغِي** لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا) (مریم:۹۲)

"رحمٰن کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے"

(وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا **يَنْبَغِي** لَهٗ) (یٰس:۶۹)

"ہم نے رسول ﷺ کو، شعر نہیں سکھایا ہے، اور نہ شاعری ان کو زیب ہی دیتی ہے"

اِنفعالٌ مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
س دد	اِنْسَدَّ	يَنْسَدُّ	مُنْسَدٌّ	اِنْسَدِدْ	اِنْسِدَادٌ
ف ک ک	اِنْفَكَّ	يَنْفَكُّ	مُنْفَكٌّ	اِنْفَكِكْ	اِنْفِكَاكٌ

(لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ۔

مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ) (البینہ : ۱)

"اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ، کافر تھے (وہ اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے، جب تک کہ ان کے پاس، دلیل روشن نہ آ جائے۔"

ش ق ق	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشَقِقْ	اِنْشِقَاقٌ

(إِذَا السَّمَاءُ **انْشَقَّتْ**) (الانشقاق : ۱)

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

ف ض ض	اِنْفَضَّ	يَنْفَضُّ	مُنْفَضٌّ	اِنْفَضِضْ	اِنْفِضَاضٌ

(وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا **نْفَضُّوا** مِنْ حَوْلِكَ) (آل عمران : ۱۵۹)

"ورنہ اگر کہیں آپ تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد وپیش سے چھٹ جاتے۔"

ق ض ض	اِنْقَضَّ	يَنْقَضُّ	مُنْقَضٌّ	اِنْقَضِضْ	اِنْقِضَاضٌ

(فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ) (الکھف:۷۷)

”وہاں ان دونوں نے، ایک دیوار دیکھی، جو گرا چاہتی تھی۔“

(یہ يَّنْقَضَّ فعل مضارع خفیف کی مثال ہے۔ أَنْ حروف ناصبہ میں سے ہے۔)

اِنْفِعَالٌ مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
درء	اِنْدَرَءَ	يَنْدَرِئُ	مُنْدَرِئٌ	اِنْدَرِئْ	اِنْدِرَاءٌ

اِنْفِعَالٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ش و ی	اِنْشَوٰی	يَنْشَوِی	مُنْشَوٍ	اِنْشَوِ	اِنْشِوَاءٌ

سبق نمبر ۲۱۵

باب

اِفْعِلَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوَدَّ	س و د
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِسْوِدَادٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفْعِلَالٌ

(اِسْوَدَّ ، یَسْوَدُّ ، مُسْوَدٌّ ، اِسْوِدَادٌ)

۱۔ باب اِفْعِلَالٌ بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

اِفْعِلَالٌ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

۲۔ باب اِفْعِلَالٌ ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مبالغۃ۔ باب اِفْعِلَالٌ کی خصوصیت مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

اِغْبَرَّ سَمِیْرٌ "سمیر بہت زیادہ گرد آلود ہو گیا"

رنگ میں مبالغہ:

اِسْوَدَّ اللَّیْلُ "رات بہت تاریک ہو گئی"

اِحْمَرَّ "وہ بہت سرخ ہوا"

اِبْیَضَّ الثَّوْبُ "کپڑا بہت سفید ہو گیا"

عیب میں مبالغہ

اِحْوَلَّ سَمِیْرٌ "سمیر بھینگا ہو گیا"

اِعْوَرَّ الرَّجُلُ "آدمی بہت زیادہ کانا ہو گیا"

باب افعلال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِلَال میں ہمزہ ہمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ یہ لکھا تو جاتا ہے، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں

جانا۔ جیسے : اِبْیَضَّ ، اِبْیِضَاضٌ

اِسْوَدَّ | اِسْوِدَادٌ

بابِ افعلال کی قرآنی مثالیں

آپ کو معلوم ہے کہ یہ باب رنگوں اور عیبوں کے بیان کے لیے آتا ہے۔

۱۔ (اِبْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ) (آل عمران : ۱۰۷)

"ان لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِبْیَضَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِبْیِضَاضٌ ہے۔)

۲۔ (اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ) (آل عمران : ۱۰۶)

"ان لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِسْوَدَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے)

۳۔ (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ) (آل عمران : ۱۰۶)

"اس دن کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے۔"

(یہاں فعل مضارع مونث تَبْیَضُّ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِبْیِضَاضٌ ہے)

۴۔ (وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ) (آل عمران : ۱۰۶) "اور اس دن کچھ لوگ سیاہ رو ہوں گے۔"

(یہاں فعل مضارع مونث تَسْوَدُّ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے)

۵۔ (فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا) (الزمر : ۲۱) "پھر تم (کھیتوں کو) دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئیں ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل مُصْفَرًّا استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِصْفِرَارٌ ہے۔)

۶۔ (فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً) (الحج : ۶۳)

"اور (اللہ کی نازل کردہ بارش کی بدولت) زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔"

(یہاں اسم فاعل مونث مُخْضَرَّةً استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِخْضِرَارٌ ہے)

باب اِفْعِلَال کی مشق

معانی	مصدر	امر	اسم فاعل	مضارع معروف	ماضی معروف	مادہ
سیاہ ہوجانا	اِسْوِدَادٌ	اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ	س و د
سفید ہوجانا					اِبْيَضَّ	ب ی ض
سرسبز ہوجانا					اِخْضَرَّ	خ ض ر
سرخ ہوجانا					اِحْمَرَّ	ح م ر
زرد ہوجانا					اِصْفَرَّ	ص ف ر
بھڑک اٹھنا					اِشْعَلَّ	ش ع ل
					اِغْبَرَّ	غ ب ر
					اِسْمَرَّ	س م ر
					اِعْوَجَّ	ع و ج

باب افعلال میں بھی مجہول نہیں آتا۔

سبق نمبر ۲۱۶

باب

اِفْعِيعَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشَوْشِنْ	خ ش ن
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِخْشِيْشَانٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب اِفْعِیْعَالٌ

(اِخْشَوْشَنَ، یَخْشَوْشِنُ، مُخْشَوْشِنٌ ، اِخْشِیْشَانٌ

۱۔ باب اِفْعِیْعَالٌ بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِیْعَالٌ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

۲۔ باب اِفْعِیْعَالٌ ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مبالغہ

باب اِفْعِیْعَالٌ کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

جیسے:

۱۔ حَدَبَ سے اِحْدَوْدَبَ (وہ بہت ہی کبڑا ہوگیا۔)
۲۔ خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ (وہ بہت زیادہ سخت ہوگیا۔)

۴۔ موافقتِ مُجَرَّد

بعض اوقات یہ باب فعل مجرد کی موافقت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے:

حَلَا سے اِحْلَوْلَى التَّمْرُ (کھجور بہت میٹھے ہوگئے۔)

باب اِفْعِیعَالٌ میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِیعَال میں ہمزہ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے:

احْدَوْدَبَ احْدَوْدِبْ **احْدِيدَابٌ**

امْلَوْلَحَ **امْلَوْلِحْ** امْلِيلَاحٌ

باب اِفْعِیعَالٌ کی مثالیں

۱۔ **اِحْدَوْدَبَ** الرَّجُلُ وَ **اخْشَوْشَنَ** ظَهْرُهٗ

”آدمی کوزا پشت ہوا، اور اس نے اپنی پیٹھ اکڑا لی۔“

(یہاں دو فعل ماضی استعمال ہوئے ہیں)

۲۔ **اِخْلَوْلَقَتْ** ثِيَابُ الْعَبْدِ

”غلام کے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔“

(یہاں فعل ماضی مونث استعمال ہوا ہے)۔

۳۔ **اِخْشَوْشَنَ** وہ بہت زیادہ سخت ہوا۔

۴۔ اِخْلَوْلَقَ ، يَخْلَوْلِقُ ، مُخْلَوْلِقٌ ، اِخْلِيلَاقٌ۔

(کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہو جانا۔)

۵۔ **اِخْرَوْرَعَ** يَخْرَوْرِعُ ، مُخْرَوْرِعٌ **اِخْرِيرَاعٌ** (کپڑے کا پھٹ جانا۔)

۶۔ اِمْلَوْلَحَ ، يَمْلَوْلِحُ ، مُمْلَوْلِحٌ ، اِمْلِيلَاحٌ (پانی کا کھارا ہو جانا۔)

سبق نمبر ۲۱۷

باب

اِفْعِوَّالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلَوِّذْ	ج ل ذ
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِجْلِوَّاذٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب اِفعِوّالٌ

(اِجْلَوَّذَ ، یَجْلَوِّذُ ، مُجْلَوِّذٌ ، اِجْلِوَّاذٌ)

۱۔ باب اِفْعِوَّالٌ بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

باب اِفْعِوَّالٌ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

۲۔ باب اِفْعِوَّالٌ ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مبالغہ : باب اِفْعِوَّالٌ کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے ، یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

مبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے :

۱۔ جَلَذَ سے | اِجْلَوَّذَ | (وہ بہت تیز دوڑا)

اِجْلَوَّذَ ، یَجْلَوِّذُ ، مُجْلَوِّذٌ ، اِجْلِوَّاذٌ (تیز دوڑنا)

۲۔ | اِخْرَوَّطَ | یَخْرَوِّطُ ، مُخْرَوِّطٌ | اِخْرِوَّاطٌ | (لکڑی تراشنا)

۳۔ اِخْلَوَّتَ ، یَخْلَوِّتُ | مُخْلَوِّتٌ | اِخْلِوَّاتٌ

(اونٹ کی گردن میں قلادہ لٹکانا)

باب اِفْعِوَّالٌ میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِوَّالٌ میں ہمزۃ ، ہمیشہ | همزة الوصل | ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اِجْلَوَّذَ اِجْلِوَّذْ اِجْلِوَّاذٌ

اِخْرَوَّطَ اِخْرِوَّطْ اِخْرِوَّاطٌ

باب اِفْعِوَّالٌ کی مثالیں

۱۔ اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ

"ہم نے اونٹنی کی گردن پکڑ کر سواری کو بہت تیز دوڑایا،

قریب تھا کہ وہ گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتی۔"

۲۔ اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً

"اے بڑھئی! اس لکڑی کو تراش کر ایک خوبصورت اعلیٰ درجہ کی کرسی بنا دے۔"

باب اِفْعِوَّالٌ کی مشق

خالی کالموں کو پُر کیجئے۔

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ع ل	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّالٌ	
ج ل ط	اِجْلَوَّذَ				اِجْلِوَّاذٌ	بہت تیز دوڑنا
ع ل ط	اِعْلَوَّطَ				اِعْلِوَّاطٌ	گردن پکڑنا
خ ر ط	اِخْرَوَّطَ				اِخْرِوَّاطٌ	تراشنا
خ ل ت	اِخْلَوَّتَ				اِخْلِوَّاتٌ	قلادہ لٹکانا

باب اِفْعِوَّالٌ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

سبق نمبر ۲۱۸

باب

اِفْعِیْلَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مادہ
اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهَمِمْ	دہم
ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِدْهِيمَامٌ	

قواعد وخاصیات

مثالیں

مشق

قواعد وخاصیات باب اِفْعِیْلَالٌ

(اِدْهَامَّ ، یَدْهَامُّ ، مُدْهَامٌّ ، اِدْهِیْمَامٌ)

۱۔ باب اِفْعِیْلَالٌ بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِیْلَالٌ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

۲۔ باب اِفْعِیْلَالٌ ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مبالغہ ، باب اِفْعِیْلَالٌ کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

مبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے:

دَهَمَ سے | اِدْهَامَّ | (وہ بہت سرسبز وشاداب ہوا۔)

حَمَرَ سے | اِحْمَارَّ | (وہ بہت زیادہ سرخ ہوگیا۔)

باب افعیلال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِیْلَالٌ میں ہمزۃ ، ہمیشہ | همزة الوصل | ہوتا ہے۔ یہ لکھا تو جاتا ہے۔ لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔

جیسے:

اِدْهَامَّ	اِدْهَمِمْ	اِدْهِیْمَامٌ
اِحْمَارَّ	اِحْمَرِرْ	اِحْمِیْرَارٌ

باب اِفْعِيْلَالٌ کی مثالیں

۱۔ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ o فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o مُدْهَآمَّتٰنِ o

(الرحمٰن: ۶۲-۶۴)

"اوران دو باغوں کے علاوہ، دو باغ اور ہوں گے، اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے، دو گھنے سرسبز وشاداب باغ۔"

(یہاں اسمِ فاعل مثنّٰی استعمال ہوا ہے)

۱۔ یہاں مُدْهَآمَّتٰنِ مُثَنّٰی ہے، جس کا واحد مُدْهَآمَّةٌ مونث ہے۔

۲۔ اور یہ مُدْهَآمٌّ اسمِ فاعل ہے۔

۳۔ اس کا مادہ د ھ م ہے۔

۴۔ اور اسمِ مصدر اِدْهِيْمَامٌ ہے۔

۲۔ اِسْمَارَّ ، يَسْمَارُّ ، مُسْمَارٌّ اِسْمِيْرَارٌ "گندمی رنگت کا ہونا"

۳۔ اِشْهَابَّ، يَشْهَابُّ، مُشْهَابٌّ، اِشْهِيْبَابٌ "گھوڑے کا سفید ہونا"

۴۔ اِكْمَاتَّ يَكْمَاتُّ مُكْمَاتٌّ اِكْمِيْتَاتٌ "گھوڑے کا کمیت ہونا"

۵۔ اِسْحَارَّ ، يَسْحَارُّ، مُسْحَارٌّ اِسْحِيْرَارٌ "پودوں کا خشک ہونا"

بابِ اِفْعِیْلَال کی مشق

خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
د ہ م	اِدْھَامَّ	یَدْھَامُّ	مُدْھَامٌّ	اِدْھَامَ	اِدْھِیْمَامٌ	
ص ح ر	اِصْحَارَّ					
ق ط ر	اِقْطَارَّ					
م ھ ر	اِمْھَارَّ				اِمْھِیْرَارٌ	
ح م ر	اِحْمَارَّ				اِحْمِیْرَارٌ	

بابِ اِفْعِیْلَال میں بھی مجہول نہیں آتا

سبق نمبر ۲۱۹

مثال سے فعل ثلاثی مزید

۱۔ فعل مثال، وہ فعل ہے، جس کا پہلا حرف، حرفِ علت پر مشتمل ہو۔

۲۔ ثلاثی مجرد میں، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

وَعَدَ ، يَبِسَ ، وَرِثَ ، يَنَعَ ، وَفَقَ ، وَدَعَ وغیرہ

۳۔ ثلاثی مزید میں، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے:

مجرد	اِفْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ
وَفَقَ	اَوْفَقَ	وَفَّقَ	وَافَقَ	تَوَفَّقَ	تَوَافَقَ	اِتَّفَقَ	اِسْتَوْفَقَ

نیچے جو چارٹ دیا جا رہا ہے، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

فعل مثال ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
		ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			

مجرد سے فعل مثال

باب	مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد	و ع د	وَعَدَ	يَعِدُ	وَاعِدٌ	وُعِدَ	يُوْعَدُ	مَوْعُوْدٌ	عِدْ	عِدَةٌ	وعدہ کرنا

مزید سے فعل مثال

اِفْعَالٌ	و ج ز	اَوْجَزَ	يُوْجِزُ	مُوْجِزٌ	اُوْجِزَ	يُوْجَزُ	مُوْجَزٌ	اَوْجِزْ	اِيْجَازٌ	مختصر ہونا
اِفْعَالٌ	ی س ر	اَيْسَرَ	يُوْسِرُ	مُوْسِرٌ	اُوْسِرَ	يُوْسَرُ	مُوْسَرٌ	اَيْسِرْ	اِيْسَارٌ	مال دار ہونا
تَفْعِيْلٌ	و ح د	وَحَّدَ	يُوَحِّدُ	مُوَحِّدٌ	وُحِّدَ	يُوَحَّدُ	مُوَحَّدٌ	وَحِّدْ	تَوْحِيْدٌ	ایک بنانا
مُفَاعَلَةٌ	و ع د	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وُوْعِدَ	يُوَاعَدُ	مُوَاعَدٌ	وَاعِدْ	مُوَاعَدَةٌ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا
تَفَعُّلٌ	و ج ہ	تَوَجَّهَ	يَتَوَجَّهُ	مُتَوَجِّهٌ	تُوُجِّهَ	يُتَوَجَّهُ	مُتَوَجَّهٌ	تَوَجَّهْ	تَوَجُّهٌ	متوجہ ہونا
	ی م م	تَيَمَّمَ	يَتَيَمَّمُ	مُتَيَمِّمٌ	تُيُمِّمَ	يُتَيَمَّمُ	مُتَيَمَّمٌ	تَيَمَّمْ	تَيَمُّمٌ	قصد کرنا
تَفَاعُلٌ	و ر د	تَوَارَدَ	يَتَوَارَدُ	مُتَوَارِدٌ	تُوُوْرِدَ	يُتَوَارَدُ	مُتَوَارَدٌ	تَوَارَدْ	تَوَارُدٌ	یکے بعد دیگرے آنا اکٹھا پہنچنا
اِفْتِعَالٌ	و ف ق	اِتَّفَقَ	يَتَّفِقُ	مُتَّفِقٌ	اُتُّفِقَ	يُتَّفَقُ	مُتَّفَقٌ	اِتَّفِقْ	اِتِّفَاقٌ	معاہدہ
	و ص ف	اِتَّصَفَ	يَتَّصِفُ	مُتَّصِفٌ	اُتُّصِفَ	يُتَّصَفُ	مُتَّصَفٌ	اِتَّصِفْ	اِتِّصَافٌ	متصف ہونا
اِفْتِعَالٌ	ی س ر	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ	اُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ	اِتَّسِرْ	اِتِّسَارٌ	تساہل برتنا نرمی برتنا
اِسْتِفْعَالٌ	و د ع	اِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ	اُسْتُوْدِعَ	يُسْتَوْدَعُ	مُسْتَوْدَعٌ	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِيْدَاعٌ	حفاظت کرنا
اِسْتِفْعَالٌ	ی ق ن	اِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	اُسْتُوْقِنَ	يُسْتَوْقَنُ	مُسْتَيْقَنٌ	اِسْتَيْقِنْ	اِسْتِيْقَانٌ	یقین کرنا
اِنْفِعَالٌ	و ر ب	اِنْوَرَبَ	يَنْوَرِبُ	مُنْوَرِبٌ	×	×	×	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَابٌ	فساد کرنا
اِفْعِيْعَالٌ	و ر د	اِيْرَادَّ	يَوْرَادُّ	مُوْرَادٌّ	×	×	×	اِيْرَادِدْ	اِيْرِيْدَادٌ	بیان کرنا اعتراض کرنا

نوٹ :۔ عام طور پر، فعل مثال سے باب اِنفِعَال نہیں استعمال ہوتا، لیکن معجم تصریف الافعال العربیۃ (از انطوان الدحداح) میں ہے۔

" اِنْوَرَبَ کی اصل وَرِبَ ہے، یہ وَرِبَ کی مُطاوعت کے لیے استعمال ہوتا ہے، بمعنی فَسَدَ۔ کہا جاتا ہے۔ وَرِبَهُ فَانْوَرَبَ

ا۔ مثال (باب اِفْعَال) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وج ز	اَوْجَزَ	یُوْجِزُ	مُوْجِزٌ	اُوْجِزَ	یُوْجَزُ	مُوْجَزٌ	اِیْجِزْ	اِیْجَازٌ	مختصر ہونا
وت ر	اَوْتَرَ							اِیْتَارٌ	تھوڑے تھوڑے وقفے سے کرتے رہنا
وث ق	اَوْثَقَ							اِیْثَاقٌ	قابل اعتماد بنانا
وج ب	اَوْجَبَ							اِیْجَابٌ	ضروری قرار دینا
وح د	اَوْحَدَ							اِیْحَادٌ	یکتا بنانا، بے مثل بنانا
ور د	اَوْرَدَ							اِیْرَادٌ	لانا، بیان کرنا
وز ع	اَوْزَعَ							اِیْزَاعٌ	بانٹنا
وق د	اَوْقَدَ							اِیْقَادٌ	جلا دینا
وف ق	اَوْفَقَ							اِیْفَاقٌ	اتفاق کرنا، متحد ہو جانا
وع د	اَوْعَدَ							اِیْعَادٌ	وعدہ کرنا
وق ف	اَوْقَفَ							اِیْقَافٌ	روکنا، بند کرنا
وص ل	اَوْصَلَ							اِیْصَالٌ	پہنچانا (متعدی)

وس ع	أَوْسَعَ							إِيْسَاعٌ	مالدار ہونا
وض ح	أَوْضَحَ							إِيْضَاحٌ	واضح ہونا

مثال یائی کی مشق

ی س ر	أَيْسَرَ	يُوسِرُ	مُوسِرٌ	أُوسِرَ	يُوسَرُ	مُوسَرٌ	أَيْسِرْ	إِيْسَارٌ	آسان ہونا
ی ق ظ	أَيْقَظَ							إِيْقَاظٌ	جاگنا، چوکنا ہونا
ی ق ن	أَيْقَنَ							إِيْقَانٌ	یقین کرنا
ی م ن	أَيْمَنَ							إِيْمَانٌ	دائیں طرف ہونا

۲۔ مثال (باب تَفْعِيلٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وح د	وَحَّدَ	يُوَحِّدُ	مُوَحِّدٌ	وُحِّدَ	يُوَحَّدُ	مُوَحَّدٌ	وَحِّدْ	تَوْحِيدًا	اللہ تعالیٰ کے اپنی ذات اور صفات میں ایک ہونے پر ایمان
وف ر	وَفَّرَ							تَوْفِيرٌ	فراہم کرنا، مہیا کرنا
وف ق	وَفَّقَ							تَوْفِيقٌ	اتفاق کرنا، متحد ہونا
وق ف	وَقَّفَ							تَوْقِيفٌ	کھڑا کرنا، روکنا، بند کرنا
وص ف	وَصَّفَ							تَوْصِيفٌ	صفت سے متصف ہونا قابل وصف وتعریف ہونا
وض ح	وَضَّحَ							تَوْضِيحٌ	واضح اور ظاہر کرنا

دق ر	وَقَّرَ							تَوْقِيْرٌ	باوقار بنانا، تعظیم وتکریم کرنا
وزع	وَزَّعَ							تَوْزِيْعٌ	تقسیم کرنا، بانٹنا

۳۔ مثال (باب مُفَاعَلَةٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وعد	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وُوْعِدَ	يُوَاعَدُ	مُوَاعَدٌ	وَاعِدْ	مُوَاعَدَةٌ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا
وجب	وَاجَبَ							مُوَاجَبَةٌ	آپس میں شرط باندھنا بازی لگانا
وصل	وَاصَلَ							مُوَاصَلَةٌ	باہم ملنا
وزن	وَازَنَ							مُوَازَنَةٌ	دو چیزوں میں وزنی یکسانیت
وفق	وَافَقَ							مُوَافَقَةٌ	یکسانیت ہم آہنگی
وثق	وَاثَقَ							مُوَاثَقَةٌ	آپس میں عہدو پیمان کرنا
وزر	وَازَرَ							مُوَازَرَةٌ	باہم مدد کرنا، طاقت بہم پہنچانا

ی س ر	یَاسَرَ							مُیَاسَرَةٌ	باہم سستی کرنا باہم نرمی برتنا

۴۔ مثال (باب تَفَعُّل) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وک ل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	مُتَوَكِّلٌ	تُوُكِّلَ	يُتَوَكَّلُ	مُتَوَكَّلٌ	تَوَكَّلْ	تَوَكُّلٌ	بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
وج ہ	تَوَجَّهَ							تَوَجُّهٌ	کسی کی طرف رُخ کرنا، متوجہ ہونا
وس ط	تَوَسَّطَ							تَوَسُّطٌ	اعتدال، ثالثی
وق ف	تَوَقَّفَ							تَوَقُّفٌ	روکنا، کوئی کام چھوڑنا
وص ل	تَوَصَّلَ							تَوَصُّلٌ	پہنچانا، رسائی حاصل کرنا
ول د	تَوَلَّدَ							تَوَلُّدٌ	پیدا ہونا
وق ع	تَوَقَّعَ							تَوَقُّعٌ	امید انتظار
وس ع	تَوَسَّعَ							تَوَسُّعٌ	کشادہ ہونا پھیلنا

۵۔ مثال (باب تَفَاعُل) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ورد	تَوَارَدَ	يَتَوَارَدُ	مُتَوَارِدٌ	تُوُوْرِدَ	يُتَوَارَدُ	مُتَوَارَدٌ	تَوَارَدْ	تَوَارُدٌ	لوگوں کا ایک ساتھ آنا
وت ر	تَوَاتَرَ							تَوَاتُرٌ	تسلسل
وف ق	تَوَافَقَ							تَوَافُقٌ	یک جہتی ہم آہنگی
وج ب	وَاجَبَ							تَوَاجُبٌ	آپس میں شرط باندھنا
ورث	تَوَارَثَ							تَوَارُثٌ	ایک دوسرے کا وارث ہونا
وع د	تَوَاعَدَ							تَوَاعُدٌ	آپس میں وعدہ کرنا
وض ع	تَوَاضَعَ							تَوَاضُعٌ	نرمی اور عاجزی ظاہر کرنا
ی س ر	تَيَاسَرَ							تَيَاسُرٌ	سستی کرنا نرمی برتنا

۶۔ مثال (باب اِفْتِعَال) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وف ق	اِتَّفَقَ	يَتَّفِقُ	مُتَّفِقٌ	اُتُّفِقَ	يُتَّفَقُ	مُتَّفَقٌ	اِتَّفِقْ	اِتِّفَاقٌ	معاہدہ
وح د	اِتَّحَدَ								اتفاق، یکجہتی
ود ع	اِتَّدَعَ							اِتِّدَاعٌ	پرسکون ہونا قرار پانا
وس ق	اِتَّسَقَ							اِتِّسَاقٌ	یکجا ہونا مرتب ہونا
وص ل	اِتَّصَلَ							اِتِّصَالٌ	رابطہ تعلق ملاقات
وص ف	اِتَّصَفَ							اِتِّصَافٌ	کسی صفت سے متصف ہونا
وع د	اِتَّعَدَ							اِتِّعَادٌ	وعدہ کو ماننا اور اس پر یقین کرنا
وہ م	اِتَّهَمَ							اِتِّهَامٌ	الزام، تہمت
وک ا	اِتَّكَأَ							اِتِّكَاءٌ	تکیہ لگانا
وق د	اِتَّقَدَ							اِتِّقَادٌ	آگ جلانا سلگانا
وق ف	اِتَّقَفَ							اِتِّقَافٌ	رُک جانا

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
وض ح	اِتَّضَحَ							اِتِّضَاحٌ	روشن ہونا
وس ع	اِتَّسَعَ							اِتِّسَاعٌ	فراخ ہونا
وك د	اِتَّكَدَ							اِتِّكَادٌ	مضبوط ہونا پختہ ہونا

مثال یائی کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ی س ر	اِتَّسَرَ							اِتِّسَارٌ	جوا کھیلنا
ی ب س	اِتَّبَسَ							اِتِّبَاسٌ	خشک ہونا سوکھنا
ی ء س	اِتَّئَسَ							اِتِّئَاسٌ	

۷۔ مثال (باب اِسْتِفْعَالٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ودع	اِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ	اُسْتُوْدِعَ	يُسْتَوْدَعُ	مُسْتَوْدَعٌ	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِيْدَاعٌ	امانت رکھوانا مال چھڑانا
وج ب	اِسْتَوْجَبَ							اِسْتِيْجَابٌ	مستحق ہو جانا
ورد	اِسْتَوْرَدَ							اِسْتِيْرَادٌ	تلاش کرنا، پانی کا طالب ہونا
وزع	اِسْتَوْزَعَ							اِسْتِيْزَاعٌ	آگ جلانا

وق د	اِسْتَوْقَدَ							اِسْتِیْقَادٌ	آگ جلانا
ول د	اِسْتَوْلَدَ							اِسْتِیْلَادٌ	اولاد کا طالب ہونا
وص ف	اِسْتَوْصَفَ							اِسْتِیْصَافٌ	نسخہ تجویز کرانا
وص ل	اِسْتَوْصَلَ							اِسْتِیْصَالٌ	جڑ سے اکھیڑنا
وض ح	اِسْتَوْضَحَ							اِسْتِیْضَاحٌ	تحقیق کرنا وضاحت چاہنا
وض ع	اِسْتَوْضَعَ							اِسْتِیْضَاعٌ	کمی کرانا
ون ف	اِسْتَوْنَفَ							اِسْتِیْنَافٌ	کام شروع کرنا
مثال یائی کی مشق									
ی ق ن	اِسْتَیْقَنَ							اِسْتِیْقَانٌ	یقین ہونا
ی ق ظ	اِسْتَیْقَظَ							اِسْتِیْقَاظٌ	بیدار ہونا متنبہ ہونا
ی ب س	اِسْتَیْبَسَ							اِسْتِیْبَاسٌ	خشک ہونا سوکھ جانا
ی س ر	اِسْتَیْسَرَ							اِسْتِیْسَارٌ	قابو میں آجانا، آسان ہو جانا
ی ء س	اِسْتَیْئَسَ							اِسْتِیْئَاسٌ	نا اُمید ہونا
ی م ن	اِسْتَیْمَنَ							اِسْتِیْمَانٌ	دائیں طرف ہونا

۸۔ مثال مزید باب اِنْفِعَالٌ

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ورب	اِنْوَرَبَ	یَنْوَرِبُ	مُنْوَرِبٌ	×	×	×	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَابٌ	فساد برپا کرنا

۹۔ مثال مزید باب اِفْعِیْلَالٌ کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ورق	اِیْرَاقَّ	یُوْرَاقُّ	مُوْرَاقٌّ	×	×	×	اِیْرَاقِقْ	اِیْرِیْقَاقٌ	خاکی رنگ کا ہونا
ورد	اِیْرَادَّ	یُوْرَادُّ	مُوْرَادٌّ	×	×	×	اِیْرَادِدْ	اِیْرِیْدَادٌ	ذکر کرنا، بیان کرنا

سبق نمبر ۲۲۰

اَجْوَف سے فعل ثُلاثی مزید

۱۔ فعل اَجْوَف، وہ فعل ہے، جس کا دوسرا حرف، حرفِ علت پر مشتمل ہو۔

۲۔ ثلاثی مجرد میں، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

قَالَ، بَاعَ، تَابَ، کَانَ وغیرہ۔

۳۔ ثلاثی مزید میں، فعلِ ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے:

مجرد	اِفْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ
قَالَ	اَقَالَ	قَوَّلَ	قَاوَلَ	تَقَوَّلَ	تَقَاوَلَ	اِقْتَالَ	اِسْتَقَالَ

نیچے جو چارٹ دیا جا رہا ہے اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعل اَجْوَف ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	مجہول: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد	ق و ل	قَالَ	يَقُولُ	قَائِلٌ	قِيلَ	يُقَالُ	مَقُولٌ	قُلْ	قَوْلٌ	کہنا، بولنا
اِفْعَالٌ	ر و د	اَرَادَ	يُرِيدُ	مُرِيدٌ	اُرِيدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	اَرِدْ	اِرَادَةٌ	چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا

تَفْعِیْل	ع و ق	عَوَّقَ	یُعَوِّقُ	مُعَوِّقٌ	عُوِّقَ	یُعَوَّقُ	مُعَوَّقٌ	عَوِّقْ	تَعْوِیْقٌ	رکاوٹ پیدا کرنا، توجہ ہٹانے والی بات کرنا
مُفَاعَلَة	ب ی ع	بَایَعَ	یُبَایِعُ	مُبَایِعٌ	بُوْیِعَ	یُبَایَعُ	مُبَایَعٌ	بَایِعْ	مُبَایَعَةٌ	خرید وفروخت کا معاملہ کرنا
تَفَعُّل	ط و ع	تَطَوَّعَ	یَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تُطُوِّعَ	یُتَطَوَّعُ	مُتَطَوَّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ	نرم ہونا، فرمانبردار رہنا
تَفَاعُل	ط و ل	تَطَاوَلَ	یَتَطَاوَلُ	مُتَطَاوِلٌ	تُطُوْوِلَ	یُتَطَاوَلُ	مُتَطَاوَلٌ	تَطَاوَلْ	تَطَاوُلٌ	
اِفْتِعَالٌ	خ ی ر	اِخْتَارَ	یَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اُخْتِیْرَ	یُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِیَارٌ	مرضی، پسند رضا
	ز و ج	اِزْدَوَجَ	یَزْدَوِجُ	مُزْدَوِجٌ	اُزْدُوِجَ	یُزْدَوَجُ	مُزْدَوَجٌ	اِزْدَوِجْ	اِزْدِوَاجٌ	شادی کرنا
اِسْتِفْعَالٌ	ع و ن	اِسْتَعَانَ	یَسْتَعِیْنُ	مُسْتَعِیْنٌ	اُسْتُعِیْنَ	یُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مدد طلب کرنا
اِنْفِعَالٌ	ق و د	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	×	×	×	اِنْقَدْ	اِنْقِیَادٌ	تابعدار رہنا
اِفْعِلَال	س و د	اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	×	×	×	اِسْوَدِدْ	اِسْوِدَادٌ	گہرا سیاہ ہونا
اِفْعِلَال	ح و ل	اِحْوَلَّ	یَحْوَلُّ	مُحْوَلٌّ	×	×	×	اِحْوَلْ	اِحْوِیْلَالٌ	بھینگا ہونا

۱۔ اجوف (باب افعال) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول					
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
رود	أَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدٌ	أُرِيْدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	أَرِدْ	إِرَادَةٌ	ارادہ کرنا
ق و م	أَقَامَ					مُقَامٌ		إِقَامَةٌ	کھڑا ہونا
ح و ط	أَحَاطَ					مُحَاطٌ		إِحَاطَةٌ	گھیرنا
م و ت	أَمَاتَ					مُمَاتٌ		إِمَاتَةٌ	مارنا
ط و ع	أَطَاعَ					مُطَاعٌ		إِطَاعَةٌ	تابعداری کرنا
ص و ب	أَصَابَ					مُصَابٌ		إِصَابَةٌ	صحیح جگہ پہنچنا
غ و ث	أَغَاثَ					مُغَاثٌ		إِغَاثَةٌ	فریاد کو پہنچنا
ج و ز	أَجَازَ					مُجَازٌ		إِجَازَةٌ	اجازت دینا
ج و ر	أَجَارَ	يُجِيْرُ	مُجِيْرٌ	أُجِيْرَ	يُجَارُ	مُجَارٌ	أَجِرْ	إِجَارَةٌ	پناہ دینا
ط و ق	أَطَاقَ					مُطَاقٌ		إِطَاقَةٌ	طاقت رکھنا
س و ل	أَسَالَ					مُسَالٌ		إِسَالَةٌ	جاری کرنا
ع و ن	أَعَانَ					مُعَانٌ		إِعَانَةٌ	مدد کرنا
ف و د	أَفَادَ					مُفَادٌ		إِفَادَةٌ	فائدہ پہنچانا
ط و ر	أَطَارَ					مُطَارٌ		إِطَارَةٌ	اڑانا
ث و ر	أَثَارَ					مُثَارٌ		إِثَارَةٌ	ابھارنا، جوش دلانا
ب و ن	أَبَانَ					مُبَانٌ		إِبَانَةٌ	واضح کرنا

زود	آزادَ					مُزادٌ		اِزادۃٌ	دکھانا زیارت کرانا
ق وت	آقاتَ					مُقاتٌ		اِقاتۃٌ	ضروری خوراک دینا
ہ ون	آہانَ					مُہانٌ		اِہانۃٌ	تذلیل کرنا

۲- اَجْوَفْ (بابِ تَفْعِیْلٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ن ور	نَوَّرَ	یُنَوِّرُ	مُنَوِّرٌ	نُوِّرَ	یُنَوَّرُ	مُنَوَّرٌ	نَوِّرْ	تَنْوِیْرٌ	روشن کرنا
ع وق	عَوَّقَ							تَعْوِیْقٌ	رکاوٹ پیدا کرنا
اول	اَوَّلَ							تَاْوِیْلٌ	تشریح کرنا
ط ول	طَوَّلَ							تَطْوِیْلٌ	لمبا کرنا
ح ول	حَوَّلَ							تَحْوِیْلٌ	حوالے کرنا
ل وث	لَوَّثَ							تَلْوِیْثٌ	شامل کرنا
ای د	اَیَّدَ							تَاْیِیْدٌ	مدد کرنا
ز ی ن	زَیَّنَ							تَزْیِیْنٌ	خوشنما بنانا

۳۔ اَجْوَف (باب مفاعلة) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول					
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ب ی ع	بَایَعَ	یُبَایِعُ	مُبَایِعٌ	بُوْیِعَ	یُبَایَعُ	مُبَایَعٌ	بَایِعْ	مُبَایَعَةٌ	خرید وفروخت کرنا
ش و ر	شَاوَرَ			شُوْوِرَ				مُشَاوَرَةٌ	باہم مشورہ کرنا
ع و ض	عَاوَضَ			عُوْوِضَ				مُعَاوَضَةٌ	بدلہ دینا
د و م	دَاوَمَ			دُوْوِمَ				مُدَاوَمَةٌ	ہمیشگی اختیار کرنا
ن و ل	نَاوَلَ			نُوْوِلَ				مُنَاوَلَةٌ	سپرد کرنا
ح و ل	حَاوَلَ			حُوْوِلَ				محَاوَلَةٌ	دھوکے سے لینا
ق و ل	قَاوَلَ			قُوْوِلَ				مُقَاوَلَةٌ	ٹھیکیداری کرنا
ر و د	رَاوَدَ			رُوْوِدَ				مُرَاوَدَةٌ	دھوکا دینا

۴۔ اَجْوَف (باب تَفَعُّل) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول					
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ط و ع	تَطَوَّعَ	یَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تُطُوِّعَ	یُتَطَوَّعُ	مُتَطَوَّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ	تابع کرنا
خ و ف	تَخَوَّفَ							تَخَوُّفٌ	ڈرنا
ط و ق	تَطَوَّقَ							تَطَوُّقٌ	پھندا لینا
ع و ذ	تَعَوَّذَ							تَعَوُّذٌ	پناہ لینا

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ح و ل	تَحَوَّلَ							تَحَوُّلٌ	منتقل ہونا
ل و ث	تَلَوَّثَ							تَلَوُّثٌ	آلودہ ہونا
ط ی ر	تَطَیَّرَ							تَطَیُّرٌ	بدشگونی لینا
م ی ز	تَمَیَّزَ							تَمَیُّزٌ	نمایاں ہونا

۵۔ اَجْوَف (باب تَفَاعُلٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
د و ل	تَدَاوَلَ	يَتَدَاوَلُ	مُتَدَاوِلٌ	تُدُووِلَ	يُتَدَاوَلُ	مُتَدَاوَلٌ	تَدَاوَلْ	تَدَاوُلٌ	
ش و ر	تَشَاوَرَ							تَشَاوُرٌ	باہم مشورہ کرنا
ج و ر	تَجَاوَرَ							تَجَاوُرٌ	باہم پڑوسی ہونا
ج و ز	تَجَاوَزَ							تَجَاوُزٌ	درگزر کرنا معاف کرنا
ط و ل	تَطَاوَلَ							تَطَاوُلٌ	بہت لمبا ہونا
د و م	تَدَاوَمَ							تَدَاوُمٌ	پابندی کرنا
								تَنَاوُلٌ	استعمال کرنا
ق ی ض	تَقَایَضَ							تَقَایُضٌ	آپس میں تبادلہ کرنا

۶۔ اَجْوَفْ (بابِ اِفْتِعَالٌ) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول					
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
خ ی ر	اِخْتَارَ	یَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اُخْتِیْرَ	یُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِیَارٌ	پسند کرنا
ر ی ب	اِرْتَابَ					مُرْتَابٌ		اِرْتِیَابٌ	شک کرنا
ک ی ل	اِکْتَالَ					مُکْتَالٌ		اِکْتِیَالٌ	ماپنا
نوٹ کیجئے کہ اجوف میں، فعلِ اِفْتِعَالٌ کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک جیسا ہوتا ہے۔									
ب ی ع	اِبْتَاعَ					مُبْتَاعٌ		اِبْتِیَاعٌ	خریدنا
ع ی د	اِعْتَادَ					مُعْتَادٌ		اِعْتِیَادٌ	رائج کرنا
ن ی ب	اِنْتَابَ					مُنْتَابٌ		اِنْتِیَابٌ	قائم مقام ہونا آمد و رفت رکھنا
خ ی ل	اِخْتَالَ					مُخْتَالٌ		اِخْتِیَالٌ	مغرور ہونا
غ ی ل	اِغْتَالَ					مُغْتَالٌ		اِغْتِیَالٌ	موٹا تازہ ہونا
بعض اوقات اِفْتِعَال کی ت، ط میں بدل جاتی ہے									
ص و ف	اِصْطَافَ					مُصْطَافٌ		اِصْطِیَافٌ	گرمیاں گزارنا
ل و م	اِلْتَامَ					مُلْتَامٌ		اِلْتِیَامٌ	ملامت قبول کرنا
ش و ق	اِشْتَاقَ					مُشْتَاقٌ		اِشْتِیَاقٌ	دلچسپی رکھنا
ح و ط	اِحْتَاطَ					مُحْتَاطٌ		اِحْتِیَاطٌ	احتیاط کرنا
بعض اوقات اِفْتِعَال کی ت، د میں بدل جاتی ہے									
ز و د	اِزْدَادَ					مُزْدَادٌ		اِزْدِیَادٌ	زیادہ ہونا بڑھانا

۷۔ اَجْوَف (بابِ اِسْتِفْعَال) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	مُسْتَعِينٌ	اُسْتُعِينَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مدد چاہنا
ج و ب	اِسْتَجَابَ							اِسْتِجَابَةٌ	قبول کرنا
ق و م	اِسْتَقَامَ							اِسْتِقَامَةٌ	راستی پر قائم رہنا
غ و ث	اِسْتَغَاثَ							اِسْتِغَاثَةٌ	فریاد چاہنا
ح و ل	اِسْتَحَالَ							اِسْتِحَالَةٌ	بدل جانا
د و ر	اِسْتَدَارَ							اِسْتِدَارَةٌ	چکر لگانا
ج و ر	اِسْتَجَارَ							اِسْتِجَارَةٌ	پناہ چاہنا مدد چاہنا
ح و ذ	اِسْتَحَاذَ							اِسْتِحَاذَةٌ	قابض ہوجانا
م و ت	اِسْتَمَاتَ							اِسْتِمَاتَةٌ	جان کی بازی لگا دینا
ف و د	اِسْتَفَادَ							اِسْتِفَادَةٌ	فائدہ چاہنا
ط و ع	اِسْتَطَاعَ							اِسْتِطَاعَةٌ	طاقت رکھنا
خ ی ر	اِسْتَخَارَ							اِسْتِخَارَةٌ	خیر طلب کرنا
								اِسْتِرَاحَةٌ	آرام وسکون حاصل کرنا
ب و ن	اِسْتَبَانَ							اِسْتِبَانَةٌ	ظاہر اور واضح ہونا

ہ و ن	اِسْتَھَانَ							اِسْتِھَانَۃٌ	مذاق اڑانا
ن و ر	اِسْتَنَارَ							اِسْتِنَارَۃٌ	روشن دماغ ہونا
ش و ر	اِسْتَشَارَ							اِسْتِشَارَۃٌ	مشورہ طلب کرنا
ج و د	اِسْتَجَادَ							اِسْتِجَادَۃٌ	پسند کرنا

۸۔ اَجْوَفْ مزید (باب اِنْفِعَالٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ق و د	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	×	×	×	اِنْقَدْ	اِنْقِیَادٌ	تابعدار رہنا
ہ و ر	اِنْھَارَ			×	×	×		اِنْھِیَارٌ	ڈھ جانا
س ر ب	اِنْسَابَ			×	×	×		اِنْسِیَابٌ	مسلسل بہنا
ب ی ع	اِنْبَاعَ			×	×	×		اِنْبِیَاعٌ	فروخت ہونا
ش و م	اِنْشَامَ			×	×	×		اِنْشِیَامٌ	شامل ہونا
ص و غ	اِنْصَاغَ			×	×	×		اِنْصِیَاغٌ	پگھلنا
ج ی ف	اِنْجَافَ			×	×	×		اِنْجِیَافٌ	بدبودار ہونا
س و ق	اِنْسَاقَ			×	×	×		اِنْسِیَاقٌ	ہانکنے سے چلنا

۹- اَجوف مزید (باب اِفْعِیلَالٌ) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
س و د	اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	×	×	×	اِسْوَدَّ	اِسْوِدَادٌ	بتدریج کالا ہونا
ح و ل	اِحْوَلَّ			×	×	×		اِحْوِلَالٌ	زمین کا سرسبز و شاداب ہونا
ب ی ض	اِبْيَضَّ			×	×	×		اِبْيِضَاضٌ	بتدریج سفید ہونا

سبق نمبر ۲۲۱

ناقص فعل ثلاثی مزید

۱۔ فعل ناقص، وہ فعل ہے، جس کا آخری حرف، حرف علت پر مشتمل ہو۔

۲۔ ثلاثی مجرد میں، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

خَشِيَ ، قَضٰى ، دعا ، وَلِيَ وغیرہ۔

۳۔ ثلاثی مزید میں، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	اِنْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ
لَقِيَ	اَلْقٰى	لَقّٰى	لَاقٰى	تَلَقّٰى	تَلَاقٰى	اِلْتَقٰى	اِسْتَلْقٰى

نیچے جو چارٹ دیا جا رہا ہے اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد آنے والی مشقوں پر توجہ دیجئے۔ خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

فعل ناقص ایک نظر میں

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد سے فعل ناقص										
مجرد	دع و	دَعَا	يَدْعُوْ	دَاعٍ	دُعِيَ	يُدْعٰى	مَدْعُوٌّ	اُدْعُ	دُعَاءٌ	مانگنا
	ق ض ی	قَضٰى	يَقْضِي	قَاضٍ	قُضِيَ	يُقْضٰى	مَقْضِيٌّ	اِقْضِ	قَضَاءٌ	فیصلہ کرنا

مزید سے فعل ناقص

إِفعالٌ	غ ن ی	آغنٰی	يُغْنِي	مُغْنٍ	اُغْنِيَ	يُغْنٰی	مُغْنًی	آغْنِ	إِغْنَاءٌ	مالدار بنانا
تفعيلٌ	ز ک ی	زَکّٰی	يُزَكِّي	مُزَكٍّ	زُكِّيَ	يُزَكّٰی	مُزَكًّی	زَكِّ	تَزْكِيَةٌ	پاک کرنا
نعالٌ، مُفَاعَلَةٌ	ل ق ی	لَاقٰی	يُلَاقِي	مُلَاقٍ	لُوقِيَ	يُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاءٌ یا مُلَاقَاةٌ	ملانا ملاقات کرنا
تَفَعُّلٌ	ل ق ی	تَلَقّٰی	يَتَلَقّٰی	مُتَلَقٍّ	تُلُقِّيَ	يُتَلَقّٰی	مُتَلَقًّی	تَلَقَّ	تَلَقٍّ	سیکھنا
تَفَاعَلَ	ل ق ی	تَلَاقٰی	يَتَلَاقِي	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِيَ	يُتَلَاقٰی	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ	
اِفْتِعَالٌ	ب ل ی	إِبْتَلٰی	يَبْتَلِي	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِيَ	يُبْتَلٰی	مُبْتَلًی	إِبْتَلِ	اِبْتِلَاءٌ	آزمانا
استفعال	غ ن ی	اِسْتَغْنٰی	يَسْتَغْنِي	مُسْتَغْنٍ	اُسْتُغْنِيَ	يُسْتَغْنٰی	مُسْتَغْنًی	إِسْتَغْنِ	إِسْتِغْنَاءٌ	بے پرواہ ہونا
اِنْفِعَالٌ	ج ل ی	إِنْجَلٰی	يَنْجَلِي	مُنْجَلٍ	×	×	×	إِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ	
اِفْعِلَال	ر ع ی	اِرْعَوٰی	يَرْعَوِي	مُرْعَوٍ	×	×	×	اِرْعَوِ	اِرْعِوَاءٌ	
اِفْعِيلَال	ع م ی	اِعْمَايَّ	يَعْمَايُّ	مُعْمَايٌّ	×	×	×	اِعْمَايِ	اِعْمِيَاءٌ	

۱۔ ناقص (باب اِفْعَال) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
غ ن ی	اَغْنٰی	یُغْنِیْ	مُغْنٍ	اُغْنِیَ	یُغْنٰی	مُغْنًی	اَغْنِ	اِغْنَاءٌ	
ل ق ی	اَلْقٰی							اِلْقَاءٌ	
ع ط ی	اَعْطٰی							اِعْطَاءٌ	
ح ص ی	اَحْصٰی							اِحْصَاءٌ	
و ص ی	اَوْصٰی							اِیْصَاءٌ	
و ح ی	اَوْحٰی							اِیْحَاءٌ	
ن ج و	اَنْجٰی							اِنْجَاءٌ	
ج ر ی	اَجْرٰی							اِجْرَاءٌ	
ن س ی	اَنْسٰی							اِنْسَاءٌ	
ب ق ی	اَبْقٰی							اِبْقَاءٌ	
ل ق ی	اَلْقٰی							اِلْقَاءٌ	
ع ل ی	اَعْلٰی							اِعْلَاءٌ	
و ق ی	اوقٰی							اِیْقَاءٌ	
ف ت ی	اَفْتٰی							اِفْتَاءٌ	
ب د ی	اَبْدٰی							اِبْدَاءٌ	
ر ا ی	اَرٰی							اِیْرَاءٌ	
و خ ی	اَوْخٰی							اِیْخَاءٌ	
و ف ی	اَفٰی							اِیْفَاءٌ	

۲۔ ناقص (باب تفعیل) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول					
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصادر	معانی
ز ک ی	زَکّٰی	یُزَکِّی	مُزَکِّ	زُکِّیَ	یُزَکّٰی	مُزَکًّی	زَکِّ	تَزْکِیَۃٌ	
ص ل ی	صَلّٰی							تَصْلِیَۃٌ	
ن ق ی	نَقّٰی							تَنْقِیَۃٌ	
ن س ی	نَسّٰی							تَنْسِیَۃٌ	
ن ض ی	نَضّٰی							تَنْضِیَۃٌ	
م ض ی	مَضّٰی							تَمْضِیَۃٌ	
م ش ی	مَشّٰی							تَمْشِیَۃٌ	
ف د ی	فَدّٰی							تَفْدِیَۃٌ	
غ ز ی	غَزّٰی							تَغْزِیَۃٌ	
س م ی	سَمّٰی							تَسْمِیَۃٌ	
ر ب ی	رَبّٰی							تَرْبِیَۃٌ	
ج ل ی	جَلّٰی							تَجْلِیَۃٌ	
خ ل ی	خَلّٰی							تَخْلِیَۃٌ	
س و ی	سَوّٰی							تَسْوِیَۃٌ	
و ق ی	وَقّٰی							تَوْقِیَۃٌ	
و ف ی	وَفّٰی							تَوْفِیَۃٌ	
و ص ی	وَصّٰی							تَوْصِیَۃٌ	
و د ی	وَدّٰی							تَوْدِیَۃٌ	

۳۔ ناقص (باب مُفَاعَلَة) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ل ق ی	لَاقٰی	یُلَاقِیْ	مُلَاقٍ	لُوْقِیَ	یُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاءٌ یا مُلَاقَاۃٌ	
ن د ی	نَادٰی							نِدَاءٌ یا مُنَادَاۃٌ	
س ق ی	سَاقٰی							سِقَاءٌ یا مُسَاقَاۃٌ	
س و ی	سَاوٰی							سِوَاءٌ یا مُسَاوَاۃٌ	
ر ع ی	رَاعٰی							رِعَاءٌ یا مُرَاعَاۃٌ	
ن ج ی	نَاجٰی							نِجَاءٌ یا مُنَاجَاۃٌ	
ج ر ی	جَارٰی							جِرَاءٌ یا مُجَارَاۃٌ	
د ر ی	دَارٰی							دِرَاءٌ یا مُدَارَاۃٌ	
ع د ی	عَادٰی							عِدَاءٌ یا مُعَادَاۃٌ	
و ف ی	وَافٰی							وِفَاءٌ یا مُوَافَاۃٌ	
و ل ی	وَالٰی							وِلَاءٌ یا مُوَالَاۃٌ	
و ر ی	وَارٰی							وِرَاءٌ یا مُوَارَاۃٌ	
ر و ی	رَاوٰی							رِوَاءٌ یا مُرَاوَاۃٌ	
د ن ی	دَانٰی							دِنَاءٌ یا مُدَانَاۃٌ	
م ر ی	مَارٰی							مِرَاءٌ یا مُمَارَاۃٌ	
م ش ی	مَاشٰی							مِشَاءٌ یا مُمَاشَاۃٌ	
ک ف ی	کَافٰی							کِفَاءٌ یا مُکَافَاۃٌ	
ب ل ی	بَالٰی							بِلَاءٌ یا مُبَالَاۃٌ	

۴۔ ناقص (باب تفعل) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ل ق ی	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	مُتَلَقٍّ	تُلُقِّیَ	یُتَلَقّٰی	مُتَلَقًّی	تَلَقَّ	تَلَقٍّ	
ز ک ی	تَزَکّٰی						تَزَکَّ	تَزَکٍّ	
ص د ی	تَصَدّٰی							تَصَدٍّ	
م ط ی	تَمَطّٰی							تَمَطٍّ	
ح ر ی	تَحَرّٰی							تَحَرٍّ	
ج ل ی	تَجَلّٰی							تَجَلٍّ	
م ن ی	تَمَنّٰی							تَمَنٍّ	
ل ہ ی	تَلَهّٰی							تَلَهٍّ	
ل و ی	تَلَوّٰی							تَلَوٍّ	
س و ی	تَسَوّٰی							تَسَوٍّ	
ح د ی	تَحَدّٰی							تَحَدٍّ	
غ ش ی	تَغَشّٰی							تَغَشٍّ	
ر ض ی	تَرَضّٰی							تَرَضٍّ	
و ض ی	تَوَضّٰی							تَوَضٍّ	
د ل ی	تَدَلّٰی							تَدَلٍّ	
ر ج و	تَرَجّٰی							تَرَجٍّ	
ع ش ی	تَعَشّٰی							تَعَشٍّ	
غ د ی	تَغَدّٰی							تَغَدٍّ	
و ف ی	تَوَفّٰی							تَوَفٍّ	

۵۔ ناقص (باب تَفَاعُلٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ل ق ی	تَلَاقیٰ	یَتَلَاقیٰ	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِیَ	یُتَلَاقیٰ	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ	
دع و	تَدَاعیٰ							تَدَاعٍ	
ن دی	تَنَادیٰ							تَنَادٍ	
ق وی	تَقَاویٰ							تَقَاوٍ	
س وی	تَسَاویٰ							تَسَاوٍ	
رخ ی	تَرَاخیٰ							تَرَاخٍ	
رض ی	تَرَاضیٰ							تَرَاضٍ	
ش ک و	تَشَاکیٰ							تَشَاکٍ	
م ری	تَمَاریٰ							تَمَارٍ	
ب ری	تَبَاریٰ							تَبَارٍ	
ول ی	تَوَالیٰ							تَوَالٍ	
ف دی	تَفَادیٰ							تَفَادٍ	
ع ل و	تَعَالیٰ							تَعَالٍ	
راء	تَرَائیٰ							تَرَاءٍ	
ش اء	تَشَائیٰ							تَشَاءٍ	
وری	تَوَاریٰ							تَوَارٍ	
وص ی	تَوَاصیٰ							تَوَاصٍ	
ن ہ ر	تَنَاہیٰ							تَنَاہٍ	
دوی	تَدَاویٰ							تَدَاوٍ	
ج فی	تَجَافیٰ							تَجَافٍ	

۶۔ ناقص (باب اِفْتِعَال) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ب ل و	اِبْتَلٰی	یَبْتَلِی	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِیَ	یُبْتَلٰی	مُبْتَلًی	اِبْتَلِ	اِبْتِلَاءٌ	
ق د و	اِقْتَدٰی							اِقْتِدَاءٌ	
ب غ ی	اِبْتَغٰی							اِبْتِغَاءٌ	
ر ض ی	اِرْتَضٰی							اِرْتِضَاءٌ	
ص ف و	اِصْطَفٰی							اِصْطِفَاءٌ	
ہ د ی	اِھْتَدٰی							اِھْتِدَاءٌ	
ر د ی	اِرْتَدٰی							اِرْتِدَاءٌ	
ش ر ی	اِشْتَرٰی							اِشْتِرَاءٌ	
ک ف ی	اِکْتَفٰی							اِکْتِفَاءٌ	
ف د ی	اِفْتَدٰی							اِفْتِدَاءٌ	
ر ق ی	اِرْتَقٰی							اِرْتِقَاءٌ	
س ق ی	اِسْتَقٰی							اِسْتِقَاءٌ	
ل ق ی	اِلْتَقٰی							اِلْتِقَاءٌ	
ن ہ ی	اِنْتَھٰی							اِنْتِھَاءٌ	
و ق ی	اِتَّقٰی							اِتِّقَاءٌ	
ف ر ی	اِفْتَرٰی							اِفْتِرَاءٌ	
د ع و	اِدَّعٰی							اِدِّعَاءٌ	
ج ب ی	اِجْتَبٰی							اِجْتِبَاءٌ	
س و ی	اِسْتَوٰی							اِسْتِوَاءٌ	
م ل ی	اِمْتَلٰی							اِمْتِلَاءٌ	

۷۔ ناقص (باب اِسْتِفْعَالٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
غ ن ی	اِسْتَغْنٰی	يَسْتَغْنِي	مُسْتَغْنٍ	اُسْتُغْنِيَ	يُسْتَغْنٰی	مُسْتَغْنًی	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاءٌ	
د ع ی	اِسْتَدْعٰی	يَسْتَدْعِي	مُسْتَدْعٍ	اُسْتُدْعِيَ	يُسْتَدْعٰی	مُسْتَدْعًی	اِسْتَدْعِ	اِسْتِدْعَاءٌ	
ہ د ی	اِسْتَهْدٰی							اِسْتِهْدَاءٌ	
ر ض ی	اِسْتَرْضٰی							اِسْتِرْضَاءٌ	
ب ق ی	اِسْتَبْقٰی							اِسْتِبْقَاءٌ	
ل ق ی	اِسْتَلْقٰی							اِسْتِلْقَاءٌ	
ب ر ی	اِسْتَبْرٰی							اِسْتِبْرَاءٌ	
غ ش ی	اِسْتَغْشٰی							اِسْتِغْشَاءٌ	
ر خ ی	اِسْتَرْخٰی							اِسْتِرْخَاءٌ	
ن ج ی	اِسْتَنْجٰی							اِسْتِحْيَاءٌ	
س ق ی	اِسْتَسْقٰی							اِسْتِسْقَاءٌ	
ق ص ی	اِسْتَقْصٰی							اِسْتِقْصَاءٌ	
م ل ی	اِسْتَمْلٰی							اِسْتِمْلَاءٌ	
ر ق ی	اِسْتَرْقٰی							اِسْتِرْقَاءٌ	
ن ف ی	اِسْتَنْفٰی							اِسْتِنْفَاءٌ	
ش ف ی	اِسْتَشْفٰی							اِسْتِشْفَاءٌ	
س و ی	اِسْتَسْوٰی							اِسْتِسْوَاءٌ	
ث ن ی	اِسْتَثْنٰی							اِسْتِثْنَاءٌ	

۸۔ ناقص مزید (بابِ اِنْفِعَالٌ) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ج ل ی	اِنْجَلٰی	یَنْجَلِی	مُنْجَلٍ				اِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ	
ق ض ی	اِنْقَضٰی							اِنْقِضَاءٌ	
س ن و	اِنْسَنٰی							اِنْسِنَاءٌ	
س ر ی	اِنْسَرٰی							اِنْسِرَاءٌ	
ض و ی	اِنْضَوٰی							اِنْضِوَاءٌ	
د ر ی	اِنْدَرٰی							اِنْدِرَاءٌ	
س ل ی	اِنْسَلٰی							اِنْسِلَاءٌ	
خ ل ی	اِنْخَلٰی							اِنْخِلَاءٌ	
ف ل ی	اِنْفَلٰی							اِنْفِلَاءٌ	
ن ق ض	اِنْقَضٰی							اِنْقِضَاءٌ	
ن ط ق	اِنْطَقٰی							اِنْطِقَاءٌ	

۹۔ ناقص مزید (باب اِفْعِیْعَالٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ش ری	اِشْرَوْرٰی	یَشْرَوْرِی	مُشْرَوْرٍ				اِشْرَوْرِ	اِشْرِیْرَاءٌ	
ض ری	اِضْرَوْرٰی						اِضْرَوْرِ	اِضْرِیْرَاءٌ	

۱۰۔ ناقص مزید (باب اِفْعِیْلَالٌ)

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ع م ی	اِعْمَایٰ	یَعْمَایُّ	مُعْمَایٌّ				اِعْمَایَ	اِعْمِیَاءٌ	

سبق نمبر ۲۲۲

مضاعف سے فعل ثلاثی مزید

۱۔ فعل مضاعف، وہ فعل ہے، جس کے دوسرے اور تیسرے حروف ہم جنس ہوں۔

۲۔ ثلاثی مجرد میں، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

ضَرَّ ، فَرَّ ، رَبَّ ، حَقَّ ، شَقَّ وغیرہ۔

۳۔ ثلاثی مزید میں، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے:

مجرد	اِنْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ
مَدَّ	اَمَدَّ	مَدَّدَ	مَادَّ	تَمَدَّدَ	تَمَادَّ	اِمْتَدَّ	اِسْتَمَدَّ

نیچے جو چارٹ دیا جا رہا ہے اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

فعل مُضَاعَف ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد سے فعل مضاعف										
مجرد	م د د	مَدَّ	يَمُدُّ	مَادٌّ	مُدَّ	يُمَدُّ	مَمْدُودٌ	اُمْدُدْ	مَدٌّ	
	ف ر ر	فَرَّ	يَفِرُّ	فَارٌّ	فُرَّ	يُفَرُّ	مَفْرُورٌ	اِفْرِرْ	فِرَارٌ	

مزید سے فعل مضاعف

إِفْعَالٌ	ع دد	أَعَدَّ	يُعِدُّ	مُعِدٌّ	أُعِدَّ	يُعَدُّ	مُعَدٌّ	أَعْدِدْ	إِعْدَادٌ	
تَفْعِيلٌ	ح ب ب	حَبَّبَ	يُحَبِّبُ	مُحَبِّبٌ	حُبِّبَ	يُحَبَّبُ	مُحَبَّبٌ	حَبِّبْ	تَحْبِيبٌ	
مُفَاعَلَةٌ	ودد	وَادَّ	يُوَادُّ	مُوَادٌّ	وُودَّ	يُوَادُّ	مُوَادٌّ	وَادِدْ	مُوَادَّةٌ	
تَفَعُّل	ج دد	تَجَدَّدَ	يَتَجَدَّدُ	مُتَجَدِّدٌ	تُجُدِّدَ	يُتَجَدَّدُ	مُتَجَدَّدٌ	تَجَدَّدْ	تَجَدُّدٌ	
تَفَاعُلٌ	ح ج ج	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ	تُحُوجَّ	يُتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ	تَحَاجَجْ	تَحَاجُجٌ	
اِفْتِعَالٌ	ح ج ج	اِحْتَجَّ	يَحْتَجُّ	مُحْتَجٌّ	اُحْتُجَّ	يُحْتَجُّ	مُحْتَجٌّ	اِحْتَجِجْ	اِحْتِجَاجٌ	
اِسْتِفْعَالٌ	ق رر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقِرٌّ	اُسْتُقِرَّ	يُسْتَقَرُّ	مُسْتَقَرٌّ	اِسْتَقْرِرْ	اِسْتِقْرَارٌ	
اِنْفِعَالٌ	ش ق ق	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	مُنْشَقٌّ				اِنْشَقِقْ	اِنْشِقَاقٌ	

۱۔ مُضَاعَف (بابِ اِفْعَال) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
م د د	اَمَدَّ	یُمِدُّ	مُمِدٌّ	اُمِدَّ	یُمَدُّ	مُمَدٌّ	اَمْدِدْ	اِمْدَادٌ	
ح ل ل	اَحَلَّ							اِحْلَالٌ	
ت م م	اَتَمَّ							اِتْمَامٌ	
ق ل ل	اَقَلَّ							اِقْلَالٌ	
ح ب ب	اَحَبَّ							اِحْبَابٌ	
ع د د	اَعَدَّ							اِعْدَادٌ	
ح ق ق	اَحَقَّ							اِحْقَاقٌ	
ل م م	اَلَمَّ							اِلْمَامٌ	
ج ل ل	اَجَلَّ							اِجْلَالٌ	
ح س س	اَحَسَّ							اِحْسَاسٌ	
م ل ل	اَمَلَّ							اِمْلَالٌ	
د ل ل	اَدَلَّ							اِدْلَالٌ	
ض ل ل	اَضَلَّ							اِضْلَالٌ	
س ر ر	اَسَرَّ							اِسْرَارٌ	
ص ر ر	اَصَرَّ							اِصْرَارٌ	
ق ر ر	اَقَرَّ							اِقْرَارٌ	
ح ر ر	اَحَرَّ							اِحْرَارٌ	
ش ت ت	اَشَتَّ							اِشْتَاتٌ	
ض د د	اَضَدَّ							اِضْدَادٌ	
ظ ل ل	اَظَلَّ							اِظْلَالٌ	

٢- مُضَاعَف (بابِ تَفْعِیْلٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ح ب ب	حَبَّبَ	یُحَبِّبُ	مُحَبِّبٌ	حُبِّبَ	یُحَبَّبُ	مُحَبَّبٌ	حَبِّبْ	تَحْبِیْبٌ	
خ ف ف	خَفَّفَ							تَخْفِیْفٌ	
ح ل ل	حَلَّلَ							تَحْلِیْلٌ	
خ ص ص	خَصَّصَ							تَخْصِیْصٌ	
ش د د	شَدَّدَ							تَشْدِیْدٌ	
ح د د	حَدَّدَ							تَحْدِیْدٌ	
ظ ل ل	ظَلَّلَ							تَظْلِیْلٌ	
ر د د	رَدَّدَ							تَرْدِیْدٌ	
ح ق ق	حَقَّقَ							تَحْقِیْقٌ	
ح ر ر	حَرَّرَ							تَحْرِیْرٌ	
ق ر ر	قَرَّرَ							تَقْرِیْرٌ	
س ب ب	سَبَّبَ							تَسْبِیْبٌ	
ک د د	کَدَّدَ							تَکْدِیْدٌ	
ل ب ب	لَبَّبَ							تَلْبِیْبٌ	
ل ذ ذ	لَذَّذَ							تَلْذِیْذٌ	
ل ف ف	لَفَّفَ							تَلْفِیْفٌ	
ھ م م	ھَمَّمَ							تَھْمِیْمٌ	
ق ص ص	قَصَّصَ							تَقْصِیْصٌ	
غ ل ل	غَلَّلَ							تَغْلِیْلٌ	
ع ل ل	عَلَّلَ							تَعْلِیْلٌ	

۳۔ مُضَاعَف (باب مُفَاعَلَة) کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ع دد	عَادَّ	یُعَادُّ	مُعَادٌّ مُعَادِدٌ	عُودَّ	یُعَادُّ	مُعَادٌّ مُعَادَدٌ	عَادِدْ	مُعَادَّةٌ، عِدَادٌ	
ح دد	حَادَّ							مُحَادَّةٌ، حِدَادٌ	
م رر	مَارَّ							مُمَارَّةٌ، مِمَارٌ	
ض رر	ضَارَّ	یُضَارُّ	مُضَارٌّ مُضَارِرٌ			مُضَارٌّ مُضَارَرٌ	ضَارِرْ	مُضَارَّةٌ، ضِرَارٌ	
ح ج ج	حَاجَّ							مُحَاجَّةٌ، حِجَاجٌ	
ش دد	شَادَّ							مُشَادَّةٌ، شِدَادٌ	
و دد	وَادَّ							مُوَادَّةٌ، وِدَادٌ	
ح ب ب	حَابَّ	یُحَابُّ	مُحَابٌّ	حُوبَّ	یُحَابُّ	مُحَابٌّ		مُحَابَّةٌ، حِبَابٌ	
ص دد	صَادَّ							مُصَادَّةٌ، صِدَادٌ	
م ل ل	مَالَّ							مُمَالَّةٌ، مِلَالٌ	
م زز	مَازَّ							مُمَازَّةٌ، مِزَازٌ	
م رر	مَارَّ							مُمَارَّةٌ، مِرَارٌ	
م دد	مَادَّ							مُمَادَّةٌ، مِدَادٌ	
ق ل ل	قَالَّ							مُقَالَّةٌ، قِلَالٌ	
ق رر	قَارَّ							مُقَارَّةٌ، قِرَارٌ	
ق ص ص	قَاصَّ							مُقَاصَّةٌ، قِصَاصٌ	
ط ب ب	طَابَّ							مُطَابَّةٌ، طِبَابٌ	
ع زز	عَازَّ							مُعَازَّةٌ، عِزَازٌ	
ع ق ق	عَاقَّ							مُعَاقَّةٌ، عِقَاقٌ	

۴۔ مُضَاعَف (باب تَفَعُّل) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	مُتَجَسِّسٌ	تُجُسِّسَ	يُتَجَسَّسُ	مُتَجَسَّسٌ	تَجَسَّسْ	تَجَسُّسٌ	
ر د د	تَرَدَّدَ							تَرَدُّدٌ	
م د د	تَمَدَّدَ							تَمَدُّدٌ	
خ ف ف	تَخَفَّفَ		مُتَخَفِّفٌ				مُتَخَفَّفٌ	تَخَفُّفٌ	
ح د د	تَحَدَّدَ							تَحَدُّدٌ	
ش د د	تَشَدَّدَ							تَشَدُّدٌ	
ح ق ق	تَحَقَّقَ							تَحَقُّقٌ	
ق ر ر	تَقَرَّرَ							تَقَرُّرٌ	
ح ر ر	تَحَرَّرَ							تَحَرُّرٌ	
ص ب ب	تَصَبَّبَ							تَصَبُّبٌ	
ک ر ر	تَكَرَّرَ							تَكَرُّرٌ	
ح ب ب	تَحَبَّبَ							تَحَبُّبٌ	
ش ت ت	تَشَتَّتَ							تَشَتُّتٌ	
ع د د	تَعَدَّدَ							تَعَدُّدٌ	
خ ص ص	تَخَصَّصَ							تَخَصُّصٌ	
ذ ل ل	تَذَلَّلَ							تَذَلُّلٌ	
ل ذ ذ	تَلَذَّذَ							تَلَذُّذٌ	
ح ق ق	تَحَقَّقَ							تَحَقُّقٌ	
ج د د	تَجَدَّدَ							تَجَدُّدٌ	
ع ف ف	تَعَفَّفَ							تَعَفُّفٌ	

۵۔ مُضَاعَف (بابِ تَفَاعُل) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ح ج ج	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ				تَحَاجَجْ	تَحَاجٌّ	
ح د د	تَحَادَّ							تَحَادٌّ	
م ر ر	تَمَارَّ							تَمَارٌّ	
ر ص ص	تَرَاصَّ							تَرَاصٌّ	
ح ب ب	تَحَابَّ	يَتَحَابُّ	مُتَحَابٌّ				تَحَابَبْ	تَحَابٌّ	
ع د د	تَعَادَّ							تَعَادٌّ	
ض ل ل	تَضَالَّ							تَضَالٌّ	
ض د د	تَضَادَّ							تَضَادٌّ	
ش ق ق	تَشَاقَّ							تَشَاقٌّ	
ف ر ر	تَفَارَّ							تَفَارٌّ	
ر د د	تَرَادَّ							تَرَادٌّ	
ب ر ر	تَبَارَّ							تَبَارٌّ	
و د د	تَوَادَّ							تَوَادٌّ	
ن ص ص	تَنَاصَّ							تَنَاصٌّ	
ن د د	تَنَادَّ							تَنَادٌّ	
م ز ز	تَمَازَّ							تَمَازٌّ	
م د د	تَمَادَّ							تَمَادٌّ	
ض ر ر	تَضَارَّ							تَضَارٌّ	
ش ر ر	تَشَارَّ							تَشَارٌّ	
س ب ب	تَسَابَّ							تَسَابٌّ	

۶۔ مضاعف (باب افتعال) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
م ر ر	اِمْتَرَّ	یَمْتَرُّ	مُمْتَرٌّ	اُمْتُرَّ	یُمْتَرُّ	مُمْتَرٌّ	اِمْتَرِرْ	اِمْتِرَارٌ	
ش د د	اِشْتَدَّ							اِشْتِدَادٌ	
ع د د	اِعْتَدَّ							اِعْتِدَادٌ	
خ ل ل	اِخْتَلَّ							اِخْتِلَالٌ	
خ ص ص	اِخْتَصَّ							اِخْتِصَاصٌ	
ح ج ج	اِحْتَجَّ							اِحْتِجَاجٌ	
ح ک ک	اِحْتَکَّ							اِحْتِکَاکٌ	
ھ م م	اِھْتَمَّ							اِھْتِمَامٌ	
ض ر ر	اِضْطَرَّ								
ح ل ل	اِحْتَلَّ	یَحْتَلُّ	مُحْتَلٌّ مُحْتَلِلٌ	اُحْتُلَّ	یُحْتَلُّ	مُحْتَلٌّ مُحْتَلَلٌ	اِحْتَلِلْ	اِحْتِلَالٌ	
ل ذ ذ	اِلْتَذَّ							اِلْتِذَاذٌ	
غ ر ر	اِغْتَرَّ							اِغْتِرَارٌ	
ب ل ل	اِبْتَلَّ							اِبْتِلَالٌ	
غ م م	اِغْتَمَّ							اِغْتِمَامٌ	
ص ف ف	اِصْطَفَّ							اِصْطِفَافٌ	
ج ث ث	اِجْتَثَّ							اِجْتِثَاثٌ	
س ن ن	اِسْتَنَّ							اِسْتِنَانٌ	
م ن ن	اِمْتَنَّ							اِمْتِنَانٌ	
ر د د	اِرْتَدَّ							اِرْتِدَادٌ	

۷۔ مُضاعف (بابِ اِسْتِفْعَالٌ) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ق ل ل	اِسْتَقَلَّ	یَسْتَقِلُّ	مُسْتَقِلٌّ	اُسْتُقِلَّ	یُسْتَقَلُّ	مُسْتَقَلٌّ	اِسْتَقْلِلْ	اِسْتِقْلَالٌ	
ز ل ل	اِسْتَزَلَّ							اِسْتِزْلَالٌ	
ق ر ر	اِسْتَقَرَّ							اِسْتِقْرَارٌ	
ح د د	اِسْتَحَدَّ							اِسْتِحْدَادٌ	
م ر ر	اِسْتَمَرَّ							اِسْتِمْرَارٌ	
ش د د	اِسْتَشَدَّ							اِسْتِشْدَادٌ	
ح ل ل	اِسْتَحَلَّ							اِسْتِحْلَالٌ	
م س س	اِسْتَمَسَّ							اِسْتِمْسَاسٌ	
ع د د	اِسْتَعَدَّ							اِسْتِعْدَادٌ	
ہ م م	اِسْتَهَمَّ							اِسْتِهْمَامٌ	
ح ب ب	اِسْتَحَبَّ	یَسْتَحِبُّ	مُسْتَحِبٌّ	اُسْتُحِبَّ	یُسْتَحَبُّ	مُسْتَحَبٌّ	اِسْتَحْبِبْ	اِسْتِحْبَابٌ	
خ ف ف	اِسْتَخَفَّ							اِسْتِخْفَافٌ	
ح ق ق	اِسْتَحَقَّ							اِسْتِحْقَاقٌ	
د ل ل	اِسْتَدَلَّ							اِسْتِدْلَالٌ	
ح ف ف	اِسْتَحَفَّ							اِسْتِحْفَافٌ	
س ر ر	اِسْتَسَرَّ							اِسْتِسْرَارٌ	
ش ر ر	اِسْتَشَرَّ							اِسْتِشْرَارٌ	
ظ ل ل	اِسْتَظَلَّ							اِسْتِظْلَالٌ	
غ ث ث	اِسْتَغَثَّ							اِسْتِغْثَاثٌ	

۸۔ مُضاعف مزید (باب اِنْفِعَالٌ) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ق ض ض	اِنْقَضَّ	يَنْقَضُّ	مُنْقَضٌّ	×	×	×	اِنْقَضِضْ	اِنْقِضَاضٌ	
س ل ل	اِنْسَلَّ	يَنْسَلُّ	مُنْسَلٌّ	×	×	×		اِنْسِلَالٌ	
د س س	اِنْدَسَّ			×	×	×		اِنْدِسَاسٌ	
ش ق ق	اِنْشَقَّ			×	×	×		اِنْشِقَاقٌ	
ح س س	اِنْحَسَّ			×	×	×		اِنْحِسَاسٌ	
د ل ل	اِنْدَلَّ			×	×	×		اِنْدِلَالٌ	
د ق ق	اِنْدَقَّ			×	×	×		اِنْدِقَاقٌ	
س د د	اِنْسَدَّ			×	×	×		اِنْسِدَادٌ	
ح ق ق	اِنْحَقَّ			×	×	×		اِنْحِقَاقٌ	
خ ر ر	اِنْخَرَّ			×	×	×		اِنْخِرَارٌ	
ج ذ ذ	اِنْجَذَّ			×	×	×		اِنْجِذَاذٌ	
ج ر ر	اِنْجَرَّ			×	×	×		اِنْجِرَارٌ	
ک ب ب	اِنْکَبَّ			×	×	×		اِنْکِبَابٌ	
ض م م	اِنْضَمَّ			×	×	×		اِنْضِمَامٌ	
ث ل ل	اِنْثَلَّ			×	×	×		اِنْثِلَالٌ	
م ل ل	اِنْمَلَّ			×	×	×		اِنْمِلَالٌ	

نوٹ: عام طور پر، اگر فاء کلمہ، لام، میم یا نون ہو تو باب اِنْفِعَالٌ استعمال نہیں ہوتا، لیکن معجم تصریف الافعال العربية (از انطوان الدحداح) صفحہ نمبر ۹۶ پر، م ل ل کے مادے سے ۔ اِنْمَلَّ استعمال کیا گیا ہے۔

سبق نمبر ۲۲۳

فعل مفروق کی مختلف صورتیں

مجرد	إِفْعَالٌ	تَفْعِيلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	إِسْتِفْعَالٌ
وَلِيَ	أَوْلٰى	وَلّٰى	وَالٰى	تَوَلّٰى	تَوَالٰى	إِسْتَوْلٰى

فعل مفروق ایک نظر میں

	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	

فعل مفروق مجرد

مجرد	وَفٰى	يَفِي	وَافٍ	وُفِيَ	يُوفٰى	مَوفِيٌّ	فِ	وَفَاءٌ	
	وَلِيَ	يَلِي	وَالٍ	وُلِيَ	يُلٰى	مَولِيٌّ	لِ	وِلَايَةٌ	

فعل مفروق مزید

إِفْعَالٌ	أَوْفٰى	يُوفِي	مُوفٍ	أُوفِيَ	يُوفٰى	مُوفًى	أَوْفِ	إِيفَاءٌ	
تَفْعِيلٌ	وَفّٰى	يُوَفِّي	مُوَفٍّ	وُفِّيَ	يُوَفّٰى	مُوَفًّى	وَفِّ	تَوْفِيَةٌ	
مُفَاعَلَةٌ	وَافٰى	يُوَافِي	مُوَافٍ	وُوفِيَ	يُوَافٰى	مُوَافًى	وَافِ	مُوَافَاةٌ	

تَفَعُّل	تَوَفّٰی	یَتَوَفّٰی	مُتَوَفٍّ	تُوُفِّیَ	یُتَوَفّٰی	مُتَوَفًّی	تَوَفَّ	تَوَفٍّ	
تَفَاعُلٌ	تَوَارٰی	یَتَوَارٰی	مُتَوَارٍ	تُوُورِیَ	یُتَوَارٰی	×	تَوَارَ	تَوَارٍ	
اِفْتِعَالٌ	اِتَّقٰی	یَتَّقِی	مُتَّقٍ	اُتُّقِیَ	یُتَّقٰی	مُتَّقًی	اِتَّقِ	اِتِّقَاءٌ	
اِسْتِفْعَال	اِسْتَوْفٰی	یَسْتَوْفِی	مُسْتَوْفٍ				اِسْتَوْفِ	اِسْتِیْفَاءٌ	
	اِسْتَوْقٰی							اِسْتِوْقَاءٌ	

سبق نمبر ۲۲۴

فعل مقرون کی مختلف صورتیں

مجرد	اِنْعَالٌ	تَفْعِیْلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ
قَوِیَ	اَقْوٰی	قَوّٰی	قَاوٰی	تَقَوّٰی	تَقَاوٰی	اِقْتَوٰی	اِسْتَقْوٰی

فعل مقرون ایک نظر میں

	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی

فعل مقرون مجرد

مجرد	طَوٰی	یَطْوِیْ	طَاوٍ	طُوِیَ	یُطْوٰی	مَطْوِیٌّ	اِطْوِ	طَیٌّ	
	قَوِیَ	یَقْوٰی	قَاوٍ	قُوِیَ	یُقْوٰی	مَقْوِیٌّ	اِقْوَ	قُوَّةٌ	

فعل مقرون مزید

اِنْعَال	اَهْوٰی	یُهْوِیْ	مُهْوٍ				اَهْوِ	اِهْوَاءٌ	
تَفْعِیْلٌ	حَیّٰی	یُحَیِّیْ	مُحَیٍّ				حَیِّ	تَحِیَّةٌ	
مُفَاعَلَةٌ	قَاوٰی	یُقَاوِیْ	مُقَاوٍ				قَاوِ	مُقَاوَاةٌ	
تَفَعُّلٌ	تَرَوّٰی	یَتَرَوّٰی	مُتَرَوٍّ				تَرَوَّ	تَرَوٍّ	

تَفَاعُلٌ	تَدَاوٰی	يَتَدَاوٰی	مُتَدَاوٍ				تَدَاوَ	تَدَاوٍ	
اِفْتِعَالٌ	اِسْتَوٰی	يَسْتَوِی	مُسْتَوٍ				اِسْتَوِ	اِسْتِوَاءٌ	
اِسْتِفْعَال	اِسْتَحْيَا	يَسْتَحْيِی	مُسْتَحٍ				اِسْتَحْيِ	اِسْتِحْيَاءٌ	
اِنْفِعَالٌ	اِنْشَوٰی	يَنْشَوِی	مُنْشَوٍ	×	×	×	اِنْشَوِ	اِنْشِوَاءٌ	
	اِنْطَوٰی			×	×	×		اِنْطِوَاءٌ	
	اِنْجَوٰی			×	×	×		اِنْجِوَاءٌ	
	اِنْهَوٰی			×	×	×		اِنْهِوَاءٌ	
	اِنْزَوٰی							اِنْزِوَاءٌ	

سبق نمبر ۲۲۵

فعل رباعی

فعل رباعی کے بارے میں، آپ کتاب کے حصہ اوّل کے سبق نمبر ۱۳۴ میں پڑھ چکے ہیں۔ایک نظر دوبارہ ڈال لیجیے۔

۱۔ رباعی وہ لفظ ہے جس کے مادے میں **چار اصل حروف** پائے جاتے ہیں۔ جیسے:
تَشْعَرَ، زَعْفَرَ، جَعْفَرَ، قَمْطَرَ، قَطْمَرَ، عَبْقَرَ، شَمْأَزَ، طَمْأَنَ وغیرہ

۲۔ رباعی کے بعض الفاظ **مضاعف** ہوتے ہیں، لیکن فَعْلَلَ کے وزن پر آتے ہیں۔جیسے:
ذَبْذَبَ، قَلْقَلَ، غَرْغَرَ، سَلْسَلَ، دَمْدَمَ، مَضْمَضَ۔

زَحْزَحَ : دور کیا	حَصْحَصَ : دور ہو گیا
زَلْزَلَ : ہلا دیا	دَمْدَمَ : الٹ دیا
وَسْوَسَ : وسوسہ پیدا کیا	عَسْعَسَ : پھیل گیا
کَبْکَبَ : اوندھا کر دیا	زَخْرَفَ : آراستہ کیا
بَعْثَرَ : ابھارا	مَضْمَضَ : کلی کرنا

۳۔ رباعی کے چار (۴) اوزان ہیں۔ فَعْلَلَ، تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ

۴۔ رباعی کے تمام افعال کا، چاروں ابواب سے آنا ضروری نہیں ہے۔

۵۔ چاروں ابواب کی خصوصیات پر خصوصی توجہ دیجیے۔

فعل رباعی کے چار ابواب ایک نظر میں

۱۔ فَعْلَلَ	۲۔ تَفَعْلَلَ	۳۔ اِفْعَنْلَلَ	۴۔ اِفْعَلَلَّ
بلاہمزہ دو ابواب		باہمزہ باب	باہمزہ باب
چار حرفی	ابتداء میں تاء زیادہ	نون کا اضافہ	آخری حرف مشدد
دَحْرَجَ لڑھکایا	تَدَحْرَجَ لڑھکا	اِحْرَنْجَمَ بہت جمع کیا	اِقْشَعَرَّ رونگٹے کھڑے ہوئے
زَنْدَقَ	تَزَنْدَقَ زندیق ہوگیا	اِبْرَنْشَقَ شادمان ہوا	اِقْمَطَرَّ سخت ناخوش ہوا
بَخْتَرَ	تَبَخْتَرَ اکڑ کر چلا	اِعْرَنْكَشَ بال سیاہ ہوگئے	اِشْمَأَزَّ کڑھنے لگا
مَضْمَضَ	تَمَضْمَضَ کلی کرنا	اِقْعَنْقَرَ کودنے کے لیے اکڑوں بیٹھا	اِطْمَأَنَّ مطمئن ہوا
بَعْثَرَ ابھارا	تَبَعْثَرَ	اِفْرَنْدَحَ	اِسْمَعَرَّ بلند ہوا
زَخْرَفَ آراستہ ہوا	تَزَخْرَفَ	اِقْرَنْصَفَ جلدی کی	اِسْمَحَرَّ

۱- فَعْلَلَ	۲- تَفَعْلَلَ	۳- اِفْعَنْلَلَ	۴- اِفْعَلَلَّ
بَرْقَعَ	تَبَرْقَعَ برقع پہنا	اِسْحَنْفَرَ جلدی کی	اِضْمَحَلَّ
عَسْكَرَ لشکر تیار کیا	تَذَبْذَبَ پس وپیش کیا	اِعْرَنْفَطَ منقبض ہوا	اِشْفَتَرَّ
قَنْطَرَ پل بنایا	تَقَنْطَرَ بہت مال دار ہوا	اِبْلَنْدَحَ کشادہ ہوا	اِشْرَأَبَّ چوکنا ہوگیا
زَعْفَرَ رنگ دیا	تَزَعْفَرَ زعفران سے رنگا	اِثْعَنْجَرَ خون آلود ہوا	اِسْمَهَرَّ کانٹا سخت ہوا
سَرْوَلَ	تَسَرْوَلَ شلوار پہنی		اِكْفَهَرَّ روشن ہوا

سبق نمبر ۲۲۶

فعل رباعی کے ابواب کی خاصیات

تنبیہ : فعل مجرد اور فعل ثلاثی مزید کی طرح، فعل رباعی کی خاصیات بھی تمام تر سماعی ہیں۔ ان کا کوئی لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔

ہر خاصیت کی چند ایک مثالیں ذہن نشین کر لیجیے۔

پہلے باب فَعْلَلَ کی خاصیات

باب فَعْلَلَ، زیادہ تر فعل صحیح اور فعل مضاعف کے ساتھ آتا ہے اور مہموز بہت کم آتا ہے۔

۱۔ قَصر

کسی چیز کو مختصر کرنا، قصر کہلاتا ہے۔ باب فَعْلَلَ کے بعض افعال، یہ خاصیت رکھتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ بَسْمَلَ : اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا۔

۲۔ حَمْدَلَ : اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔

۳۔ حَوْقَلَ : اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا۔

۴۔ طَلْبَقَ : اس نے أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ کہا۔

۵۔ دَمْعَزَ : اس نے أَدَامَ اللّٰهُ عِزَّكَ کہا۔

۶۔ جَعْفَلَ : اس نے جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ کہا۔

۲۔ اِلْبَاس ماخذ

ماخذ عطا کرنے کا نام اِلْبَاس ہے۔ جیسے:

بُرْقُعٌ : برقع پہنانا، اس سے رباعی کا فعل بنایا گیا بَرْقَعَ

۱۔ بَرْقَعْتُهَا : میں نے اسے بُرقع پہنایا، اوڑھا دیا۔

۲۔ بَرْقَعَتْهُ الْأَرْضُ : زمین نے اس کو بُرقعة اوڑھا دیا۔

۳۔ اِتِّخَاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانا، یا ماخذ میں لینے کا نام اِتِّخَاذ ہے۔ جیسے:

قَنْطَرَةٌ : پل بنانا۔ اس سے فعل رباعی بنایا گیا قَنْطَرَ : اس نے پل بنایا۔

۴۔ تعَمُّل

ماخذ سے کام لینا یا ماخذ کو کام میں لانے کا نام تَعَمُّل ہے۔

فعل رباعی میں اس کی مثال درج ذیل ہے۔

زَعْفَرَ سَمِيْرٌ الثَّوْبَ : سمیر نے کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا۔

۵۔ خود اپنی مطاوعت

جب مفعول، فاعل کا اثر قبول کر لیتا ہے، تو اسے مطاوعت کہتے ہیں۔

فعل رباعی کے باب فَعْلَلَ میں، بعض اوقات فعل، خود اپنی مطاوعت کرتا ہے۔ جیسے:

غَطْرَشَ اللَّيْلُ بَصَرَهُ فَغَطْرَشَ

"رات نے اس کی بصارت کو چھپایا تو وہ چھپ گئی"

۶۔ رباعی مجرد کے دو مصادر

فعل رباعی مجرد، دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی قسم میں، چاروں (۴) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے:

زَخْرَفَ بَعْثَرَ دَحْرَجَ وغیرہ

ان کے مصادر، عموماً فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے:

زَخْرَفَةٌ بَعْثَرَةٌ دَحْرَجَةٌ وغیرہ

اور کبھی کبھی سماعی طور پر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے: دِحْرَاجٌ

۲۔ دوسری قسم وہ ہے، جو مضاعف پر مشتمل ہوتی ہے اور چار مختلف حروف کے بجائے صرف دو (۲) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے:

زَلْزَلَ دَمْدَمَ سَلْسَلَ کَبْکَبَ

زَحْزَحَ ، حصحص ، عَسْعَسَ وغیرہ

اس طرح کے مضاعف افعال رباعی کے مصادر، دو اوزان (فِعْلَالٌ اور فَعْلَلَةٌ) کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے:

زِلْزَالٌ اور زَلْزَلَةٌ ، دِمْدَامٌ اور دَمْدَمَةٌ

دِسْوَاسٌ اور وَسْوَسَةٌ وغیرہ۔

پہلے باب فَعْلَلَ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں، خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

یاد رکھیے کہ باب فَعْلَلَ کے مصدر فَعْلَلَةٌ (زَلْزَلَةٌ) اور فِعْلَالٌ (زِلْزَالٌ) دونوں اوزان پر آتے ہیں۔

چارٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر	معنی
بَعْثَرَ	يُبَعْثِرُ	بَعْثِرْ	مُبَعْثِرٌ	مُبَعْثَرٌ	بَعْثَرَةٌ	ابھارنا
زَخْرَفَ	يُزَخْرِفُ	زَخْرِفْ	مُزَخْرِفٌ	مُزَخْرَفٌ	زَخْرَفَةٌ	آراستہ ہونا
طَمْأَنَ					طَمْأَنَةٌ	سکون پانا
سَلْسَلَ					سَلْسَلَةٌ	جاری ہونا
دَمْدَمَ					دَمْدَمَةٌ	ہلاک کرنا
زَلْزَلَ					زِلْزَالٌ	خوب ہلا دینا
قَنْطَرَ					قِنْطَارٌ	
قَشْعَرَ					قَشْعَرَةٌ	

(اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ) (العادیات : ۹)

"کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا؟ جب قبروں میں جو کچھ ہے، اسے نکال لیا جائے گا۔"

(یہاں بُعْثِرَ فعل مجہول استعمال کیا گیا ہے۔)

دوسرے باب تَفَعْلُلَ کی خصوصیات

باب تَفَعْلُلَ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔ یاد رہے کہ یہ رباعی مزید ہے، اس کے فعل ماضی کے آخر میں ت زیادہ ہوتا ہے۔

۱۔ تَحَوُّلٌ

کسی چیز کا ماخذ کے مانند ہونا، یا پھر عین ماخذ ہو جانا، تَحَوُّلٌ کہلاتا ہے۔ جیسے:

تَزَنْدَقَ زَیْدٌ = زید زندیق ہوگیا۔ (مادّہ : ز ن د ق)

۲۔ اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب، دراصل ابتداء ہی ہے۔ یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا، جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ اقتضاب میں، فعل کی ابتداء اسی باب سے ہوتی ہے۔ جیسے :

تَهَبْرَسَ = وہ ناز سے چلا (مادہ : ہ ب ر س)

۳۔ مُطاوعتِ فَعْلَلَ

باب تَفَعْلَلَ میں، بعض اوقات باب فَعْلَلَ کی مُطاوعت ہوتی ہے۔ مفعول جب فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے تو اس کو مُطاوعت کہتے ہیں۔

دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ = میں نے اس کو لڑھکایا، تو وہ لڑھک گیا۔

۴۔ تَلَبُّس

کسی کو ماخذ کے پہنانے کا نام تَلَبُّس ہے۔ جیسے : تَبَرْقَعَ

تَبَرْقَعَتْ مَرْيَمُ = مریم نے برقعہ پہنا۔ (مادہ : ب ر ق ع)

دوسرے باب تفعلل کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں، خالی کالموں کو پُر کیجئے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مفعول	مصدر	معنی
تَبَعْثَرَ	يَتَبَعْثَرُ	تَبَعْثَرْ	مُتَبَعْثِرٌ	مُتَبَعْثَرٌ	تَبَعْثُرٌ	ابھارنا
تَزَخْرَفَ					تَزَخْرُفٌ	آراستہ کرنا
تَزَنْدَقَ					تَزَنْدُقٌ	زندیق ہونا

تَسَلْسَلَ					تَسَلْسُلٌ	جاری کرنا
تَدَمْدَمَ					تَدَمْدُمٌ	ہلاک کرنا
تَدَحْرَجَ					تَدَحْرُجٌ	لڑھکانا
تَبَرْقَعَ					تَبَرْقُعٌ	برقعہ پہنانا
تَبَخْتَرَ					تَبَخْتُرٌ	اکڑ کر چلنا
تَمَضْمَضَ					تَمَضْمُضٌ	کلی کرنا
تَذَبْذَبَ					تَذَبْذُبٌ	پیش وپس
تَقَنْطَرَ					تَقَنْطُرٌ	مال دار ہونا
تَزَعْفَرَ					تَزَعْفُرٌ	رنگ جانا
تَسَرْوَلَ					تَسَرْوُلٌ	شلوار پہنتا

تیسرے باب اِفْعَنْلَلَ کی خصوصیت

۱۔ لزوم : یہ باب بھی، افعالِ لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ مبالغہ : کسی بات کی کیفیت میں زیادتی، یا کسی چیز کی مقدار کی زیادتی (تکثیر) مبالغہ کہلاتی ہے۔ فعل رباعی مزید کے باب اِفْعَنْلَلَ کی ایک خصوصیت مبالغہ بھی ہے۔ جو بعض افعال میں پائی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ اِحْرَنْجَمَ : اس نے بہت کچھ جمع کر لیا۔ (مادہ : ح ر ج م)

۲۔ اِسْحَنْفَرَ : اس نے بہت جلدی کی۔ (مادہ : س ح ف ر)

۲۔ اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب، دراصل ابتداء ہی ہے، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے:

اِعْرَنْفَطَ	: وہ بہت زیادہ منقبض ہوا (مادہ: ع ر ف ط)

۳۔ مطاوعت فَعْلَلَ

باب اِفْعَنْلَلَ میں، بعض اوقات باب فَعْلَلَ کی مطاوعت پائی جاتی ہے۔ جیسے:

ثَعْجَرْتُهٗ	فَاثْعَنْجَرَ : "میں نے اس کا خون گرایا تو وہ بہت خوں ریختہ ہوا"

(مادہ: ث ع ج ر)

تیسرے باب اِفْعَنْلَلَ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں، خالی کالموں کو پُر کیجئے:

یاد رہے کہ یہ باب، لازم ہے۔

فعل ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مصدر	معنی
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	اِحْرِنْجَامٌ	جمع کرنا
اِبْلَنْدَحَ				اِبْلِنْدَاحٌ	کشادہ ہونا
اِعْرَنْكَشَ				اِعْرِنْكَاشٌ	سیاہ بال ہونا
اِثْعَنْجَرَ				اِثْعِنْجَارٌ	خون آلود ہونا
اِسْحَنْفَرَ				اِسْحِنْفَارٌ	جلدی کرنا
اِعْرَنْفَطَ				اِعْرِنْفَاطٌ	منقبض ہونا
اِبْرَنْشَقَ				اِبْرِنْشَاقٌ	شادمان ہونا

اِقْعَنْقَرَ				اِقْعِنْقَارٌ	اکڑوں بیٹھنا
اِقْرَنْدَحَ				اِقْرِنْدَاحٌ	
اِقْرَنْصَفَ				اِقْرِنْصَافٌ	جلدی کرنا

چوتھے باب اِفْعَلَلَّ کی خصوصیات

فعل رباعی مزید کے باب، اِفْعَلَلَّ کے افعال میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہو سکتی ہیں۔

۱۔ لزوم

یہ باب بھی، افعال لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ مبالغہ

۱۔ اِشْرَأَبَّ عَلِیٌّ : علی بہت زیادہ چوکنا ہو گیا۔

رَأَیْتُ جَارِیَۃً تَشْرَ‌ئِبُّ کَالظَّبْیِ (مادہ : ش رأب)

"میں نے لونڈی کو، ہرن کی طرح بہت زیادہ چوکنا دیکھا"

۲۔ اِضْمَحَلَّ عُمَرُ : "عمر بہت زیادہ مضمحل ہو گیا" (مادہ : ض م ح ل)

۳۔ اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُھُمْ : "ان لوگوں کے دل، بہت زیادہ نفرت کرنے لگے"

(مادہ : ش م أ ز)

اِقْشَعَرَّ : رونگٹے کھڑے ہونا۔ (مادہ : ق ش ع ر)

(تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ)

(الزمر: ۲۳)

"اپنے رب سے ڈرنے والوں کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں"

۳۔ اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب، دراصل ابتداء ہی ہے۔ یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے :

اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ : ستارا روشن ہوگیا۔ (مادہ : ك ف ه ر)

۴۔ مُطاوعتِ فَعْلَلَ

طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ : میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہوگیا۔

(مادہ : ط م أ ن)

چوتھے باب اِفْعَلَلَّ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں، خالی کالموں کو پر کیجیے۔

یاد رہے کہ یہ باب بھی، لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مصدر	معنی
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ	رونگٹے کھڑے ہونا
اِطْمَأَنَّ				اِطْمِئْنَانٌ	مطمئن ہونا
اِشْمَأَزَّ				اِشْمِئْزَازٌ	کڑھنے لگنا
اِضْمَحَلَّ				اِضْمِحْلَالٌ	مضمحل ہونا
اِشْرَأَبَّ				اِشْرِئْبَابٌ	چوکنا ہونا

اِقْمَطَرَّ				اِقْمِطْرَارٌ	سخت ناخوش ہونا
اِسْمَعَرَّ				اِسْمِعْرَارٌ	بلند ہونا
اِسْمَهَرَّ				اِسْمِهْرَارٌ	کانٹے کا سخت ہونا
اِكْفَهَرَّ				اِكْفِهْرَارٌ	روشن ہوا
اِشْفَتَرَّ				اِشْفِتْرَارٌ	

قرآنی مثالیں

۱۔ (وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ **اشْمَأَزَّتْ** قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ)

"جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔" (الزمر : ۴۵)

۲۔ (**تَقْشَعِرُّ** مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ)

(الزمر : ۲۳)

"اس قرآن کو سن کر، اپنے رب سے ڈرنے والے لوگوں کے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

۳۔ (قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ **لِيَطْمَئِنَّ** قَلْبِي)

(البقرة : ۲۶۰)

"حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا : ہاں (ایمان تو میں رکھتا ہوں) مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔"

سبق نمبر ۲۲۷

فعل رُباعی کے مُلحقات

بعض الفاظ، بظاہر رباعی معلوم ہوتے ہیں، رباعی کے اوزان پر واقع ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل اس کے مادے میں، تین حروف ہی ہوتے ہیں۔ ان کا وزن، ثلاثی مزید کے ابواب پر بھی نہیں آتا، بلکہ رباعی مجرد یا رباعی مزید کے ابواب پر آتا ہے۔ اس لیے ان کو ملحق برباعی کہتے ہیں۔

ان ملحقات کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ملحقات رباعی مجرد : اس کی سات قسمیں ہیں۔

۲۔ ملحقات رباعی مزید : اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱۔ (يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) (الاحزاب : ۵۹)

"عورتیں اپنے اوپر، اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔"

جِلْبَابٌ کی جمع جَلَابِيْب ہے۔ بڑی چادر کو کہتے ہیں۔

۲۔ اَلْوِلْدَانُ مُقَلْنَسُوْنَ

"بچے ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔"

رباعی مجرد کے سات مُلحَقات

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔ مادے پر اور وزن پر نظر رکھیے۔

باب ملحقہ	مادہ	مثال	مثال
۱۔ فَعْلَلَ	ج ل ب	جَلْبَبَ چادر اوڑھنا	شَمْلَلَ جلدی کی
۲۔ فَوْعَلَ	ج ر ب	جَوْرَبَ موزے پہننا سَرْوَلَ پائجامہ پہننا	حَوْقَلَ بہت بوڑھا ہوگیا جَهْوَرَ آواز اونچی کی
۳۔ فَعْوَلَ	ر ه ك	رَهْوَكَ چلنے میں جلدی کی	
۴۔ فَيْعَلَ	ب ط ر	بَيْطَرَ نعل لگایا	صَيْطَرَ داروغہ بن گیا خَيْعَلَ بے آستین لباس پہنا
۵۔ فَعْيَلَ	ش ر ف	شَرْيَفَ	عَثْيَرَ براگیختہ ہوا
۶۔ فَعْلَى	س ل ق	سَلْقَى جَعْبَى ڈال دیا	قَلْسَى ٹوپی پہنی
۷۔ فَعْنَلَ	ق ل س	قَلْنَسَ ٹوپی پہنائی	

(لَسْتَ عَلَيْهِم **بِمُصَيْطِرٍ**) (الغاشیہ:۲۲)

"اے نبی! آپ ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہیں"

رباعی مزید کے آٹھ مُلحقات

باب ملحقہ	مادہ	مثال	مثال
ایک حرف کے اضافے کے ساتھ			
۱۔ تَفَعْلَلَ	ج ل ب	تَجَلْبَبَ چادر اوڑھ لی	تَغَبْرَرَ گردآلود ہوا تَقَلْنَسَ ٹوپی اوڑھ لی
۲۔ تَفَوْعَلَ	ج ر ب	تَجَوْرَبَ موزہ پہنا	تَكَوْثَرَ زیادہ ہوگیا
۳۔ تَفَعْوَلَ	ر ہ ك	تَرَهْوَكَ	
۴۔ تَفَيْعَلَ	ش ط ن	تَشَيْطَنَ نافرمانی کی	تَخَيْعَلَ بے آستین لباس پہنا تَعَيْهَرَ بے سامان رہا
۵۔ تَمَفْعَلَ	س ك ن	تَمَسْكَنَ	
۶۔ تَفَعْلَى	ق ل س	تَقَلْسٰی ٹوپی پہنی	تَسَلْقٰی
دو حروف کے اضافے کے ساتھ			
۷۔ اِفْعَنْلَلَ	ق ع س	اِقْعَنْسَسَ کبڑا ہوگیا	
۸۔ اِفْعَنْلٰی	س ل ق	اِسْلَنْقٰی چت سوگیا	

سبق نمبر ۲۲۸

اَفعَالِ مَدح وذَمّ

۱۔ اَفعالِ مدح وذمّ، کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ اَفعالِ مدح وذمّ چار (۴) ہیں۔ دو (۲) مدح کے لیے ہیں،

اور دو (۲) ذم کے لیے ہیں۔

نِعْمَ (نِعِمَّا) حَبَّذَا مدح کے لیے ہیں۔

بِئْسَ (بِئْسَمَا) اور سَاءَ، ذم کے لیے ہیں۔

۳۔ اَفعالِ مدح وذم کا فاعل، فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے:

نِعْمَ	الصَّاحِبُ	زَیْدٌ	زید کتنا اچھا دوست ہے۔
فعل مدح	فاعل	مبتدا مؤخر	
خبر مقدم			

یہاں الصاحِبُ فاعل ہے)۔

۴۔ بعض اوقات قرینہ موجود ہونے پر، فاعل کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے اسم منصوب تمیز لگا دیتے ہیں۔ جیسے:

نِعْمَ	زَیْدٌ	مُعَلِّمًا	"زید بہت اچھا استاد ہے"
فعل مدح + (فاعل محذوف)	خبر	اسم تمییز	

(یہاں مُعَلِّمٌ اسم منصوب تمییز ہے)

۵۔ بعض اوقات ان افعال کے ساتھ "مَا" کا اضافہ کر کے "نِعِمَّا" اور "بِئْسَمَا" بنا لیا جاتا ہے۔ یہ مَا دراصل اسم موصول ہوتا ہے، جو اپنے صلے سے مل کر، اس فعل کا فاعل بن جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ مَا صلے کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ **فَنِعِمَّا** هِيَ) (البقرۃ: ۲۷۱)

"اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے۔"

۶۔ بعض اوقات افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد، ایک دوسرا اسم استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی خاص شخص کی مدح یا مذمت کی جائے۔

ایسے اسم کو **مخصوص بالمدح** یا مَخْصُوص بِالذَّمّ کہتے ہیں، جو مبتدأ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

مخصوص بِالمَدْح کی مثال

نِعْمَ	الرَّجُلُ	زَيْدٌ	زید بہت اچھا آدمی ہے۔
فعل مدح	فاعل	مخصوص بالمدح	
خبر مقدم	(جملہ فعلیہ)	مبتدأ مؤخر	

۱۔ یہاں نِعْمَ فعل مدح ہے۔

۲۔ الرَّجُلُ معرف باللام، اسم فاعل ہے۔

۳۔ زَيْدٌ دوسرا اسم ہے، جسے مخصوص بِالمَدْح کہتے ہیں۔

۴۔ یہاں زَيْدٌ نحوی ترکیب میں، مبتدأ موخر ہے۔

۵۔ نِعْمَ الرَّجُلُ جملۂ فعلیہ (فعل + فاعل) کی صورت میں خبر مقدم ہے۔

۷۔ بعض اوقات، مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے،
جب اس کے لیے مناسب قرینہ موجود ہو۔ جیسے:

۱۔ (فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ) (المرسلات: ۲۳)
"تو دیکھو، ہم اس پر قادر تھے، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔"
(یہاں مخصوص بالمدح نَحْنُ محذوف ہے)

۲۔ (وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ) (آل عمران: ۱۵۱)
"اور بہت ہی بری ہے، وہ قیام گاہ، جو ان ظالموں کو نصیب ہوگی۔"
(یہاں مخصوص بالذم هِيَ محذوف ہے۔)

۸۔ اکثر اوقات، افعال مدح و ذم کا فاعل، معرف باللام ہوتا ہے۔
جیسے: (فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ) (الحج: ۷۸)
"بہت ہی اچھا ہے، وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے، وہ مددگار۔"

۹۔ بعض اوقات، افعال مدح و ذم کا فاعل، معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
جیسے: ۱۔ (وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ) (آل عمران: ۱۳۶)
"کیسا اچھا بدلہ ہے، نیک اعمال کرنے والوں کے لیے۔"
(یہاں اَجْرُ مضاف ہے اور عَامِلِيْنَ مضاف الیہ ہے۔)

۲۔ (فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) (الرعد: ۲۴)
"کتنا اچھا ہے، آخرت کا گھر" (عُقْبَى مضاف ہے اور الدَّارِ مضاف الیہ)

نِعْمَ اور نِعِمَّا کی مثالیں

۱۔ (فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ) (المرسلات: ۲۳)
"تو دیکھو، ہم اس پر قادر تھے، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔"

۲۔ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ **نِعْمَ** الْوَكِيْلُ) (آل عمران : ۱۷۳)

"ہمارے لیے اللہ کافی ہے، اور وہی بہترین کارساز ہے۔"

۳۔ (**نِعْمَ** الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا) (الکهف : ۳۱)

"بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام۔"

۴۔ (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ **فَنِعِمَّا** هِيَ) (البقرۃ : ۲۷۱)

"اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے۔"

۵۔ (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ **نِعْمَ** الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ) (ص : ۳۰)

"اور داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ (جیسا بیٹا) عطا کیا، بہترین بندہ، کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا۔"

۶۔ **نِعْمَتْ** فَاطِمَةُ زَوْجَةً "فاطمہ بہت اچھی بیوی ہے۔"

بِئْسَ اور بِئْسَمَا کی مثالیں

۱۔ (**بِئْسَ** الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ) (الحجرات : ۱۱)

"ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا! بہت بری بات ہے۔"

۲۔ (**بِئْسَ** مَثْوَى الظَّالِمِينَ) (آل عمران : ۱۵۱)

"ظالموں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔"

(یہاں فاعل، معرف باللام کی طرف مضاف ہے)

۳۔ (وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَ **بِئْسَ** الْمَصِيرُ) (التوبۃ ۷۳)

"ان (کفار اور منافقین) کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخرکار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔"

۴۔ (بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ) (ھود : ۹۸)

"کیسی بدتر جائے وُرُود ہے، جس پر کوئی پہنچے"

۵۔ (بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ) (ھود : ۹۹)

"کیسا برا صلہ ہے، جو اس کو ملے گا۔"

۶۔ (ھُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا) (الکھف : ۵۰)

"حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے، جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں"

۷۔ (بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ) (الجمعہ : ۵)

"اس سے بھی زیادہ بری مثال ہے، ان لوگوں کی جنہوں نے، اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے"

۸۔ (بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ) (الاعراف : ۱۵۰)

"بہت بری جانشینی کی! تم لوگوں نے میرے بعد! کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے"

۹۔ (قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ) (البقرۃ : ۹۳)

"کہو اگر تم مومن ہو، تو یہ عجیب ایمان ہے، جو ایسی بری حرکات کا تمہیں حکم دیتا ہے"

حَبَّذَا

۱۔ نِعْمَ کے معنی میں حَبَّذَا بھی مستعمل ہے یہ بھی کلمہ تعریف و تحسین ہے۔ مثلاً

حَبَّذَا فَاطِمَةُ "فاطمہ کتنی اچھی خاتون ہے۔"

حَبَّذَا زَیْدٌ "زید کیا خوب آدمی ہے"

۲۔ حَبَّذَا حَبَّ اور اسم اشارہ ذَا سے مرکب ہے۔ مدح کے لیے استعمال کیا

جاتا ہے۔ حَبَّذَا کا مطلب ہے، بہت خوب، کیا خوب
واحد مثنیٰ، جمع اور مذکر و مونث سب کے لیے حَبَّذَا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

سَاءَ اور سَاءَتْ کی مثالیں

۱۔ (وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِيْلًا) (الاسراء: ۳۲)
"زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔"

۲۔ (فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) (الصافات: ۱۷۷)
"جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اترے گا، تو وہ دن اُن لوگوں کے لیے بہت بُرا ہوگا، جنہیں خبردار کیا جاچکا ہے۔"

۳۔ (اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا) (الفرقان: ۶۶)
"(دوزخ) وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے۔"

۴۔ (بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا) (الکہف: ۲۹)
"بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ!"

تنبیہ

واضح ہو کہ افعال مدح وذم، افعال جامدہ میں سے ہیں۔ عام افعال کی طرح ان کی تمام گردانیں نہیں ہوتیں۔ البتہ تذکیر وتانیث پائی جاتی ہے۔

سبق نمبر ۲۲۹

اَفْعَالِ قُلُوب Verbs of Affectivity

۱۔ اَفعال قلوب (۷) سات ہیں، جو یقین اور شک کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ اَفعال چونکہ اندرونی اور داخلی علم، یا گمان پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے افعال قلوب کہلاتے ہیں مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔

ان میں سے پہلے تین یقین (Certainty) کے لیے، دوسرے تین شک (Doubt) اور ساتواں، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جس کا تعین قرینے سے ہوتا ہے۔

صرف یقین کے لیے	صرف شک کے لیے	شک اور یقین دونوں کے لیے
۱۔ عَلِمْتُ	۴۔ حَسِبْتُ	۷۔ زَعَمْتُ
۲۔ وَجَدْتُ	۵۔ ظَنَنْتُ	
۳۔ رَاَیْتُ	۶۔ خِلْتُ	

۲۔ یہ افعال قلوب، مبتدا اور خبر، دونوں کو منصوب کرتے ہیں۔ جیسے:

زَیْدٌ	فَاضِلٌ	کے بجائے	عَلِمْتُ	زَیْدًا	فَاضِلًا
مبتدا	خبر			منصوب	منصوب

۱۔ عَلِمتُ کی مثالیں

۱۔ (فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ) (الممتحنه : ۱۰)

" اور اگر تم جان لو کہ یہ عورتیں مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔"

(اس مثال میں، ضمیر هُنَّ اور مؤمِنَاتٍ دونوں منصوب ہیں)

۲۔ (وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ) (البقرة : ۱۰۲)

" اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

بعض اوقات عَلِمتُ عَرَفتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا۔

۳۔ (عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ) (البقرة : ۶۰)

" ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ، اس کے پانی پینے کی ہے۔"

۲۔ وَجَدتُ کی مثالیں

۱۔ (وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ) (الاعراف : ۱۰۲)

" بلکہ ہم نے تو اکثر کو فاسق ہی پایا۔"

(اس مثال میں، اَكْثَرَ اور فَاسِقِيْنَ دونوں منصوب ہیں)

۲۔ (لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا) (النساء : ۶۴)

" تو یقیناً تم لوگ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔"

(اس مثال میں، اللّٰہ اور تَوَّابًا دونوں منصوب ہیں، جبکہ رَحِیْمًا دوسری خبر ہے۔

۳۔ (أَلَمْ **يَجِدْكَ** يَتِيْمًا فَاٰوٰى) (الضحیٰ:۶)

"کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟"

(اس مثال میں، اسم ضمیر كَ اور يَتِيْمًا دونوں منصوب ہیں)

۴۔ (**وَجَدْنَا** مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ) (یوسف:۷۹)

"جس کے پاس ہم نے، اپنا مال پایا ہے"

۵۔ (**لَاَجِدَنَّ** خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا) (الکہف:۳۶)

"میں ضرور اس سے بھی زیادہ، شاندار جگہ پاؤں گا"

۶۔ (**تَجِدُوْهُ** عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا) (المزمل:۲۰)

"اُسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے"

بعض اوقات وَجَدْتُ، اَصَبْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا، جیسا کہ آخری مثال سے واضح ہے۔

۳۔ رَأَيْتُ کی مثالیں

۱۔ (إِذَا **رَأَيْتَهُمْ** حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا) (الانسان:۱۹)

"تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں، جو بکھیر دیے گئے ہیں"

(اس مثال میں ضمیر هُمْ اور لُؤْلُؤًا دونوں منصوب ہیں۔)

۲۔ (**رَأَيْتُ** اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا) (یوسف:۴)

"میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں"

۳۔ (وَلَقَدْ [رَاٰهُ] نَزْلَةً اُخْرٰی
"یقیناً ایک مرتبہ پھر رسولؐ نے ، جبریلؑ کو اترتے دیکھا"
(یہ فعل ، رویت بصری سے متعلق ہے۔

بعض اوقات رَأَیْتُ ، اَبْصَرْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا ، جیسا کہ آخری مثال سے واضح ہے۔

۴۔ حَسِبْتُ کی مثالیں

۱۔ (لَا [تَحْسَبُوْهُ] شَرًّا لَّكُمْ) (النور : ۱۱)
"تم لوگ اس کو یہ نہ سمجھو کہ وہ تمہارے لیے شر ہے"
(اس مثال میں اسم ضمیر ، هُ اور شَرًّا دونوں منصوب ہیں۔)

۲۔ (فَلَمَّا رَأَتْهُ [حَسِبَتْهُ] لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا) (النمل : ۴۴)
"اس نے جو دیکھا تو سمجھی کہ پانی کا حوض ہے اور اترنے کے لیے اس نے اپنے پائینچے اٹھا لیے"
(یہاں ضمیر ، هُ اور لُجَّةً دونوں مفعول منصوب ہیں۔)

(وَ [تَحْسَبُهُمْ] أَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ) (الكهف : ۱۸)
"تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں ، حالانکہ وہ سو رہے تھے"
(اس مثال میں اسم ضمیر ، هُمْ اور اَيْقَاظًا دونوں منصوب ہیں۔)

۵۔ ظَنَنْتُ کی مثال

بعض اوقات ظَنَنْتُ ، اِتَّهَمْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا۔

ا۔ (وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ **نَظُنُّکُمْ** کَاذِبِیْنَ) (ھود : ٢٧)

"اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے، جس میں تم لوگ ہم سے کچھ بڑھے ہوئے ہو، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

(اس مثال میں ضمیر، کُمْ اور کَاذِبِیْنَ دونوں منصوب ہیں)

٦۔ خِلْتُ کی مثال

(فَاِذَا حِبَالُھُمْ وَعِصِیُّھُمْ **یُخَیَّلُ** اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِھِمْ أَنَّھَا تَسْعٰی)

(طٰه : ٦٦)

"یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، ان کے جادو کے زور سے، موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔"

(بعض علماء نے یُخَیَّلُ کو افعالِ قلوب میں شامل نہیں کیا۔ افعال قلوب یا تو فعل ثلاثی مجرد سے آتے ہیں یا پھر ع ل م کے مادے سے فعل مزید کے باب افعال میں چنانچہ ان کے نزدیک یُخَیَّلُ کا نائب فاعل أَنَّھَا تَسْعٰی ہے اور اِلَیْهِ مفعول نہیں ہے، بلکہ یُخَیَّلُ کا صلہ ہے۔ اعراب القرآن۔ محی الدین درویش)

۷۔ زَعَمَت کی مثالیں

زَعَمَ، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جس کا تعین سلسلۂ کلام سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ شک کے لیے کہیں نہیں آیا، بلکہ ہر جگہ یقین ہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۱۔ (زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا) (التغابن: ۷)

"منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔"

۲۔ (بَلْ زَعَمْتُمْ اَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا) (الکہف: ۴۸)

"تم لوگوں نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔"

۳۔ (اَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ) (القصص: ۶۲)

"کہاں ہیں میرے وہ شریک، جن کا تم گمان رکھتے تھے؟"

سبق نمبر ۲۳

اَفعَالِ تَعَجُّب

Verbs of Astonishment

تعجب کے اظہار کے لیے، افعالِ تعجب کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے، فعل تعجب بنانے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ باب اِفعال کے ماضی غائب اَفْعَلَ سے پہلے مَا لگا کر اور بعد میں منصوب اسم لگا کر فعل تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً	مَا اَحْسَنَ زَیْدًا!	"زید کتنا حسین ہے۔"
	مَا اَظْلَمَهُمْ	"وہ کتنے ظالم ہیں۔"

(یہاں پہلی مثال میں زید، منصوب ہے اور دوسری مثال میں ضمیر هُمْ منصوب ہے۔)

۲۔ باب افعال کے امر (اَفْعِلْ) کے پہلے صیغے کے بعد، حرفِ جر ب اور مجرور اسم لگا کر فعلِ تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً :	اَحْسِنْ بِزَیْدٍ	"زید کس قدر اچھا ہے!"
	اَعْلِمْ بِهٖ	"وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے!"

(یہاں پہلی مثال میں زید، مجرور ہے اور دوسری مثال میں ضمیرہ مجرور ہے۔

۳۔ ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لیے، مصدر سے پہلے مَا اَشَدَّ استعمال کرتے ہیں، یا پہلے اَشْدِدْ بِ اور بعد میں مجرور اسم لے آتے ہیں۔

مثلاً مَا اَشَدَّ اِخْضِرَارُہٗ! "وہ کتنا زیادہ سبز ہے!"

اَشْدِدْ بِاِخْضِرَارِہٖ! "وہ کتنا زیادہ سبز ہے!"

۴۔ ماضی میں تعجب کے اظہار کے لیے، مَا کے بعد، کَانَ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

مَا کَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ البستان؟

"باغ کا منظر کس قدر خوبصورت تھا؟"

۵۔ مستقبل میں تعجب کے اظہار کے لیے، مَا کے بعد، یَکُوْنُ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے:

مَا یَکُوْنُ اَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ!

"سمندر کا منظر، کیا ہی پاکیزہ ہوگا!"

ما تَعَجُّبِیَّۃ + اَفْعَلَ کے ذریعے تعجب

۱۔ فعل تعجب کا فاعل، اسم ضمیر مستتر ھُوَ ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا اَنْفَعَ! "وہ کتنا فائدہ مند ہے!"

۲۔ جس اسم پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے، وہ مفعول (منصوب) ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا اَجْهَلَ ھٰذَا الْقَوْمَ! "یہ قوم کس قدر جاہل ہے!"

مفعول (منصوب)

فعل تعجب کی مثالیں

۱۔ (مَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یَا مُوْسٰی!) (طٰہٰ: ۸۳)

"اے موسیٰ! کیا چیز تمہیں، اپنی قوم سے پہلے لے آئی!"

(یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور اَعْجَلَ فعل تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)

۲۔ ﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس : ۱۷)

"لعنت ہو انسان پر، کس چیز نے اسے منکرِ حق بنا دیا؟ (کتنا سخت منکرِ حق ہے)"

(یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور اَكْفَرَ فعل تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)

۳۔ مَا اَعْدَلَ القَاضِیْ — "قاضی کس قدر انصاف کرنے والا ہے!"

۴۔ مَا اَجْمَلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ! — "جامع مسجد کس قدر خوبصورت ہے"

۵۔ مَا اَقْبَحَ! — "وہ کس قدر برا ہے"

۶۔ مَا اَشَدَّ الْحَرَّ! یَا مَسْعُوْدُ! — "اے مسعود! کس قدر سخت گرمی ہے!"

۷۔ مَا اَطْیَبَ الطَّعَامَ! — "کھانا کتنا اچھا ہے!"

۸۔ مَا اَسْرَعَ الْقِطَارَ! — "ریل گاڑی کس قدر تیز رفتار ہے!"

۹۔ مَا كَانَ اَقْصَرَ — "وہ کس قدر کم تھا!"

۱۰۔ مَا اَلَذَّ التُّفَّاحَ! — "سیب کتنا لذیذ ہے۔"

۱۱۔ مَا كَانَ اَطْوَلَ عَالِمَ شَنَّا! — "عالم چچا، کتنا طویل قامت تھا!"

۱۲۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ! — "دو مرد کتنے لمبے ہیں!"

فعل امر (اَفْعِلْ) کے ذریعہ تعجب

۱۔ فعل امر (اَفْعِلْ) کے بعد، حرف: ب استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ فعل امر (اَفْعِلْ) کے بعد کے اسم پر، ال لگایا جاتا ہے۔

جیسے اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ! — "منظر کتنا حسین وجمیل ہے!"

فعل تعجب کی مثالیں

۱۔ ﴿ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ﴾ (مریم : ۳۸)

"وہ لوگ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے! جس دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے۔"

۲۔ ﴿ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ﴾ (الکھف : ۲۶)

"کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا (اللہ)!"

۳۔ أَعْظِمْ بِهِ! — "وہ کتنا زبردست ہے! کتنا عظیم الشان ہے!"

۴۔ أَكْرِمْ بِهِ! — "وہ کتنا شریف ہے!"

۵۔ أَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَرْدَةِ! — "گلاب کس قدر سرخ ہے!"

۶۔ أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ! — "منظر کتنا حسین وجمیل ہے!"

۷۔ أَجْمِلْ بِمَنْظَرِ الْبُسْتَانِ! — "باغ کا منظر کتنا حسین وجمیل ہے!"

مَا أَجْمَلَ حَامِدًا کی تحلیل

علمائے نحو نے افعال تعجب پر مشتمل جملوں کی تحلیل میں اختلاف کیا ہے، یہاں تین طریقے درج کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ مَا	أَجْمَلَ	حَامِدًا
مبتداء	فعل + فاعل	مفعول بہ
مبتداء	خبر	

جملۂ اسمیہ خبریہ

۲۔

(شَیْءٌ عَظِیْمٌ)	حَامِدًا	اَجْمَلَ	مَا
محذوف	مفعول بہ	فعل + فاعل	اسم موصول
خبر	جملہ فعلیہ خبریہ		اسم موصول
خبر	صلہ		اسم موصول
خبر	مبتدا		

جملۂ اسمیہ خبریہ

۳۔

حَامِدًا	اَجْمَلَ	مَا
مفعول	فعل ماضی + فاعل محذوف	اسم تعجب
	جملۂ فعلیہ (ھُوَ)	

نوٹ: المنہاج فی القواعد والاعراب میں محمد الانطاکی نے مترادف یوں لکھے ہیں:

الرَّبِیْعَ	اَجْمَلَ	مَا
الرَّبِیْعَ	جَمَّلَ	شَیْءٌ

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ کی تحلیل

۱۔ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ کی تحلیل یوں کی گئی ہے۔

۱۔ اَحْسِنْ فعل امر ہے، لیکن فعل ماضی کے معنی میں ہے۔

۲۔ بِزَیْدٍ میں، ب زائدہ ہے۔ ۳۔ بِزَیْدٍ میں، زَیْدًا فاعل ہے۔

۲۔

بِالرَّبِیْعِ		اَجْمِلْ
الرَّبِیْعُ	(ب زائدہ)	جَمُلَ
فاعل		فعل ماضی

۳۔ بعض علماء نے یوں تحلیل کی ہے۔

بِزَیْدٍ	(اَنْتَ)	اَحْسِنْ
بظاہر مجرور	ضمیر محذوف	فعل تعجب
معنیً منصوب	فاعل	
مفعول	محلاً مرفوع	

سبق نمبر ۲۳۱

اَفعَالِ مُقَارَبہ

Verbs of Approximation

ا۔ بعض افعال، کسی کام کے امکان، توقع یا اس کے شروع ہو جانے کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ **آفعال مقاربہ** کہلاتے ہیں۔

ان افعال کی تین (۳) بڑے گروپوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

ا۔ افعال مقاربہ یہ اَنْ کے بغیر اور اَنْ کے ساتھ دونوں طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ انہیں کَادَ وَ اَخَوَاتُھَا کہا جاتا ہے۔

ان میں کَادَ ، اَوْشَكَ اور کَرُبَ شامل ہیں۔

۲۔ افعال رجاء یہ لازمی طور پر، اَنْ کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔

عَسٰی ، حَرٰی ، اِخْلَوْلَقَ ،

۳۔ افعال شروع اَنْ کے بغیر استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : شَرَعَ ، جَعَلَ وغیرہ

۲۔ افعالِ مقاربہ تین (۳) ہیں۔ کَادَ ، کَرُبَ اور اَوْشَكَ

۳۔ افعالِ مقاربہ ، خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

۴۔ افعال مقاربہ کی خبر عموماً فعل مضارع ہوتی ہے، اور فعل مضارع پر اَنْ داخل کیا جاتا ہے۔

کَادَ کے قواعد

۱۔ کَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یعنی ابھی کام شروع نہیں ہوا، بلکہ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔

۲۔ کَادَ کی خبر، عموماً فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے۔

۳۔ کَادَ کی خبر، اکثر اوقات اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ اَنْ حذف کیا جاتا ہے۔

اور **کَادَ میں، اَنْ کا حذف ہی زیادہ بہتر ہے۔** جیسے:

۱۔ **کَادُوْا** يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (الجن : ۱۹)

فعل مقارب — خبر

"قریب ہے کہ لوگ اس کو جھپٹ جائیں۔"

۲۔ (اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ **كَادُوْا** يَقْتُلُوْنَنِيْ) (الاعراف : ۱۵۰)

"(ہارون ؑ نے کہا): لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔"

۴۔ بعض اوقات، کَادَ کی خبر پر **اَنْ** آجاتا ہے۔ جیسے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا (بیہقی شعب الایمان۔ ضعیف)

"فقر اور تنگ دستی قریب ہے کہ کفر کا سبب بن جائے۔"

۵۔ بعض اوقات، کَادَ "ارادے کے لیے" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ **اَكَادُ** اُخْفِيْهَا) (طٰہٰ : ۱۵)

"یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں۔"

۶۔ کَادَ کے تمام صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے: کَادَ، يَكَادُ، كِدْ، كَادَ، كَادُوْا، يَكَادُ، تَكَادُ، اَكَادُ، يَكَادُوْنَ

۷۔ بعض اوقات کَادَ زائدہ ہوتا ہے اور کلام کے صلے کے طور پر واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

لَمْ | يَكَدْ | يَرَاهَا | لَمْ يَرَاهَا

(إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا) (النور: ۴۰)

"(ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے، تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔"

نحوی تحلیل

كُفْرًا	يَكُوْنَ	أَنْ	اَلْفَقْرُ	كَادَ
کَادَ کی خبر			اسم	فعل مقارب

۱۔ کَادَ فعل مقارب ہے ۲۔ اَلْفَقْرُ، کَادَ کا اسم ہے۔ مرفوع ہے۔

۳۔ أَنْ، برائے مصدر ہے حرف ناصب ہے۔ ۴۔ كُفْرًا خبر ہے۔ منصوب ہے۔

کَادَ کی مثالیں

۱۔ (يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ) (البقرۃ: ۲۰)

"قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے۔"

۲۔ (يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ) (النور: ۴۳)

"اس کی بجلی کی چمک، نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے۔"

۳۔ (تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ) (الملک: ۸)

"(جہنم) شدت غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔"

(جہنم مؤنث سماعی ہے، اس لیے تَكَادُ اور اس کے ساتھ تَمَيَّزُ دونوں مؤنث استعمال ہوئے ہیں۔)

۴۔ (لَقَدْ | كِدْتَّ | تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ) (بنی اسرائیل: ۷۴)

"یقیناً قریب تھا کہ تم ان لوگوں کی طرف، کچھ نہ کچھ جھک جاتے"

۵۔ (| كَادُوا | يَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ) (بنی اسرائیل: ۷۶)

"وہ یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں"

(یہاں کَادُوا جمع ہے اور يَسْتَفِزُّوْنَ بھی جمع استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ (| يَكَادُوْنَ | يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا) (الحج: ۷۲)

"اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی وہ، ان لوگوں پر لوٹ پڑیں گے، جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں"

(یہاں يَكَادُوْنَ اور يَسْطُوْنَ دونوں افعال مضارع جمع استعمال ہوئے ہیں)

۷۔ كَادَ پر اگر حروف نفی، لَمْ، لَا اور مَا آئیں، تو ان کے مفہوم کے بارے میں، علمائے نحو کے درمیان اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں تین آراء ہیں۔

۱۔ كَادَ پر آنے والا، ہر حرف نفی، بہر حال نفی کا مفہوم دے گا۔

۲۔ كَادَ، حرف نفی کے ساتھ اور بغیر، بہر حال مثبت کا مفہوم دے گا۔

۳۔ كَادَ (ماضی کا صیغہ ہو تو) حرف نفی، نفی کا مفہوم نہیں دے گا۔

۸۔ البتہ اگر كَادَ کے مستقبل کا صیغہ ہو تو منفی کا مفہوم دے گا۔ (شرح مائۃ عامل) جیسے:

۱۔ (اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ | لَمْ يَكَدْ | يَرٰهَا) (النور: ۴۰)

"(ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے، تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے"

۲۔ (وَمَا | كَادُوا | يَفْعَلُوْنَ) (البقرۃ: ۷۱)

"وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے"

كَرَبَ

۱۔ كَرَبَ ظاہر کرتا ہے کہ فاعل نے، خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔

جیسے | كَرَبَ | زَيْدٌ يَخْرُجُ

"زید نے نکلنا شروع کر دیا ہے۔"

۲۔ كَرَبَ کی خبر، عموماً اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ جیسے:

| كَرَبَ | الصَّيْفُ يَاتِي

"قریب ہے کہ گرمی کا موسم آئے۔"

كَرَبَ کی مثالیں

۱۔ | كَرَبَ | يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا

"قریب ہے کہ وہ ایسا اور ایسا کر دے۔"

۲۔ | كَرَبَ | اَنْ يَّفْعَلَهُ

"قریب ہے کہ وہ یہ کام کر دے۔"

۳۔ | كَرَبَ | الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ

"سورج بس ڈوبنے ہی والا ہے۔"

اَوْشَكَ کے قواعد

۱۔ | اَوْشَكَ | (To Draw Near) بھی کام کے آغاز کی قربت بیان کرتا ہے۔

مثلاً | اَوْشَكَ | بَكْرٌ اَنْ يَّذْهَبَ "(بکر بس جانے ہی والا ہے)"

۲۔ اَوْشَكَ کی خبر، عموماً اَنْ کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے:

| اَوْشَكَ | زَيْدٌ | اَنْ | يَجِيْءَ |

"زید نے آنا شروع کر دیا ہے"

۳۔ اَوْشَكَ کے ساتھ، فعل مضارع يُوْشِكُ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ فعل مضارع اَثْقَل لَيُوْشِكَنَّ کا استعمال بھی عام ہے۔ جیسے حدیث میں ہے۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ،

اَوْ | لَيُوْشِكَنَّ | اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ،

فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ (ترمذی)

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ یقیناً عنقریب اللہ تم پر، اپنی طرف سے عذاب نازل کر دے گا، پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول کرے گا"

۵۔ اَوْشَكَ کے دیگر مشتقات بھی، اَوْشَكَ کا ہی عمل کرتے اور مفہوم دیتے ہیں جیسے وَشِيْكٌ وغیرہ۔

اَوْشَكَ۔ يُوْشِكُ کی مثالیں

نبی کریم ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیثیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ | يُوْشِكُ | أَحَدُكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا (مسلم)

"قریب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی فجر میں (دو کے بجائے) چار رکعات پڑھے گا"

۳۔ **يُوشِكُ** النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ، حَتّٰى يَقُولُ قَائِلُهُمْ : هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

(سنن ابی داؤد)

"قریب ہے کہ لوگ کثرت سے سوال کریں گے۔ یہاں تک کہ پوچھنے والا یہ بھی پوچھے گا جب یہ اللہ ہے، جس نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا، تو پھر سوال یہ ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟"

۴۔ **أَوْشَكَ** الرَّبِيعُ أَنْ يُّقْبِلَ

"قریب ہے کہ بہار کا موسم آئے۔"

۵۔ أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ **فَأَوْشَكَ** النَّاسُ أَنْ يَّمُوتُوْا جُوْعًا

"زمین قحط زدہ ہوئی تو قریب تھا کہ لوگ بھوک کی وجہ سے مر جائیں۔"

۶۔ **أَوْشَكَ** الرَّبِيعُ أَنْ يُّقْبِلَ وَتَتَفَتَّحَ الْأَزْهَارُ

"قریب ہے کہ موسم بہار آئے اور پھول کھلیں۔"

نوٹ

بعض علماء نے طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ کو بھی افعال مقاربہ میں شمار کیا ہے۔ ان کی تفصیل، افعال شروع کے تحت سبق نمبر ۲۳۲ میں ملاحظہ فرمایئے۔

سبق نمبر ۲۳۲

اَفعَالِ شُرُوع　Verbs of Initiative

۱۔ افعال شروع، ظاہر کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔

۲۔ مشہور افعال شروع (۵) پانچ ہیں۔ طَفِقَ، جَعَلَ، شَرَعَ، طَفِقَ اور آخَذَ

۳۔ متفرق افعال شروع یہ ہیں۔ اَنْشَأَ، عَلِقَ، قَامَ، اَقْبَلَ، هَبَّ، بَدَأَ

۴۔ ان کا مطلب ہوتا ہے۔ "شروع کیا" "کرنے لگا" اس معنی کے لیے ان کا صرف فعل ماضی ہوتا ہے۔ مگر جب یہ اپنے اصلی معنوں میں ہوتے ہیں تو ان کے مضارع اور امر بھی ہوتے ہیں۔

۵۔ "افعال شروع" کے اسم کی، حالت وصفت ظاہر کرنے والا لفظ، صرف فعل مضارع ہوتا ہے۔ اس فعل مضارع کا فاعل، چھپی ضمیر ہوتی ہے، جو "افعالِ شروع" کے اسم کے بدلے ہوتی ہے۔ اس لیے فعل مضارع اسی کے مطابق واحد مثنیٰ جمع اور مذکر یا مونث ہوگا۔

۶۔ ہم نے کَرَبَ اور اَوْشَكَ کا ذکر افعال مقاربہ (سبق نمبر ۲۳۱) میں کر دیا ہے بقیہ تین کا بیان ملاحظہ کیجیے۔

۷۔ یہ افعال بھی، فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں، لیکن ان کی خبر پر | اَنْ داخل نہیں ہوتا |

۳۔ طَفِقَ کی مثالیں

۱۔ (رُدُّوهَا عَلَيَّ | فَطَفِقَ | مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ) (ص: ۳۳)

"حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا" انہیں (گھوڑوں کو) میرے پاس واپس لاؤ"
پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔"

۲۔ (وَ) طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ) (طٰہٰ : ۱۲۱)

"لگے وہ دونوں (آدمؑ اور حواؑ) اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے"

(واضح ہو کہ یہاں طَفِقَا اور يَخْصِفَانِ دونوں مثنیٰ استعمال ہوئے ہیں۔)

۳۔ طَفِقَ الْغِلْمَانُ يَتَنَافَسُوْنَ فِي السِّبَاحَةِ۔

"لڑکے تیراکی میں مقابلہ کرنے لگے"

۴۔ جَعَلَ

بعض اوقات، جَعَلَ بھی، کام کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے :

۱۔ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا سر (یعنی حضرت عمار بن یاسر کا) سہلانے لگے"

۲۔ جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهٗ

"وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا"

۳۔ أَنْشَأَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ إِلٰى هُنَا
وَإِلٰى هُنَاكَ

"آسمان برسنے لگا تو لوگ یہاں اور وہاں دوڑنے لگے"

۵۔ اَخَذَ

بعض اوقات، اَخَذَ بھی کام شروع ہو جانے کو بیان کرتا ہے۔

اَخَذَ کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ مثلاً

۱۔ **اَخَذْتُ** اَکْتُبُ

"میں لکھنے لگا۔"

۲۔ جَاءَ الرَّبِیْعُ **فَاَخَذَتِ** الْاَزْهَارُ تَفَتَّحُ

"بہار کا موسم آیا، تو پھول کھلنے لگے۔"

۳۔ **اَخَذَ** الثَّوْبُ یَبْلٰی

"کپڑا بوسیدہ ہونے لگا۔"

۴۔ **اَخَذَتِ** الْاَشْجَارُ تُوْرِقُ

"درختوں پر پتے نمودار ہونے لگے۔"

۵۔ **اَخَذَ** الطِّفْلُ یَمْشِیْ

"بچے نے چلنا شروع کر دیا ہے۔"

متفرق افعال شروع

۶۔ شَرَعَ

۱۔ **شَرَعَ** الْوَلَدُ یَبْکِیْ

"لڑکا رونے لگا۔"

۲۔ اِنْتَهَی الْاِمْتِحَانُ وَ **شَرَعَ** التَّلَامِیْذُ یُسَافِرُوْنَ اِلٰی اَوْطَانِهِمْ

"امتحان ختم ہوا اور لڑکے اپنے وطنوں کو جانے لگے۔"

۷۔ قَامَ

قَامَ	اَلْاَوْلَادُ یَجْتَهِدُوْنَ فِی الدَّرْسِ

"لڑکے پڑھائی میں محنت کرنے لگے۔"

۸۔ هَبَّ

هَبَّ	عَلِیٌّ یَدْعُوا النَّاسَ اِلَی الْخَیْرِ

"علی لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے لگا۔"

۹۔ عَلَقَ

عَلَقَ	اَلزَّارِعَانِ یَقْتَتِلَانِ عَلٰی شِبْرِ اَرْضٍ

"دونوں کاشتکار ایک گز زمین پر لڑنے لگے۔"

۱۰۔ إِصْفَرَّ

اِصْفَرَّ	وَجْهُ الْمُذْنِبِ

"مجرم کا چہرہ زرد ہونے لگا۔"

سبق نمبر ۲۳۳

اَفعَالِ رَجاء Verbs of Hope

۱۔ انعال رجاء، کسی خبر کے وقوع کی امید کا اظہار کرتے ہیں۔
۲۔ اَفعَالِ رَجاء کے بعد، اَن کا استعمال کیا جاتا ہے۔
۳۔ انعال رجاء تین ہیں۔ عَسیٰ ،حَرٰی اور اِخلَولَقَ

حَرٰی

حَرٰی اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ
"ممکن ہے کہ یہ بات ہو"

اِخلَولَقَ

اِخْلَولَقَ کا مطلب ہے، قریب ہوا، متوقع ہے۔ جیسے:
اِخلَولَقَتِ السَّحَابَةُ اَنْ تُمْطِرَ
"امید ہے کہ بادل برس جائے"

عَسیٰ کے قواعد

۱۔ عَسیٰ محبوب اور مطلوب چیزوں میں امید اور رجاء کے اظہار کے لیے (لَعَلَّ کی طرح استعمال ہوتا ہے اور مکروہ چیزوں میں خوف کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
۲۔ عَسیٰ کسی کام کی توقع کے لیے آتا ہے۔ اس کا مفعول، ایک پورا جملہ ہوتا ہے، جس کے مضارع پر اَنْ لگاتے ہیں۔ مثلاً

(عَسیٰ رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ) (التحریم:۸)
مفعول

"بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹا دے"

۳۔ بعض اوقات عَسٰی کے اسم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں دونوں مثالیں اور ان کی نحوی تحلیل ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ **عَسٰی** اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (المائدہ: ۵۲)

"بعید نہیں کہ اللہ تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا" (یہاں اسم لفظ اللہ ہے)

اسم کے ساتھ نحوی ترکیب

اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ	اللّٰہُ	عَسٰی
خبر	اسم	فعل مقارب

۲۔ **عَسٰی** اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

"قریب ہے کہ زید نکل پڑے"

فعل کے ساتھ نحوی ترکیب

زَیْدٌ	یَّخْرُجَ	اَنْ	**عَسٰی**
فاعل	فعل		فعل مقارب

۴۔ عَسٰی سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں ہے یہ **فعل جامد** ہے۔

۵۔ عَسٰی کی خبر میں، بعض اوقات اَنْ حذف کیا جاتا ہے، لیکن اَنْ کا استعمال ہی زیادہ بہتر ہے۔ **قرآن مجید میں عَسٰی کے بعد ہر جگہ اَنْ کا استعمال کیا گیا ہے۔**

۶۔ عَسٰی بعض اوقات، اسم کی جگہ، فعل مضارع اَنْ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں "عَسٰی تَامَّۃ" ہوتا ہے۔

جیسے: عسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

۔ بعض اوقات عسیٰ، **تعلیل کے لیے** بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(**عسیٰ** اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) (بنی اسرائیل: ۷۹)

"نمازِ تہجد پڑھا کرو) تاکہ تمہارا رب، تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

(مباحث فی علوم القرآن۔ مناع القطان)

عسیٰ کی مثالیں

۱۔ (**عسیٰ** اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ) (النساء: ۹۹)

"بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے۔"

۲۔ (**عسیٰ** اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) (بنی اسرائیل: ۷۹)

"قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کر دے۔"

۳۔ (**عسیٰ** رَبِّیْ اَنْ یَّھْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ) (القصص: ۲۲)

"امید ہے کہ میرا رب مجھے ٹھیک راستے پر ڈال دے گا۔"

۴۔ (**عسیٰ** اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِھِمْ جَمِیْعًا) (یوسف: ۸۳)

"کیا بعید کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔"

۵۔ (**عسیٰ** اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا) (النساء: ۸۴)

"بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔"

۶۔ (**عسیٰ** رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ) (بنی اسرائیل: ۸)

"امید ہے کہ تمہارا رب تم لوگوں پر رحم کرے گا۔"

سبق نمبر ۲۳۴

اَفْعَالِ تَصْيِير Factitive Verbs

۱۔ اَفْعَالِ تَصْيِير، وہ افعال ہیں، جو ایک حالت سے، دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔

۲۔ اَفْعَالِ تَصْيِير، کے بعد دو اسماء استعمال کیے جاتے ہیں، اور دونوں اسماء کو منصوب کیا جاتا ہے۔

۳۔ مشہور اَفْعَالِ تَصْيِير، یہ ہیں۔

۱۔ صَيَّرَ :

صَيَّرَتِ الطِّيْنَ خَزَفًا

"اس نے مٹی کو ٹھیکری بنا دیا۔"

۲۔ اِتَّخَذَ

(وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ) (البقرۃ : ۱۱۶)

"اور ان لوگوں نے کہا : اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے، پاک ہے وہ ذات۔"

(اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) (النساء : ۱۲۵)

"اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔"

۳۔ جَعَلَ :

(الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا)

(یٰس : ۸۰)

"وہی، جس نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کی۔"

(فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ) (الفیل: ۵)

"پھر ان لوگوں کو بنا دیا (جانوروں کے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح۔"

(جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا) (البقرۃ: ۲۲)

"اس نے زمین کو گہوارہ بنایا۔"

۴۔ خَلَقَ

(ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً) (المؤمنون: ۱۴)

"پھر ہم نے نطفے کی اس بوند کو لوتھڑا بنا دیا۔"

(إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا) (المعارج: ۱۹)

"درحقیقت، انسان تھڑ دلا پیدا کیا گیا ہے۔"

۵۔ تَرَكَ

تَرَكْتُهُ حَيْرَان

"میں نے اس کو حیرانی کے عالم میں چھوڑ دیا۔"

سبق نمبر ۲۳۵

اَفعَالِ جَامِدہ اور متفرق افعال

افعالِ جامِدہ
Inert or Invariable verbs

فعل جامد، وہ فعل ہے، جس کی مکمل تصریف نہیں ہوتی،
بعض اوقات صرف جزوی تصریف ہوتی ہے۔
اَفعَالِ جامدہ کی حسب ذیل پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

۱۔ مکمل جامد افعال

۲۔ وہ جامد افعال، جن کا صرف ماضی استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ وہ جامد افعال، جن کا صرف ماضی اور مضارع استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ وہ جامد افعال، جن کا صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ وہ جامد افعال، جن کا صرف فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔

افعال جامدہ کی مثالیں

۱۔ اَفعَالِ مدح میں، نِعْمَ اور نِعْمَتْ واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی (یہ مکمل جامد ہیں)

۲۔ اَفعَالِ ذم میں، بِئْسَ اور بِئْسَتْ واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی۔ (یہ مکمل جامد ہیں)

۳۔ افعال تعجب، مَا اَفْعَلَ اور اَفْعِلْ بِہٖ | دونوں مکمل جامد ہیں

۴۔ افعالِ مرکب مکفوف، مطلقاً جامد ہیں۔ جیسے:

كَثُرَمَا   قَلَّمَا   طَالَمَا   قَصُرَمَا

۵۔ أفعالِ استثناء مَا حَاشَا مَا خَلَا اور مَا عَدَا افراد اور تذکیر کے لیے لازم ہوتے ہیں۔

۶۔ أفعالِ ناقصہ میں سے، لَيْسَ اور مَا دَامَ کے صرف صیغہ ماضی استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے: لَيْسَ، لَيْسُوا، لَيْسَتْ، لَسْتُمْ، لَسْتُ وغیرہ۔

۷۔ أفعالِ رجاء، حَرٰی، عَسٰی صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے: عَسٰی، عَسَيَا، عَسَوْا، عَسَيْنَا، عَسَيْتُمْ وغیرہ

۸۔ أفعالِ شروع، بھی صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے: شَرَعَ، طَفِقَ وغیرہ

۹۔ أفعالِ ناقصہ میں سے مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ، مَا زَالَ اور مَا فَتِئَ کے دونوں صیغے ماضی اور مضارع استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے: إِنْفَكَّ   يَنْفَكُّ   إِنْفَكُّوا   يَنْفَكُّوْنَ

۱۰۔ اسماء الافعال میں سے هَاتِ صرف امر میں استعمال ہوتا ہے۔

اس کا فعلِ ماضی اور فعلِ مضارع نہیں آتا۔

جیسے: هَاتِ   هَاتِيَا   هَاتُوا   هَاتِي   هَاتِيْنَ

۱۱۔ يَذَرُ اور يَهِيطُ افعال مضارع جامد ہیں، يَهِيطُ کا ماضی اور امر نہیں ہوتا۔

۱۲۔ يَذَرُ کا ماضی نہیں آتا مضارع اور امر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ (أ تَذَرُ مُوسٰی وَ قَوْمَهٗ) (الاعراف: ۱۲۷)

"کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دے گا"

۲۔ ﴿وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا﴾ (الانعام : ۷۰)

"چھوڑ دو ان لوگوں کو! جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے"

خلاصہ افعالِ جامدہ

مکمل جامد	صرف فعل ماضی	صرف ماضی اور مضارع	صرف فعل امر	صرف فعل مضارع
افعال مدح وذم	افعالِ ناقصہ	افعالِ ناقصہ	افعالِ امر	فعل مضارع جامد
نِعْمَ ، حَبَّذَا	لَيْسَ	مَا بَرِحَ	تَعَالَ	يَهِيْطُ کا فعل ماضی اور امر نہیں ہوتا
بِئْسَ ، سَاءَ	مَا دَامَ	مَا زَالَ	هَبْ	
افعال مرکب مکفوف	افعال مقاربہ	مَا فَتِئَ	هَلُمَّ	
طَالَمَا ، قَصُرَمَا	كَرُبَ	مَا انْفَكَّ	تَعَلَّمْ	
قَلَّمَا ، شَدَّمَا	كَادَ			
افعال تعجب	افعال رَجَاء			
مَا اَفْعَلَ ، اَفْعِلْ بِهٖ	حَرٰى			
افعال استثناء	عَسٰى			
مَا عَدَا	اَفعال شروع			
مَا حَاشَا	شَرَعَ			
مَا خَلَا	طَفِقَ			

يَذَرُ کا فعل ماضی نہیں ہوتا

بعض مجہول افعال

بعض مجہول افعال، مفعول کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ بُهِتَ (بمعنی مَبْهُوتٌ) دراصل فعل مجہول ہے، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ) (البقرة: ۲۵۸)

"یہ سن کر، وہ منکرِ حق (نمرود) ششدر رہ گیا۔"

۲۔ اُضْطُرَّ اِلَيْهِ (بمعنی مُضْطَرٌّ) بھی فعل مجہول ہے، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ) (البقرة: ۱۷۳)

"ہاں جو شخص، مجبوری کی حالت میں ہو، اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے، بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"

كَانَ کے پانچ مختلف استعمالات

شیخ مناع القطان نے، مباحث فی علوم القرآن میں، ابوبکر الرازی اور الزرکشی کے حوالے سے، كَانَ کے پانچ (۵) مختلف استعمالات بتائے ہیں۔

۱۔ كَانَ منقطع

یہ کان کے اصل معنی ہے۔ جیسے:

﴿ وَ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ ﴾ (النمل : ۴۸)

"اور اس شہر میں، نو جتھے دار تھے۔"

۲۔ آزَل اور آبَدْ کے معنی میں: جیسے:

﴿ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴾ (النساء : ۱۷)

"اور اللہ، ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔"

۳۔ کَانَ بمعنی حال: جیسے

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (آل عمران : ۱۱۰)

"اب دنیا میں، وہ بہترین گروہ تم ہو، جسے انسانیت کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔"

۴۔ کَانَ بمعنی مستقبل: جیسے

﴿ وَ يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴾ (الانسان : ۷)

"اور یہ لوگ، اس دن سے ڈرتے ہیں، جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔"

۵۔ کَانَ بمعنی صَارَ: جیسے

﴿ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴾ (البقرۃ : ۳۴)

"(ابلیس نے سجدے سے انکار کیا، گھمنڈ میں پڑ گیا) اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔"

قواعد زبانِ قرآن

حصّہ دوم

کِتَابُ الحُرُوف

The Letters

الفوز اکیڈمی ، اِسلام آباد

سبق نمبر ۲۳۶

حروف کی قسمیں

حروف کی کئی قسمیں ہیں، ایک ہی حرف کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ معنوی اعتبار سے پہلے حروف کی مختلف قسموں کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ اس کے بعد، ہر حرف اور اس کے استعمال کے بارے میں گفتگو کی جائے گی، حروف کی تفصیل حروف تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے۔

۱۔ حروفِ نداء — The Vocative Letters

کسی کو آواز دینے کے لیے، حسب ذیل حروف مستعمل ہیں۔

یَا ، اَیَا ، هَیَا ، آیْ ، أ ، وَا ۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ندائے بعید کے لیے حروف

ان میں سے پہلے تین حروف ، یَا ، آیَا اور هَیَا اصلا ندائے بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، لیکن ان کا استعمال، کسی غافل، یا بھولے ہوئے، یا سوئے ہوئے کو آواز دینے کے لیے ہوتا ہے۔

۲۔ ندائے قریب کے لیے حروف

آیْ اور أ ، ندائے قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ ماتم کے لیے حرفِ ندا

وَا ، صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

وَا جبلاہ   ہائے افسوس! پہاڑ جیسا شخص چل بسا۔

۲۔ حروفِ استثناء   Letters of Exclusion

حروفِ استثناء اِلَّا ، حَاشَا ، عَدَا اور خَلَا ہیں۔

حَاشَا ، عَدَا اور خَلَا اِن تین حروف کے بعد (اِلَّا کی طرح) مستثنیٰ کو منصوب لانا جائز ہے۔ مثلاً : زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِیْنَۃِ خَلَا وَاحِدًا (یا خَلَا وَاحِدٍ)

خلا اور عدا سے پہلے اگر مَا آجائے تو مستثنیٰ لازماً منصوب ہوگا۔ جیسے :

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

"سنو (یاد رکھو) اللہ کے علاوہ، ہر چیز باطل ہے۔"

۳۔ حروفِ شرط   Letters of Condition

الفاظِ شرط کا ذکر (جلد اوّل کے سبق نمبر ۱۰۷ میں) ہو چکا ہے۔

حروفِ شرط، صرف دو (۲) ہیں۔ اِنْ اور لَوْ

۴۔ حروفِ زائدہ   Letters of Augmentation

یہ حروف تاکید، حصر یا پھر مبالغہ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور سات (۷) ہیں

اَلْ ، اَنْ ، اِنْ ، تَ ، لَ ، مَا ، واؤ

۵۔ حروف عطف — The Conjunctions

حروف عطف، مفرد کو مفرد پر، اور جملے کو جملے پر، عطف کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں
یہ تعداد میں دس (۱۰) ہیں۔

وَ ، فَ ، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اَوْ ، اَمْ ، اِمَّا ، لَا ، بَلْ ، لٰکِنْ۔

۶۔ حرفِ جَحْد — Letters of Denial

حرف جحد، لام (لَ) ہے۔ اسے **لام الجُحُود** کہتے ہیں۔ کَانَ منفی کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ اور نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَمْ اَکُنْ **لِاَظْلِمَ** النَّاسَ "میں لوگوں پر ظالم ہرگز نہ تھا۔"

۲۔ (وَمَا کَانَ اللّٰہُ **لِیُعَذِّبَھُمْ** وَاَنْتَ فِیْھِمْ) (الانفال: ۳۳)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ہرگز عذاب نازل کرنے والا نہ تھا، جب تک کہ آپ ان کے درمیان موجود تھے۔"

۷۔ حروف استفہام — Letters of Interrogation

حروف استفہام دو (۲) ہیں۔ ھَلْ اور أ

۸۔ حروف مستقبل — Letters of Future

سَ، سَوْفَ اور لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔

ان کا ذکر، جلد اوّل کے سبق نمبر ۱۰۹ میں ہو چکا ہے۔

۹۔ حروفِ مُشَبَّہ بالفعل — Letters Like Verb

یہ چھ (۶) حروف ہیں۔ إِنَّ ، أَنَّ ، لٰكِنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ

یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ جیسے :

إِنَّ | اللّٰهَ | قَدِيْرٌ۔

لیکن اگر ان کے ساتھ مَا لگ جائے تو ان کا یہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

إِنَّمَا | إِلٰهُكُمْ | إِلٰهٌ وَّاحِدٌ

۱۰۔ حروفِ مُشابہ بلیس — Letters Like Laisa

حروف مشابہ بلیس ، إِنْ ، لَا ، مَا اور لَاتَ ہیں۔

یہ افعال ناقصہ (بشمول لَيْسَ) کی طرح | اپنی خبر کو منصوب | کرتے ہیں۔

۱۔ ﴿ فَمَا | مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ | حَاجِزِيْنَ ﴾ (الحاقة : ۴۷)

"پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا"

۲۔ ﴿ مَا | هُنَّ | أُمَّهَاتِهِمْ ﴾ (المجادلة : ۲)

"یہ عورتیں ، ان کی مائیں نہیں ہیں"

۳۔ ﴿ مَا | هٰذَا | بَشَرًا ﴾ (يوسف : ۳۱)

"یہ کوئی انسان نہیں ہے"

لَيْسَ کے مفہوم میں آنے والے لَا کو | لَا الحِجَازِيَّةُ

کہتے ہیں۔

۱۱۔ حروفِ نفی Letters of Negation

حروف نفی یہ ہیں : مَا ، لَا ، لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ ، إِنْ
هَلْ جب إِلَّا سے پہلے آتا ہے، تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

۱۲۔ حروف نہی Letters of Negative Command

حروف نہی دو ہیں۔ روکنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
لَا اور أَلَّا (أَنْ + لَا)

۱۳۔ حروف ایجاب وتصدیق Letters of Affirmation

یہ وہ حروف ہیں، جن کے ذریعے، خبر یا سوال کی تصدیق کی جاتی ہے، یہ چھ (٦) حروف یہ ہیں۔
بَلٰی ، نَعَمْ ، أَجَلْ ، جَيْرَ ، إِنَّ ، إِيْ۔

۱۴۔ حرف رَدْعٍ Letters of Rejection

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے، جس سے سننے والے کو غصہ آ جائے۔ اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں، اُس کی نفی (Disapprove) کرے تو ایسے موقع پر حرف رَدْعٍ (To repell & avert) كَلَّا کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ٥ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ٥)

(القلم: ۱۴، ۱۵)

"کیا وہ نہیں جانتا؟ کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا، تو ہم اس کی پیشانی

کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔"

یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں۔

۱۵۔ حروفِ اِضافت — The Preposition

حروف جر، حروفِ اضافت یا حروفِ خَفض کل سترہ (۱۷) ہیں۔
ان میں سے نو (۹) حروف ہیں، پانچ (۵) اسم کی طرح اور تین (۳) فعل کی طرح ہیں۔
۱۔ حروف کی طرح: ب، ت، و، ل، مِنْ، اِلٰی، حَتّٰی، فِی اور رُبَّ
۲۔ اسم کی طرح: کَ، عَنْ، مُذْ، مُنْذُ اور علٰی
۳۔ فعل کی طرح: حَاشَا، خَلَا اور عَدَا
حروفِ جر کو، حروفِ اضافت بھی کہا جاتا ہے، یہ صرف اسم کو جر دیتے ہیں۔
بعض اوقات، حرفُ خَفْضٍ کو حذف کر دیا جاتا ہے، جس کا بیان آپ سبق نمبر ۱۷۵ (محذوفات) میں پڑھ چکے ہیں۔ اس عمل کو **نَزْعِ خَافِض** کہتے ہیں۔

۱۶۔ حروف تنبیہ — Letters of Warning

مخاطب کو خبردار کرنے کے لیے تین حروف مستعمل ہیں۔ انہیں حروف تنبیہ (Premonitory Particles) کہا جاتا ہے۔ **هَا، اَلَا، اَمَا** جیسے:

۱۔ (یَا **اَیُّهَا** الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ) (الانفطار:٦)
"اے انسان، کس چیز نے تجھے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟"

۲۔ (**اَلَا** اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ) (البقرۃ:١٢)
"خبردار، حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔"

۱۷۔ حروفِ مصدر — Letters of Infinity

حروفِ مصدر چار (۴) ہیں مَا، لَو، کَیْ اور اَنْ۔

یہ حروف، فعل کے ساتھ آکر، اس کو مصدری معنی دیتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ : صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

"آپ کا روزہ، آپ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔"

۲۔ يَسُرُّنِي اَنْ تَصْدُقَ : يَسُرُّنِي صِدْقُكَ

"آپ کی سچائی، مجھے مسرور کرتی ہے۔"

۳۔ يَتَقَّظْتُ قَبْلَ مَا يَجِيْءُ وَ نِمْتُ بَعْدَ مَا ذَهَبَ :

يَتَقَّظْتُ قَبْلَ مَجِيْئِهٖ وَ نِمْتُ بَعْدَ ذِهَابِهٖ

"اس کے آنے سے پہلے میں بیدار ہو گیا اور جانے کے بعد سو گیا۔"

۴۔ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ نَاجِحٌ : بَلَغَنِيْ نَجَاحُكَ

"آپ کی کامیابی کی خبر، مجھے پہنچی ہے۔"

۵۔ اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ : اُحِبُّ نَجَاحَكَ

"آپ کی کامیابی کو، میں پسند کرتا ہوں۔"

۱۸۔ حروفِ تحضیض — Letters of Stimulation

یہ وہ حروف ہیں، جو مخاطب کو اکسانے، ترغیب دلانے اور کسی کام پر ابھارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ پانچ (۵) ہیں: لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا، اَلَا اور اَلَّا

یہ فعل ماضی، یا فعل مضارع سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ فعل ماضی پر داخل ہوں تو

ملامت (Blame) کا مفہوم دیتے ہیں اور فعل مضارع پر داخل ہوں تو تحضیض (ابھارنے ہمت بڑھانے اور اکسانے) کا مفہوم دیتے ہیں۔

حروف تحضیض، ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں۔

حروف تحضیض کے جوابی جملوں پر، اکثر اوقات حرف فاء (فَ) کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے بعد آنے والا فعل مضارع **منصوب** ہوتا ہے۔ جیسے:

(رَبِّ **لَوْلَا** اَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ **فَاَصَّدَّقَ**) (المنافقون : ۱۰)

"اے میرے رب! کیوں تو نے مجھے تھوڑی سی مدت اور نہ دی کہ میں صدقہ دیتا"

۱۹۔ حروف تفسیر Letters of Explanation

حرف تفسیر دو (۲) ہیں : **اَيْ اور اَنْ**

یہ حروف، کسی لفظ کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۰۔ حروف اِسْتِدْرَاک Letters of Rectification

حروف استدراک چار (۴) ہیں۔ غلط فہمی کو دُور کرتے ہیں

عَلٰی ، كَاَنَّ ، لٰكِنَّ اور لٰكِنْ

۲۱۔ حروفِ اِضْرَاب Letters of Retractation

حُروف اِضْرَاب تین (۳) ہیں۔

کلام کے رخ کو پھیر دیتے ہیں۔ گفتگو ایک نیا موڑ اختیار کرتی ہے۔

اَوْ ، بَلْ اور لٰكِنْ

۲۲۔ حرف امر — Letters of Command

حرف امر لام (ل) ہے، یہ لام مکسور یا ساکن ہوتا ہے، جیسے:

لِيُنْفِقْ "اس کو خرچ کرنا چاہیے"

۲۳۔ حروف تحقیق — Letters of Authenticity

حروف تحقیق دو (۲) ہیں، بات کو یقینی بناتے ہیں۔ اَمَا اور قَدْ

۲۴۔ حروف تخییر — Letters of Option

حروف تخییر دو ہیں۔

ان کے ذریعے انتخاب اور اختیار کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اِمَّا اور اَوْ

۲۵۔ حروفِ ترَجّی — Letters of Solicitation

حروف ترجّی دو (۲) ہیں۔ عَلَّ اور لَعَلَّ (شاید) عَلَّ اور لَعَلَّ ایک ہی حرف کی دو لغتیں ہیں۔ (المعجم الوسیط)

۲۶۔ حروف تشبیہ — Letters of Similitude

حروف تشبیہ، دو (۲) ہیں۔

كَ اور كَاَنَّ

۲۷۔ حروفِ تعجّب — Letters of Astonishment

حروف تعجب دو (۲) ہیں۔ لَام اور مَا

۲۸۔ حروف تفصیل — Letters of Separation

حروف تفصیل چار (۴) ہیں۔ اَمَّا ، اِمَّا ، اَوْ اور مِنْ

۲۹۔ حروف تقلیل — Letters of Paucity

حروف تقلیل تین (۳) ہیں رُبَّ ، قَدْ اور واوٌ

۳۰۔ حروف تکثیر — Letters of Abundance

حروف تکثیر دو (۲) ہیں۔ رُبَّ اور فِي

۳۱۔ حروف تمنّی — Letters of Wish

حروف تمنی (۳) ہیں۔ لَعَلَّ ، لَوْ اور لَيْتَ

۳۲۔ حروف تندیم — Letters of Regret

حروف تندیم دو (۲) ہیں

اَلَّا اور هَلَّا

۳۳۔ حروف تاکید — Letters of Confirmation

حروف توکید آٹھ (۸) ہیں۔

أَمَّا ، أَنَّ ، إِنَّ ، بَ ، عَلٰی ، لَ ، نون ثقیل ، نون اثقل

۳۴۔ حروف جواب — Letters of Answer

حروف جواب یہ ہیں۔

أَجَلْ ، إِذَنْ ، إِذًا ، إِیْ ، بَلْ ، جَلَلْ

جَیْرِ ، فاء ، لام ، لا ، نَعَمْ

۳۵۔ حروف غایة — Letters of Finality

حروف غایت چار (۴) ہیں۔

انتہاء کو ظاہر کرتے ہیں

إِلٰی ، لِیْ ، حَتّٰی اور کَیْ

۳۶۔ حروف قسم — Letters of Oath

حروف قسم چار (۴) ہیں۔

بَ ، تَ ، لام اور واؤ

سبق نمبر ۲۳۷

صِلَةٌ Prepositions

حروفِ جر یعنی حروف اضافت (Prepositions) بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹے سے یک حرفی، یا دو حرفی لفظ ہوتے ہیں، لیکن مفہوم پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اَفْعَال کے ساتھ، حروف اضافت کے بدلنے سے، معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مفہوم کی یہ تبدیلی اہلِ زبان کے محاورے کے مطابق ہوتی ہے۔ چونکہ یہ حروف افعال سے متصل ہوتے ہیں، اس لیے صلہ (Prepositions) کہلاتے ہیں۔

یاد رکھیے کہ یہ باتیں سماعی ہیں، یہاں لگے بندھے اصول نہیں ہوتے ان پر عبور حاصل کرنے کے لیے، مطالعے کی کثرت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی طالب علم کے لیے نہایت توجہ کے ساتھ، ڈکشنری سے باربار رجوع کرنا بھی لازمی ہے۔

اردو اور انگریزی میں بھی اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

پہلے اردو اور انگریزی کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے تاکہ آپ بات اچھی طرح سمجھ جائیں پھر عربی مثالیں

مندرجہ ذیل پانچ مثالوں پر غور کیجیے۔

حروف پر میں، سے، اور تک کے ساتھ، ہاتھ اٹھانا کئی مفہوم رکھتا ہے۔

۱۔ اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا دیے (یعنی دعا کی)

۲۔ اس نے بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔ (یعنی مارا)

۳۔ حکومت کی تائید میں کئی ارکان اسمبلی نے ہاتھ اٹھائے (یعنی ووٹ دیے)

۴۔ وہ اپنے پیچھے | سے ہاتھ اٹھا چکا ہے۔ | (یعنی مایوس ہو چکا ہے)

۵۔ اس نے سر | تک ہاتھ اٹھایا | (یعنی سلام کیا)۔

اب انگریزی کی دو مثالیں ملاحظہ فرمایئے تاکہ فعل اور اس کے صلے سے مفہوم کی تبدیلی واضح ہو جائے۔

Look		Take	
To look	(دیکھنا)	To take	(لینا، پکڑنا)
Look for	(ڈھونڈنا)	Take in	(دھوکہ دہی کرنا)
Look to	(خدمت کرنا)	Take up	(اٹھانا)
Look into	(سوچنا، غور کرنا)	Take it	(سمجھنا، فرض کرلینا)
Look After	(دیکھ بھال کرنا	Take on	(ملازم رکھنا، کرایہ پر لینا
Look back	(یاد کرنا)	Take out	(اکھاڑ پھینکنا، نچوڑنا)

افعال کے ساتھ مختلف حروف جر کا استعمال

ذیل میں، بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صلوں کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔

ان پر غور کیجئے اور معنوی تبدیلی پر توجہ دیجئے۔ | آمر بالمعروف | اور | نهي عن المنكر | سے آپ واقف ہیں۔ غور کیجئے امر کے ساتھ | ب کا صلہ | استعمال ہوتا ہے اور نہی کے ساتھ عَنْ کا۔

۱۔ اَمَرَ (ن) کے صلات

| اَمَرَ | کے ساتھ عموماً، | ب | کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ | بِالْقِسْطِ |) (الاعراف : ۲۹)

"اے نبی ! ان سے کہو میرے رب نے تو راستی وانصاف کا حکم دیا ہے۔"

۲۔ (وَاَمَرُوْا | بِالْمَعْرُوْفِ |) (الحج : ۴۱)

"نیکی کا حکم دیں گے۔"

۳۔ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ | بِالْعَدْلِ | وَالْاِحْسَانِ) (النحل : ۹۰)

"اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

۲۔ نھا (ن) کے صلات

| نَهَا | کے ساتھ | عَنْ اور مِنْ | کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن زیادہ تر عَنْ جیسے :

۱۔ | نَهَا عَنْ | كَذَا : اس نے، کسی چیز سے منع کر دیا، روک دیا، حرام کر دیا۔

۲۔ هُوَ رَجُلٌ | نَهَاكَ مِنْ | رَجُلٍ : یہ ایسا شخص ہے، جس نے تم کو دوسرے شخص کے طلب کرنے سے منع کر دیا ہے۔

۳۔ (وَنَهَى النَّفْسَ | عَنِ الْهَوٰى |) (النازعات : ۴۰)

"اور (جس نے اپنے) نفس کو، بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔"

۴۔ (وَمَا | نَهٰكُمْ عَنْهُ | فَانْتَهُوْا) (الحشر : ۷)

"اور رسول جس چیز سے تم کو روک دے، اُس سے رُک جاؤ۔"

۵۔ (وَانْهَ | عَنِ الْمُنْكَرِ |) (لقمان : ۱۷)

"اور (اے بیٹے ! لوگوں کو) بدی سے منع کر۔"

۳۔ رَغِبَ (س) کے صلات

۱۔ رَغِبَ فِیْهِ (اس نے اس کی خواہش کی، التفات کیا)

۲۔ رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے پھر گیا)۔ اس نے منہ موڑا۔

۳۔ رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَیْرِهٖ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اسے فضیلت دی)۔

۴۔ (اِنَّآ اِلَی اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ) (توبہ : ۵۹)

"ہم اللہ ہی کی طرف التفات کرنے والے یعنی نظر جمائے ہوئے ہیں۔"

۵۔ (وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ)

(البقرۃ : ۱۳۰)

"اب کون ہے؟ جو ابراہیم کے طریقے سے منہ پھیرے (یعنی نفرت کرے؟) جس نے خود اپنے آپ کو حماقت وجہالت میں مبتلا کر لیا ہو، اس کے سوا کون یہ حرکت کر سکتا ہے۔"

۶۔ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (مسلم : کتاب النکاح)

۴۔ تَابَ کے صلات

تَابَ کے بعد اِلٰی کا صلہ توجہ، ندامت اور پشیمانی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

تَابَ اِلَی اللّٰهِ = وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا، نادم وپشیمان ہوا۔

۱۔ (فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ) (المائدہ : ۳۹)

"پھر جو شخص ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے۔"

۲۔ (وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا) (الفرقان:۷۱)

"جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے، وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔"

۳۔ تَابَ کے بعد، اگر عَلٰی کا صلہ آئے تو یہ بخشش اور مہربانی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ = اللہ نے اس کو بخش دیا، اس پر مہربان ہوا۔

۴۔ (فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ | فَتَابَ عَلَیْہِ |) (البقرۃ : ۳۷)

"اس وقت آدم نے، اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر، توبہ کی، تو اللہ نے مہربانی کی۔ (یعنی توبہ کو قبول کر لیا)۔"

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صلہ سے پہلے کوئی فعل محذوف ہوتا ہے، لیکن ہمارے خیال میں یہ تکلف ہے، اہلِ زبان کے محاوروں میں، محذوف کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے بطور محاورہ ہی قبول کرنا چاہیے۔ جیسے بعض لوگوں نے کہا :۔

| تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ | میں عَلٰی سے پہلے فعل رَحِمَ محذوف ہے، جس کے ساتھ عَلٰی کا صلہ موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہو گا : | تَابَ اللّٰہُ وَرَحِمَ عَلَیْہِ |

۵۔ سَئَلَ (ف) کے صلات

| سَئَلَ | فعل متعدی ہے، دو مفعول کا طالب ہوتا ہے۔ دوسرے مفعول کے لیے صلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سَئَلَ کے ساتھ عموماً عَنْ کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (یَسْئَلُوْنَکَ | عَنِ الْاَھِلَّۃِ |) (البقرۃ : ۱۸۹)

"(اے نبیؐ! لوگ آپ سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔"

۲۔ (یَسْئَلُوْنَکَ | عَنِ الرُّوْحِ |) (بنی اسرائیل : ۸۵)

"یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔"

۳۔ (یَسْئَلُوْنَکَ | عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ |) (البقرۃ : ۲۱۷)

"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں، ماہِ حرام کے متعلق"

۴۔ (یَسْئَلُوْنَکَ | عَنِ الْیَتٰمٰی |) (البقرۃ : ۲۲۰)

"پوچھتے ہیں: یتیموں کے متعلق (ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے)؟"

۵۔ (سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ) (المعارج: ۱)

"مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے، (وہ عذاب) جو ضرور واقع ہونے والا ہے۔

(یہاں سَئَلَ کے بعد، بِ کا صلہ استعمال ہوا ہے۔)"

۶۔ (فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا) (الفرقان: ۵۹)

"رحمان کی شان کے متعلق، بس کسی جاننے والے سے پوچھو۔"

۷۔ (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ) (النساء: ۱)

"اس خدا سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر، تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو۔"

۶۔ جَاءَ (ض) کے صلات

۱۔ جَاءَ (وہ آیا) فعل لازم ہے۔

۲۔ جَاءَ بِهٖ (وہ اسے لایا)۔ فعل متعدی ہو گیا۔

۳۔ (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الانعام: ۱۶۰)

"جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا، اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔"

۴۔ (وَ جَاءُوْا عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ) (یوسف: ۱۸)

"اور وہ یوسفؑ کے قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے۔"

۵۔ (ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى) (طٰہٰ: ۴۰)

"پھر اے موسیٰ! اب تم ٹھیک اپنے وقت پر آ گئے ہو۔"

۷۔ ذَهَبَ (ف) کے صلات

۱۔ ذَهَبَ : وہ گیا فعل لازم ہے۔

۲۔ ذَهَبَ اِلٰى : کسی جگہ جانا۔

۳۔ ذَهَبَ بِهٖ : وہ اسے لے گیا، ہمراہ لے گیا۔ فعل متعدی ہو گیا۔

۴۔ (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) (البقرہ : ۱۷)

"اللہ نے، ان کی روشنی زائل کر دی۔ یعنی اُن کا نورِ بصارت سلب کر لیا"

۵۔ (فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ) (یوسف : ۱۵)

"اس طرح (اصرار کر کے) جب وہ اسے (یوسفؑ کو) لے گئے"

۶۔ (يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ) (نور : ۴۳)

"قریب ہے کہ اللہ کی بجلی کی چمک، آنکھوں کو لے جائے، یعنی نگاہوں کو خیرہ کر دے"

۷۔ (ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى) (القیامۃ : ۳۳)

"پھر وہ اکڑتا ہوا، اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا"

۸۔ (لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ) (ھود : ۱۰)

"تو کہتا ہے کہ میرے تو سارے گناہ دور ہو گئے یعنی دلدر پار ہو گئے"

۹۔ (فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ) (ھود : ۷۴)

"پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ، دور ہو گئی"

۱۰۔ اِذْهَبْ بِيْ اِلَيْهِ : مجھے اس کے پاس لے چلو"

۸۔ خَرَجَ (ض) کے صلات

خَرَجَ کے ساتھ عموماً مِنْ، اِلٰى اور عَلٰى کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں

جیسے : خَرَجَ : وہ نکلا فعل لازم ہے۔

۱۔ خَرَجَ بِهٖ : نکالنا (فعل متعدی ہو گیا۔)

۲۔ خَرَجَ عليه : جنگ کے لیے نکلنا۔

۳۔ خَرَجَ الطُّلَّابُ مِنَ الْفَصْلِ : "طالب علم کلاس سے نکلے"

۴۔ (**فَخَرَجَ عَلٰى** قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ) (مریم : ۱۱)

"چنانچہ وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آیا۔"

۵۔ **خَرَجَ إِلٰى** فُلَانٍ مِنْ دَيْنِهٖ : قرض ادا کر دیا۔

۶۔ خَرَجَ سَمِيْرٌ إِلَى السُّوْقِ : "سمیر بازار کی طرف نکلا۔"

۷۔ (وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى **تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ** لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ) (الحجرات : ۵)

"اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔"

۸۔ **خَرَجَ فِي الْعِلْمِ** : علم میں فائق ہو گیا۔

۹۔ (إِنَّهَا شَجَرَةٌ **تَخْرُجُ فِيْ أَصْلِ** الْجَحِيْمِ)

"وہ ایک درخت ہے، جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔"

۱۰۔ (لَوْ **خَرَجُوْا فِيْكُمْ** مَّا زَادُوْكُمْ إِلَّا خَبَالًا) (التوبۃ : ۴۷)

"اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے، تو تمہارے اندر خرابی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے۔"

۱۱۔ (**يَخْرُجُ مِنْ**هُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ) (الرحمٰن : ۲۲)

"موتی اور مونگے، ان دونوں قسم کے پانیوں سے نکلتے ہیں۔"

۹۔ رَجَعَ (ض) کے صلات

رَجَعَ کے ساتھ عموماً، إِلٰى کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ رَجَعَ الشَّيْءَ **عَنْهُ** : اس نے چیز واپس کر دی۔

۲۔ (فَرَجَعَ مُوْسٰى **إِلٰى** قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا) (طٰہٰ : ۸۶)

"موسیٰ سخت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف پلٹا۔"

۳۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا **إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**) (البقرۃ : ۱۵۶)

"ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔

۴۔ رَجَعَ | عَنْ | قَوْلِهٖ

"اس نے اپنی بات سے رجوع کر لیا"

۵۔ | رَجَعَ | الشُّهُوْدُ | عَنِ | الشَّهَادَةِ

"گواہ، گواہی سے مکر گئے"

۱۰۔ قَامَ (ن) کے صلات

| قَامَ | کے ساتھ عموماً، | ب کا صلہ | استعمال کیا جاتا ہے، لیکن علیٰ وغیرہ بھی

استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

۱۔ قَامَ عَلَى الْأَمْرِ : کسی کام پر مداومت کرنا، نگہبانی کرنا۔

۲۔ (وَلَا | تَقُمْ عَلٰى | قَبْرِهٖ) (التوبة: ۸۴)

"اور نہ کبھی اس (منافق) کی قبر پر کھڑے ہونا"

۳۔ | قَامَ بِالْأَمْرِ | :

۴۔ (لِيَقُوْمَ النَّاسُ | بِالْقِسْطِ |) (الحدید: ۲۵)

"تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"

۵۔ قَامَ | فِي الصَّلٰوةِ | : اس نے نماز شروع کر دی۔

۶۔ (لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا) (التوبہ: ۱۰۸)

"تم ہرگز (مسجد ضرار کی) اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا"

۷۔ قُمْ لِيْ : میری وجہ سے ٹھہرو۔

۸۔ (يَوْمَ | يَقُوْمُ | النَّاسُ | لِرَبِّ | الْعٰلَمِيْنَ) (المطففین: ۶)

"اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۹۔ (وَ قُومُوا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ) (البقرۃ: ۲۳۸)

"اللہ کے آگے کھڑے ہو جاؤ، فرماں بردار غلام بن کر۔"

۱۰۔ (وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوۃِ قَامُوا كُسَالٰی) (النساء: ۱۴۲)

"جب یہ (منافق) نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے اٹھتے ہیں۔"

۱۱۔ دَعَا (ن) کے صلات

دَعَا کے ساتھ عموماً إِلٰی کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن لام اور علی بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ (وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا) (مریم: ۹۱)

"اور پہاڑ گر جائیں، اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے، اولاد ہونے کا دعویٰ کیا۔"

۲۔ دَعَا لَهٗ: اس نے، اس کے لیے دعا کی۔

۳۔ دَعَا عَلَيْهِ: اس نے، اس کے لیے بددعا کی۔

۴۔ دَعَا إِلَى الْأَمْرِ: وہ کسی کام کی طرف لے گیا۔

۵۔ دَعَا إِلَيْهِ: اس نے، اس چیز کی طرف بلایا۔

۶۔ (وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ) (حم السجدہ: ۳۳)

"اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی، جس نے اللہ کی طرف بلایا۔"

۷۔ دَعَا بِهٖ: اس نے حاضر ہونے کے لیے کہا۔

۸۔ (وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهٗ بِالْخَيْرِ) (بنی اسرائیل: ۱۱)

"انسان شر اس طرح مانگتا ہے، جس طرح خیر مانگنی چاہیے۔"

۱۲۔ دَلَّ (ن) کے صلات

دَلَّ کے ساتھ عموماً عَلٰی اور اِلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ دَلَّ اِلَی الشَّیْئِ : اس نے کسی چیز کی رہنمائی کی۔

۲۔ (مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖ) (سبا: ۱۴)

"کوئی چیز نہ تھی، جنوں کو اس کی موت کا پتہ دینے والی"

۳۔ (هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰی شَجَرَةِ) (طٰہٰ: ۱۲۰)

"کیا تمہیں بتاؤں وہ درخت؟"

۴۔ (هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ) (الصف: ۱۰)

"کیا تمہیں میں ایک تجارت کے بارے میں نہ بتاؤں؟"

۱۳۔ عَاشَ (ضَ) کے صلات

عَاشَ کے ساتھ فِیْ اور عَلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن مفہوم میں بڑا فرق رونما ہو جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ عَاشَ سَعِیْدٌ فِی الْمَدِیْنَةِ : سعید شہر میں رہتا تھا۔

۲۔ کُنَّا نَعِیْشُ عَلَی التَّمْرِ وَالْمَاءِ

ہم لوگ کھجور اور پانی پر گذارا کیا کرتے تھے۔

مفعول بہ غیر صریح

مفعول بہ کے بارے میں حصہ اول کے سبق نمبر ۳۹ میں بتایا جا چکا ہے کہ

۱۔ مفعول بہ، اسم منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ فعل لازم کو، مفعول بہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسے: قَامَ، جَاءَ، جَلَسَ۔

۳۔ فعل متعدی کو کم سے کم ایک (۱) مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے: اَنْزَلَ

۴۔ بعض افعال متعدی کو، دو (۲) عدد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے:

جَعَلَ، ظَنَّ، حَسِبَ، زَعَمَ، رَأٰی، عَلِمَ، وَجَدَ، تَرَكَ، وَهَبَ

۵۔ بعض افعال متعدی کو، تین (۳) عدد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے:

اَرٰی، عَلَّمَ، اَنْبَاَ، اَخْبَرَ، حَدَّثَ، اَعْطٰی وغیرہ۔

یہاں اب یہ بتانا مقصود ہے کہ حرفِ جر کے ذریعے بھی افعال کو متعدی بنایا جاتا ہے۔

مفعول بہ غیر صریح اس مفعول بہ کو کہتے ہیں، جو حرف جر کی وجہ سے **مجرور** ہوتا ہے۔ لیکن مَحَلًّا منصوب ہوتا ہے۔

ذیل کی مثالوں پر توجہ دیجئے۔

۱۔ (اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ)

مفعول بہ — مفعول بہ غیر صریح (بظاہر مجرور، محلاً منصوب)

"شیطان تو تمہیں، بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے" (البقرۃ: ۱۶۹)

اس مثال میں **كُمْ** اسم ضمیر ہے، مفعول بہ ہے، منصوب ہے۔

يَاْمُرُ فعل متعدی ہے، اور بِ حرف جر ہے جس نے السُّوْءِ اور الْفَحْشَاءِ کو مجرور کر دیا ہے لیکن اس حرف جر ب کی وجہ سے، فعل يَاْمُرُ کو ایک اور مفعول بہ السُّوْءِ مل گیا ہے، جو بظاہر مجرور ہے، لیکن محلاً منصوب ہے۔

۲۔ (اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ) (البقرۃ: ۲۲۱)

مفعول بہ غیر صریح (بظاہر مجرور، محلاً منصوب)

"یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کی دعوت دے رہے ہیں"

قواعد مفعول بہ غیر صریح

۱۔ حروفِ جر کے ذریعے، بعض لازم افعال، متعدی ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حرف جر اور اسم مجرور، دونوں کا تعلق فعل سے ہوتا ہے۔

۳۔ حرفِ جر کے بعد آنے والا اسم مجرور **محلاً منصوب** ہوتا ہے۔

۴۔ اہلِ زبان ہر فعل کے ساتھ، اپنے ذوق کے مطابق، مخصوص حرفِ جر استعمال کرتے ہیں۔ یہ حرفِ جر **صِلَۃ (جمع صِلَات) (Prepositions)** کہلاتا ہے۔ یہ حرف جر، فعل اور اس کے اسم مفعول (ظاہراً مجرور) کے درمیان، واسطے کا کردار ادا کرتا ہے۔

۵۔ صِلَۃ کی مدد سے **فعل لازم** **فعل متعدی** ہو جاتا ہے۔ جیسے:

رَغِبَ الوَلَدُ فِي العِلْمِ

"لڑکے نے پڑھائی میں دلچسپی لی"

مَرَّ (وہ گذرا) فعل لازم ہے۔ اس کو متعدی بنانے کے لیے **عَلٰی کا صلہ** استعمال کیا جاتا ہے۔

(وَ كُلَّمَا **مَرَّ** عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوا مِنْهُ) (هود: ۳۸)

"اور (کشتی بناتے وقت) ان کی قوم کے سرداروں میں سے، جو کوئی نوحؑ کے پاس سے گزرتا تھا، ان کا مذاق اڑاتا تھا"

۶۔ صِلَۃ کی مدد سے ایک مفعول والا فعل متعدی **دو مفعول والا** ہو جاتا ہے۔

(وَ اللّٰهُ فَضَّلَ **بَعْضَكُمْ** عَلٰى بَعْضٍ **فِي الرِّزْقِ**) (النحل: ۷۱)

"اور اللہ نے، تم میں سے بعض کو، بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے"

یہاں | فَضَّلَ فعل متعدی | ہے، اور | بَعْضَكُمْ | مفعول بہ اول ہے۔

۷۔ دو مفعول والے متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں، جن میں دوسرے مفعول کو حرفِ جر کے ذریعے، مجرور کیا جا سکتا ہے۔ ذیل کے جدول پر غور کیجیے۔

غیر صریح مفعول بہ	صریح مفعول بہ	فعل متعدی
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبٍ	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَنْبًا	إِسْتَغْفَرَ
أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ	أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ الْبِرَّ	أَمَرَ
دَعَوْتُهُ بِزَيْدٍ	دَعَوْتُهُ زَيْدًا	دَعَا
زَوَّجْتُهُ بِهِنْدٍ	زَوَّجْتُهُ هِنْدًا	زَوَّجَ
إِخْتَارَ مُوسٰى مِنْ قَوْمِهِ	إِخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ	إِخْتَارَ
سَمَّيْتُهُ بِخَالِدٍ	سَمَّيْتُهُ خَالِدًا	سَمَّى
لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ فِي وَعْدِهِ	لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ	صَدَقَ
كَنَّيْتُهُ بِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ	كَنَّيْتُهُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ	كَنَّى
كِلْتُ لِزَيْدٍ زَيْتًا	كِلْتُ زَيْدًا زَيْتًا	كَالَ

نوٹ کیجیے بلا واسطہ (Direct) منصوب اسماء کو، حرف جر کے ذریعے، بالواسطہ (Indirect) مجرور کر دیا گیا ہے۔

سبق نمبر ۲۳۸

کتاب الحُروف

ذیل میں، حروفِ تہجی کے اعتبار سے حروف کے مختلف استعمالات دیے جارہے ہیں۔

۱۔ همزه

ہمزہ کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ ہمزۂ ساکن

ہمزہ ساکن دراصل الف ہے۔ همزئه ساکن کو لَیِّنَۃٌ بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

لفظ بَاتَ کا درمیانی حرف

۲۔ ہمزۂ متحرک

ہمزۂ متحرک مفتوح، مکسور یا مضموم ہوتا ہے۔ جیسے:

اِقْرَأْ ، بَدَأَ سَأَلَ أُذِنَ

۳۔ ہمزۂ نداء

ہمزۂ نداء، منادیٰ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

أَبُنَيَّ "اے بیٹے!"

۴۔ ہمزۂ تسویہ

ہمزۂ تسویہ، برابری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ [أَ] أَنْذَرْتَهُمْ [أَمْ] لَمْ تُنْذِرْهُمْ) (البقرة : ۶)

"آپ ان لوگوں کو، ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، دونوں برابر ہیں۔"

۵۔ ہمزۂ استفہام

ہمزہ استفہام، سوال پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا جواب، نَعَمْ یا بَلٰی سے دیا جاتا ہے۔ جیسے :

([أَ] لَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ) (الفیل : ۱)

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے، ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔"

۲۔ هَمْزَةُ الْوَصْلِ Conjunctive Humzah

همزۃُ الوصل ہمیشہ مکتوب تو ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات ملفوظ ہوتا ہے اور بعض اوقات غیر ملفوظ۔

همزۃ الوصل، اپنے ماقبل لفظ سے ملنے کی صورت میں، تَلَفُّظ سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن کتابت میں باقی رہتا ہے۔ اگر ماقبل لفظ سے نہ ملے یعنی ابتداء اسی ہمزہ سے ہو، تب یہ اپنی آواز دیتا ہے۔ صرف پچھلے لفظ سے ملنے کی صورت ہی میں اپنا تلفظ کھو بیٹھے گا۔ یعنی پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے :

(يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ [ارْجِعِي] إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً)

"اے نفس مطمئن ! چل اپنے رب کی طرف، اس حال میں کہ تو اپنے انجام نیک سے خوش ہے (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔" (الفجر : ۲۷، ۲۸)

(مُطْمَئِنَّةُ پر وقف کر کے، ارجعی کو پڑھیں گے تو ہمزہ کے تلفظ کے ساتھ [اِرْجِعِي] پڑھیں گے۔ وصل کی صورت میں، مُطْمَئِنَّةُ کو ارجعی سے ملا کر پڑھیں گے۔ مُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي)

مندرجہ ذیل مقامات میں ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

۱۔ لام تعریف (اَلْ) کا ہمزہ۔ جیسے: اَلْكِتَابُ، اَلْقَلَمُ،

۲۔ بعض مخصوص الفاظ کا ھمزہ:

جیسے: اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ۔

۳۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں، جو ھمزہ آتا ہے، وہ بھی ھمزۃ الوصل ہے۔

جیسے: اُنْصُرْ، اِضْرِبْ، اِفْتَحْ، اُكْرُمْ، اِسْمَعْ، اِحْسِبْ

۴۔ ابواب ثلاثی مزید کے سات (۷) ابواب کے مصادر، افعال اور ماضی اور افعال امر کا ھمزہ۔

۱۔ اِنْفَعَلَ، جیسے اِنْقِلَابٌ (مصدر)، اِنْقَلَبَ (ماضی)، اِنْقَلِبْ (امر)

۲۔ اِفْتَعَلَ جیسے اِجْتِنَابٌ (مصدر)، اِجْتَنَبَ (ماضی)، اِجْتَنِبْ (امر)

۳۔ اِفْعَلَّ جیسے اِسْوِدَادٌ (مصدر)، اِسْوَدَّ (ماضی)، اِسْوَدِدْ (امر)

۴۔ اِفْعَالَّ جیسے اِدْهِيمَامٌ (مصدر)، اِدْهَامَّ (ماضی)، اِدْهَمِمْ (امر)

۵۔ اِسْتَفْعَلَ جیسے اِسْتِغْفَارٌ (مصدر)، اِسْتَغْفَرَ (ماضی)، اِسْتَغْفِرْ (امر)

۶۔ اِفْعَوْعَلَ جیسے اِخْشِيشَانٌ (مصدر)، اِخْشَوْشَنَ (ماضی)، اِخْشَوْشِنْ (امر)

۷۔ اِفْعَوَّلَ جیسے اِجْلِوَّاذٌ (مصدر)، اِجْلَوَّذَ (ماضی)، اِجْلَوِّذْ (امر)

۵۔ رباعی مزید کے دو (۲) ابواب کے مصدر، فعل ماضی اور فعل امر میں بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اِفْعَنْلَلَ جیسے اِحْرِنْجَامٌ (مصدر)، اِحْرَنْجَمَ (ماضی)، اِحْرَنْجِمْ (امر)

۲۔ اِفْعَلَلَّ جیسے اِقْشِعْرَارٌ (مصدر)، اِقْشَعَرَّ (ماضی)، اِقْشَعْرِرْ (امر)

۳۔ هَمْزَةُ الْقَطْعِ Disjunctive Humzah

هَمْزَةُ الْقَطْع **ہمیشہ ملفوظ اور مکتوب** ہوتا ہے۔یعنی لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔

۱۔ ثلاثی مزید کے باب افعال میں، مصدر فعل ماضی اور فعل امر تینوں کا ہمزہ همزة القطع ہوتا ہے۔ جیسے:

إِحْسَانٌ (مصدر)، أَحْسَنَ (ماضی)، اور **أَحْسِنْ (امر)**

۲۔ أَفْعَلُ التفضيل کا ہمزہ: جیسے: **أَكْرَم**، أَفْضَلُ، أَكْبَرُ وغیرہ

۳۔ أَفْعَلُ الصِّفة کا ہمزہ: جیسے: أَسْوَدُ، **أَحْمَرُ**

۴۔ تمام ابواب میں، مضارع واحد متکلم کا ہمزہ، همزة القطع ہوتا ہے۔

جیسے: **أَذْهَبُ** أَدْخُلُ **أَعْبُدُ** أَسْجُدُ

۴۔ أَجَلْ Yes

۱۔ **أَجَلْ** حرف جواب برائے تصدیق ہے۔

أَجَلْ کا مطلب ہے ہاں، جی ہاں، بے شک، اچھا۔

۲۔ أَجَلْ سوالیہ فقرے کے جواب میں، استعمال نہیں ہوتا، بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ مثلاً

قَدْ أَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا ہے) کا جواب، **أَجَلْ** ہوگا۔

جَيْرِ اور إِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ اَلَا Lo

اَلَا کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اَلَا برائے تنبیہ:

اَلَا، حرفِ تنبیہ ہے، عموماً جملے کے آغاز میں استعمال کیا جاتا ہے۔
یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو بتحقیق بیان کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ) (البقرة : ۱۳)
"حقیقت میں، تو یہ خود بے وقوف ہیں"

۲۔ (اَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ) (هود : ۸)
"سنو جس روز اس سزا کا وقت آ گیا تو وہ کسی کے پھیرے نہ پھر سکے گا"

۳۔ (اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)
"سنو! جو یقیناً اللہ کے دوست ہیں۔ (یونس ۶۲)

۲۔ اَلَا برائے تحضیض (Lest, That no)

یہ همزہ استفهام اور لَا نافیہ سے مرکب ہے۔ (أ + لَا = اَلَا)
حرف تحضیض ہے۔ ابھارنے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلَا تَتُوبُ کیا آپ توبہ نہیں کریں گے۔

۲۔ اَلَا لَا تَفْعَلُ كَذَا!

۶۔ اِلَّا Except, Save, Unless, If not

۱۔ اِلَّا حرف استثناء ہے، سوائے، بجز (Except) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

(فَشَرِبُوا مِنْهُ | اِلَّا | قَلِيلًا مِّنْهُمْ) ۔ (البقرة : ۲۴۹)

"اس میں سے سب لوگوں نے پانی پیا، سوائے چند لوگوں کے۔"

۲۔ اِلَّا اکثر اوقات | اِن نافیہ کے ساتھ | استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(| اِنْ | هُوَ | اِلَّا | ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ) (التکویر : ۲۷)

"نہیں ہے یہ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت۔"

۳۔ بعض اوقات اِلَّا | مَا نافیہ کے ساتھ | بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(وَ | مَا | اَرْسَلْنٰكَ | اِلَّا | رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) (الانبیاء : ۱۰۷)

"اور اے نبیؐ! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا، مگر تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

۴۔ بعض اوقات اِلَّا ، صفت کے طور پر، علاوہ (In addition to) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ | اِلَّا | اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) (الانبیاء : ۲۲)

"اگر آسمان و زمین میں، ایک اللہ کے علاوہ ، دوسرے خدا بھی ہوتے، تو دونوں (زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔"

۵۔ بعض اوقات اِلَّا | مگر (But) | کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَا الرَّجُلُ قَاطِعٌ | اِلَّا | شَجَرَةً

"آدمی کاٹنے والا نہیں ہے، مگر ایک درخت۔"

(اِلَّا کے بارے میں مزید تفصیلات، جلد اول کے سبق نمبر ۷۵ میں ملاحظہ فرمائیں)

۷۔ اَلَّا

اَنْ اور لَا سے مرکب ہوتا ہے۔ (اَنْ + لَا = اَلَّا)

۱۔ (وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى [اَلَّا] تَعْدِلُوْا) (المائدۃ : ۸)

" اور کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم انصاف سے پھر جاؤ۔"

۲۔ (وَمَا لَكُمْ [اَلَّا] تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (الحدید : ۱۰)

" آخر کیا وجہ ہے؟ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔"

۸۔ اِلٰی To

۱۔ اِلٰی حرف جر برائے غایت ہے۔ تک، طرف، نزدیک، برابر کا مفہوم دیتا ہے۔
مکان اور زمان کی غایت کی انتہا بتانے کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

[۱۔ غایت مکان] ([اِلَى] الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى) (بنی اسرائیل : ۱)

" دور کی اس مسجد تک۔"

[۲۔ غایت زمان] (اَتِمُّوا الصِّيَامَ [اِلَى] الَّيْلِ) (البقرۃ : ۱۸۷)

" رات تک، اپنا روزہ پورا کرو۔"

۲۔ اِلٰی، ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَالْاَمْرُ [اِلَيْكِ]) (النمل : ۳۳)

" آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔"

۳۔ اِلٰی، بعض اوقات، مَعَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مَنْ اَنْصَارِيْ [اِلَى] اللّٰهِ) (الصف : ۱۴)

" مطلب ہے، مَنْ اَنْصَارِيْ مَعَ اللّٰهِ؟

۲۔ (اِذَا خَلَوْا [اِلٰى] شَيٰطِيْنِهِمْ) (البقرۃ : ۱۴)

مطلب ہے، اِذَا خَلَوْا مَعَ شَيٰطِيْنِهِمْ (یہ اختلافی ہے)

۴۔ إِلٰی، بعض اوقات فِیْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَتُحْشَرُونَ **إِلٰی** جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ) (آل عمران:۱۲)

مطلب ہے، فِیْ جَهَنَّمَ، یعنی إِنَّهُمْ يَجْمَعُوْنَ فِيْهِمْ (دوزخیوں میں)

۵۔ إِلٰی، اسم الفعل کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ **إِلَيْكَ** عَنِّيْ : میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ اسم الفعل ہے۔

۲۔ إِلَيْكَ هٰذَا : یہ لے لو۔ اسم الفعل ہے۔

۶۔ إِلٰی کے دیگر استعمالات یہ ہیں:

۱۔ إِلٰی مَتٰی ؟ : کب تک

۲۔ **إِلَيْكَ** : تمہارے لیے، تمہاری جانب، تمہارے نام

سبق نمبر ۲۳۹

۹۔ اَمْ Whether

۱۔ اَمْ ، حرفِ عطف ہے۔

۲۔ اَمْ ، ہمزۂ استفہام کے بعد، تَسْوِیَه (برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں دو چیزوں میں سے، ایک کا تعین مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے:

(أَ قَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ) (الانبیاء: ۱۰۹)

"وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، قریب ہے یا دور۔"

اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔

۳۔ اَمْ مُتَّصِلَة

کبھی یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے، ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔

اس صورت میں اسے اَمْ متصلہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ (أَ أَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ) (البقرۃ: ۶)

"ان کے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو۔"

۲۔ (أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) (المنافقون: ۶)

"ان کے لیے مغفرت کی دُعا کرو۔ یا نہ کرو ان کے لیے یکساں ہے۔"

۴۔ اَمْ منقطعہ

بعض اوقات اَمْ ، دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں

اسے اَمْ منقطعہ کہتے ہیں۔ مثلاً

(اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ؟ | اَمْ | لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ؟) (الاعراف:۱۹۵)

"کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں؟ کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں؟"

اَمْ منقطعہ خبریہ جملے پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

(وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ | اَمْ | يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

"اور الکتاب کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فرمانروائے کائنات کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟" (یونس ۳۷،۳۸)

۵۔ بَلْ کے معنی میں اَمْ کا استعمال

بعض اوقات، بَلْ کے معنی میں بھی، اَمْ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ | اَمْ | هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ)

"کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوا کرتا ہے؟ کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟"

(الرعد: ۱۶)

اَوْ اور اَمْ کا فرق

اَوْ اور اَمْ کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ | اَ | زَيْدٌ عِنْدَكَ | اَوْ | عَمْرٌو (آپ کے پاس زید ہے یا عمرو؟) یہاں سوال کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔

۲۔ | اَ | زَيْدٌ عِنْدَكَ | اَمْ | عَمْرٌو (کیا آپ کے پاس زید ہوگا؟ یا عمرو؟) یہاں سوال کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے

صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

۱۰۔ اَمَا

اَمَا کا استعمال چار طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ اَمَا برائے ابتداء   یہ اَمَا قسم کے بعد، یا پہلے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ اَمَا اِنَّكَ خَارِجٌ ۔ اوہو! آپ تو نکلنے والے ہیں۔

۲۔ اَمَا وَاللهِ لَاَفْعَلَنَّ۔ اما! خدا کی قسم! میں یہ کر کے رہوں گا۔

کبھی اَمَا کا الف گرا دیا جاتا ہے اور اَمَ واللهِ بھی استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ اَمَا برائے عرض

اَمَا   تَاكُلُ مَعَنَا!

"کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں کھائیں گے!"

۳۔ اَمَا برائے تحقیق

حقًّا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَمَا   اَنْتَ مُصِيْبٌ " واقعی! آپ ٹھیک کہتے ہیں"

۴۔ اَمَا بعض اوقات، اَلَا کی طرح بطور حرفِ تنبیہ استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۔ اِمَّا   Either

اِمَّا کا استعمال، اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ اِمَّا جملہ خبریہ میں

جَاءَنِيْ   اِمَّا   زَيْدٌ وَ   اِمَّا   عَمْرٌو

"میرے پاس زید آیا تھا یا عمرو"

۲۔ اِمَّا جملۂ امریہ میں

اِضْرِبْ | اِمَّا | رَأْسَهٗ وَ | اِمَّا | ظَهْرَهٗ

"یا تو اس کے سر پر مارو، یا اس کی پیٹھ پر مارو"

۳۔ اِمَّا جملہ استفھامیہ میں

اَلَقِیْتَ | اِمَّا | عَبْدَاللّٰهِ وَ | اِمَّا | اَخَاهُ؟

"کیا آپ نے عبداللہ سے ملاقات کی تھی؟ یا اس کے بھائی سے"

اَوْ اور اِمَّا کا فرق

اَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ

اَوْ والے جملے میں، کلام کے ابتدائی حصے پر، یقین ہوتا ہے، دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ جیسے:

(قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا | اَوْ | بَعْضَ یَوْمٍ) (الکھف: ۱۹)

" (اصحاب کہف کے) دوسروں نے کہا: شاید دن بھر، یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے"

اِمَّا کے استعمال میں کلام، آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔

اِمَّا کی پانچ (۵) قسمیں ہیں:

۱۔ اِمَّا برائے تفصیل Seperation

(اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ | اِمَّا | شَاكِرًا وَّ | اِمَّا | كَفُوْرًا) (الانسان: ۳)

"ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا"

۲۔ إِمَّا برائے تخییر Option

۱۔ (إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَ إِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا) (الکہف: ۸۶)

"(اے ذوالقرنین! تجھے اختیار ہے) یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے، یا پھر، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔"

۲۔ (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ إِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا)

"اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کر لو۔ تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔" (محمد: ۴)

۳۔ إِمَّا برائے اباحت Lawfulness

تَعَلَّمْ إِمَّا رِيَاضَةً وَ إِمَّا أَدَبًا

یا تو، ورزش سیکھ لو، یا پھر ادب

(یعنی، دونوں چیزیں جائز و مباح ہیں۔)

۴۔ إِمَّا برائے شک Doubt

جَاءَنِي إِمَّا مُحَمَّدٌ وَ إِمَّا عَلِيٌّ

"(مجھے شک ہے، یا تو) میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔"

۵۔ إِمَّا برائے ابہام Ambiguity

یہ حرف إِمَّا بھی شک و ابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً

(إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَ إِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ) (طہ: ۶۵)

"(جادوگر بولے: اے موسیٰ!) آپ پہلے پھینکتے ہیں؟ یا ہم پہلے پھینکیں؟"

۶۔ إِمَّا برائے عطف

بعض اوقات إِمَّا کے ذریعے بھی، عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ **اِمَّا** يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ) (التوبہ: ۱۰۶)

"کچھ دوسرے لوگ ہیں، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے، چاہے انہیں سزا دے اور چاہے ان پر از سرِ نو مہربان ہو جائے۔"

۱۲۔ اَمَّا As for, But, As to

اَمَّا **حرفِ تفصیل** (Letter of Seperation) ہے، لیکن، رہے، رہا یہ کہ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے، جیسے مفہومات پر حاوی ہے۔

اَمَّا **حرفِ شرط** اور **حرفِ تاکید** بھی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ **فَاَمَّا** ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ وَ **اَمَّا** عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ)

(الحاقۃ: ۴،۶)

"ثمود اور عاد نے، اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا۔ (رہے ثمود وہ تو ایک سخت حادثے سے ہلاک کیے گئے۔ اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیے گئے۔"

یہاں **اَمَّا** ثمود اور عاد کے انجام کے فرق کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۲۔ (**فَاَمَّا** الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ **اَمَّا** السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَ **اَمَّا** بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) (الضحیٰ: ۹ تا ۱۱)

"لہٰذا یتیم پر سختی نہ کرو، اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔"

۳۔ (**فَاَمَّا** الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ

رَبِّیٓ اَکۡرَمَنِ ہ

وَ | اَمَّآ | اِذَا مَا ابۡتَلٰہُ فَقَدَرَ عَلَیۡہِ رِزۡقَہٗ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡٓ اَہَانَنِ)

(الفجر: ۱۵، ۱۶)

"مگر انسان کا حال یہ ہے، کہ اس کا رب جب اس کو، آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے، میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب وہ، اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے، میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔"

۴۔ (| فَاَمَّا | مَنۡ طَغٰی ہ وَ اٰثَرَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ہ فَاِنَّ الۡجَحِیۡمَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی)

"تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی، دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہو گی۔" (النازعات: ۳۷۔ ۳۹)

۵۔ (وَ | اَمَّا | مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی)

(النازعات: ۴۰، ۴۱)

"اور رہا (وہ شخص) جس نے، اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا، اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا، جنت اس کا ٹھکانا ہو گی۔"

نوٹ: اوپر کی مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلے جملے میں اَمَّا، فاء کے ساتھ | فَاَمَّا | اور دوسرے جملے میں اَمَّا، واؤ کے ساتھ، | وَاَمَّا | استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۲۴

۱۳- إِنْ If, Not, Indeed

کی چار (۴) قسمیں ہیں۔ شرطیہ، نافیہ، مخففہ اور زائدہ

۱- إِنْ شرطیہ If

۱- إِنْ شرطیہ، دو جملوں پر آتا ہے، پہلا جملہ شرطیہ کہلاتا ہے، اور دوسرا جملہ جزائیہ کہلاتا ہے۔ جو جواب شرط پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِنْ | يَكُنْ | مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ | يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ)

حرف شرط + شرطیہ جملہ مجزوم — جزائیہ جملہ (الانفال: ۶۵)

"اگر تمہارے درمیان، بیس ثابت قدم ہوں، تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے۔"

۲- إِنْ فعل کو، مستقبل کا معنی اور لَوْ فعل ماضی کا معنی دیتا ہے۔

۳- إِنْ کا استعمال اس موقع پر ہوتا ہے، جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔

۴- حرف شرط کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے۔ چنانچہ لَوْ زَيْدٌ ذَاهِبٌ کی ترکیب غلط ہوگی۔

۵- إِنْ کے ساتھ، شرط کے جملے میں، اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف (مجزوم) شکل میں آتا ہے۔ البتہ جزائیہ جملے میں، فعل مضارع آئے، تب یہ بھی اخف یعنی مجزوم ہوگا۔ جیسے:

(إِنْ | تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ | يُثَبِّتْ | اَقْدَامَكُمْ) (محمد: ۷)

(یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تَنْصُرُوْنَ مجزوم ہوکر تَنْصُرُوْا ہوگیا ہے۔
اور جزائیہ جملوں میں دونوں افعالِ مضارع **يَنْصُرُ** اور **يُثَبِّتُ** مجزوم ہوکر
يَنْصُرْ اور **يُثَبِّتْ** ہوگئے ہیں۔

۶۔ جزائیہ جملہ اگر، امر، نہی، ماضی یا مبتدا و خبر پر مشتمل ہو تو اس پر ف آتا ہے۔ (تفصیل کے لیے حصہ اوّل کا سبق نمبر ۱۰۸ کا دوبارہ مطالعہ کیجیے۔) جیسے:

۱۔ **إِنْ** أَتَاكَ زَيْدٌ **فَأَكْرِمْهُ**
"اگر آپ کے پاس زید آئے، تو اس کا اکرام کیجیے۔"

۲۔ **إِنْ** ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ
"اگر اس نے آپ کو مارا، تو آپ کا یہ کام نہیں ہے کہ اس کو بھی ماریں۔"

۳۔ ﴿ **إِنْ** تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ﴾ (المائدة: ۱۱۸)
شرطیہ جملہ — جزائیہ جملۂ اسمیہ
"اب اگر آپ انہیں سزا دیں، تو وہ آپ کے بندے ہیں۔"

۴۔ **إِنْ** جِئْتَنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ
"اگر آپ میرے پاس تشریف لائیں، تو آپ کا اکرام کیا جائے گا۔"

۲۔ إِنْ نافیہ Not

إِنْ نافیہ، جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ، دونوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور لازماً إِلَّا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ ﴿ **إِنْ** أَرَدْنَا **إِلَّا** الْحُسْنٰى ﴾ (التوبة: ۱۰۷)
"نہیں تھا، ہمارا ارادہ، بھلائی کے سوا (کسی دوسری چیز کا)۔"

٢۔ (إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا) (النساء: ١١٧)

"نہیں پکارتے وہ لوگ، اللہ کو چھوڑ کر، مگر دیویوں کو۔"

٣۔ (إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا) (الکہف: ٥)

"نہیں کہتے وہ لوگ، مگر محض جھوٹ۔"

٤۔ (إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ) (المدثر: ٢٥)

"(وہ کافر کہتے تھے) نہیں ہے یہ (قرآن)، مگر ایک انسانی کلام"

٥۔ (إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ) (الملك: ٢٠)

"نہیں ہیں یہ منکرین، مگر دھوکے میں۔"

٦۔ (إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ) (المجادلة: ٢)

"نہیں ہیں ان کی مائیں، مگر صرف وہ خواتین، جنہوں نے ان کو جنا ہے۔"

٣۔ إِنْ مُخَفَّفَه Indeed, Certainly

إِنْ مُخَفَّفَه إِنَّ کے بجائے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اپنے بعد والے اسم کو منصوب نہیں کرتا، البتہ إِنَّ کی طرح تاکید اور یقین کے معنی دیتا ہے۔

١۔ (وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ)

(بنی اسرائیل: ٧٦)

"اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سر زمین سے اکھاڑ دیں۔"

٢۔ (إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا)

(الفرقان: ٤٢)

"یقیناً، اس نے تو ہمیں گمراہ کر کے، اپنے معبودوں سے برگشتہ ہی کر دیا ہوتا، اگر ہم

(ان کی عقیدت پر) جم نہ گئے ہوتے۔"

۳۔ (اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ) (یوسف:۳)

"یقیناً، آپ اس سے پہلے، بے خبروں میں تھے۔"

۴۔ (اِنْ وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ) (الاعراف:۱۰۲)

"بلاشبہ، ان میں سے اکثر کو ہم نے، بدعہد پایا۔"

نوٹ: اِنْ مخففہ، افعال ناقصہ سے پہلے یعنی كَانَ اور ظَنَّ کے بھائی بندوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔
(جبکہ اِنَّ اور اَنَّ صرف اسم سے پہلے آتے ہیں اور اسم کو منصوب کرتے ہیں۔)

۴۔ اِنْ زائدہ برائے تاکید

بعض اوقات اِنْ زائدہ برائے تاکید استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا اِنْ اَتَيْتُ بِشَيْءٍ، اَنْتَ تَكْرَهُهٗ

"میں جو چیز بھی اپنے ساتھ لاتا ہوں، آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔"

۱۴۔ اَنْ

اَنْ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔ مصدریہ، مُخَفَّفَه، تَفْسِيْرِيَّه اور زائدہ

۱۔ اَنْ مصدریہ

اَنْ مصدریہ کہ (That) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَنْ مصدریہ فعل مضارع کو خفیف یعنی منصوب کرتا ہے، جیسے :

۱۔ (وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ) (البقرۃ : ۱۸۴)

یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

"لیکن یہ کہ تم روزے رکھو، تو تمہارے حق میں اچھا ہی ہے۔"

(یہاں اَنْ نے فعل کو، مصدری معنی عطا کیے ہیں، اس لیے یہ مصدر مؤوّل کہلاتا ہے۔)

۲۔ (وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ) (النساء : ۲۵)

"اور یہ کہ تم صبر کرو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔"

۳۔ (وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ) (النور : ٦٠)

"تاہم اگر وہ خواتین بھی، حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے۔"

۴۔ (اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ) (الحدید : ١٦)

"کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں۔"

۵۔ (وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ) (الاعراف : ۸۲)

"مگر اس کی قوم کا جواب، اس کے سوا کچھ نہ تھا، کہ نکالو! ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے۔"

یہاں بھی اَنْ کی وجہ سے، مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

٦۔ (اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ) (البلد : ۷)

"کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟"

۲۔ اَنْ مُخَفَّفَہ Indeed

اَنْ مُخَفَّفَہ، اَنَّ کا مُخَفَّف ہوتا ہے، لیکن فعلِ مضارع کو، خفیف یعنی منصوب نہیں کرتا۔ جیسے:

۱۔ (عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى) (المزمل: ۲۰)

"اسے معلوم ہے کہ یقیناً تم میں کچھ مریض ہوں گے۔"

۲۔ (اَفَلَا يَرَوْنَ اَنْ لَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا) (طٰه: ۸۹)

"کیا وہ (بنی اسرائیل) دیکھتے نہ تھے کہ یقیناً، وہ (سامری کا بت) ان کی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔"

۳۔ اَنْ تفسیریہ Explicative

اَنْ تفسیریہ، ای (یعنی That کہ) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ اَنْ اس جملے کے بعد آتا ہے، جس میں قول یا بات وغیرہ کا مفہوم ہو۔ جیسے:

۱۔ (نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ) (الصافات: ۱۰۴)

"ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم!"

۲۔ (فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ) (المؤمنون: ۲۷)

"پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی، کہ کشتی بنا۔"

۳۔ (وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ)

"اس وقت ندا آئے گی کہ "یہ جنت، جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، تمہیں ان اعمال

کے بدلے میں ملی ہے، جو تم کرتے رہے تھے۔" (الاعراف: ۴۳)

۴۔ (وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ [أَنِ] امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ) (ص: ۶)

"اور سرداران قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور ڈٹے رہو! اپنے معبودوں کی عبادت پر!"

۴۔ أَنْ زائدہ برائے تاکید

أَنْ زائدہ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عموماً لَمَّا کے بعد آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَلَمَّا [أَنْ] جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا) (یوسف: ۹۶)

"پھر جب کہ خوشخبری لانے والا آیا، تو اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص، حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈال دی اور یکایک ان کی بینائی عود کر آئی۔"

۲۔ (وَلَمَّا [أَنْ] جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ) (العنکبوت: ۳۳)

"پھر جبکہ ہمارے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو لوط علیہ السلام پریشان ہو گئے۔"

بعض اوقات، أَنْ اور لَا کو ملا کر أَلَّا بنا لیا جاتا ہے

(أَنْ + لَا : [أَلَّا])

۱۵۔ إِنَّ — Indeed, Certainly, That

إِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام (آغاز) میں آتا ہے۔ حرفِ تاکید ہے، حرفِ ناصب ہے۔ حرفِ مشابہ بالفعل ہے، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

۱۔ (| إِنَّ | الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ) (المنافقون : ۱)

"یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں"

قَالَ کے بعد بھی، إِنَّ ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۲۔ (| إِنَّ | رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) (هود : ۴۱)

"میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے"

۳۔ (قَالَ | إِنَّهٗ | يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ) (البقرة : ۷۱)

إِنَّ کا غالب استعمال، تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ إِنَّ کی تاکید اس تاکید سے زیادہ قوی ہوتی ہے، جو اسم پر لَ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

۱۶۔ إِنَّمَا Verily, Indeed, Not but

| إِنَّمَا | دو حروف سے مرکب ہے۔ (إِنَّ + مَا) حَصر کے لیے آتا ہے۔

إِنَّ کے ساتھ اگر مَا لگ جائے تو إِنَّ کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مبتداء منصوب نہیں ہوتا۔ یہ مَا، مَا الکَافَّة (عمل کو روک دینے والا) Hindering کہلاتا ہے۔

| إِنَّمَا | جملے کے شروع میں آتا ہے اور حَصر کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (قُلْ | إِنَّمَا | اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ) (الكهف : ۱۱۰)

"اے نبی! کہو، کہ میں تو ایک انسان ہوں، تم ہی جیسا"

۲۔ (| إِنَّمَا | الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ) (الحجرات : ۱۰)

"اہل ایمان تو آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔"

۳۔ (| إِنَّمَا | الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبه : ۶۰)

"صدقات تو صرف، محتاج لوگوں کے لیے ہیں۔"

۱۷۔ اَنَّ Indeed, Certainly, That

اَنَّ صدرِ کلام (آغاز) میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ درمیان میں آتا ہے۔

اَنَّ بعد والے جملے کو، مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔ اَنَّ اپنے بعد آنے والے الفاظ کے ساتھ مل کر، فاعل، مفعول اور مجرور بن جاتا ہے اور اس طرح، جملے کا جزو بن جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ ﴿ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (البقرۃ : ۲۶۰)

"خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے"

۲۔ بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

"مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی"

۳۔ ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ (الجن : ۱)

"اے نبیؐ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے (قرآن) سنا۔

۱۸۔ اَنَّمَا That

اَنَّمَا، دو حروف سے مرکب ہے۔ (اَنَّ + مَا)

﴿ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ (الکھف : ۱۱۰)

"میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے"

۱۹۔ اَوْ Or

اَوْ جملے کے حکم کو، دو مذکور چیزوں میں سے، ایک سے متعلق کرنے کے لیے آتا ہے۔

یہ خبر، امر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جملۂ خبریہ : جَاءَنِي زَيْدٌ أَوْ عَمْرٌو

میرے پاس زید آیا تھا، یا عمرو۔

۲۔ جملۂ امریہ : اِضْرِبْ رَأْسَهُ أَوْ ظَهْرَهُ۔

اس کے سر پر مارو، یا گردن پر۔

۳۔ جملہ استفھامیہ : أَلَقِيْتَ عَبْدَ اللهِ أَوْ أَخَاهُ؟

"کیا آپ نے عبداللہ سے ملاقات کی تھی؟ یا اس کے بھائی سے؟

أَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تخییر، شك، تفریق، اِبھام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ أَوْ برائے تخییر Option

بعض اوقات أَوْ، تخییر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖٓ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) (البقرۃ : ۱۹۶)

"مگر جو شخص مریض ہو، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بناء پر اپنا سر منڈوالے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے، یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔"

۲۔ تَزَوَّجْ هِنْدًا أَوْ أُخْتَهَا

"ہند سے شادی کرلو، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔"

(اس مثال میں تَزَوَّجْ طلب ہے)

۲۔ اَوْ برائے اِبَاحَت Lawfulness

بعض اوقات اَوْ ، اِبَاحَت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً) (البقرة: ۷۴)

"پتھروں کی طرح سخت ، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔"

اس مثال میں ، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین کو کسی ایک سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

۲۔ اِصْحَبْ حَمِيْدًا اَوْ رَشِيْدًا

"حمید کی صحبت اختیار کر لو ، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔"

(اس مثال میں اِصْحَبْ طلب ہے)

۳۔ اَوْ برائے شَكّ Doubt

بعض اوقات اَوْ ، شَكّ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ) (الكهف: ۱۹)

"شاید دن بھر ، یا پھر ، اس سے کچھ کم ، رہے ہوں گے۔"

۴۔ اَوْ برائے تَفْرِيق Division

بعض اوقات اَوْ ، تَفْرِيق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا) (البقرة: ۱۳۵)

"یہودی کہتے ہیں : "یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں :

عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی"۔ (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

۵۔ اَوْ برائے اِبْہام Ambiguity

بعض اوقات اَوْ، اِبْہام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ) (سبا: ۲۴)

"اب لا محالہ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے، یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے"۔ (یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے)

۶۔ اَوْ برائے ممانعت (فعل نہی کے بعد)

بعض اوقات اَوْ، ممانعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا) (الدھر: ۲۴)

"اور نہ تو ان میں سے، کسی آثم (بدعمل) کی اطاعت کرو، اور نہ کسی کفور کی (منکرِ حق)"۔

۷۔ اَوْ برائے تقسیم Classification

بعض اوقات اَوْ، تقسیم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَلْكَلِمَةُ اسْمٌ أَوْ فِعْلٌ أَوْ حَرْفٌ

"لفظ، اسم ہوتا ہے، یا فعل ہوتا ہے، یا حرف"

۸۔ اَوْ بمعنی اِلٰی (تک) Until

بعض اوقات اَوْ ، اِلٰی کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَاَ سْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ اَوْ اُدْرِكَ الْمُنٰی

"میں آرزووں کی تکمیل تک، دشواریوں کا مقابلہ کرتا رہوں گا۔"

۹۔ اَوْ اِلَّا کے معنی میں Otherwise

بعض اوقات اَوْ ، اِلَّا کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَاُ عَاقِبَنَّهٗ اَوْ يُطِيْعَ اَمْرِىْ

"میں ضرور اس کا پیچھا کرتا رہوں گا، ورنہ اسے میری بات ماننی پڑے گی۔"

۱۰۔ اَوْ بمعنی اَمْ یا بَلْ Rather

بعض اوقات اَوْ ، اَمْ یا بَلْ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ) (الصافات : ۱۴۷)

"اس کے بعد، ہم نے اُسے (یعنی یونس کو) ایک لاکھ، بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔" (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

۲۰۔ اَیْ ie

اَیْ کی دو قسمیں ہیں۔ ای تفسیریہ اور اَیْ ندائیہ

۱۔ اَیْ تفسیریہ

۱۔ هُوَ مَكِّيٌّ | أَيْ | مَنْسُوْبٌ إِلَى مَكَّةَ

"وہ مکی ہے" یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ رَأَيْتُ غَضَنْفَرًا | أَيْ | أَسَدًا

"میں نے شیر کو دیکھا | یعنی | اسد کو"

۲۔ اَیْ ندائیہ

جیسے: | أَيْ | مُحَمَّدُ! "یا محمد!"

۲۱۔ إِيْ (Yes)

برائے اِثبات وتصدیق

| إِيْ | حرفِ جواب ہے۔ قسم سے پہلے آتا ہے۔ | نَعَمْ (ہاں) | کا مفہوم دیتا ہے۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ (وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ | إِيْ | وَرَبِّيْ إِنَّهُ لَحَقٌّ) (یونس:۵۳)

"وہ پھر پوچھتے ہیں، کیا واقعی یہ سچ ہے؟ جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو" میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے۔"

۲۔ | إِيْ | لَعَمْرُكَ — "ہاں، تمہاری جان کی قسم۔"

| إِيْ | هَا للهِ — "ہاں، اللہ کی قسم۔"

سبق نمبر ۲۴۱

۲۲۔ ب With

باء (ب) حرفِ جر ہے، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اس کے مختلف استعمالات پر خصوصی توجہ دیجئے۔

۱۔ باء (ب) برائے الصاق With

اِلصاق یعنی ایک چیز کو، دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لیے، استعمال ہوتا ہے، جیسے:

۱۔ (وَامْسَحُوا **بِرُءُوسِكُمْ**) (المائدة ۵: ٦)

"اور مسح کرو، اپنے سروں کے ساتھ" (یعنی سروں پر ہاتھ پھیر لو۔)

۲۔ (خُذُوا مَا آتَيْنٰكُمْ **بِقُوَّةٍ**) With (البقرة: ۹۳)

"جو (کتاب) ہم نے تمہیں دی ہے، اُسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔"

۲۔ باء (ب) برائے استعانت With the help of

استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لیے بھی باء استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَلَّذِي عَلَّمَ **بِالْقَلَمِ**) (العلق ۴).

"جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔"

۲۔ (**بِسْمِ** اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (النمل: ۳۰)

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے"

۳۔ باء (ب) برائے سببیت : Due to

بعض اوقات سببیت یعنی سبب ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ فَشِلَ بِالۡاِهۡمَالِ " وہ لاپرواہی کی وجہ سے، کمزور ہوگیا۔"

۲۔ (فَكُلًّا اٰخَذۡنَا **بِذَنۡۢبِهٖ**) (العنکبوت : ۴۰)

"ہم نے ہرایک کو، اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا۔"

۴۔ باء (ب) برائے مصاحبت Along With

بعض اوقات باء، مصاحبت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (سَبِّحۡ **بِحَمۡدِ** رَبِّكَ) (طٰه : ۱۳۰)

"اپنے رب کی حمد کے ساتھ، تسبیح بھی کیجیے۔"

۲۔ (اِهۡبِطۡ **بِسَلٰمٍ**) (هود : ۴۸)

"سلامتی کے ساتھ جاؤ۔"

۵۔ باء (ب) برائے ظرف At

بعض اوقات باء، برائے ظرف (At) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (نَجَّيۡنٰهُمۡ **بِسَحَرٍ**) (القمر : ۳۴)

"ان کو ہم نے (اپنے فضل سے) رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔"

۲۔ (لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ **بِبَدۡرٍ**) (آل عمران : ۱۲۳)

"آخر اس سے پہلے میدانِ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا۔"

۳۔ (وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ **بِهٖ** نَافِلَةً لَّكَ) (بنی اسرائیل : ۷۹)

"اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہے۔"

یہاں حرف باء دوران (During) کے معنی میں بطورِ ظرف استعمال ہوا ہے۔

۶۔ باء (ب) برائے تعدیہ Transitivity

تعدیہ یعنی فعل کو متعدی بنانے کے لیے بھی، باء استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) (البقرة: ۱۷)

"اللہ، اُن کے نور کو لے گیا۔"

۲۔ (وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا) (الفرقان: ۷۲)

"اور کسی لغو چیز پر، ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔"

(یہاں ب فعل متعدی کے مفعول کو ظاہر کر رہا ہے۔)

۷۔ باء (ب) زائدہ برائے تاکید Affirmative

باء زائدہ برائے تاکید، نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتا ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی یہ خبر پر مبالغے (Intensiveness) کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ)

"اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔" (یہ نفی کی مثال ہے)

۲۔ (أَ لَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؟) (الزمر: ۳۶)

"(اے نبی) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟"

(یہ استفہام کی مثال ہے)

۳۔ (وَ مَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ) (یوسف: ۱۷)

"آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے، چاہے ہم سچے ہی ہوں۔"

(یہ فاعل پر، باء زائدہ کی مثال ہے۔)

۴۔ (وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا) (النساء: ۷۹)

"اور اس پر خدا کی گواہی کافی ہے۔"

۵۔ (وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) (البقرة: ۱۹۵)

"اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

۸۔ باء (ب) برائے قسم

باء برائے قسم، اسم کو مجرور کرتے ہوئے، قسم اور گواہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ "رب کعبہ کی قسم"

۲۔ (قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ) (ص: ۸۲)

"ابلیس نے کہا: تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا"

۹۔ باء برائے بدل Substitution(For, Instead of)

بعض اوقات باء، بدل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ) (المائدۃ: ۴۵)

"اور ناک کے بدلے ناک"

۲۔ (وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ) (الصافات: ۱۰۵)

"اور ہم نے ایک بڑی قربانی، فدیہ میں دے کر، اس بچے (اسمٰعیلؑ) کو چھڑا لیا"

۱۰۔ باء برائے فِي (In)

بعض اوقات باء، فِي کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ)

(الحجر: ۴۵، ۴۶)

"یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) داخل ہو جاؤ

ان میں سلامتی کے ساتھ، بے خوف و خطر (یعنی سلامتی میں)"

۱۱۔ باء برائے مِنْ (From which)

بعض اوقات باء، مِنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا) (الانسان: ۶)

"چشمہ، جس کے ساتھ، اللہ کے بندے شراب پئیں گے۔
اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔"
(بِهَا : مِنْهَا : جس میں سے : جس سے : جس کے ساتھ)

۲۔ (فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللهِ) (هود : ۱۴)
"جان لو، کہ یہ اللہ کے علم میں سے نازل ہوا ہے۔
مطلب ہے، أُنْزِلَ مِنْ عِلْمِ اللهِ

۱۲۔ باء (ب) برائے عَلٰی

بعض اوقات باء، عَلٰی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ) (آل عمران : ۷۵)
"اہلِ کتاب میں کوئی تو ایسا ہے، کہ اگر تم اس کے اعتماد پر، مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو، تو وہ تمہارا مال، تمہیں ادا کر دے گا، اور کسی کا حال یہ ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملے میں بھی، اس پر بھروسہ کرو تو، وہ ادا نہ کرے گا۔"
(طبری نے کہا ہے کہ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ کا مطلب إِنْ تَأْمَنْهُ عَلٰى دِينَارٍ ہے۔

۲۔(فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ)
(آل عمران : ۱۵۳)
"اللہ نے تم کو، رنج پر رنج دیے تاکہ آئندہ کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا مصیبت نازل ہو تو تم ان پر ملول نہ ہو۔"
(ابن کثیر نے کہا ہے کہ غَمًّا بِغَمٍّ کا مطلب غَمًّا عَلٰى غَمٍّ ہے۔)

۱۳۔ باء (ب) برائے عَنْ

بعض اوقات باء، عَنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا) (الفرقان : ۵۹)

"رحمان، اس کی شان، بس کسی جاننے والے سے پوچھو۔"

ابن قتیبہ کہتے ہیں فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا کا مطلب فَسۡـَٔلۡ عَنۡهُ خَبِيۡرًا ہے۔ (تاویل مشکل القرآن)

۲۳۔ بل Nay, Rather

۱۔ بَلْ بھی حرف عطف ہے، Particle of Digression ہے
اِضراب (Retractation) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔

۲۔ بَلْ اپنے ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ حرف معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اِشۡتَرَيۡتُ دَوَاةً بَلْ قَلَمًا میں نے دوات خریدی، نہیں بلکہ قلم،

۲۔ (قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ)

" وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے اولاد بنالی۔ (اللہ اس بیہودہ الزام سے) پاک ہے۔ (یعنی فرشتے اللہ کی بیٹیاں، کیسے ہو سکتے ہیں؟) بلکہ وہ تو برگزیدہ بندے ہیں۔"

۳۔ بَلْ بعض اوقات، اپنے ماقبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

۴۔ | بَلْ | سے پہلے، حروف، کَلَّا اور لَا استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ (| کَلَّا بَلْ | لَا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ) (الفجر : ۱۷)

"ہرگز نہیں، بلکہ تم لوگ یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔"

۲۔ (| کَلَّا بَلْ | رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ) (المطففین : ۱۴)

"ہرگز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر، ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔"

۵۔ | بَلْ | جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات | لٰکِنَّ | کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ | بَلْ | عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ) (الانبیاء : ۲۶)

"یہ کہتے ہیں" رحمان اولاد رکھتا ہے۔ (فرشتے نعوذ باللہ اس کی بیٹیاں ہیں۔)"

سبحان اللہ | بلکہ | وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں، جنہیں عزت دی گئی ہے۔"

(یہ اِضْرَاب ہے یہاں بات لوگوں کے شرک سے موڑ کر، فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

۲۔ (اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ | بَلْ | جَآءَھُمْ بِالْحَقِّ) (المومنون : ۷۰)

"یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ (نہیں) | بلکہ | وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔"

۳۔ (| بَلْ | قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ | بَلِ | افْتَرٰهُ | بَلْ | هُوَ شَاعِرٌ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ کَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ)

(الانبیاء : ۵)

بلکہ وہ تو کہتے ہیں، یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ یہ انہوں نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ) خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے، اسے چاہیے، ہمارے پاس یہ کوئی نشانی لے آئے، جس طرح پرانے زمانے کے رسول، نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔"

بَلْ سے پہلے محذوف جملہ

بَلْ کا، دو جملوں کے درمیان آنا ضروری ہے۔ اگر صرف ایک جملے کے ساتھ بَلْ آجائے تو اس سے پہلے کا جملہ محذوف سمجھا جائے گا۔ جیسے:

۱۔ (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ) (البقرۃ: ۱۵۴)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو بلکہ ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔"

(یہاں بَلْ دو جملوں کے درمیان آیا ہے۔)

۲۔ (بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا) (الاعلیٰ: ۱٦)

"مگر تم لوگ، دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔"

(یہاں بَلْ سے پہلے کوئی جملہ محذوف ہے۔)

۳۔ (بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ) (البروج: ۱۹، ۲۰)

"مگر جنہوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے (ان کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا)"

۴۔ (بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ) (البروج : ۲۱، ۲۲)

"بلکہ قرآن بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔"

۲۴۔ بَلٰی Yes, Why not

بَلٰی حرفِ جواب ہے۔ بَلٰی کے ذریعے، بطورِ خاص نفی کا جواب دیا جاتا ہے۔

بَلٰی ، منفی سوال ، یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ (ہم تو برے کام نہیں کیا کرتے تھے۔) کے بعد بَلٰی کے معنی ہوں گے، بلکہ تم بُرے اعمال کرتے تھے۔

مندرجہ ذیل آیات میں بَلٰی کے استعمال پر غور کیجئے۔

۱۔ (زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ، قُلْ بَلٰی) (التغابن : ۷)

"منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد، ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے۔ ہاں (ضرور، کیوں نہیں)"

یہاں مفہوم یہ ہے کہ نہیں بلکہ وہ ضرور اٹھائے جائیں گے۔

۲۔ (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰی) (الاعراف : ۱۷۲)

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

انہوں نے کہا: ہاں (ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں)۔"

۳۔ (اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰی) (القیامۃ : ۳)

"کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ ہاں کیوں نہیں۔" (ضرور)

اوپر کی تینوں آیتوں میں | بَلیٰ | منفی سوال کے ، رد کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۲۵۔ تَ By

حرف تَ ، حرفِ جر ہے، بطور حرفِ قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ اور رَبٌ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ | تَرَبِّی | "میرے رب کی قسم۔"

۲۔ تَرَبِّ الْکَعْبَةِ "کعبہ کے رب کی قسم۔"

۳۔ (وَ | تَاللّٰهِ | لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ) (الانبیاء : ۵۷)

" (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) اور خدا کی قسم! میں تمہارے بتوں کے خلاف ضرور کوئی تدبیر کروں گا۔"

۲۶۔ تائے مبسوطہ

حرف تَ ، دو طرح سے لکھی جاتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مبسوطہ (بسط کے ساتھ) ۲۔ مربوط (جو ملائی جاتی ہے)

تائے مبسوطہ (ت)

اکثر ضمیر ہوتی ہے، جو فعلِ ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔

جیسے : نَعَلْتَ | فَعَلْتُمَا | نَعَلْتُمْ | فَعَلْتُنَّ | اور فَعَلْتُ۔

تائے تانیث

اسم کے آخر میں، تائے مربوط لکھی جاتی ہے۔ اور وقف کی صورت میں، آ ہ کی آواز

دیتی ہے۔ اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔ جیسے **کَاتِبٌ** کی تانیث، کَاتِبَۃٌ ہے۔ یعنی کَاتِبَۃٌ کو وقف کی صورت میں کَاتِبَہ پڑھا جائے گا۔

نَعَلَتْ کی تائے ساکنہ، ضمیر نہیں ہے، بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ یہ تاء تائے تانیث کہلاتی ہے، لیکن یہ تائے مبسوطہ کی طرح لکھی جاتی ہے۔

تائے مبسوطہ	تائے مربوطہ
نَعَلَتْ	كِتَابَةٌ
فَعَلَتْ	شَجَرَةٌ
نَعَلَتْ	عَلَّامَةٌ
كَسَبَتْ	أَسَاتِذَةٌ
قَالَتْ	أَشَاعِرَةٌ
حَصَّلَتْ	صِفَةٌ

۲۷۔ تائے مربوطہ (مُدَوَّرَةٌ)

تائے مربوطہ کی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن زیادہ تر حرفِ تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

جیسے: اِمْرُؤٌ سے **اِمْرَءَةٌ** مَلِكٌ سے **مَلِكَةٌ**

ا۔ تائے وحدات

تائے مربوطہ بعض اوقات اسمِ جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

جیسے: شَجَرٌ (درخت) اسمِ جنس ہے۔ ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائے گا۔ **شَجَرَةٌ** کی اس ة کو **تائے وحدات** کہتے ہیں۔

۲۔ تائے مبالغہ

تائے مربوط بعض اوقات، مبالغہ کے لیے ہوتی ہے۔

جیسے | عَلَّامَةٌ ، فَہَّامَةٌ | یاد رہے کہ یہ تائے تانیث نہیں ہے، مذکر و مونث دونوں پر، مبالغے کے ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو | تائے مبالغہ | کہتے ہیں۔

۳۔ تائے مربوط بعض اوقات، صیغہ منتھی الجموع میں استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

| اَسَاتِذَةٌ | (جمع اُستاذٌ)، | زَنَادِقَةٌ | (جمع زندیق کی)۔

۴۔ تائے مربوط بعض اوقات اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی لگائی جاتی ہے۔

جیسے: | اَشَاعِرَةٌ | (جمع اَشْعَرِیٌّ) | حَنَابِلَةٌ | (جمع حَنْبَلِیٌّ کی)

۵۔ تائے مربوط بعض اوقات کسی حرف کے بدلہ میں بڑھا دی جاتی ہے۔

جیسے: فعل مثال کا مصدر عِظَةٌ ہے۔ (یہ دراصل وَعْظٌ ہے)

یہاں واو کے بدلہ میں، آخر میں 'ۃ' لگا دی گئی ہے:

اسی طرح | سِنَةٌ ، عِدَةٌ ، صِفَةٌ | وغیرہ ہیں۔

شَفَةٌ (یہ بھی دراصل شَفَوٌ ہے) یہاں بھی آخر کی واؤ کے بدلے، ۃ لگا دی گئی ہے۔

کتابت کی یکساں صورتیں

لفظ کے درمیان، تائے مبسوطۃ اور تائے مربوطۃ کی شکل، کتابت میں یکساں ہو جاتی ہے۔ جیسے: نَعْلَتٌ (مبسوطہ) سے نَعْلَتَا،

اِمْرَءَةٌ (مربوطہ) سے اِمْرَءَتَانِ۔

سبق نمبر ۲۴۲

۲۸۔ ثُمَّ Afterwards, Then

ثُمَّ بھی حرف عطف ہے۔

ثُمَّ کا استعمال فَ کی مانند ہے، لیکن اس میں ترتیب (Sequence) کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے، گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے۔ مثلاً ثُمَّ کا استعمال، ترتیب اور تراخی وتاخیر (طویل مدت (Time Gap) کے لیے ہوتا ہے یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے، جیسے:

۱۔ ﴿ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (الروم: ۱۱)

۱ ۲ ۳

"اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔"

اس مثال میں، تخلیق کی ابتداء اور اس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثُمَّ سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی بھی۔ یعنی یہاں ترتیب مع التراخی ہے۔

یہ تراخی 'قلیل مدت' کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور 'طویل مدت' کے لیے بھی۔

طویل کی مثال گزر چکی ہے 'قلیل مدت' کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ ﴿ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا﴾ (عبس: ۲۵، ۲۶)

"ہم نے خوب پانی لنڈھایا، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔"

۲۹۔ ثَمَّ There

At the same place, At the same time

۱۔ ثَمَّ ظرف ہے، غیر منصرف ہے۔ وہاں، اس جگہ اور دور کے مقام کی طرف اشارے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ ثَمَّ کو ثَمَّةَ اور ثَمَّتَ بھی کہا جاتا ہے۔ ثَمَّهْ وقف کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مِنْ ثَمَّ : اسی وجہ سے ؛ اسی بناء پر، کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ (وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ) (الشعراء : ۶۴)

"اور اسی جگہ، ہم دوسرے گروہ کو بھی، قریب لے آئے"

۲۔ (مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ) (التکویر : ۲۱)

"حضرت جبریل کی اطاعت کی جاتی ہے، وہاں وہ بااعتماد ہیں"

۳۰۔ حَاشَ، حَاشَا

حَاشَ اور حَاشَا دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ استثناء کے لیے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ

"سب لوگ آئے، سوائے زید کے۔"

اس طرح کے استعمال میں حَاشَا مضاف، بن کر آتا ہے اور مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔

جیسے : حَاشَ اللهِ

۲۔ تنزیہہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لیے بھی، حَاشَا استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے :

۱۔ (حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ) (یوسف : ۵۱)

"سب نے کہا (خدا محفوظ رکھے) ہم نے یوسفؑ میں، بدی کا شائبہ تک نہ پایا۔"

۲۔ (وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا) (یوسف : ۳۱)

"عورتیں پکار اٹھیں حَاشَ لِلّٰهِ یہ شخص انسان نہیں ہے۔"

۱۳۱۔ حَتّٰی Till, Until, Yet, Even, Not even

حَتّٰی کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ حَتّٰی برائے عطف

حَتّٰی، حرفِ عطف ہے، یہ اَفْضَلُ یا اَدْنٰی معطوف کو، معطوف علیہ کے ساتھ جوڑنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (Even) کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے :

۱۔ مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الْاَنْبِيَاءُ

"لوگ مرے، یہاں تک کہ انبیاء بھی" (یہ افضل کی مثال ہے)

۲۔ قَدِمَ الْحُجَّاجُ حَتّٰی الْمُشَاةُ (یہ ادنیٰ کی مثال ہے)

حاجی آ گئے، یہاں تک کہ پیدل بھی۔

۲۔ حَتّٰی، میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً

رَاَيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰی زَيْدًا

"میں نے لوگوں کو دیکھا، یہاں تک کہ زید کو بھی۔"

۳۔ حَتّٰی برائے غایت

حَتّٰی بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے، اِلٰی اور حَتّٰی میں فرق یہ ہے کہ حَتّٰی ضمیر کے

ساتھ نہیں آتا۔ بہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً :

۱۔ آکَلْتُ السَّمَکَۃَ **حَتّٰی** رَاْسِھَا

"میں نے مچھلی کو، اس کے سر تک کھا لیا۔" (یعنی سر بھی نہ چھوڑا)

۲۔ نِمْتُ الْبَارِحَۃَ **حَتّٰی** الصَّبَاحِ کل رات، میں صبح تک، سوتا رہا۔

حَتّٰی برائے غایت زمانی (Until)

۳۔ (سلامٌ ھِیَ **حَتّٰی** مَطْلَعِ الْفَجْرِ) (القدر : ۵)

"وہ رات، سراسر سلامتی ہے، طلوع فجر تک۔"

۴۔ حَتّٰی برائے ابتداء

بعض اوقات حَتّٰی کے بعد کا کلام، مستانف ہوتا ہے۔ ابتدائے کلام میں آتا ہے۔

جیسے شاعر نے کہا : فَوَا عَجَبًا ! **حَتّٰی** کُلَیْبُ تَسُبُّنِیْ

"افسوس اور تعجب کا مقام ہے، (نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے) کہ بنو کلیب تک مجھے برا بھلا کہنے لگے ہیں۔"

۵۔ حَتّٰی برائے سبب So that

حَتّٰی بعض اوقات، کَیْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور حَتّٰی کے بعد فعل مضارع مستقبل ہوتا ہے۔

(وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ **حَتّٰی** یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ

(البقرہ : ۲۱۷)

"وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے، تاکہ اگر ان کا بس چلے، تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر لے جائیں۔"

(یعنی ان کے قتال کا مقصد، تمہیں تمہارے دین سے پھیر دینا ہے۔)

۶۔ حَتّٰی اور مَا استفہامیہ کو ملا کر، اہلِ زبان حَتَّامَا کر لیتے ہیں۔

(حَتّٰی + مَا : حَتَّامَا) (المعجم الوسیط)

بعض اوقات اس کا الف ساقط کر دیا جاتا ہے اور وہ حَتَّامَ بن جاتا ہے۔

حَتَّامَ کا مطلب، کب تک ہوتا ہے۔

۷۔ حَتّٰی فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور اسم سے پہلے بھی، اسم کو، حرفِ جار کی حیثیت سے مجرور کرتا ہے۔ فعلِ مضارع کو خفیف کرتا ہے، کیونکہ ایسی صورت میں اس کے بعد آن مضمرہ ہوتا ہے۔

۳۲۔ خَلَا Except

۱۔ خَلَا یَخْلُوْ (ن) کا مطلب ہے تنہا ہونا، خالی ہونا۔

۲۔ خَلَا صدرِ کلام میں، فعل کی حیثیت سے آتا ہے۔ جیسے:

خَلَا الْبَیْتُ زَیْدًا "مکان زید سے خالی ہو گیا"

۳۔ خَلَا حرفِ استثناء ہے۔ حرفِ جر کی حیثیت سے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے:

جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ "میرے پاس سب لوگ آئے، بجز زید کے"۔

۴۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ خَلَا کے بعد آنے والا اسم مفعول ہوتا ہے۔ اس لیے یہ خَلَا فعل ہے اور فاعل، ضمیر مستتر ہوتا ہے۔ جیسے:

جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا

"میرے پاس سب لوگ آئے، بجز زید کے"

۳۳۔ رُبَّ Often

۱۔ رُبَّ حرفِ جر ہے، جو حرف اسم نکرہ کو مجرور کرتا ہے۔

رُبَّمَا : رُبَّمَا : بعض اوقات : بسا اوقات : شاید : ممکن ہے۔

۲۔ رُبَّ کے آخر میں، مَا زائدہ لگا کر رُبَّمَا بنا دیا جائے تو مجرور نہیں کرتا۔

یعنی رُبَّ کے ساتھ اگر مَا آئے تو حرفِ جر کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

۳۔ رُبَّ ہمیشہ، جملے کے شروع میں آتا ہے اس کا مجرور اسم اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔

یہ حرف تکثیر اور تقلیل، دونوں کا فائدہ دیتا ہے، مثلاً

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ

میں کتنے ہی شریف لوگوں سے ملا۔

(یہ تکثیر کی مثال ہے، یعنی میں بہت زیادہ شریف لوگوں سے ملا۔)

۴۔ رُبَّ کے بعد آنے والے فعل کا، ماضی ہونا لازمی ہے۔

۵۔ بعض اوقات رُبَّ کے آخر میں تائے تانیث لگا دی جاتی ہے۔ جیسے: رُبَّه

۳۴۔ رُبَّمَا Again & Again, Perhaps

رُبَّ اور رُبَّمَا کو بعض اوقات مُخفف کر کے، رُبَ اور رُبَمَا بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے:

(رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر:۲)

"بعید نہیں کہ ایک وقت وہ آ جائے، جب وہی لوگ، جنہوں نے آج دعوتِ اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، پچھتا پچھتا کر کہیں گے: کاش! ہم نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہوتا۔"

۳۵۔ سَ Very soon

س حرف مستقبل ہے، فعل مضارع کو، مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے، اسے سین تنفیس بھی کہتے ہیں۔

بعض لوگوں نے، اسے سَوفَ کا مُخَفَّف قرار دیا ہے۔ جیسے :

۱۔ (کَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ) (النباء:۴)

"عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔"

۲۔ (سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ) (البقرۃ:۱۴۲)

"نادان لوگ ضرور کہیں گے۔"

سین (س) کو بعض اوقات وعید کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ) (القمر:۲۶)

"کل انہیں معلوم ہوا جاتا ہے، کہ کون پرلے درجے کا جھوٹا اور بر خود غلط ہے۔"

۳۶۔ سَوفَ Shortly

سَوفَ بھی حرف مستقبل ہے، مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ سَوفَ ، زیادہ تر ، افعالِ وعید (دھمکی) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (التکاثر:۳،۴)

"ہرگز نہیں عنقریب تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔ تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔"

۲۔ بعض اوقات سَوفَ وعدے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) (الضحیٰ:۵)

"اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے"

۲۔ ﴿ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴾ (اللیل: ۲۱)

"اور (پرہیزگار مومن) ضرور خوش ہوگا۔"

۳۷۔ عَدَا Except

۱۔ عَدَا حرفِ استثناء ہے۔ سوا یا علاوہ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَيْدًا۔

"سارے لوگ آ گئے سوائے زید کے"

عدا فعل بھی ہے اور حرف بھی۔

۲۔ فعل کی حیثیت سے، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

۳۔ حرف کی حیثیت سے، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

۴۔ اگر عَدَا سے پہلے مَا استعمال ہو، تو اس کے بعد آنے والا اسم، لازماً بحیثیت مفعول منصوب ہوگا۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا مُحَمَّدًا

"سارے لوگ آ گئے، سوائے محمد کے"

سبق نمبر ۲۴۳

۳۸۔ عَلٰی Over, Upon, On

عَلٰی حرفِ جر ہے۔ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ عَلٰی بمعنی فوق (Upon)

عَلٰی، حسی طور پر یا معنوی طور پر، فوقیت (Elevation) یعنی اوپر ہونے کا مفہوم دیتا ہے۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

مادی اور حسی فوقیت کے لیے

۱۔ ﴿ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴾ (المؤمنون: ۲۲)

"اور تم ان مویشیوں پر، اور کشتیوں پر بھی سوار کیے جاتے ہو۔"

معنوی فوقیت کے لیے

۱۔ ﴿ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ ﴾ (الشعراء: ۱۴)

"اور مجھ پر (Over me) ان کے ہاں، ایک جرم کا الزام بھی ہے۔"

۲۔ ﴿ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ﴾ (البقرۃ: ۴۷)

"اور یقیناً میں نے تمہیں (بنی اسرائیل کو) دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔"

۲۔ عَلٰی بمعنی مصاحبت (Even After, Even with)

مصاحبت یعنی مَعَ کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ **عَلَىٰ** ظُلْمِهِمْ) (الرعد: ۶)

"حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب، لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود، ان کے ساتھ چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔"

۲۔ (وَآتَى الْمَالَ **عَلَىٰ** حُبِّهِ) (البقرۃ: ۱۷۷)

"اور مال کی محبت کے باوجود، مال خرچ کرتا ہے"

۳۔ عَلٰی بمعنی ضرر Against (خلاف)

ضرر اور نقصان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (**عَلَيْهَا** مَا اكْتَسَبَتْ) (البقرۃ: ۲۸۶)

"نفس نے جو کمائی کی، اسی کا وبال اس پر ہوگا۔"

۲۔ (**عَلَيْهِمْ** دَائِرَةُ السَّوْءِ) (التوبة: ۹۸)

"بدی کا چکر (وبال) خود انہی پر مسلط ہے۔"

۴۔ عَلٰی بمعنی ظرف At the Time of

علی، ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (**عَلَىٰ** مُلْكِ سُلَيْمَانَ) (البقرۃ: ۱۰۲)

"سلیمان کے دورِ حکومت میں۔"

۲۔ (وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ **عَلَىٰ** حِينِ غَفْلَةٍ) (القصص: ۱۵)

"اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا، جبکہ اہلِ شہر غفلت میں تھے۔"

۳۔ (أَوْ أَجِدُ **عَلَى** النَّارِ هُدًى) (طٰہٰ: ۱۰)

"یا اس آگ پر، مجھے (راستے کے متعلق) کوئی رہنمائی مل جائے۔" (یعنی آگ کے پاس کسی جگہ پر، ہو سکتا ہے، میں رہنمائی پاؤں۔)

۵۔ عَلٰی بمعنی تعلیل (For the sake of, Due to)

بعض اوقات عَلٰی، تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ **عَلٰی** مَا هَدٰىكُمْ) (البقرۃ: ۱۸۵)

"اللہ کی کبریائی کا اظہار کرو، اس وجہ سے کہ اس نے، تمہیں ہدایت سے سرفراز کیا۔"

۶۔ عَلٰی بمعنی اِلٰی (To)

بعض اوقات عَلٰی، اِلٰی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَخَرَجَ **عَلٰی** قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ) (مریم: ۱۱)

"چنانچہ وہ (حضرت زکریاؑ) محراب سے نکل کر، اپنی قوم کی طرف آئے (یعنی قوم کے سامنے آئے)۔"

یہاں **عَلٰی قَوْمِهٖ** کا مطلب **اِلٰی قَوْمِهٖ** ہے۔

۷۔ عَلٰی برائے شرط (Provided)

بعض اوقات عَلٰی، **شرط** کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ **عَلٰٓی** اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ) (القصص: ۲۷)

"میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے، ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ

تم آٹھ سال تک، میرے ہاں ملازمت کرو۔"

۸۔ عَلٰی بمعنی عَنْ

بعض اوقات عَلٰی ، عَنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

إِذَا رَضِيَتْ **عَلَيَّ** بَنُو قُشَيْرٍ (یعنی) إِذَا رَضِيَتْ **عَنِّي**

"اور جب بنی قشیر، مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔"

۹۔ عَلٰی بمعنی فِيْ (In)

بعض اوقات عَلٰی، فِيْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ **عَلٰی** حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا) (القصص : ۱۵)

یعنی فِيْ حِيْنِ غَفْلَةٍ (**عَلٰی حِيْنِ** = **فِيْ حِيْنِ**)

" اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا، جبکہ اہلِ شہر غفلت میں تھے۔"

۲۔ (وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ **عَلٰی** مُلْكِ سُلَيْمَانَ) (البقرۃ : ۱۰۲)

یہاں **عَلٰی مُلْكِ سُلَيْمَانَ** کا مطلب **فِيْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ** ہے۔

۱۰۔ عَلٰی بمعنی مِنْ (From)

بعض اوقات عَلٰی ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(اَلَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا **عَلَى النَّاسِ** يَسْتَوْفُوْنَ) (المطففين : ۲)

یعنی إِذَا اكْتَالُوْا مِنَ النَّاسِ (**عَلَى النَّاسِ = مِنَ النَّاسِ**)

"جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں، تو پورا پورا لیتے ہیں۔"

۱۱۔ عَلٰی بمعنی بَاء (With)

بعض اوقات عَلٰی، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِرْکَبْ **عَلٰی** اِسْمِ اللّٰہِ) یعنی **بِسْمِ اللّٰہِ**

"سوار ہو جاؤ اللہ کے نام پر (یعنی سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے)"

۱۲۔ عَلٰی برائے استدراک (But)

بعض اوقات عَلٰی استدراک (Restriction) کے مفہوم میں بھی، یعنی سابقہ کلام سے پیدا شدہ غلط فہمی کے ازالے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

فُلَانٌ عَاصٍ **عَلٰی** اَنَّہٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ۔

"فلاں شخص گناہ گار ہے، لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔"

۱۳۔ عَلٰی برائے لزوم (Hold fast) پکڑو: اِلْزَمْ

عَلٰی جب اسم الفعل ہوتا ہے تو لُزوم کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (**عَلَیْکُمْ** اَنْفُسَکُمْ): "لوگو اپنی فکر کرو۔" (المائدۃ: ۱۰۵)

۲۔ عَلَیَّ بِہٖ "یہ مجھے دے دو۔"

۳۔ عَلَیْكَ فُلَانًا "تم کو فلاں کے ساتھ رہنا چاہیے۔"

۴۔ **عَلَیْکُمْ** بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔

(ابوداؤد)

"میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

۱۴۔ عَلٰی بمعنی لِ (For)

بعض اوقات عَلٰی، لِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ (وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ) (القصص: ۱۲)

"اور ہم نے اس پر، پہلے ہی دودھ پلانے والیوں کی چھاتیاں، حرام کر رکھی تھیں"

یہاں حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ کا مطلب حَرَّمْنَا لَهُ الْمَرَاضِعَ ہے۔

۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ المطففین کی دوسری آیت کا مطلب کچھ یوں ہے۔

(إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ) (المطففین: ۲)

ای، إِذَا كَالُوا لَهُمْ أَوْ وَزَنُوا لَهُمْ (مِنَ النَّاسِ)

"جب لوگوں سے ماپ لیتے ہیں"

۱۵۔ عَلٰی بمعنی نیچے Under

بعض اوقات عَلٰی، نیچے (Under) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَيْنِيْ) (طٰہٰ: ۳۹)

"اور (ایسا انتظام کیا) تاکہ تو میری آنکھوں کے نیچے (یعنی میری نگرانی میں) پالا جائے"

۳۹۔ عَنْ From

عَنْ حرفِ جر ہے، عَنْ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ عَنْ برائے تجاوز Escape بعض اوقات عَنْ ، بُعد اور تجاوز

Distance & Passing away کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ **عَنْ** اَمْرِهٖ) (النور:۶۳)

"وہ لوگ ہوشیار رہیں، جو رسولؐ کے امر سے، ہٹ کر ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

۲۔ عَنْ برائے تعلیل Due to, Because of

بعض اوقات عَنْ ، تعلیل (سبب) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ اٰلِهَتِنَا **عَنْ** قَوْلِكَ) (ھود:۵۳)

"آپ کی بات کی وجہ سے، ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں"

۲۔ (وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا **عَنْ** مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ) (التوبہ:۱۱۴)

"ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے، دعائے مغفرت نہیں کی تھی، مگر اس وعدے کی وجہ سے، جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا"

۳۔ هَجَانِيْ **عَنْ** حَسَدٍ

"حسد کی بناء پر، اس نے میری ہجو کی"

۳۔ عَنْ برائے بدل Substitution

بعض اوقات عَنْ بدل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قُمْ **عَنْ** اَخِيْكَ بِهٰذَا الْعَمَلِ

"اپنے بھائی کے بدلے، یہ کام کرنے کے لیے اٹھے۔"

۳۔ (لَا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ **عَنۡ** نَفۡسٍ شَیۡئًا) (البقرۃ : ۴۸)

"(اس دن) کوئی نفس، دوسرے نفس کی طرف سے کوئی چیز (بدلے میں) نہیں دے سکے گا۔"

۴۔ عَنۡ برائے نقلِ کلام Reported from

بعض اوقات عَنۡ نقلِ کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے، بالخصوص علمِ حدیث میں۔

جیسے : حَدَّثَ **عَنۡ** اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ

"اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔"

۵۔ عَنۡ برائے براءت Exclusion

بعض اوقات عَنۡ براءت کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(تَعٰلٰی **عَمَّا** یَصِفُوۡنَ (الانعام : ۱۰۰)

"اللہ تعالیٰ کی ذات، ان لوگوں کے منسوب کردہ، (غلط اور بیہودہ اوصاف سے)، بلند و برتر (بری اور پاک) ہے۔" **عَنۡ + مَا** = عَمَّا

۶۔ عَنۡ برائے تاکیدِ جمع Affirmation

بعض اوقات عَنۡ، تاکیدِ جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

قُتِلُوۡا **عَنۡ** آخِرِھِمۡ

"وہ سب کے سب، اول تا آخر مارے گئے۔"

۷۔ عَنْ بمعنی بعد After

بعض اوقات عَنْ، بعد کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

عَنْ قَلِيْلٍ تَرٰى یا عَمَّا قَلِيْلٍ تَرٰى

"کچھ دیر بعد، آپ دیکھیں گے۔"

۸۔ عَنْ بمعنی عَلٰی Over

بعض اوقات عَنْ، عَلٰی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

اَحْبَبْتُ الْاِحْسَانَ اِلَى الْفُقَرَاءِ عَنْ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ

"میں نے نماز کی کثرت پر، غریبوں کے ساتھ احسان کو ترجیح دی۔"

یہاں عَنْ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ کا مطلب عَلٰى كَثْرَةِ الصلٰوةِ ہے۔

۹۔ عَنْ بمعنی جانب Side

بعض اوقات عَنْ، جانب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ سَمِيْرٌ عَنْ يَسَارِهٖ

"سمیر اس کی بائیں جانب، بیٹھ گیا۔"

۱۰۔ عَنْ بمعنی ترك Left

بعض اوقات عَنْ ترك کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَاتَ عَلِیٌّ عَنْ وَلَدَيْنِ

"علی دفات پا گیا، دو لڑکے چھوڑ کر۔"

۱۱۔ عَنْ بمعنی مِنْ (From)

بعض اوقات عَنْ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اُولٰٓئِكَ | عَنْهَا | مُبْعَدُوْنَ) | عَنْهَا = مِنْهَا | (الانبیاء: ۱۰۱)

"تو وہ لوگ یقیناً اس (جہنم سے) سے دور رکھے جائیں گے۔"

۲۔ (اللّٰهُ غَنِیٌّ | عَنِ | الْعٰلَمِيْنَ) | عَنِ العَالَمِيْنَ = مِنَ العَالَمِيْنَ |

"اللہ تمام دنیا والوں سے، بے نیاز ہے۔"

۳۔ (وَ هُوَ الَّذِیْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ | عَنْ | عِبَادِهٖ) (الشوریٰ: ۲۵)

"اور وہی ہے، جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے۔"

یہاں | عَنْ عِبَادِهٖ | کا مطلب | مِنْ عِبَادِهٖ | ہے۔

۱۲۔ عَنْ بمعنی بِ With

بعض اوقات عَنْ، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَمَا يَنْطِقُ | عَنِ | الْهَوٰى) | (عَنِ الْهَوٰى : بِالْهَوٰى) |

"اور وہ، اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتا۔" (النجم: ۳)

۲۔ (يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ | عَنْهَا |) (الاعراف: ۱۸۷)

"یہ لوگ آپؐ سے (قیامت کے بارے میں) پوچھتے ہیں، گویا کہ آپؐ، اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔"

یہاں | كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا | کا مطلب | كَاَنَّكَ حَفِیٌّ بِهَا | ہے۔

۱۳۔ عَنْ برائے مصاحبت Accompaniment (With)

بعض اوقات عَنْ، مُصَاحَبَت کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

فَعَلْتُ هٰذَا عَنْ رِضَیً یا فَعَلْتُ هٰذَا عَنْ اِذْنِكَ

"میں نے یہ کام، آپ کی خوشی کے ساتھ کیا" یا "آپ کی اجازت کے ساتھ کیا ہے"

۱۴۔ عَنْ کے بارے میں About

بعض اوقات عَنْ کے بارے میں (About) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے، بالخصوص جب وہ سَئَلَ کے صلے کے طور پر آتا ہے۔ جیسے:

(وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ) (البقرۃ : ۱۱۹)

"اور اہلِ دوزخ کے بارے میں، آپ سے محاسبہ نہیں ہوگا۔"

(یعنی اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ چکے ہیں۔ ان کی طرف سے آپ ذمے دار و جواب دہ نہیں ہیں۔)

سبق نمبر ۲۴۴

۴۰۔ فَ Thus, And, Then, So

فاء حرفِ عطف ہے، اس کی کئی قسمیں ہیں۔ عطف، ترتیب، تعقیب، تعلیل اور تاکید وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ فاء برائے عطف Conjunction

بعض اوقات حرف فَاء کو عطف کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جو بات معطوف علیہ کے لیے، پہلے ثابت کی گئی ہے وہی بات فوراً معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

۱۔ (ثُمَّ أَمَاتَهُ **فَأَقْبَرَهُ**) (عبس : ۲۱)

"پھر اسے موت دی، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔"

۲۔ فَاء (ف) برائے ترتیب Sequence

بعض اوقات **فَاء** ترتیبِ ذکری یا معنوی (Natural Sequence) دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ (نَادٰی نُوحٌ رَّبَّهُ **فَقَالَ** رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي) (هود : ۴۵)

"نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا۔ چنانچہ انھوں نے کہا: اے میرے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔" (Consequently)

۲۔ (اَلَّذِیْ خَلَقَكَ [فَسَوّٰكَ] [فَعَدَلَكَ]) (الانفطار: ۷)

"جس نے تجھے پیدا کیا [پھر] تجھے نِک سک سے درست کیا [پھر] تجھے متناسب بنایا۔"

۳۔ فاء (ف) برائے تعقیب Follow up

بعض اوقات حرفِ فاء کو، تعقیب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تعقیب، ایک کام کے، دوسرے کام کے پیچھے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے:

([فَرَاغَ] اِلٰی اَهْلِهٖ [فَجَآءَ] بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ [فَقَرَّبَهٗ] اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ) (الذاریات: ۲۶)

"پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور پھر ایک (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا، پھر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اور کہا: آپ حضرات کھاتے نہیں؟"

۴۔ فاء (ف) سببیہ (تعلیل) So, As a result

بعض اوقات فاء، سبب کے معنی دیتا ہے، جب معطوف، کوئی جملہ ہو۔ جیسے:

۱۔ (اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ [فَصَلِّ] لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) (الکوثر: ۱،۲)

"یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔ [لہٰذا] آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔"

۲۔ (فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی [فَقَضٰی] عَلَیْهِ) (القصص: ۱۵)

"تو موسیٰؑ نے اس شخص کو ایک گھونسا مارا [جس کے نتیجے] میں اس کا کام تمام کر دیا۔"

(اس مثال میں، ف کے بعد، قَضٰی جملہ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجئے کہ یہاں | ف | کا ترجمہ، "جس کے نتیجے میں، کیا گیا ہے۔

۴۔ (فَتَلَقّٰىٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ | فَتَابَ | عَلَيْهِ) (البقرۃ:۳۷)

"پھر اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی،

| جس کے نتیجے میں | اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔"

۵۔ فاء (ف) برائے استیناف Renewal, Inception

اس وجہ سے، چنانچہ، اس کے بعد، بعد ازاں۔

۱۔ (كُنْ | فَيَكُوْنُ |) (البقرۃ: ۱۱۷)

" (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا، تو وجود میں آجاتی ہے۔"

۲۔ (يَوْمًا فَيَوْمًا) "دن بہ دن"

۳۔ (سَنَةً | فَسَنَةً |) "سال بہ سال"

۶۔ فاء (ف) زائدہ برائے تاکید کلام Confirmation

۱۔ (وَثِيَابَكَ | فَطَهِّرْ |) (المدثر:۴)

"اور اپنے کپڑوں کو، تو پاک رکھیے۔"

۲۔ (قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ | فَاِنَّهٗ | مُلٰقِيْكُمْ)

(الجمعۃ: ۸)

"ان سے کہو " یقیناً موت، جس سے تم بھاگتے ہو، وہ تو تمہیں آکر رہے گی۔"

۷۔ فَاءُ الجَزَاءِ: شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء (ف) کا استعمال

بعض اوقات، شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔
تفصیلات کے لیے جلد اول کے سبق نمبر ۱۰۸ کا مطالعہ کیجئے۔ یہ فَاءُ الجَزَاءِ کہلاتا ہے۔

یہاں اعادے کے طور پر ایک مثال دی جا رہی ہے۔

۱۔ (قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ **فَاتَّبِعُونِي**) (آل عمران: ۳۱)
"اے نبیؐ، لوگوں سے کہہ دو! کہ اگر تم حقیقت میں، اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو۔"

۲۔ مَنْ يَدْرُسْ **فَيَنْجَحُ** "جو پڑھتا ہے، وہ کامیاب ہوجاتا ہے۔"

۸۔ فاء حالیہ

بعض اوقات فاء، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے:

(أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً **فَتُصْبِحُ** الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً
"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟"
(الحج: ۶۳)

۹۔ فاء بحیثیتِ حرفِ ناصب

جلد اول کے سبق نمبر ۱۱۰، ۱۱۱ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ **فائے سببیہ** کے بعد **اَنْ مضمرہ** ہوتا ہے جس کی وجہ سے فاء کے بعد آنے والا فعل مضارع

خفیف یعنی منصوب ہوتا ہے اور جب امر، نہی، نفی، استفہام، عرض، تمنی اور ترجی کے جواب میں فاء آ جائے تو اس کے بعد آنے والا فعل مضارع **خفیف یا منصوب** ہوتا ہے۔ جیسے:

جُوْدُوْا فَتَسُوْدُوْا **(ف** + تَسُوْدُوْا) تَسُوْدُوْنَ خفیف ہوگیا ہے۔

امر مضارع خفیف

۱۰۔ واؤ کے معنی میں

فاء (ف) بعض اوقات **واؤ کے معنی** میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مشہور شاعر (امری القیس المتوفی ۵۳۹ء) نے اپنے قصیدے میں کہا:

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِيْبٍ وَّ مَنْزِلِ

"آؤ تھوڑی دیر کے لیے جاناں اور منزلِ جاناں کی یاد میں رولیں"

بِسَقْطِ اللِّوٰى بَيْنَ الدَّخُوْلِ **فَحَوْمَلِ**

"جو دخول اور حومل کے درمیان، سقط اللوی کے مقام پر واقع ہے۔

ف + حَوْمَلِ = **وَحَوْمَلِ** (یہاں فاء، واؤ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۱۔ فاء سے پہلے محذوف کلمات

بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو، اور معطوف علیہ کے بعد، معطوف کا حکم ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی کلمہ محذوف سمجھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا **فَجَاءَهَا** بَأْسُنَا بَيَاتًا) (الاعراف:۴)

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا، پھر ان پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

اس کا مطلب ہے **إِذَا أَرَدْنَا إِهْلَاكَهَا** فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا

یعنی "جب ہم نے، انہیں ہلاک کرنا چاہا، پھر ان پر، ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

۲۔ (وَالَّذِىٓ أَخْرَجَ الْمَرْعٰى **فَجَعَلَهٗ** غُثَآءً أَحْوٰى)

(الاعلیٰ: ۴، ۵)

"اور جس نے نباتات اگائیں، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

اس مثال میں فاء کا مطلب ہے ثُمَّ مَضَتْ مُدَّةٌ یعنی نباتات اگائیں (پھر ایک طویل عرصہ گزرا) پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

۴۱۔ فِي In

فِي حرفِ جر ہے، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ فِي برائے ظرف In, At

ظرفِ مکان وزمان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (غُلِبَتِ الرُّوْمُ **فِيٓ** أَدْنَى الْأَرْضِ

ظرفِ مکان

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ **فِي** بِضْعِ سِنِيْنَ) (الروم: ۲، ۳)

ظرفِ زمان

"رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر، وہ غالب ہو جائیں گے۔"

۲۔ ظرفِ مکان (وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ) (هود: ۱۰۸)

"رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے۔"

۳۔ ظرفِ مجازی: کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے ہیں۔ مثلاً

(وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ) (البقرۃ: ۱۷۹)

"عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے، قصاص میں زندگی ہے۔"

۲۔ مصاحبت (With)

بعض اوقات فِي، مصاحبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ (فِي تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ) (النمل: ۱۲)

"فرعون کے پاس، نو نشانیوں کے ساتھ۔"

۲۔ (وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا) (یوسف: ۸۲)

"اس قافلے سے (دریافت کر لیجیے) جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔"

۳۔ فِي برائے سبب و تعلیل Because, Due to

بعض اوقات فِي سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (النور: ۱۴)

"جو روش تم اختیار کر چکے تھے، اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آلیتا۔"

۴۔ تعلق (کے بارے میں) About, with respect to, Concerning

بعض اوقات فی، تعلق کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ **فِی** الْکَلٰلَۃِ) (النساء: ۱۷۶)

"کہو! اللہ تمہیں، کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔"

۲۔ (قَالَتْ رُسُلُھُمْ اَ **فِی** اللّٰہِ شَکٌّ؟) (ابراھیم: ۱۰)

"ان کے رسولوں نے کہا! کیا خدا کے بارے میں شک ہے؟"

۵۔ فی بمعنی کے معاملے میں On Account of

(اَلَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ **فِی** الدِّیْنِ) (الممتحنہ: ۹)

"(تم ان لوگوں کے ساتھ، نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو۔)
جنہوں نے دین کے معاملے میں، تم سے جنگ نہیں کی ہے۔"

۶۔ فی برائے تقابل (کے مقابلے میں) In comparison

بعض اوقات فی، تقابل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا **فِی** الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ) (الرعد: ۲۶)

"حالانکہ دنیا کی زندگی، آخرت کے **مقابلے میں** ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔" (یہاں متاع کی تنکیر، تحقیر اور قلت کے لیے ہے۔)

۷۔ فِي برائے دخول (اندر) In

بعض اوقات فِی ، دُخول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ) (الحجر : ۲۹)

"اور اس میں ، اپنی روح سے ، کچھ پھونک دوں"

۸۔ فِي بمعنی درمیان (Among)

بعض اوقات فِی ، درمیان کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ) (الاعراف : ۳۸)

"اللہ فرمائے گا : تم لوگ بھی ، دوزخ کی آگ میں ، جن وانس کے ان گروہوں کے درمیان داخل ہو جاؤ ، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔"

۹۔ فِي بمعنی عَلٰی Upon

بعض اوقات فِی ، عَلٰی کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ) (طٰه : ۷۱)

"فرعون نے کہا) اور میں تم سب کو ، لازماً کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا۔"

یہاں فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ کا مطلب عَلٰی جُذُوْعِ النَّخْلِ ہے۔

۱۰۔ فِي بمعنی پ

بعض اوقات فِی ، پ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ **فِيْٓ** اَفْوَاهِهِمْ)

(ابراهیم: ۹)

"ان کے رسول، جب ان کے پاس، بینات کے ساتھ آئے، تو انہوں نے، اپنے منہ میں، اپنے ہاتھ دبا لیے۔"

یہاں **فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ** کا مطلب **بِاَفْوَاهِهِمْ** ہے۔

۱۱۔ فِيْ بمعنی مِنْ

بعض اوقات فِيْ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا **فِيْكُمْ** غِلْظَةً)

"اپنے پاس کے (قریب کے) کافروں کے ساتھ جنگ کرو، اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔"

یہاں **فِيْكُمْ غِلْظَةً** کا مطلب **مِنْكُمْ غِلْظَةً** ہے۔

سبق نمبر ۲۴۵

۴۲۔ كَ As, Like

کاف (كَ)، حرفِ جر ہے، اور حرفِ تشبیہ بھی ہے۔ تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کاف (كَ) برائے تشبیہ Assimilation

کاف عموماً تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ) (النور: ۳۵)

" (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو۔"

۲۔ (يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ) (القارعة: ۴)

" وہ دن، جب لوگ، بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔"

۳۔ (فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ) (الفيل: ۵)

" پھر ان کا وہی حال کر دیا جیسے (جانوروں کا) کھایا ہوا بھوسا۔"

بعض اوقات كَ کے ساتھ مَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

كَمَا : كَ + مَا = Just, As, Like جیساکہ

۲۔ کاف (كَ) برائے تعلیل (Because)

بعض اوقات کاف، تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اُذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ) (البقرة: ۱۹۸)

" اُسے یاد کرو، کیونکہ اُس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔"

۳۔ کاف (كَ) زائدہ : زائد برائے تاکید Affirmation

یہ کاف (ک) زائدہ ہوتا ہے، اور تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) (الشوریٰ : ۱۱)

"کائنات کی کوئی چیز، اس کے مشابہ نہیں۔"

(مِثْلُ بھی ادات تشبیہ میں سے ہے اور كَ بھی یہاں

كَ زائدہ کے آنے سے، تاکید پیدا ہو گئی ہے۔)

۴۳۔ كَأَنَّ As if

كَأَنَّ حرفِ مشابہ بالفعل ہے، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

كَأَنَّ دراصل، کاف تشبیہ کو، أَنَّ پر لگانے سے بنا ہے۔ (كَ + أَنَّ : كَأَنَّ)

اس لیے، اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ گویا زید، شیر ہے۔

یہ جملہ اصل میں یوں ہے۔ إِنَّ زَيْدًا كَأَسَدٍ

۲۔ (كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ) (الصف : ۴)

"گویا کہ یہ لوگ، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

كَأَنَّ کی حسبِ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ كَأَنَّ برائے تشبیہ Assimilation

اگر كَأَنَّ کی خبر جامد ہو، تو كَأَنَّ تشبیہ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

۱۔ كَاَنَّ مُحَمَّدًا اَسَدٌ (یعنی) مُحَمَّدٌ كَالْاَسَدِ (اَسَدٌ اسم جامد ہے۔)

۲۔ (قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ) (النمل: ۴۲)

"ملکہ بولی! یہ (تخت) تو گویا وہی ہے"

۲۔ كَاَنَّ برائے ظن Assumption

اگر کَاَنَّ کی خبر اسم مشتق ہو، یا جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہو، تو ظن اور گمان کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

جیسے:

كَاَنَّكَ فَاهِمٌ "گمان ہے کہ تم سمجھ گئے ہو" (فَاهِمٌ، اسم مشتق ہے۔)

۳۔ كَاَنَّ برائے تقریب Near

بعض اوقات کَاَنَّ تقریب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

كَاَنَّكَ بِالشِّتَاءِ "تمہارے پاس سردی، جلد آنے والی ہے۔

۴۔ كَاَنَّ مُخَفَّفَه Lightened

كَاَنَّ بھی بعض اوقات، مُخَفَّف ہو کر كَاَنْ ہو جاتا ہے، اور لَمْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ (كَاَنَّ : كَاَنْ لَمْ يَرَهٗ اَحَدٌ)

جیسے:

(كَاَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا) (هود: ۶۸)

"گویا، وہ لوگ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔"

۴۴۔ كَلَّا Nay, But

كَلَّا کا استعمال چار طرح ہوتا ہے۔

۱۔ كَلَّا برائے رَدْع و زَجْر (By no means)

یہ كَلَّا روکنے اور ڈانٹنے (Taunt, Threat) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(رک جاؤ، باز آجاؤ، ہرگز نہیں) جیسے:

(قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝
قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝) (الشعراء ۶۱، ۶۲)

"موسیٰؑ کے ساتھیوں نے کہا! ہم لوگ پکڑے جائیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا! كَلَّا (ایسا مت کہو، اپنے قول سے باز آؤ، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا) یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے، جو مجھے ہدایت دے گا۔"

۲۔ كَلَّا برائے رَدّ و نفی (بلکہ : (But)

بعض اوقات، كَلَّا ایک چیز کی تردید اور دوسرے کا اثبات کرتا ہے۔ جیسے:

قَالَ الْمَرِيْضُ شَرِبْتُ مَاءً قَالَ الطَّبِيْبُ كَلَّا شَرِبْتَ لَبَنًا

مریض نے کہا: میں نے پانی پیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا: كَلَّا (بلکہ) تم نے دودھ پیا ہے۔ یعنی تم نے پانی نہیں پیا، بلکہ دودھ پیا ہے۔ جب کہ تمہارے لیے دودھ ممنوع تھا۔

۳۔ کَلَّا برائے تنبیہ (بمعنی اَلَا)

یہ کَلَّا تنبیہ کے لیے، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ سامعین کے نظریات وخیالات مزعومات وعقائد کا رد کرتا ہے۔ جیسے:

(یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ○ **کَلَّا** لَا وَزَرَ) (القیامۃ: ۱۰، ۱۱)

"اس دن (کہے گا) کہاں بھاگ کر جاؤں؟ **ہرگز نہیں** وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی"

۴۔ کَلَّا برائے جواب (بمعنی حَقًّا)

بعض اوقات کَلَّا جواب میں، تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَقًّا (یقیناً، بلاشبہ) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

(**کَلَّا** وَالۡقَمَرِ)

"یعنی چاند کی گواہی ہے، **یقیناً** واقعتہً یہی بات ہے"

(**کَلَّا** اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ○ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی)

(العلق: ۶، ۷)

"**یقیناً** انسان سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے"

کَیۡفَ ؟

کَیۡفَ اسم استفہام ہے۔ کَیۡفَ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ کَیْفَ استفہامیہ

یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:
کَیْفَ اَنْتَ کا مطلب ہے فِیْ اَیِّ حَالٍ تو کس حال میں ہے؟

۲۔ کَیْفَ تفسیریہ

بعض اوقات، کَیْفَ سوال کے لیے نہیں، بلکہ وضاحت اور تفسیر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا)

(البقرۃ: ۲۵۹)

"پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو، ہم کس طرح اٹھا کر، گوشت پوست اس پر چڑھاتے ہیں"

سبق نمبر ۲۴۶

۲۵۔ لِ For

لام کی پچیس (۲۵) سے زیادہ قسمیں ہیں۔ آپ کی خصوصی توجہ درکار ہے۔

۱۔ لام حرفِ جر (لِ) Preposition

۱۔ لامِ جر عموماً مکسور ہوتا ہے۔ بالخصوص اسمائے ظاہر کے ساتھ۔ جیسے:

لِلّٰهِ ، لِزَيْدٍ ، لِمُحَمَّدٍ ، لِرَسُولٍ

۲۔ بعض اوقات، مفتوح ہوتا ہے۔ بالخصوص اسمائے ضمیر کے ساتھ۔

جیسے: لَهٗ لَهُمْ لَهَا لَهُنَّ اور لَكُمَا وغیرہ۔

۳۔ لامِ جر البتہ، یائے متکلم کے ساتھ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے: لِي

۴۔ اسمِ منادیٰ اور اسمِ مستغاث، اگر حرفِ نداء یَا کے ساتھ آئیں، تو حرفِ جر مفتوح لام (لَ) ہوتا ہے۔ جیسے: يَا لَلّٰهِ ، يَا لَلْأَمِيْرِ

۲۔ لام (لِ) برائے امر Command

لام امر عموماً مکسور (لِ) ہوتا ہے، لیکن اس سے پہلے فاء، واؤ یا ثُمَّ آجائے تو ساکن (لْ) ہو جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ) (الطلاق: ۷)

"خوشحال آدمی کو، اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دینا چاہیے"

۲۔ (وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ) (البقرة: ۱۸۶)

"اور ان کو مجھ ہی پر ایمان لانا چاہیے"

۳۔ (وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ) (الحشر : ۱۸)

"ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔"

۴۔ (ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ) (الحج : ۲۹)

"پھر ان لوگوں کو اپنا میل کچیل دور کر لینا چاہیے۔"

۲۔ لام (لِ) برائے تعلیل Causality

یہ لام تعلیل، سبب یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لیے، اسم سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ اِيۡلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ)

(قریش : ۱، ۲)

"چونکہ قریش مانوس ہوئے، یعنی جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس۔"

۲۔ (اِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ) (العادیات : ۸)

"اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔"

(محی الدین الدرویش نے، لِحُبِّ کے لام کو، لامِ تقویت بتایا ہے۔

۴۔ لامِ کَیۡ : لامِ تعلیل ناصبہ For Causality

لامِ کَیۡ، فعل مضارع سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے اور فعل مضارع کو خفیف یا منصوب کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لِنَعۡلَمَ "تاکہ ہم جانیں"

۲۔ (وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ) (النحل : ۴۴)

"اور ہم نے، آپ پر یہ ذکر نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ اسے لوگوں کو کھول کھول کر سمجھائیں۔"

(یہاں لِتُبَيِّنَ دراصل | ل + اَنْ + تُبَيِّنَ | ہے۔ اَنْ محذوف ہے، جس نے فعلِ مضارع کو منصوب کر دیا ہے۔)

۵۔ لامِ مکسور (لِ) برائے تاکید Affirmative

لامِ تاکید، مکسور (لِ) ہوتا ہے، اور اَنْ مُضمرہ سے پہلے، استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لام زائدہ ہوتا ہے۔ اس کی دو (۲) قسمیں ہیں۔

۱۔ فعلِ امر کے بعد، لام زائدہ برائے تاکید (ل + اَعْدِلَ)

(وَاُمِرْتُ | لِاَعْدِلَ | بَيْنَكُمْ) (الشوریٰ: ۱۵)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں"

۲۔ (اُمِرْنَا | لِنُسْلِمَ | لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (الانعام: ۷۱)

"ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کر دیں"

۳۔ فعل ارادہ کے بعد، لام زائدہ برائے تاکید (ل + يُذْهِبَ)

(اِنَّمَا | يُرِيْدُ | اللّٰهُ | لِيُذْهِبَ | عَنْكُمُ الرِّجْسَ) (الاحزاب: ۳۳)

"اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہلِ بیتِ نبیؐ سے گندگی کو دور کرے"

۴۔ (يُرِيْدُ | اللّٰهُ | لِيُبَيِّنَ | لَكُمْ) (النساء: ۲۶)

"اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کرے"

۶۔ لامِ مفتوح برائے تاکید Confirmation

لامِ تاکید (لَ) مفتوح ہوتا ہے۔ اسم، فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اسم پر لام تاکید

(اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ | لَكَنُوْدٌ |) (ل + كَنُوْدٌ) (العادیات: ۶)

"یقیناً، انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے"

۲۔ فعل پر لامِ تاکید

۱۔ (لَئِنْ شَكَرْتُمْ **لَأَزِيدَنَّكُمْ**) (لَ + أَزِيدَنَّ)
(ابراھیم: ۷)

"اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔"

۲۔ (وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ **لَيُوَلُّنَّ** الْأَدْبَارَ) (لَ + يُوَلُّنَّ) (الحشر: ۱۲)

"اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔"

۳۔ حرف پر لامِ تاکید

۱۔ (**وَلَقَدْ** يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ) (لَ + قَدْ) (القمر: ۱۷)

"ہم نے اس قرآن کو، نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے۔"

۲۔ (إِنَّ الْإِنْسَانَ **لَفِي** خُسْرٍ) (لَ + فِي) (العصر: ۲)

"انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔"

۷۔ لام (ل) زائدہ برائے تاکیدِ اضافی

یہ لام (ل) إِنَّ کی خبر پر، اضافی تاکید کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اسم سے پہلے: (إِنَّ رَبِّي **لَسَمِيعُ** الدُّعَاءِ) (ابراھیم: ۳۹)

"حقیقت یہ ہے کہ میرا رب، ضرور دعا سنتا ہے۔"

۲۔ فعلِ مضارع سے پہلے (إِنَّ رَبَّكَ **لَيَحْكُمُ** بَيْنَهُمْ) (النحل: ۱۲۴)

"یقیناً، آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔"

۳۔ حرف سے پہلے

(وَإِنَّكَ **لَعَلَىٰ** خُلُقٍ عَظِيمٍ) (القلم: ۴)

"اور بے شک، تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔"

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن اِنْ مخففہ اور اَنْ مخففہ فعل سے پہلے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اِنْ مخففہ کو، اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے ممتاز کرنے کے لیے، اِنْ کی خبر پر لامِ تاکید (ل) لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۴۔ (وَ **اِنْ** نَّظُنُّكَ **لَمِنَ** الْكٰذِبِيْنَ) (الشعراء: ۱۸۶)

"اور یقیناً، ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

۵۔ (وَ **اِنْ** كَانَتْ **لَكَبِيْرَةً**) (البقرۃ: ۱۴۳)

"اور یقیناً، یہ معاملہ بڑا سخت تھا۔"

اَنْ مخففہ کے بعد، فعل مضارع پر سین، سَوْفَ اور فعل ماضی پر قَدْ کا اضافہ کیا جاتا ہے، تاکہ اَنْ مخففہ کو اَنْ ناصبہ سے ممتاز کیا جائے ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے

۶۔ (عَلِمَ **اَنْ سَيَكُوْنُ** مِنْكُمْ مَّرْضٰى) (المزمل: ۲۰)

"اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے۔"

۷۔ (لِيَعْلَمَ **اَنْ قَدْ** اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ)

(الجن: ۲۸)

"تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔"

اللَامُ الفَارِقَةُ یا الفَاصِلَةُ

اِنْ مخففہ کو، اِنْ نافیہ سے ممتاز کرنے کے لیے، اِنْ مخففہ کی خبر پر جو لام آتا ہے، اسے [لام فارقہ یا لام] فاصلہ کہتے ہیں۔ جیسے:

[اِنْ] خَالِدًا [لَمُسَافِرٌ] "یقیناً خالد سفر کرنے والا ہے"

اِنْ زَیدٌ [لَشُجَاعٌ] "یقیناً زید بہادر ہے"

اِنْ مخففہ — لام فارقہ

اللَامُ مُزحَلَقَةُ — Pushed Away Lam

بعض اوقات اِنَّ کا اسم، اِنَّ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لام مُزحَلَقَة کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اِنَّ فِی ذٰلِكَ [لَعِبْرَةً] لِّمَنْ یَّخْشٰی) (النازعات: ۲۶)

لام مزحلقہ + اِنَّ کا منصوب اسم

"درحقیقت اس میں، بڑی عبرت ہے، ہر اس شخص کے لیے جو ڈرے"

۲۔ (وَاِنَّ عَلَیْكُمْ [لَحٰفِظِیْنَ]) (الانفطار: ۱۰)

لام مزحلقہ + اِنَّ کا منصوب اسم

"جبکہ درحقیقت، تم پر نگران مقرر ہیں۔"

۸۔ لام (ل) برائے استحقاق — Deserving, Right, Possess

بعض اوقات لام، استحقاق ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ اَلْاَمْرُ لِلّٰہِ

" یعنی حمد صرف اور صرف اللہ ہی کا استحقاق ہے "

۲۔ (وَ لِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ) (المنافقون: ۸)

" حالانکہ عزت (کا استحقاق) تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہی ہے "

۹۔ لام (ل) برائے اختصاص Specification

بعض اوقات لام، اختصاص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اِنَّ لَہٗ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا) (یوسف: ۷۸)

" بلاشبہ، اس کے ابا جان، بڑے بوڑھے ہیں "

۲۔ اَلْجَنَّۃُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

" جنت تو، ایمان لانے والوں کے لیے (مخصوص) ہے "

۱۰۔ لام برائے ملکیت Ownership

یہ لام، ملکیت ثابت کرتا ہے۔ جیسے:

(لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ) (البقرۃ: ۲۵۵)

" زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے " (یعنی اسی کی ملکیت ہے)

۱۱۔ لام (ل) تعلیل برائے استغاثہ Call for help

فریاد اور استغاثہ کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

یَا لَزَیْدٍ لِعَمْرٍو

"اے زید! عمرو کی مدد کرو۔"

(نوٹ کیجیے، یہاں پہلا لام مفتوح ہے، اور دوسرا لام مجرور ہے۔)

۱۲۔ لام (ل) برائے عاقبت (انجام کار) To become

لامِ عاقبت کو لامُ المآل اور لامِ صیرورت بھی کہا جاتا ہے۔

لامِ عاقبت، انجامِ کار کے بیان کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے:

(فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ **لِيَكُوْنَ** لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا) (القصص: ۸)

"پھر فرعون کے گھر والوں نے اسے (دریا سے) نکال لیا تاکہ بالآخر وہ ان کا دشمن اور ان کے لیے سببِ رنج بنے۔"

(لِيَكُوْنَ کا یہ لام، فرعون کا انجام و عاقبت اور آخری احوال بتانے کے لیے ہے، لامِ تعلیل نہیں ہے۔)

۱۳۔ لام (ل) برائے منفعت Benefit

یہ لام منفعت اور فائدے کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (**لَهَا** مَا كَسَبَتْ وَ **عَلَيْهَا** مَا اكْتَسَبَتْ) (البقرۃ: ۲۸۶)

"نفس نے جو کمائی کی، اس نیکی کا فائدہ اسی کو ہے، اور جو بدی سمیٹی ہے۔ اس کا وبال اسی پر ہے۔"

اوپر کی مثال سے واضح ہے کہ **لام** کے مقابلے میں **علیٰ** استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ اسی طرح کسی شخص کے محاسن و معائب کے بارے میں محاورہ ہے۔

مَا **لَهٗ** وَمَا **عَلَيْهِ**

۳۔ یَوْمٌ [لَكَ] وَيَوْمٌ عَلَيْكَ

"ایک دن آپ کے حق میں ہوتا ہے۔ ایک دن آپ کے خلاف۔"

۱۴۔ لام (ل) برائے تاکید نفی Denial

اس لام کو لامِ جحود کہتے ہیں۔ جو کلی انکار کرتا ہے۔

ایسی صورت میں لام سے پہلے، مَا كَانَ، یا لَمْ يَكُنْ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ [لِيُطْلِعَكُمْ] عَلَى الْغَيْبِ) (آلِ عمران: ۱۷۹)

"مگر اللہ کا یہ طریقہ ہرگز نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کردے۔"

۲۔ (لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ [لِيَغْفِرَ] لَهُمْ) (النساء: ۱۳۷)

"تو اللہ ہرگز ان کو معاف نہیں کرے گا۔"

۱۵۔ لام (ل) بمعنی اِلٰی (Towards)

بعض اوقات لام، اِلٰی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

(بِأَنَّ رَبَّكَ [أَوْحَىٰ لَهَا]) (الزلزال: ۵) (یعنی) [أَوْحَىٰ إِلَيْهَا]

"کیونکہ تیرے رب نے، اُسے یعنی زمین کو (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا۔"

۱۶۔ لام (ل) بمعنی عَلٰی (Upon)

بعض اوقات لام، اِستِعلاء (Elevation) کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی

۱۔ استعلاء حقیقی: [(لِلْأَذْقَانِ : عَلَى الْأَذْقَانِ)] (منہ کے اوپر)

(يَخِرُّوْنَ | لِلْاَذْقَانِ | سُجَّدًا) (بنی اسرائیل : ۱۰۹)

"اور وہ منہ کے بل، روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں"

۲- استعلاء مجازی:

(وَاِنْ اَسَاْتُمْ | فَلَهَا |) | (فَلَهَا = فَعَلَيْهَا) | (بنی اسرائیل : ۷)

یعنی فَالْاِسَاءَةُ عَلَى النَّفْسِ

"اور اگر تم نے برائی کی، تو وہ تمہاری اپنی ذات کے اوپر حجت ہو گی۔ یعنی یہ برائی تمہارے نفس کے اوپر ثابت ہو گی، نفس کے خلاف ہو گی۔

۱۷- لام (ل) بمعنی فِیْ (In)

بعض اوقات لام، فی کا مفہوم دیتا ہے۔ | (لِيَوْمٍ = فِیْ يَوْمٍ) | جیسے:

(وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ | لِيَوْمِ | الْقِيَامَةِ) (الانبیاء : ۴۷)

"قیامت کے روز، ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے۔

۱۸- لام (ل) بمعنی عَنْ About

بعض اوقات لام، عَنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱- (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا | لِلَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا اِلَيْهِ) (الاحقاف : ۱۱)

یعنی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا | عَنِ الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا اِلَيْهِ

"جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے، وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں

(یعنی ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں) کہ اگر اس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا، تو یہ لوگ اس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جا سکتے تھے۔" Strength

۲۔ (قَالَ مُوسٰىٓ اَتَقُوْلُوْنَ | لِلْحَقِّ | لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا)

"موسیٰ نے کہا: تم حق کو | لِلْحَقِّ = عَنِ الْحَقِّ) | یعنی حق کے بارے میں حق سے متعلق) یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے سامنے آگیا؟ کیا یہ جادو ہے؟"

(یونس: ۷۷)

۱۹۔ لام (ل) برائے قسم Oath

لام قسم، یہ لام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے

۱۔ (| لَعَمْرُكَ | اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ) (الحجر: ۷۲)

"تیری جان کی قسم، اے نبیؐ! اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔"

۲۔ | لِلّٰهِ | يَبْقٰى عَلَى الْاَيَّامِ ذُوْحِيَدٍ

"خدا کی قسم! ٹیڑھی نگاہ والے کا برقرار رہنا، (باعث تعجب ہے۔)"

۲۰۔ لام (ل) برائے تعجب To Express Surprise

بعض اوقات لام، تعجب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔ یہ قسم کے لیے بھی ہے، اور تعجب کے لیے بھی۔ بعض اوقات صرف تعجب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

| لِلّٰهِ | دَرُّهٗ مِنْ شَاعِرٍ "خدایا! کتنا عظیم شاعر ہے۔"

۲۱۔ لام (ل) برائے تقویت

یہ وہ لام ہے، جو کسی لفظ کی تاخیر پر، تقویت کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ [لِرَبِّهِمْ] يَرْهَبُوْنَ) (الاعراف: ۱۵۴)

"ہدایت اور رحمت تھی)، ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔"

۲۔ (وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا [لِّمَا] مَعَهُمْ) (البقرۃ: ۹۱)

"اور اس تعلیم کی تصدیق و تائید کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی۔"

۲۲۔ لام (ل) برائے ابتداء Begining or Inception

لام (ل) برائے ابتداء (Inception)، مبتداء سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ ([لَاَنْتُمْ] اَشَدُّ رَهْبَةً مِّنَ اللّٰهِ) (الحشر: ۱۳)

"ان کے دلوں میں، اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے۔"

۲۔ (وَ [لَاَمَةٌ] مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ)

"ایک مومن لونڈی، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔"

(البقرۃ: ۲۲۱)

۲۳۔ لام (ل) برائے جواب لَوْ

لَوْ کے جواب میں بھی، لام کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

([لَوْ] كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ [لَفَسَدَتَا]) (الانبیاء: ۲۲)

"اگر آسمان و زمین میں، ایک اللہ کے سوا، دوسرے خدا بھی ہوتے، تو (زمین اور آسمان

دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔

۲۴۔ لام (ل) برائے جواب لَوْلَا

لَوْلَا کے جواب میں بھی، لام استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

(لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ)

"اگر اس طرح اللہ، انسانوں کے ایک گروہ کو، دوسرے گروہ کے ذریعے سے، ہٹاتا نہ رہتا، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا۔" (البقرة : ۲۵۱)

۲۵۔ لام (ل) واقعہ برائے جواب قسم

قسم کے جواب میں بھی، اللام الواقعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیل کی مثال میں یہ حرف قَدْ سے پہلے آیا ہے۔

(تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا) (یوسف : ۹۱)

"اللہ کی قسم! یقیناً تم کو، اللہ نے ہم پر فضیلت بخشی۔"

(یہاں کے بعد تَاللّٰهِ، قَدْ سے پہلے لام استعمال ہوا ہے۔)

۲۶۔ لام (ل) مُؤذِنَه یا اللَّامُ الْمُوَطِّئَةُ لِلْقَسَمِ

بعض اوقات، حرف شرط اِنْ سے پہلے، لام استعمال ہوتا ہے۔

اسے لام مُؤذِنَه کہتے ہیں۔ جیسے (لَ + اِنْ : لَئِنْ)

(لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ) (الحشر : ۱۲)

"اگر وہ نکالے گئے، تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے۔"

چونکہ یہ قسم کے لیے راہ ہموار کرتا ہے، اس لیے اسے | اللام المُوَطِّئَةُ لِلقسَم | کہتے ہیں۔ (المنہاج فی القواعد والاعراب۔ محمد الانطاکی)

۲۷۔ لام (ل) برائے بُعد

بعض اوقات لام، اسم اشارہ پر داخل ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ مشارٌ الیہ بعید ہے۔ یہ | اللام للبعد | کہلاتا ہے۔ جیسے:

(وَ فِي ذٰلِكَ | فَلْيَتَنَافَسِ | الْمُتَنَافِسُوْنَ) (المطففین: ۲۶)

"جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں، وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔" (یہاں اسم اشارہ ذا، فِ کی وجہ سے مجرور ہے اور فَلْيَتَنَافَسِ میں لام، بُعد کے لیے ہے۔) (المنہاج فی القواعد والاعراب)

۲۸۔ لام (ل) برائے تعدیہ

بعض اوقات لام، تعدیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مشق: قرآن مجید سے (۲۰) بیس دیگر آیات تلاش کیجئے جس میں لام استعمال کیا گیا ہو۔ ہر لام کے بارے میں وضاحت کیجئے کہ یہ کون سی قسم کا لام ہے؟

سبق نمبر ۲۴۷

۴۶۔ لَا Not, Do not

لا کی تین قسمیں ہیں۔ نافیہ، ناھیہ، اور زائدہ

۱۔ لا برائے نفی (Not)

یہ لا، نافیہ (Negation) کہلاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔
یہ معطوف پر سے، حکم کے اطلاق کی نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو
(میرے پاس زید آیا ہے، عمرو نہیں آیا)

۲۔ (لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ) (یٰس: ۴۰)

" نہ سورج کے بس میں یہ ہے، کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔"

۲۔ لا برائے نہی

اس لا کو ناھیہ (Prohibition) کہتے ہیں۔ کسی کام سے روکتا ہے۔ فعل مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور مضارع کو مستقبل کے لیے خاص کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَا تَخْرُجْ لَا تَذْهَبْ، (مت نکلو، مت جاؤ)

۲۔ (لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ) (يوسف : ۱۰)

"یوسف کو قتل نہ کرو۔"

۳۔ لَا زائدہ Redundant, Augmentative

(اَنْ + لَا زائدہ = اَلَّا) یہ لَا زائدہ ہوتا ہے۔

تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا اَلَّا تَتَّبِعَنِ) (طه : ۹۲)

" (اے ہارون!) تم نے جب بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے دیکھا، تو کس چیز نے تمہیں روکا؟ کہ تم میرے طریقے پر عمل نہ کرو؟"

(یہاں اَلَّا (اَنْ + لَا) سے مرکب ہے، لَا زائدہ اور مؤکدہ ہے)

لا نافیہ کی چار قسمیں ہیں

۱۔ لَا نافیہ برائے نفیٔ جنس

اس کا ذکر جلد اول کے سبق نمبر ۴۷ میں ہو چکا ہے۔

نکرہ اسم کو منصوب کرتا ہے اور حکم کی کُلّی نفی کرتا ہے۔ جیسے:

(لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ) (البقرة : ۲۵۶)

" دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے "

۲۔ لَا نافیہ برائے عطف Conjunction

جَاءَ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو

"زید آیا ہے، عمرو نہیں۔"

۳۔ لَا نافیہ، نَعَمْ کے جواب میں

أَجَاءَكَ زَيْدٌ ؟ لَا (یعنی لَا لَمْ يَجِئْ)

"کیا آپ کے پاس زید آیا تھا؟ نہیں" (یعنی وہ نہیں آیا۔)

۴۔ لَا نافیہ مُکَرَّر Reiterated (Neither + Nor)

لَا مکرّر، جملۂ اسمیہ سے پہلے، یا فعل ماضی سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔
دو اسماء اور دو افعال سے پہلے لا کو مکرر لایا جاتا ہے۔
دونوں اسماء نکرہ، یا دونوں اسماء معرفہ ہوتے ہیں۔ جیسے

۱۔ (لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَ لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ)

"نہ تو سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات، دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔"

(یہاں دونوں اسماء مُعَرَّف ہیں۔)

۲۔ (لَا فِيهَا غَوْلٌ وَ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ) (الصافات: ۴۷)

"(جنت کی شراب) نہ تو جسم کو کوئی ضرر ہوگا، اور نہ اس سے عقل خراب ہوگی۔"

(یہاں پہلے اسم نکرہ ہے۔)

۳۔ (فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلَّى) (القیامۃ: ۳۱)

"مگر نہ تو اس نے اسے سچ مانا، اور نہ نماز پڑھی۔"

(یہاں دو لا ہیں اور دو افعالِ ماضی)

No longer لَاتَ

۱۔ لا پر تاء کا اضافہ کرکے ، لَاتَ بنایا جاتا ہے۔
لا کی طرح لَاتَ بھی حرفِ نفی ہے۔ جیسے :

() وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (ص : ۳)

" یہ وقت، چھٹکارے کا وقت نہیں ہے"

(یہاں لا کی خبر حِیْنَ منصوب ہے اور لا کا اسم الحِیْنُ محذوف ہے۔ اس کو کھول دیا جائے تو عبارت ہوگی لَاتَ الحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ)

۲۔ ما اور لا کی طرح، لات بھی اَفعالِ ناقصہ کی طرح خبر کو منصوب کرتا ہے۔

۴۔ لَعَلَّ Perhaps, It is hoped, May be

لَعَلَّ حرفِ مشابہ بالفعل ہے اور حرفِ توقع ہے۔ چار طرح استعمال ہوتا ہے۔
لَعَلَّ اگر اللہ تعالٰی کی طرف منسوب ہو، تو قطعیت اور یقین کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور مخلوق کی طرف منسوب ہو، تو رجاء اور توقع کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ لَعَلَّ برائے توقع :۔

یہ توقع کا معنی دیتا ہے، جس کے دو پہلو ہیں۔
پسندیدہ چیز کی امید اور ناگوار چیز کا اندیشہ۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

() لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (البقرۃ : ۱۸۹)

"امید ہے کہ تم لوگ فلاح پاؤ گے" (امر محمود متوقع ہے)

۲۔ لَعَلَّ برائے اندیشہ:

لَعَلَّ سے ناگوار چیز کا اندیشہ، بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَإِنْ أَدْرِي **لَعَلَّهُ** فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ) (الانبیاء: ۱۱۱)

"میں تو یہ سمجھتا ہوں اندیشہ ہے کہ یہ تمہارے لیے فتنہ ہے، اور تمہیں ایک وقتِ خاص تک مزے کرنے کا موقع دیا جارہا ہے۔

۳۔ لَعَلَّ برائے تعلیل (So that he may)

لَعَلَّ تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے۔ مثلاً

۱۔ (فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا **لَّعَلَّهُ** يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ) (طٰہٰ ۴۴)

"تم دونوں اس سے نرم بات کرنا، تاکہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے۔

۲۔ (فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ **لَعَلَّكُمْ** تُفْلِحُونَ)

(المائدۃ: ۱۰۰)

"اے عقل والو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، تاکہ تم لوگوں کو فلاح نصیب ہو۔"

(مباحث فی علوم القرآن۔ مناع القطان)

۴۔ لَعَلَّ برائے استفہام:۔

بعض اوقات لَعَلَّ استفہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَمَا يُدْرِيكَ **لَعَلَّ** السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا)

(الاحزاب: ۶۳)

"تمہیں کیا خبر، شاید کہ وہ گھڑی قریب ہی آگئی ہو؟" (یعنی کیا وہ گھڑی قریب آگئی ہے؟)

(یہاں اکثر علماء کے نزدیک لَعَلَّ سے مراد هَلْ ہے۔)

۴۸۔ لٰکِنْ

۱۔ لٰکِنْ حرفِ عطف ہے اور حرفِ استدراک (Restriction) بھی ہے۔

۲۔ لٰکِنْ اصل میں لَاکِنْ ہے۔ کتابت میں الف حذف کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ لٰکِنْ ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو، دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے، جملے کے پہلے، یا دوسرے حصے میں، منفی جملے کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا رَاَیْتُ زَیْدًا لٰکِنْ بَکْرًا۔

"میں نے زید کو نہیں دیکھا، بلکہ بکر کو دیکھا ہے"

اگر معطوف ایک جملہ ہو، تو لٰکِنْ سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس طرح، لٰکِنْ وَلٰکِنْ بن جاتا ہے۔

لٰکِنْ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ لٰکِنْ عَاطِفَہ Conjunctive

اگر لٰکِنْ کے بعد مفرد لفظ ہو، تو لٰکِنْ بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے، لیکن اس کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں۔

۱۔ لٰکِنْ سے پہلے، حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو اور

۲۔ لٰکِنْ سے پہلے، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

۳۔ اس کے بعد، اسم مفرد ہو۔ جیسے:

مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ خَالِدٌ "زید کھڑا نہیں ہوا، بلکہ خالد"

۲۔ لٰکِنْ اِبتدائیہ Inceptive

مندرجہ ذیل مثال میں، لٰکِنْ حرفِ عطف نہیں ہے، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ)

(الاحزاب: ۴۰)

"(لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔"

یہ لٰکِنْ ابتدائیہ ہے۔ اور یہاں اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

۳۔ لٰکِنْ مُخَفَّفَہ Shortened

یہ لٰکِنْ دراصل لٰکِنَّ کا مخفف ہوتا ہے، مگر غیر ناصب ہے۔ جملۂ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اگر اس کے بعد جملہ ہو تو استدراک (Rectification) کے لیے آتا ہے۔ حرفِ عطف نہیں رہتا۔ جیسے:

(وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ) (الزخرف: ۷۶)

"ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود (اپنے آپ پر) ظالم تھے۔"

۴۹۔ لٰکِنَّ But

لٰکِنَّ، حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔ اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔ استدراک کا مفہوم دیتا ہے۔ اپنے سے پہلے آنے والی بات کے خلاف، حکم ثابت کرتا ہے۔ جیسے:

مَا هٰذَا شَاعِرًا لٰكِنَّهٗ كَاتِبٌ

"یہ شخص شاعر نہیں ہے، بلکہ ایک کاتب ہے۔"
لٰکِنَّ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ لٰکِنَّ برائے استدراک Rectification

۱۔ یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی، غلط فہمی کو دور کرنے والے جملے پر آتا ہے۔
اس لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے، ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً

مَا زَیْدٌ شُجَاعًا | لٰکِنَّهٗ | کَرِیْمٌ

"زید شجاع نہیں، لیکن فیاض ہے۔"

۲۔ منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے۔ مثلاً

❁ (وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ | لٰکِنَّ | الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا) (البقرۃ: ۱۰۲)

"سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔"

❁ جَاءَنِیْ زَیْدٌ | لٰکِنَّ | عَمْرًوا لَمْ یَجِئْ۔

"میرے پاس زید آیا تھا، لیکن عمرو نہیں آیا۔"

۲۔ لٰکِنَّ مُخَفَّفَه Lightened

❁ لٰکِنَّ بھی، مخفف ہو کر لٰکِنْ ہو جاتا ہے اور فعل سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ | لٰکِنْ | لَّا یَشْعُرُوْنَ) (البقرۃ: ۱۲)

"خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں، مگر انہیں شعور نہیں ہے۔"

❁ لٰکِنْ (لٰکِنَّ کے برعکس) مبتدا کو منصوب نہیں کرتا۔ جیسے:

قَامَ زَیْدٌ وَ | لٰکِنْ | عَمْرٌو جَالِسٌ

"زید تو کھڑا ہوگیا، لیکن عمرو بیٹھا ہوا ہی ہے۔"

۳۔ لٰکِنَّ برائے تاکید Affirmative

بعض اوقات لٰکِنَّ تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

لَوْ جَاءَنِیْ لَاَکْرَمْتُہٗ لٰکِنَّہٗ لَمْ یَجِیْٔ

"اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کا اکرام کرتا، لیکن وہ نہیں آیا۔"

(یہاں دوسرے جملے کے بغیر بھی، بات مکمل تھی، لیکن تاکید مزید کے لیے لٰکِنَّ استعمال ہوا ہے۔)

۵۰۔ لَنْ Will Never

By no means in future

۱۔ حرفِ نفی ہے۔ حرفِ ناصب ہے اور حرفِ مستقبل ہے۔

نفی کو مؤکّد کرتا ہے۔ جیسے:

(لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ) (یوسف: ۸۰)

"اب تو میں اس جگہ سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔"

۲۔ لَنْ بعض اوقات دَالَّ پر داخل ہوکر، دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

لَنْ تَزَالُوْا مَلْجَأَ الْفُقَرَاءِ

"خدا تم کو ہمیشہ غریبوں کا سہارا بنائے رکھے۔" (تمہاری فیاضی زائل نہ ہو۔)

۵۱۔ لَوْ If

لَوْ ، حرفِ عرض ہے، حرفِ تمنا ہے، حرفِ شرط ہے اور بعض اوقات تقلیل اور بعض اوقات تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ لَوْ برائے شرط If

لَوْ شرطیہ کے بعد فعل مضارع ہو، تو ماضی کا معنی دیتا ہے، بشرطیکہ لَوْ کا جواب ماضی میں ہو۔

(اس کے برخلاف، اِنْ شرطیہ، مستقبل کا مفہوم دیتا ہے۔) جیسے:

ا۔ (لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ) (آل عمران : ۱۶۷)

"اگر ہمیں معلوم ہوتا، کہ آج جنگ ہو گی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔ (یہاں لَاتَّبَعْنٰكُمْ کا جواب فعل ماضی ہے اور نَعْلَمُ ماضی کا مفہوم دے رہا ہے۔)"

یا پھر لَوْ سے مربوط سابقہ جملہ، ماضی میں ہو۔ جیسے:

۲۔ (وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً) (النساء : ۱۰۲)

"کفار تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ، اور وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں"

(یہاں فعل مضارع تَغْفُلُوْنَ سے پہلے، سابقہ جملہ فعل ماضی وَدَّ پر مشتمل ہے)

۳۔ لَوْ تَقُوْمُ قُمْتُ

"اگر آپ کھڑے ہوتے، تو میں بھی کھڑا ہوتا۔"

۴۔ (وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّاحِدَةً) (ھود: ۱۱۸)

"اور اگر تیرا رب چاہتا، تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا۔"

لَوْ شرطیہ کے ساتھ لام تاکید

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر، کبھی تاکید کے لیے لَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا) (الانبیاء: ۲۲)

"اگر زمین و آسمان میں، اللہ کے علاوہ خدا ہوتے، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔"

لَوْ شرطیہ کے، جزائیہ جملے کا حذف

بعض اوقات لَوْ کا جزائیہ جملہ، حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً

(لَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ) (الرعد: ۳۱)

"اگر ایسا قرآن نازل کیا جاتا، جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے (تو یہ اللہ کے لیے مشکل نہ تھا۔)" یہاں قوسین میں درج الفاظ، محذوف ہیں۔

۲۔ لَوْ برائے شرط و سبب Condition & Causality

یہ لَوْ اپنے بعد والے دو جملوں کے درمیان سَبَبِیَّت اور مُسَبَّبِیَّت کا تعلق قائم کرتا ہے۔ جیسے:

لَوْ جَاءَنِي لَأَكْرَمْتُهُ

"اگر وہ آتا، تو میں اس کا اکرام کرتا (مگر وہ نہیں آیا، میں نے اکرام نہیں کیا)۔"

۳۔ لَوْ برائے تقلیل۔ وَلَوْ

جب لَوْ سے پہلے، واؤ استعمال کیا جائے، تو (اگرچہ، چاہے (Even if) تقلیل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ تَصَدَّقُوا وَلَو بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ (الحدیث)

"خیرات کیا کرو، چاہے وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

۲۔ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (بخاری ومسلم)

لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔"

۳۔ اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللهِ، وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا

"فیاض آدمی اللہ کا محبوب ہوتا ہے، اگرچہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو۔"

۴۔ عَاقِبِ الْمُجْرِمَ وَلَوْ كَانَ ابْنَكَ

"مجرم کو سزا دو، چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔"

وَلَوْ وَصْلِيَّه دو بعید باتوں، یا دو متضاد احکام کو ملانے کے لیے وَلَوْ وَصْلِيَّه استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں، اس کا ترجمہ اگرچہ، خواہ چاہے وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

۴۔ لَوْ برائے تکثیر abundance

بعض اوقات، لَوْ، واؤ کے ساتھ، تکثیر کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا) (الکہف: ۱۰۹)

"اگر ہم اتنی ہی (یعنی سمندر جتنی روشنائی) مزید فراہم کریں۔"

۵۔ لَوْ برائے عرض Request (Would you please!)

لَوْ برائے عرض کا جواب، حرف فاء کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا

"اگر آپ ہمارے پاس قیام کریں گے، تو آپ کا فائدہ ہوگا۔"

۶۔ لَوْ برائے تمنی (I wish if, We wish if)

لَوْ برائے تمنی کا جواب بھی، حرف فاء کے ساتھ، منصوب ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع معروف اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔

جیسے:

۱۔ لَوْ تَأْتِيْنِي فَتُحَدِّثَنِيْ

"کاش آپ میرے پاس آتے، اور مجھ سے گفتگو کرتے۔"

۲۔ (وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ) (القلم: ۹)

"وہ چاہتے ہیں کہ کاش کچھ تم مُدَاهَنَت کرو، تو وہ بھی مُدَاهَنَت کریں۔"

۳۔ (لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الشعراء: ۱۰۲)

"کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہو جائیں۔"

۴۔ (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: ۲)

"بعید نہیں وہ وقت، جب کافر پچھتا کر اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش! ہم مسلمان

ہو جاتے!"

۷۔ لَوْ مصدریہ

بعض اوقات | لَوْ | مصدریہ ہوتا ہے۔ جیسے:

اُحِبُّ | لَوْ | نَجَحْتَ

"میری خواہش ہے، کاش آپ کامیاب ہو جائیں۔"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے | اُحِبُّ نَجَاحَكَ | یہاں یہ مصدری معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۲۴۸

۵۲۔ لَوْلَا If not

لَوْلَا، دراصل دو حروف سے مرکّب ہے، لَوْ + لَا، اس کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ لَوْلَا برائے امتناع Restriction

لَوْلَا حرفِ امتناع ہے، یعنی یہ ایک چیز کے وجود کی بنیاد پر دوسری چیز کے امتناع کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے:

لَوْلَا العِلَاجُ لَهَلَكَ الْمَرِيْضُ

"اگر علاج نہ کیا جاتا، تو مریض ہلاک ہو جاتا۔"

(یعنی علاج کے وجود کی بناء پر، مریض کی ہلاکت ممنوع ہوگئی۔)

۲۔ لَوْلَا برائے شرط Condition

لَوْلَا کا جواب، بعض اوقات مذکور ہوتا ہے، اور بعض اوقات محذوف۔

جب لَوْلَا جملۂ اسمیہ پر بطورِ شرط آتا ہے تو اس کا جواب، جملۂ فعلیہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ، دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ)

(الصافات: ۱۴۳)

"اگر وہ (یونسؑ) تسبیح کرنے والا نہ ہوتا، تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔"

۲۔ (لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ) (سبا : ۳۱)

"اگر تم نہ ہوتے، تو ہم مومن ہوتے۔"

۳۔ (وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ) (النور : ۱۰)

"اگر تم لوگوں پر، اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے۔"

(اس مثال میں، لَوْلَا کا جواب لَهَلَكْتُمْ تو تم ہلاک ہو جاتے، محذوف ہے۔

۳۔ لَوْلَا برائے تحضیض Stimulation (Why not?)

یہ لَوْلَا، ابھارنے کے لیے آتا ہے، اس کا جواب فَ سے ہوتا ہے۔ جیسے:

(لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ) (المنافقون : ۱۰)

"تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی، تھوڑی مدت کے لیے؟ کہ میں خرچ کرتا۔"

۴۔ لَوْلَا برائے عرض Desire, Request

لَوْلَا تمنی اور عرض کے لیے ہو تو فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے:

(لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ)

(النمل : ۴۶)

"تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے؟"

۵۔ لَوْلَا برائے زجر و توبیخ

بعض اوقات، لَوْلَا کے اندر، زجر و توبیخ (جھڑکنے (Taunt) اور تندیم (Regret) (شرم دلانے) کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔

لَوْلَا اگر فعل ماضی سے پہلے آئے تو زجر و توبیخ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

(لَوْلَا جَاءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ) (النور:۴)

"کیوں نہ یہ لوگ پھر، اس الزام پر، چار گواہ لے آئے؟"

۶۔ لَوْلَا کے بعد، عام طور پر ضمیر منفصل مرفوع (جیسے: اَنْتُمْ) استعمال ہوتی ہے۔
لَوْلَا کے بعد، ضمیر متصل (جیسے: لَوْلَاكَ ، لَوْلَایَ) کا استعمال شاذ ہے۔

۵۳۔ لَوْمَا Why not

لَوْمَا بھی حرفِ امتناع اور حرفِ تحضیض (Stimulation) ہے۔ ابھارنے، ترغیب دلانے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَوْمَا بھی لَوْمَا کی طرح، جملہ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ، دونوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(لَوْمَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ) (الحجر:۷)

" (اگر تم سچے ہو تو) آخر تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے!"

(یعنی فرشتے لا کر تو دکھاؤ۔)

۵۴۔ لَیْتَ

I wish, Would that

۱۔ لَیْتَ حرفِ تمنا ہے، حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔ اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔
عموماً غیر ممکن الحصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ

"کاش جوانی لوٹ آتی"

۲۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ

"کاش زید کھڑا ہوتا"

۲۔ کبھی لَیْتَ کے ساتھ مَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ (لَیْتَ + مَا = لَیْتَمَا)
لَیْتَمَا بھی اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

۵۵۔ لَمْ

Never, Did not

۱۔ لَمْ، حرف نفی ہے۔ فعلِ مضارع کے مفہوم کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیتا ہے۔
۲۔ فعلِ مضارع کو آخِرْ یا مجزوم کر دیتا ہے، حرفِ جازم ہے۔
۳۔ نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ نونِ نسوۃ کو برقرار رکھتا ہے۔
۴۔ فعلِ مضارع کی ی اور و کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَمْ یَلِدْ — اس نے نہیں جنا۔ (یَلِدُ)

۲۔ لَمْ تَرَ — تم نے نہیں دیکھا۔ (تَرٰی)

۳۔ لَمْ تَفْعَلُوْا — تم لوگوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلُوْنَ)

۴۔ لَمْ تَفْعَلْنَ — تم عورتوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلْنَ)

۵۶۔ لَمَّا

Not so far, When

۱۔ لَمَّا، حرفِ نفی ہے۔ حرفِ جازم ہے۔ (Not as yet)

۲۔ لَمَّا، بھی فعلِ مضارع کے مفہوم کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۳۔ ابھی تک نہیں (Not so far) کا مفہوم دیتا ہے، یا کبھی کبھار جب کا۔

۴۔ فعلِ مضارع کو مجزوم اور آخف کرتا ہے، نونِ اعرابی کو گراتا ہے، نونِ نسوۃ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ فعلِ مضارع کے آخر میں ی یا و ہو تو ان کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَمَّا یَأْکُلْ "اس نے، ابھی تک نہیں کھایا۔" (یَأْکُلُ)

۲۔ لَمَّا یَذُوْقُوْا "ان لوگوں نے، ابھی تک نہیں چکھا۔" (یَذُوْقُوْنَ)

۳۔ لَمَّا یَذْهَبْنَ "وہ عورتیں، ابھی تک نہیں گئیں۔" (یَذْهَبْنَ)

۴۔ لَمَّا یَرَ "اس نے، ابھی تک نہیں دیکھا۔" (یَرٰی)

(وَ لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْءَ بِهِمْ) (ھود: ۷۷)

"اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے، تو ان کی آمد سے، وہ بہت گھبرائے۔"

سبق نمبر ۲۴۹

۵۸۔ مَا What ever, Not, If

مَا کی کئی قسمیں ہیں۔ مَا حرفیہ بھی ہوتا ہے اور اسمیہ بھی۔

۱۔ مَا مصدریہ Infinitive

مَا مصدریہ فعل کے ساتھ آتا ہے، اور مصدر کا مفہوم دیتا ہے۔

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) (التوبہ : ۱۲۸)

"تمہارا نقصان میں پڑنا، اس پر شاق ہے۔"

یہاں مَا عَنِتُّمْ کا مطلب ہے عَنَتُكُمْ یعنی

جو نقصان تم نے اٹھایا، کا مطلب ہے، تمہارا نقصان۔

۲۔ (ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) (التوبہ : ۲۵)

"زمین اپنی کشادگی کے باوجود، اُن پر تنگ ہوگئی۔"

(یہاں بِمَا رَحُبَتْ کا مطلب ہے بِرُحْبِهَا یعنی

جو کچھ زمین پھیلی، کا مطلب ہے، زمین کی کشادگی۔

۳۔ (وَالسَّمَاءِ وَ مَا بَنٰهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا ۝)

(الشمس : ۶،۷)

"قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اسے بچھایا۔"

۲۔ مَا مصدریہ ظرفیہ (اسمیہ) (As Long as)

بعض اوقات مَا مصدریہ کے اندر، وقت بھی ملحوظ ہوتا ہے،

ایسے مَا کو ظرفیہ کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ اَقُوْمُ مَا قَامَ الْاُسْتَاذُ

"میں کھڑا رہوں گا، جب تک محترم استاد کھڑے رہیں۔"

(یہاں مَا کے معنی، ظرفِ زمان جب تک کے ہیں۔)

۲۔ (وَ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا) (مریم: ۳۱)

"اور اس نے مجھے، جب تک میں زندہ رہوں، نماز اور زکوٰۃ کی نصیحت کی ہے۔"

ظرفِ زمان (When)

۳۔ (وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ) (توبہ: ۹۲)

"اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے جب خود تمہارے پاس آکر درخواست کی تھی، ہمارے لیے سواریاں بہم پہنچائی جائیں۔"

۳۔ مَا موصولہ (اسمیہ)، Definite Conjunctive Pronoun

۱۔ مَا موصولہ، غیر عاقل کے لیے، موصولہ بن کر اَلَّذِیْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

(مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ) (النحل: ۹۶)

"جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ خرچ ہو جانے والا ہے۔

جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے۔"

۲۔ (إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ | مَّا | قَدْ سَلَفَ) (الانفال: ۳۸)

"اب بھی اگر باز آجائیں، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے، اُس سے درگزر کر لیا جائے گا"

مَا، بعض اوقات، عاقل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور مَنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۳۔ (وَلَا تَنْكِحُوا | مَا | نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: ۲۲)

"اور ان عورتوں سے شادی نہ کرو جن سے تمہارے باپ شادی کر چکے ہیں"

۴۔ مَا نافیہ Negation

مَا نَافِيَة، حرفِ نفی ہے۔

مَا نَافِيَة، جملۂ فعلیہ سے پہلے، اور جملۂ اسمیہ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَ | مَا | جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ) (الانبیاء: ۳۴)

"اور (اے نبیؐ) ہمیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھی"

۲۔ (| مَا | ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ | مَا | غَوَىٰ) (النجم: ۲)

"تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے، نہ بہکا ہے"

۳۔ (وَ | مَا | هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ) (البقرة: ۹۶)

"حالانکہ لمبی عمر، اُس کو عذاب سے دور نہیں کر سکتی"

۵۔ مَا استفہامیہ (اسمیہ) Interrogative

مَا استفہامیہ، سوال کے لیے، فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (| مَا | مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ ؟) (ص: ۷۵)

"تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی؟"

مَا استفہامیہ، اسم اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ (وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوسٰى؟) (طٰہٰ: ۱۷)

"اور اے موسیٰ! یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟"

۳۔ (مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ؟) (الانبیاء: ۵۲)

"یہ مورتیاں کیسی ہیں، جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو؟"

بعض اوقات مَا استفہامیہ کا الف، حرفِ جر سے ساقط کر دیا جاتا ہے۔

بِمَا: بِمَ جیسے:

۴۔ (فَنَاظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ؟) (النمل: ۳۵)

"پھر میں دیکھتی ہوں کہ میرے سفیر کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں؟"

مَا بعض اوقات، ذَا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۵۔ (مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا؟) (البقرۃ: ۲۶)

"ایسی تمثیلوں سے اللہ کو کیا سروکار؟"

۶۔ لِمَاذَا؟ کس لیے؟ کس وجہ سے؟

۶۔ مَا شرطیہ Conditional

مَا شرطیہ، کا ذکر فعل مضارع مجزوم کے سبق میں ہو چکا ہے۔ یہاں ایک مثال حاضر ہے۔

مَا شرطیہ، یہ دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ جیسے:

(وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ) (البقرۃ: ۱۹۷)

"اور جو نیک کام بھی تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہو گا۔"

۷۔ مَا تعجّبیّۃ Expressive of Surprise

مَا تَعَجُّبِيَّة کا ذکر، افعالِ تعجب کے سبق نمبر ۲۳ میں ملاحظہ فرمایئے، یہاں دو مثالیں دی جارہی ہیں:

۱۔ (قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ) (عبس : ۱۷)

"لعنت ہے انسان پر، کیسا سخت منکرِ حق ہے!" (حیرت ہے)

۲۔ (فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ) (البقرۃ : ۱۷۵)

"کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں!"

۸۔ مَا برائے اِبہام Ambiguity

بعض اوقات مَا، ابہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مخاطب اپنی بات مُبْھَم (Vague) رکھتا ہے، جس کے مختلف مطلب لیے جا سکتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ جِئْتُ لِاَمْرٍ مَا

"میں کسی کام کے لیے آیا ہوں۔"

۲۔ اَعْطِنِی كِتَابًا مَّا "مجھے کوئی کتاب دے دو۔"

۳۔ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا) (البقرۃ : ۲۶)

"اللہ تعالیٰ اس بات سے ہرگز نہیں شرماتا، کہ تمثیل دے کوئی۔"

۹۔ مَا زائدہ Redundant, Augmentative

بعض اوقات، حرفِ جار اور اسم مجرور کے درمیان، مَا زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے:
مَا زائدہ، جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ (فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ) (بِ + مَا زائدہ : بِمَا)

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپؐ، لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔" (آل عمران : ۱۵۹)

۲۔ (مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمۡ أُغۡرِقُوا) (مِنۡ + مَا زائدہ : مِمَّا)

(نوح : ۲۵)

"اپنی خطاؤں کی وجہ ہی سے، وہ غرق کیے گئے۔"

بعض اوقات، شرطیہ الفاظ سے پہلے، تاکید کے لیے مَا زائدہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
جیسے: مَا + مَا = مَهۡمَا ، إِنۡ + مَا = إِنَّمَا وغیرہ

۱۰۔ ما کا استعمال طَالَ، قَلَّ، كَثُرَ کے بعد

بعض اوقات مَا کا استعمال طَالَ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔
ایسی صورت میں، مذکورہ بالا تین افعالِ ماضی کو فاعل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے:

۱۔ طَالَمَا انۡتَظَرۡتُكَ

"بسا اوقات، میں نے آپ کا انتظار کیا۔"

۲۔ قَلَّمَا فَكَّرۡتُ فِي هٰذَا الۡأَمۡرِ

"میں نے اس معاملے میں، بہت کم غور کیا۔"

۳۔ | كَثُرَمَا | زَجَرَنِي

"اس نے مجھے، بہت دفعہ، دھمکایا۔"

۱۱۔ مَا کا استعمال رُبَّ اور رُبَ کے بعد بھی ہوتا ہے۔ رُبَ + مَا : رُبَمَا جیسے:

(| رُبَمَا | يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: ۲)

"بعید نہیں! ایک وقت آجائے! جب کافر (کہیں گے) کاش ہم مسلمان ہوتے۔"

۱۲۔ مَا کا استعمال بَيْنَ کے بعد بھی ہوتا ہے۔ جیسے:

| بَيْنَ مَا | نَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ

"ہم لوگ نماز کی حالت میں تھے کہ"

| بَيْنَمَا | (While) بَيْنَ + مَا = اس دوران

۱۳۔ بعض اوقات مَا، لَيْسَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ افعال ناقصہ کی طرح اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے:

(| مَا | هٰذَا | بَشَرًا |) (یوسف: ۳۱)

"یہ شخص (حضرت یوسفؑ) انسان نہیں ہیں۔"

۱۴۔ مَا، اسمائے ضمیر اور اسمائے اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: | مَا هُوَ؟ | مَا هُنَّ؟

مَا هٰذَا؟ | مَا هٰذِهٖ؟ |

۵۹۔ مِنْ From

مِنْ حرف جر ہے، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

مِنْ کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔ مِنْ برائے ابتداء Commencement (From)

بعض اوقات مِنْ، غایتِ زمان ومکان کی ابتداء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (بنی اسرائیل: ۱)

"مسجد حرام سے" (غایتِ مکان کی ابتداء)

۲۔ (مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ) (التوبة: ۱۰۸)

"پہلے دن سے" (غایتِ زمان کی ابتداء)

۲۔ مِنْ برائے تبعیض Portion, Division

بعض اوقات مِنْ، تبعیض (Some of, Among) (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ) (التغابن: ۲)

"تم میں سے کچھ لوگ کفر کرنے والے ہیں اور تم میں سے کچھ ایمان لانے والے ہیں۔"

۲۔ (مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ) (الاحزاب: ۲۳)

"ان میں سے کچھ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔"

۳۔ مِنْ برائے تبیین Clarity

مِنْ تبیین بیان اور وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (یعنی، کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ) (الکهف: ۳۱)

"وہاں وہ کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، (یعنی) سونے کے کنگنوں سے۔"

۲۔ (فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا) (البقرة : ٦١)

"اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار (یعنی) ساگ، ترکاری گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کرے۔"

۳۔ (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ) (الحج : ۳۰)

یعنی الَّذِي هُوَ الْأَوْثَانِ

"پس گندگی سے بچو، جو بتوں پر مشتمل ہے۔"

مِنْ برائے تبیین سے پہلے :

اکثر اوقات مَا اور مَهْمَا استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۴۔ (مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ) (فاطر : ۲)

"اللہ لوگوں کے لیے، جس رحمت کا دروازہ بھی کھول دے۔"

۵۔ (مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ آيَةٍ) (الاعراف : ۱۳۲)

"تم، ہم لوگوں کے پاس، خواہ کوئی نشانی لے آؤ۔"

۴۔ مِن برائے سبب و علت (Because of)

یہ مِنْ، سبب بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ أُغْرِقُوْا) (نوح : ۲۵)

"وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے، غرق کیے گئے۔"

۲۔ (وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ) (القصص : ۷۳)

"یہ اسی کی رحمت (کا سبب) ہے کہ اُس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے۔"

۵۔ مِنْ برائے تقابل (یا بدل) Substitution

بعض اوقات مِنْ، تقابل (یا بدل) کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(أَرَضِيتُم بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا **مِنَ** الْآخِرَةِ) (التوبة: ۳۸)

"کیا تم لوگوں نے آخرت کے بدلے میں، دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے۔"

(مِنَ الْآخِرَةِ = عَنِ الْآخِرَةِ)

۶۔ مِنْ بمعنی مرتبہ، لحاظ، حالت Standard

(أَسْكِنُوهُنَّ **مِنْ** حَيْثُ سَكَنتُم) (الطلاق: ۶)

"ان بیویوں کو (زمانۂ عدت میں) اسی جگہ رکھو، جہاں تم رہتے ہو۔"

(یہاں مِنْ حَيْثُ کا مطلب، وہ معاشی اور سماجی مقام و منزلت ہے، جس پر شوہر قائم ہو۔)

۷۔ مِنْ زائدہ Redundant, Augmentative

بعض اوقات **مِنْ** زائدہ ہوتا ہے۔ تاکید کے لیے، یا آہنگ کو درست کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لِيَغْفِرَ لَكُم **مِّن** ذُنُوبِكُمْ) (ابراهيم: ۱۰)

"تاکہ وہ تمہارے گناہ بخش دے۔"

۲۔ (هَلْ تَرَىٰ **مِن** فُطُورٍ) (الملك: ۳)

"کیا تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟"

۳۔ (مَا مِنْ شَفِيعٍ) (یونس: ۳)

"کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔"

۴۔ (وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ) (الحج: ۷۱)

"اور ان ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔"

۸۔ مِنْ زائدہ برائے عموم Generality

عمومیت ظاہر کرنے کے لیے بھی، مِنْ زائدہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مِنْ سے پہلے، نفی ہو، یا نہی ہو، یا ھل کے ساتھ استفہام ہو اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے:

۱۔ (وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَّاحِدٌ) (المائدۃ: ۷۳)

"حالانکہ ایک خدا کے سوا، کوئی خدا نہیں ہے۔"

۲۔ (مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ) (التوبہ: ۹۱)

"نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی راہ (تدبیر) نہیں ہے۔"

۹۔ مِنْ زائدہ برائے فصل وتمییز Distinction

یہ مِنْ، دو متضاد چیزوں میں، فصل وامتیاز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے:

(وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ) (البقرۃ: ۲۲۰)

"برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔"

۱۰۔ مِنْ تاکید برائے اتصال Affirmative Conjunction

(وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ **مِنَ** اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ) (آل عمران : ۲۸)

"جو ایسا کرے گا، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں"

۱۱۔ مِنْ بمعنی باء (ب) With

بعض اوقات مِنْ، بِ، کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (يَنْظُرُوْنَ **مِنْ** طَرْفٍ خَفِيٍّ) (الشوریٰ : ۴۵) (یعنی **يَنْظُرُوْنَ بِطَرْفٍ خَفِيٍّ**)

"وہ لوگ، نظر بچا بچا کر، کن انکھیوں سے دیکھیں گے"

۲۔ (لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ **مِنْ** اَمْرِ اللّٰهِ)

"ہر شخص کے آگے اور پیچھے، اس کے مقرر کیے ہوئے نگران لگے ہوئے ہیں، جو اللہ کے حکم سے، اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں" (الرعد : ۱۱)

یہاں **يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ** کا مطلب **يَحْفَظُوْنَهٗ بِاَمْرِ اللّٰهِ** ہے۔

۳۔ (**مِنْ** كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ) (القدر : ۴، ۵)

"ہر حکم لے کر (اترتے ہیں) سراسر سلامتی ہے"

یہاں **مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ** کا مطلب **بِكُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ** ہے۔

۴۔ (يُلْقِي الرُّوْحَ **مِنْ** اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ) (المومن : ۱۵)

"اپنے بندوں میں سے، جس پر چاہتا ہے، اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے"

۱۲۔ مِنْ بمعنی فِی (In)

بعض اوقات مِنْ، فِی کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَ مِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ) (ق: ۴۰)

"اور رات میں، پھر اس کی تسبیح کرو اور سجدہ ریزیوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی"

۱۳۔ مِنْ بمعنی کوئی (Any)

(وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ) (آل عمران: ۶۲)

"اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے"

۱۴۔ مِنْ بمعنی عَلٰی Upon

۱۔ (بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ) (آل عمران: ۱۲۵)

"بے شک اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر چڑھ کر آئیں"

یہاں مِنْ فَوْرِهِمْ کا مطلب عَلٰی فَوْرِهِمْ ہے۔

۲۔ (وَ نَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا) (الانبیاء: ۷۷)

"اور ان (نوحؑ) کی قوم کے مقابلے میں، ان کی مدد کی، جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا"

یہاں مِنَ الْقَوْمِ کا مطلب عَلَى الْقَوْمِ ہے۔

سبق نمبر ۲۵۰

۶۰۔ مُذْ Since

۱۔ مُذْ ، اسم زمان سے پہلے آتا ہے۔ حرفِ جر ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے : مُذْ أُسْبُوْعٍ = ایک ہفتے سے

۲۔ مُذْ ، زمانہ ماضی میں، مِنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا رَأَیْتُهُ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

"میں نے اسے جمعہ سے اب تک نہیں دیکھا۔"

۳۔ مُذْ ، زمانہ حال میں، فِی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا رَأَیْتُهُ مُذِ الْیَوْمِ

"میں نے اُسے، آج دن 'میں' نہیں دیکھا۔"

۶۱۔ مُنْذُ Since

۱۔ مُذْ اور مُنْذُ دونوں حروف، ابتدائے مدت کے بیان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ دونوں حروفِ جر ہیں۔ اپنے بعد آنے والے اسم کو، مجرور کرتے ہیں۔

مثلاً مَا رَأَیْتُهُ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

"میں نے اسے، جمعے کے دن سے اب تک نہیں دیکھا۔"

۲۔ بعض اوقات، مُذْ اور مُنْذُ ، مرفوع بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُذْ یَوْمَانِ اور مُنْذُ یَوْمَانِ دو دن سے۔

۳۔ بعض اوقات، ان دونوں کے بعد **جملۂ اسمیہ** استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

مَا زِلْتُ اَبْغَی الْمَالَ **مُذْ** اَنَا یَافِعٌ

"میں جب سے جوان ہوا، مال کی تلاش میں لگا رہتا ہوں۔"

۴۔ بعض اوقات، ان دونوں کے بعد **جملۂ فعلیہ** استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

مَا زَالَ **مُذْ** عَقَدَتْ یَدَاہُ اِزَارَہٗ

"جب سے اُسے ازار باندھنا آیا (یعنی ہوش سنبھالا) وہ ایسا ہی ہے۔"

۶۲۔ نون

نون کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ نونِ اَثقل:۔ فعل مضارع کے ساتھ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

لَنَکُوْنَنَّ لَاَزِیْدَنَّ **لَیَقُوْلُنَّ**

۲۔ نونِ ثقیل:۔ فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے: لَنَسْفَعَنْ **لَنَکُوْنَنْ**

۳۔ نونِ نِسوۃ یا نون ضمیر جیسے یَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ۔ جامد ہوتا ہے۔

۴۔ نونِ اعرابی، جو بعض اوقات گر جاتا ہے۔ اس کی (۵) صورتیں ہیں۔ جیسے:

یَفْعَلَانِ، تَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ

۵۔ نونِ وقایہ:۔ اس کی تفصیل نیچے آ رہی ہے۔

۶۲۔ نونِ وقایہ Noon of Prevention

نونِ وقایہ یائے متکلم کو، فعل سے، حروفِ مشابہ بالفعل سے، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے، نونِ وقایہ، لفظ کے آخری حصے کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔

نونِ وقایہ کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ فعلِ ماضی کے بعد نونِ وقایہ:۔

آهْلَكَنِي، تَوَفَّيْتَنِي ، لُمْتُنَّنِي ، أَكْرَمَنِي ، عَلَّمَنِي بَلَغَنِي

۲۔ فعلِ مضارع کے بعد نون وقایہ:۔

يُهْلِكُنِي ، لَيَحْزُنُنِي ، يُعَلِّمُنِي

۳۔ فعل امر کے بعد نونِ وقایہ:۔

أَعْطِنِي ، ائْتُونِي ، فَاتَّقُونِي ، عَلِّمْنِي

۴۔ حروفِ مشابہ بالفعل کے بعد نونِ وقایہ:۔

۱۔ (إِنَّ + ن + ی) = إِنَّنِي (إِنِّي)

۲۔ (إِنَّ + ن + نَا) = إِنَّنَا (إِنَّا)

۳۔ (يَا لَيْتَ + ن + ي) = يَا لَيْتَنِي

۴۔ لَكِنَّ + ن + ی) = لَكِنَّنِي

۵۔ حروفِ جر کے بعد نونِ وقایہ:۔

۱۔ مِنْ + ن + ی = مِنِّي

۲۔ عَنْ + ن + ی = عَنِّي

۳۔ مِنْ + ن + نَا = مِنَّا

۴۔ مِنِّي إِلَى الْحَبِيبِ سَلَامٌ

"میری طرف سے حبیب دوست محمدؐ کو سلام پہنچے"

۵۔ (وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (حم السجدة: ۳۳)

"اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔"

۶۔ (رَبَّنَا | اِنَّنَا | سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ) (آل عمران: ۱۹۳)

" مالک! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا، جو ایمان کی طرف بلاتا تھا۔"

۶۳۔ نَعَمْ Yes

نَعَمْ حرف ایجاب ہے، نَعَمْ سوال کے مضمون کی تصدیق کے لیے آتا ہے۔ خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ ذیل کے دو جملوں پر غور کیجیے۔

۱۔ کہا جائے قَامَ زَيْدٌ اَوْلَمْ يَقُمْ۔ (زید کھڑا ہو گیا، یا نہیں کھڑا ہوا؟)

اس کا جواب | نَعَمْ | سے دیا جائے تو مراد ہو گی، زید کھڑا ہوا۔

۲۔ اگر سوال منفی ہو، جیسے:

اَلَمْ يَقُمْ زَيْدٌ؟ (کیا زید کھڑا نہیں ہوا؟)

اور اس کا جواب | بَلٰى | سے دیا جائے تو مراد ہو گی، کھڑا نہیں ہوا۔

۳۔ (ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ | نَعَمْ | وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ)

"کیا ہم! اور ہمارے آباؤ اجداد بھی، اٹھائے جائیں گے؟ کہہ دو! ہاں اور تم خدا کے مقابلے میں بے بس ہو۔" (الصافات: ۱۶-۱۸)

سبق نمبر ۲۵۱

۶۴۔ ہ

ھائے نُدْبَۃ Lamantation

میّت کو غم و افسوس کے ساتھ آواز دینے کو | نُدْبَۃ | کہتے ہیں۔ اسم مندوب سے پہلے، حروف نداء | یَا اور وَا | کا استعمال ہوتا ہے۔

| ھائے نُدبۃ | اسم مندوب کے آخر میں، ھا (ہ) کا استعمال ہوتا ہے، یہ ھا (ہ) ساکن ہوتی ہے۔ اس پر وقف لازم ہے۔ جیسے:

| وَازَیْدَاہ |، یَا اَبَتَاہ ، | وَابِنْتَاہ | ، وَا اُمَّاہ

"ہائے زید ! ہائے ابا جان ، ہائے میری بیٹی ، ہائے میری امی

۶۵۔ ھَا

ھَا کی تین (۳) قسمیں ہیں۔

۱۔ ھَا، اسم الفعل ہے۔ اس کا بیان، اسماء الافعال کے سبق میں ہو چکا ہے۔

۲۔ ھَا، ضمیر مونث ہے۔ اس کا بیان، اسمائے ضمیر کے اسباق میں ہو چکا ہے۔

۳۔ ھَا، حرفِ تنبیہ ہے اور حرفِ تنبیہ کی حیثیت سے تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ ھَا اسمِ اشارہ کے ساتھ:

| ھٰذَا | ھٰذَانِ | ھٰؤُلَاءِ |

کبھی ھَا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے:

ھَآ اَنْتُمْ اُولَآءِ

(یہاں ھَا اور اسم اشارہ اُولَآءِ کے درمیان ضمیر اَنْتُمْ لائی گئی ہے۔)

۲۔ ھَا، ضمیر منفصل کے ساتھ:۔

ھَا، ضمیر مرفوع منفصل مبتداء سے پہلے استعمال ہوتا ہے، جب خبر اسم اشارہ پر مشتمل ہو۔ جیسے:

(ھَآ نْتُمْ اُولَآءِ) (آل عمران: ۱۱۹)

جو اصل میں اَنْتُمْ ھٰؤُلَآءِ ہے یا ھُوَ ذَا جو اصل میں ھُوَ ھٰذَا ہے۔

۳۔ ھَا، حرف نداء کے ساتھ

ھَا، اَیٌّ کے بعد استعمال ہوتا ہے، جب اسم منادیٰ معرف باللام ہو۔

۱۔ (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) (النساء: ۱۳۶)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو!" (اَیٌّ + ھَا = اَیُّھَا)

۲۔ (یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ) (الانفال: ۶۴)

"اے نبی!"

۳۔ (یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ) (الفجر: ۲۷)

"اے نفس مطمئن!" (اَیَّةٌ + ھَا = اَیَّتُھَا)

۴۔ ھَا کے دیگر استعمالات یہ ہیں:۔

۱۔ ھَآ اَفْعَلُ کَذَا "دیکھو! میں یہ کروں گا۔"

۲۔ ھَا اِنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ۔

"دیکھو! یقیناً زید جانے والا ہے۔"

هاءُ السَّکْتِ یا هاءُ الوَقْفِ

بعض اوقات، ندبہ اور وقف میں ہائے ساکن کا استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات قافیہ کی رعایت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ؟) (القارعۃ : ۱۰)

"اور تمہیں کیا خبر، کہ وہ کیا چیز ہے۔؟"

یہاں مَا هِيَهْ سے مراد مَا هِيَ (یہ کیا ہے ؟) ہے۔

۶۶۔ هَلَّا Why don't

۱۔ هَلَّا، (هَلْ + لَا) سے مرکب ہے۔ حرف تحضیض (Stimulation) ہے۔

۲۔ اچھے کام کے لیے، اُبھارتا اور اکساتا ہے۔

هَلَّا آمَنْتَ؟ "آخر آپ ایمان کیوں نہیں لے آئے ؟"

۳۔ کسی اچھے کام کو چھوڑ دینے پر، بطورِ ملامت بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

هَلَّا تَرَكْتَ الْخَيْرَ؟ "آخر آپ نے یہ نیکی کیوں ترک کر دی ؟"

۶۷۔ هَيَا

هَيَا بھی حرف ندا ہے، بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کی اصل آیَا ہے۔

هَيَا عَلِيُّ "اے علی !"

۶۸۔ وَ And

واؤ حرفِ عطف ہے۔ اس کے استعمالات مختلف ہیں۔

۱۔ واو (و) برائے عطف Conjunctive

واؤ عطف، محض معطوف اور معطوف علیہ کو، جمع کرنے کے لیے آتا ہے، چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔

درج مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ) (البقرۃ: ۲۸۵)

"یہ سب اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں"

۲۔ بَكْرٌ قَاعِدٌ وَ اَخُوْهُ قَائِمٌ

"بکر بیٹھا ہوا ہے، اور اس کا بھائی کھڑا ہے"

۳۔ (اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ) (البقرۃ: ۵۸)

"دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور معافی معافی کہتے جانا"

۲۔ واو (و) استیناف Renewal, Inception

بعض جملوں میں "و" موجود ہوتا ہے، لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے، صرف ایک فقرے سے جوڑنے کا کام دیتا ہے۔ اسے واؤ استیناف کہتے ہیں۔

واؤ استیناف سے نئے مضمون کی ابتداء ہوتی ہے، یہ پچھلے جملے پر عطف نہیں ہوتا۔

جیسے:

(ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۖ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ) (الانعام:۲)

"پھر اُس نے مدت کا تعین کیا اور متعین مدت تو اُسی کے پاس ہے۔"

۳۔ واو (و) برائے قسم Oath

یہ واوٗ قسم کے لیے مستعمل ہے، حرفِ جر ہے، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

جیسے:

(وَ التِّيْنِ) انجیر کی قسم، (وَ الشَّمْسِ) "سورج کی گواہی"

۴۔ واو (و) حالیہ Statuary

بعض اوقات، واوٗ جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر، حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ اسے واوٗ حالیہ کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ حالانکہ، اس حال میں کہ، وغیرہ الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ واوٗ حالیہ کے بعد آنے والا جملہ، جملہ حالیہ کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ) (الکھف:۱۸)

"تو انہیں بیدار سمجھتا، حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔"

۲۔ (لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ) (یوسف:۸)

"یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں، حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں۔"

۵۔ واو (و) رُبَّ Often

بعض اوقات، واوٗ کو رُبَّ (بسا اوقات، بہتیرے، بعض) کے معنی میں استعمال

کیا جاتا ہے۔ جیسے:

شاعر نے کہا:

۱۔ [وَ] بَلْدَةٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيسُ إِلَّا الْيَعَافِيرُ وَ إِلَّا الْعِيسُ

"بے شمار شہر ایسے ہیں، جن میں ہمارا کوئی مونس و غم خوار نہیں، سوائے ہرنوں کے، اور سوائے بھورے اونٹوں کے۔"

۲۔ [وَ] بَلْدَةٍ سِرْتُ

"میں نے بہتیرے شہروں کی سیر کی۔"

۶۔ واو (و) مَعِيَّة Along With

واؤ مَعِيَّة، مفعول معہٗ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ اس واؤ کے بعد آنے والا اسم، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

سِرْتُ [وَ] الشَّارِعَ الْجَدِيْدَ

"میں، نئی سڑک کے ساتھ ساتھ، چلتا گیا۔"

۷۔ واو (و) بمعنی فاء (ف)

بعض اوقات واؤ، فاء (ف) کی طرح، تعقیب Sequence & Follow up کے لیے بھی، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَلَمَّا أَسْلَمَا [وَ] تَلَّهُ لِلْجَبِينِ ○ [وَ] نَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ)

(الصافات: ۱۰۳ - ۱۰۵)

"آخر کو، جب دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا **اور پھر** حضرت ابراہیمؑ نے، بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا، **اور پھر** ہم نے آواز دی : اے ابراہیمؑ! تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔"

۸۔ واو (وَ) ناصبہ

نہی، نفی، امر، استفہام، تمنی، عرض اور ترجی کے جواب میں اگر واؤ آئے، تو یہ واؤ اپنے بعد آنے والے فعلِ مضارع کو خفیف یعنی منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

تَكْذِبَ	وَ	بِالصِّدْقِ	لَا تَأْمُرْ	۱۔
فعلِ مضارع خفیف	واؤ ناصبہ		فعلِ نہی	

"سچ بولنے کا حکم مت دے، جبکہ تو خود جھوٹ بولے۔"

۹۔ واو (وَ) زائدہ

بعض اوقات اِلَّا کے بعد، زورِ کلام کے لیے واؤ زائدہ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا **وَ** فِيْهِ عُيُوْبٌ

۶۹۔ یَا

یَا، حرفِ نداء ہے۔ اے کا مفہوم دیتا ہے۔

یَا، مرکبِ اضافی میں مضاف کو منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

۱۔	**يَا**	عَبْدَ الْبَاسِطِ!	اے عبد الباسط!
۲۔	**يَا**	اَبَا هُرَيْرَةَ!	اے ابوہریرہ!
۳۔	**يَا**	رَبَّنَا!	اے ہمارے رب!

یَا کے بارے میں مزید تفصیلات آپ جلد اول کے سبق نمبر ۷ میں ملاحظہ فرمائیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تُحفَۃُ الاِعراب

مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ نے، نحو جدید کے اصول پر، اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے۔ چونکہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراہی رحمہ اللہ کی کتاب "اسباق النحو" کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

۱۔ خطبۂ کتاب

بعد تسبیحِ خالقِ اکبر — اور تسلیمِ فخرِ جنّ و بشر
پیش کش ہے یہ تحفۃُ الاِعراب — تا کریں اس کو مُبتدی ازبر
قُدَمَاء کا تھا راستہ دشوار — بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دُور — اور پھر، ہر قدم پہ اک ٹھوکر
اب ہے اعراب کی نئی تعریف — اور ترتیبِ فنّ بطرزِ دِگر
فعل، اعراب سے ہوئے آزاد — اور ھوامل ہیں سارے شھوبکار
فنّ میں اب کوئی پیچ وخم نہ رہا — راہ مشکل رہی، نہ طُولِ سفر

۲۔ تَعرِیفِ اِعراب

گرچہ ابوابِ نحو، اور بھی ہیں — لیک اعراب ہے مُقدّم تر

ہے یہ تغییرِ آخرِ اسماء — اسم کا رتبہ، جس سے آئے نظر
کثرتِ مرتبہ ہے، خاصۂ اسم — فعل وحرف، اس سے ہیں بری یکسر

۳۔ مراتبِ ثلاثہ، اسم

رفع ہے رتبۂ مدارِ سخن — جس پہ ہے، گفتگو میں اصل نظر
نصب ہے رتبہ اُن زوائد کا — جو کہ بے واسطہ، ملیں آکر
جر ہے، اُن زائدات کا رتبہ — جو کہ ہوں، حرفِ جرّ کے دست نگر
ہیں یہی تین، اسم کے رتبے — رفع، پھر نصب، پھر ہے رتبۂ جر
نام اعراب بھی، یہی ہیں تین — تا علامت ہو، اصل شیء کی خبر

۴۔ صُوَرِ مختلفہ، اعراب

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب — ہیں وہ چودہ، باختلافِ صُوَر
عُ عَ عِ، پھر عَانِ اور عَینِ — عُونَ اور عِینَ دیکھ لو، گن کر
سات ہیں سب ثقیل، پر یہ خفیف — ہوں گے، آخر کی نون گرا دو گر
آل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف — اور اضافت سے، سب کے سب یکسر
یا علم متصف باِبنِ مضاف — بعلم جیسے عامرُ بنُ عمر

۵۔ مواقعِ اعرابِ مختلفہ

واحد اور جمعِ کسر میں اعراب — عُ، عَ، عِ ہے رفع ونصب وجرّ
ہے مثنّٰی میں عَان صورتِ رفع — عَینِ ہوگی وہ نصب وجرّ میں، مگر

رَفع ہے ءُ و نَ نَصب و جرّ ءِ یِنَ	از برائے سلیم جمع ذکر
ءُ ہے رَفعِ سلیم جمعِ اِناث	اور ءِ اس کا نَصب ہے اور جرّ
رَفع اور نَصب و جرّ ہے ءُ و ءَ ءِ ی	چند اسموں میں ہوں مضاف اگر
یعنی اَبٌ، اَخٌ، وحَمٌ وَھَنٌ، ذُو، فَم	میم کو فم کی، حذف کر دو اگر
رَفع ہے غیرِ مُنصَرِف میں ءُ	اور ءَ ہے بحالِ نصب و جرّ
مِثلِ بُشریٰ و یا مضاف بیا	ان پر اعراب کا نہ ہوگا گذار
مثلِ قاضٍ، ھُدًی میں ہیں اِعراب	پر وہ تعلیل سے ہوئے مُضمَر
مُصطَفَوُنَ، بَنِیَّ کے بھی مِثل	یوں ہی، تعلیل کے ہیں زیرِ اثر

۶۔ اَقسامِ خمسہ، غیر مُنصَرِف

اَوّلاً غیر مُنصَرِف ہے عَلَم	جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنجَر
یاکہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلحَۃ	یا مؤنث ہو جس طرح سے سَقَر
یا ہو آخر میں ءَ ان، جُوں عثمان	یا بوَزنِ فُعَل ہو، جیسے عُمَر
یاکہ مَعدِ یکَرِب سی ہو ترکیب	یا ہو دراصل فعل چوں شَمَّر
ثانیاً وَصف جبکہ ہو فَعلان	اور مُؤنث ہو وَزنِ فَعلیٰ پر
یا ھو اَفعَلُ کہ اصل میں ہو صفت	مثلاً اَحمَد، اَسوَد و اَحمَر
ثالثاً عَدل جوں اُخَر و جُمَع	یا کُتَع اور بُتَع۔ بُصَع و سَحَر
اور اُحاد ہے یوں ہی تا بہ عُشار	اور مَوحَد ہے یوں ہی تا مَعشَر
رابِعاً منتھی الجموع کے وَزن	ان کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جُوں قَوارِیر جمع قارُورَہ	اور عساکر جماعت عَسکَر

خامِسًا جب زیادہ آخر میں — الف وھمزہ دونوں آئیں نظر
مُنصرف ہوں گے سب، یہ جب ہوں مُضاف — یا ہو الْ اِن پہ یا ہو وَزنِ اقصر

۷۔ مُعْرَباتِ عشرہ اَصلیہ، مَرفوعانِ

اِسم مرفوع دو ہیں، بے کم و بیش — مُسْتَند ایک، دوسرا ہے خبر
ہے مثال اِن کی حَیدَرٌ اَسَدٌ — جس کے معنی ہیں شیر ہے حیدر
یا کہ اَلْغُصْنُ یَانِعٌ ثَمَرُہٗ — یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر
یہ کہ اَلْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ — یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر
یا کہ زَیْدُوْنَ حَاضِرُوْنَ ھُنَا — یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر

۸۔ منصوباتِ سِتّہ

چھ ہیں مَنصُوبات حال اور مَفعُول — ظَرف و تمیِیز وعِلّت ومَصدَر
جیسے اَلْمَرْءُ سَائِرٌ عَجِلًا — ہے شتاباں یہ مَرد، راہ سپر
یا کہ اَلشَّیْخُ قَاطِعٌ شَجَرًا — یعنی بوڑھا یہ کاٹتا ہے شجر
یا کہ زَیْدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا — زَید، تسبیح خواں ہے وقتِ سحر
یا کہ عِشْرُوْنَ خَادِمًا عِنْدِیْ — یعنی ہیں بیس، میرے یاں نوکر
یا کہ اَلطِّفْلُ مُطْرِقٌ خَجِلًا — شرم سے سرفگندہ ہے یہ پسر
یا کہ ذَا الْمَرْءُ ذَاھِبٌ سِرًّا — جانے والا وہ مرد ہے، چھپ کر

۹۔ مَجرُورانِ

دو ہیں مَجرُور اك مُضاف اِلَیہِ — دوسرا حرفِ جَر، لگے جس پر

فِی، عَلٰی، مِنْ، اِلٰی، لِ، عَنْ، حَتّٰی ۔۔۔ وَ، بِ، تَ، مُنْذُ، کَ ہیں حرفِ جَرّ
جیسے بَیْتُ الرَّشِیْدِ فِی جَبَلٍ ۔۔۔ یَا عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر
یا کہ مِنِّی اِلَی الحبیبِ سَلَام ۔۔۔ یَا کہ مَالِی عَنِ الرَّقِیْبِ مَفَر
یا کہ حَتّٰی الْعِشَاءِ لِی وَاللّٰہِ ۔۔۔ شُغْلُہٗ بِالْاُمُوْرِ مُنْذُ سَحَر
یا کہ بِاللّٰہِ ثُمَّ تَاللّٰہِ ۔۔۔ مَا بِدَا الْمِصْرِ کَالسَّعِیْدِ بَشَر

۱۰۔ تَوَابِع خمسہ

بہر تابع ہے رُتْبَہِ مَتْبُوع ۔۔۔ ایک پیرو ہے، دوسرا رَہبَر
ہے وہ تاکید[۱] و وصف[۲] و عطف[۳] و بدل[۴] ۔۔۔ اور بیان[۵]، جو ہے ذکر بالاَشْہَر
جیسے اَلْعِلْمُ نَافِعٌ نَافِع ۔۔۔ نیز اَلْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ مُضَر
یا اَخُو زَیْدٍ الصَّغِیْرُ ھُنَا ۔۔۔ یا کہ فِی الْبَیْتِ عَامِرٌ وَّ عُمَر
یا کہ صَحْبِی الثِّقَاتُ اَکْثَرُھُم ۔۔۔ یا کہ عِنْدِی اَبُو الشُّمَیْلِ زُفَر

۱۱۔ مُعْرَبَاتِ خمسہ مُؤَوَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُؤَوَّلَہ دَر اَصْل ۔۔۔ پانچ ہیں، جن میں نَصْب ہے اَکْثَر
مُسْنَد[۱] بَعْدِ مُشَبَّہَاتُ الْفِعْل ۔۔۔ فعلِ کون[۲] اور مَا و لَا کی خَبَر[۳]
پھر مُنَادیٰ[۴] ہے اور مُسْتَثْنیٰ[۵] ۔۔۔ نکرہِ مُسْنَد پہ لَا ہو اگر
پھر سَمَاعی ہیں چند مَنْصُوبات ۔۔۔ جو حقیقت میں حَذْف کے ہیں صُوَر

۱۲۔ مُسْنَد بَعْدِ مُشَبَّہَاتُ الْفِعْل

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ ۔۔۔ یا کہ لَیْتَ، لَعَلَّ آئیں اگر

مُسْتَنَد پر تو ہوگا وہ مَنْصُوب — پر نہ ہوگا خَبَر پہ اِن کا اَثَر
جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنْسَانٌ — یعنی سچ ہے، کہ یہ مَسِیح بَشَر
یا لَعَلَّ الْاَخَیْنِ صَیَّادَانِ — ہیں شکاری یہ دونوں، بھائی مگر
یا کہ لَیْتَ الْبَنِیْنَ مُصْطَلِحُوْنَ — کاش کر ہوتے، صُلح جُو یہ پسر

۱۳۔ خَبَرِ اَفعالِ کَوْن و مَا وَلَا

کَانَ اور صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰی — ظَلَّ، اَمْسٰی وَبَاتَ نیز دِگر
مِثْلِ مَا انْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَازَالَ — مَا فَتِی، لَیْسَ، مَا وَلَا کی خَبَر
ہوگی منصُوب کیونکہ یہ اَخبار — ہیں مَفَاعِیل، پیشِ اَہلِ نَظَر
مثلاً کَانَ خَالِدٌ فَہِمًا — یا کہ صَارَ السَّعِیدُ مِثْلَ عُمَرَ

۱۴۔ مُنَادٰی و مُتَعَجَّب مِنْهُ و مُسْتَغَاث و مَنْدُوب

ہو مُنَادٰی مُضَاف یا نَکِرَہ — نَصْب دو، جیسے یَا اَبَا جَعْفَر
ورنہ مَبْنِی ہے بَرعلامتِ رفع — جیسے یَا زَیْدُ، اَیُّہَا الْعَسْکَر
پر عَلَمْ مُتَّصِفْ بِاِبْنِ مُضَاف — بِعَلَمٍ یا مضاف بعد الکرّ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ کے مِثْل — اور یونہی یَا مُسَاوِرُ بنُ حَجَر
مثل یَا زَیْدُ گرچہ ہیں مَبْنِی — لیك اِن میں روا ہے نیز زَبَر
لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَاثَہ کی — ہو منادٰی پہ تو ضرور ہے جَرّ
جیسے یَا لَلرَّشِیدِ یَا لَلْمَاءِ — یَا لَاَصْحَابِنَا وَیَا لَلْبَشَر
یَا غُلَامِیْ کے مثل میں سے روا — یَا غُلَامَا وَ یَا غُلَامُ دِگر

وَاسَعِیْدُ و وَا سَعِیْدَاا نیز — وَا سَعِیْدَاا ہ نُدْبہ کے ہیں صُوَر
ھَائے نُدْبہ کو لاؤ آخر میں — کیونکہ ہے وَقف، تاگزیر اس پر
جیسے وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہ — نہ کر وَاعَمَّتَاہ اُمَّ زُفَر

۱۵۔ تَوَابِعِ مُنادٰی

جب مُنادٰی ہو مُوردِ اِعراب — ہوگا تابع بھی، اس کی صُورَت پر
پر مُنادٰی ہو جب کہ خود مَبْنِی — اس کے تابع کے مختلف ہیں صُوَر
عطف بے اَل بَدَل ہو یا ہو مُضاف — یہ اِضافت ہو مَعْنَوِیَّہ مگر
مستقل کا سا، ان سے ہوگا سُلُوک — جیسے یَا زَیْدُ بِشْرُ وَابنَ عُمَر
مَا سِوا میں ہے نصب و رَفع رَوَا — جیسے یَا خَالِدُ الشَّدِیدُ الْکَرّ

۱۶۔ مُسْتَثْنٰی

اَز قَبِیلِ بَدَل ہے مُسْتَثْنٰی — چند شکلیں ہیں، خارج اس سے مگر
قَولِ مُثْبَت سے گر ہو مُسْتَثْنٰی — یا مُقَدَّم یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے لیک مُسْتَثْنٰی — مِنْہُ کا ذکر آئے اور اس پر
قولِ مَنْفِی ہو تو، رَوَا ہے نَصْب — بَدَلِیَّت اگرچہ ہے بہتر
جیسے مَا فِی جِوَارِنَا اِلَّا — حَامِدٌ وَالسَّعِیدُ وابنُ عُمَر
یاکہ اَلْجُنْدُ ذَاھِبٌ اِلَّا — خَالِدًا وَ امْرَئَیْنِ مِنْ عَسْکَر
یاکہ مَا فِی رِجَالِکُمْ اِلَّا — جَنْدَلٌ ذُو شُجَاعَۃٍ وَّغِیَر
یاکہ لَا عَیْبَ فِی اَخِیْ اِلَّا — طَلَبًا لِلْعُلٰی و طُوْلَ سَھَر

یا کہ لا عیب فیہم الا | نومہم فی الشتاءِ بعد سحر
غیر ہوگا بحالِ مستثنیٰ | جیسے ہم ذاہبون غیر عمر

۱۷۔ مسند بعدِ لاءِ نفی عموم

مسند بعدِ لاءِ نفی عموم | نکرہ ء متصل ہو مفرد گر
ہوگا مبنی وہ بر علامت نصب | بر مثالِ ثمانیۃ عشر
مثلاً لا غلامَ للھادی | یا کہ لا جاریاتِ لابنِ عمر
یا کہ لا شاھدینَ للدّعوی | یا کہ لا ناصرینَ للمضطر
غیر مفرد کو نصب دو لیکن | منفصل یا کہ معرفہ ھو اگر
رفع دو اور رفع ہیں ہے ضرور | دوسرا مسند بلائے دگر
جیسے لا ناصراً لہٗ عندی | یا کہ لا طالبًا ھدًی معتر
یا کہ لا لی اَبٌ وّلا اُمٌّ | یا کہ لا ھاشمٌ وّلا جعفر

۱۸۔ توابع مسند مبنی بعدِ لا

عطف مبنی پہ ہو بہ لا تو روا | ہے بنا اور رفع دونوں پر
جیسے لا ناصرٌ وّلا اَ اَ لِیْ | یا کہ لا ترسَ لیْ وّلا مغفر
ہے بناء، رفع ونصب سب جائز | متصل وصف، منفرد ہو اگر
جیسے لا ماءَ عذبَ فی بحرٍ | یا کہ لا ماءَ باردًا فی البرِّ
منفصل وصف وعاطف لا کے بغیر | نصب یا رفع آئے گا ان پر
جیسے لا مرءَ فیھم ھرمًا | یا کہ لا زوجَ وابنۃَ لزفر

١٩۔ نَصب برحذف

نَصْب برحذف دس ہیں اَمْر[1] و دُعا[2]
وَصْف[3] وتَنْبِیْہ[4] وحصر بِالْمَصْدَر

عطفِ[6] صُحْبَہ، اِجَابَہ اِسْتِنْکَار[8]
شَرْط[9] و توضیح[10] جُمْلَہائے خَبَر

مثل صَبْرًا عَلَی الاَذٰی صَبْرًا
یا کہ سَقْیًا لِذَا الْمَلِكِ الْمُعْتَشَر

یا کہ هُمْ رُفْقَتِیْ اُولِی الْاَبْصَارِ
وَالطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ یَا اَعْوَر

اِنَّمَا هٰٓؤُلَاءِ سَیْرًا سیر
یا کہ مَا اَنْتَ وَ اَبَا مَعْمَر

یا کہ لَبَّیْكَ رَبِّ وَ سَعْدَیْكَ
یا آلْھُوءُ او انت فنذ وکبر

یا بِکُلٍّ عَلَی السَّوَاءِ نصیب
فیہ، اِنْ ذَا غِنًی وَاِنْ مُعْتَر

یا کہ اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰن
دعوۃَ الحقِّ مِنْ لِسَانِ فِطَر

اور بھی چند ہیں مَصَادِر خاص
مِثْل سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَکْبَر

یا اِلٰهی یہ تُحْفَہ ہو مَقْبُول
ہے دُعائے فَرَاہیِ مُضْطَر

انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں آدمی انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سو فیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں ناگزیر ہو۔

متفرق

The Conjugation	الصرف
The Syntax	النّحو
The Inflection or The Conjugation	تصریف
The Derivation	الاشتقاق
The Science of Derivation	علم الاشتقاق
The Derivations, The Derived	مُشْتقّات
The Gender	تذکیر و تانیث (جنس)
Masculine	مذکر
Feminine	مونث
Form	صیغہ

Word	کلمہ
Word	مفرد
The Noun	اسم
The Verb	فعل
The Letter, The Particle	حرف
Compound	مرکب
The Subject, The Primate	مبتداء
The Predicate	خَبَر
Active	معروف
Passive	مجہول
Positive	مثبت
Negative	منفی
Empirical	سماعی
Methodical	قیاسی
The Feminine by usage	المؤنث السماعیُّ
The Declensions of Noun, The Signs of Noun at the end	اعراب
The Supposed Declensions	اعراب تقدیری
The Position of Noun in a sentence	اعرابی حالت
The Sign of Noun showing its position	التشکیلُ

The Nominative Case, Regularity	حالتِ رفعی
The Accusative Case, Openness	حالت نصبی
The Genitive Case	حالت جری
The vowel	حَرَکت
The vowels	حَرَکات
The short vowel U	ضَمَّةٌ (پیش)
The short vowel I	کَسْرَةٌ (زیر)
The short vowel A	فَتْحَةٌ (زبر)
The Long Vowel A	اَلِفٌ
The Long Vowel I	یاءٌ
The Long Vowel U	واءٌ
The Vowel less	ساکِنٌ
The Doubling Sign	تَشْدِیْدٌ
The Lengthening Sign	مَدَّةٌ
The Nunation, The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Citerion	میزان
Exercise	مشق، تمرین

مادّہ	Root
واحد، مفرد	Singular
تثنیہ ، مثنیٰ	The Duel
واحد جمع	Number
ثلاثی	Trilateral
رُباعی	Quadrilateral
مجرد	Primate, Denuded, Abstract
نهیٌ	Interdiction
مؤکّد	Emphatic

جملے

جملۂ اسمیہ	The Nominal Sentence
جملۂ فعلیہ	The Verbal Sentence
جملۂ انشائیہ	The Creative Sentence
جملۂ ظرفیہ (شبہ جملہ)	The Circumstantial Sentence
جملۂ ابتدائیہ	The Introductive Sentence
جملۂ مستانفہ	The Sentence of Renewal
جملۂ معترضہ	The Inserted Sentence
جملۂ معللہ	The Sentence of Causality
جملۂ حالیہ	The Statutory Sentence
جملۂ شرطیہ	The Conditional Sentence

اسم

The Noun	اسم
The Definite Noun	اسمِ معرفہ
The Indefinite Noun , or Common Noun	اسمِ نکرہ
The Proper Noun	اسمِ علم
The Subject	فاعل
The Object	مفعول
The Agent Noun, The Subject	اسمِ فاعل
The Patient Noun , The Object	اسمِ مفعول
The pro- Agent	اسمِ نائب الفاعل
The Infinitive, The Noun of Origin	اسمِ مصدر
The Prescribed The Qualified Noun	اسمِ موصوف اسمِ منعوت
The Adjective, The Qualificative Noun	اسمِ صفت یا اسمِ نعت
The Noun of Preference	اسمِ تفضیل
The Adjective of Superiority	اسمِ افعلُ الصِفّہ
The Superiority Noun	اسمِ مُبالَغَة
The Noun of Instrument	اسمِ آلۃ
The Adverb of Time, Circumstantial of Time	اسمِ ظرفِ زمان

The Adverb of Place, Circumstantial of place	اسمِ ظرفِ مکان
The Demonstrated Noun	اسمِ مشارٌ الیہ
The Demonstrative Noun	اسمِ اشارہ
The Near Demonstrative Noun	اسمِ اشارہ قریب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسمِ اشارہ بعید
The Conjunctive Noun	اسمِ موصول
The Interrogative Noun	اسمِ استفہام
Personal Pronouns	اسمِ ضمائر
The Pronouns	اسمِ ضمیر
The Prominent Pronouns	اسمِ ضمیر بارز
The Apparent Pronoun	اسمِ ضمیر ظاھر
Latent Pronoun	اسمِ ضمیر مستتر
The Connected Pronoun	اسمِ ضمیر متصل
The Detached Pronoun	اسمِ ضمیر غیر متصل
The Inert noun	اسمِ جامد
The derived noun	اسمِ مشتق
The Singular	اسمِ واحد
The duel noun	اسمِ مثنّٰی
The Plural noun	اسمِ جمع
Noun with Shortened Ending	اسمِ مقصور (لیلٰی)

Noun with Extended Ending	اسمُ ممدودٌ (اسماءٌ)
Noun with Curtailed Ending	اسمُ منقوصٌ (قاضٍ)
The Miniature Alif	الف مقصورہ (لیلیٰ)
Noun of Genus	اسمِ جنس
Noun of One Act	اسمِ مرّۃ
Noun of Exclusion	اسمِ استثناء
The Excluded Noun	اسمِ مُستثنیٰ
The Plural Noun from which Exclusion	اسمِ مُستثنیٰ منہ
The Person being called	اسمِ منادیٰ
The Called Euphonic Noun	اسمِ منادیٰ مُرخّم
The Augmented Noun	اسمِ مزید
The Intact Plural Noun	اسمِ جمع سالم
The Intact Feminine Plural Noun	اسمِ جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسمِ جمع مُکسّر
The Declinable Noun	اسمِ مُعرَب
The Indeclinable Noun, The Structured Noun	اسمِ مَبنی
Fully Declinable Noun	اسمِ منصرف
Partially Declinable Noun, The Diptote	اسمِ غیر مُنصرف
The Proper Noun	اسمِ عَلم

The Modified Noun (Arranged Noun)	اسمِ معدول
The Ultimate plural	منتهی الجموع
The Abbrevated Nouns	مخففات
The Adverbs of Time	ظروفِ زمان
The Adverbs of Space	ظروفِ مکان
The Followers	توابع
The Substitute	اسمِ بدل
The Explication	عطفِ بیان
The Confirmation	تاکیـد
The Co-ordination	عطفِ نسق
The Exhortation	اغراء
The Warning	تحذیر
The Specification	اختصاص
The Diminutive nouns	مفعول معه
The Onomatopoeia	مشغول عنهُ
The Allusive Noun	تصغیر
The Verbal Nouns	اسمِ مصغر
The Non-Certified Exclusion	اسماء الاصوات
The Certified Exclusion	اسماء الافعال
The Emptied Exclusion	اسماء الکنایه

Affiliation	نسبت
The Noun of Affiliation, The related Adjective	اسمِ منسوب

مرکبات

Useful compound, Complete Sentence	مرکبِ مفید، کلام
Incomplete Sentence	مرکبِ غیر مفید
First Annexing Noun, Construct Noun	اسمِ مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسمِ مضاف الیہ
The Annexed Como site, The Relative Compound, The Construct State	مرکبِ اضافی
The Adjective Compound or The Adjective Phrase	مرکبِ توصیفی
The Numerical Compound	مرکبِ عددی، بنائی
The Mixed Compound	مرکبِ مزجی، امتزاجی
The Vocal Compound	مرکبِ صوتی
The Referential Compound	مرکبِ اسنادی

فعل

Verb	فعل

Perfect or Past Tense Verb	فعل ماضی
Present Tense Verb	فعل حال
Imperfect Tense Verb	فعل مضارع
The Imperative	امرونہی
The Imperative Affirmative Verb	فعلِ أمر
The Negative Command	فعل نہی
The Active Verb	فعل معروف
The Passive verb, The Ignored Verb	فعل مجهول
The Intransitive Verb	فعل لازم
The Transitive Verb, The Stem	فعل متعدی
The Trilateral Verb	فعل ثلاثی
The Quadri-lateral Verb	فعل رباعی
The Abstract Verb	فعل مجرد
Augmented Verb, Intensive Verb	فعل مزید فیہ
The Primate Tri-lateral Verb The Abstract Tri-lateral Verb	فعل ثلاثی مجرد
The Excessive Trilateral Verb	فعل ثلاثی مزید فیہ
The Defective Verb	فعل ناقص (معنوی)
	فعل تام
	فعل معتل

The Complete Verb	فعل تام
The Defective Verb	فعل معتل
The Model Verb	فعل مثال
The Hollow Verb	فعل اجوف
The Deficient Verb	فعل ناقص (لفظی)
The Doubled Verb	فعل مضاعف
A Verb with a Hamzah	فعل مهموز
Compound Deficient Verb	فعل لفیف
Deficient Verb with Detached Vowels	فعل لفیف مفروق
Deficient Verb with Attached Vowels	فعل لفیف مقرون
Past Continuous Tense Verb	فعل ماضی استمراری
Present Perfect Tense Verb	فعل ماضی قریب
Verb with Regular Ending	فعل مضارع معروف
Verb with Light Ending	فعل مضارع خفیف (منصوب)
Verb with Lighter Ending	فعل مضارع اخف (مجزوم)
Verb with Heavy Ending	فعل مضارع ثقیل
Verb with Heavier Ending	فعل مضارع اثقل
Confirmation, Stress	توکید
Stress of Verbs	توکید الافعال

Confirmed Verb	فعل مؤکّد
Defective Verb (in meaning)	فعل ناقص معنوی
Physically Deficient Verb, Verb Ending with a Vowel	فعل ناقص لفظی
Verbs of Praise & Blame	افعالِ مدح وذم
Verb of Affectivity	افعالِ قلوب
Verb of Astonishment	افعالِ تعجب
Verbs of Approximation	افعالِ مقاربہ
Verbs of Initiative	افعالِ شروع
Verbs of Hope	افعالِ رجاء
Inert Verbs (Invariable Verbs)	افعالِ جامدہ

حُرُوف

Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروفِ تہجی
The Sound Letters	حروفِ صحیح
The Defective Letters	حروفِ علّت
The Lunar Letters	حروفِ قمریہ
The Solar Letters	حروف شمسیہ

The Definite Article	ال (لام تعریف)
The Letter of Negation, Particle of Negation	حرف نفی
The Letter of Negative Command, The Letter of interdiction	حرف نہی
The Letter of Reduction, The Preposition	حرفِ جرّ
The Conjunction, Letter of Attraction	حرفِ عطف
Letter of Condition	حرفِ شرط
Letter of Similitude	حرفِ تشبیہ
Letter of Confirmation	حرفِ توکید
Letter of Authenticity	حرفِ تحقیق
Letter of Exclusion	حرفِ استثناء
Letter of Wish	حرفِ تمنّی
Letter of Premonition	حرفِ تنبیہ
Letter of Rejection	حرفِ ردع
The Redical Letter, The Root Letter	حروفِ اَصلیّہ
Letter of Augmentation, Additional Letters	حروف زائدہ
The Vocative Particle, The Vocative Letter The Letter of Call	حرفِ ندا
The Letter of Lamentation	حرفِ نُدبۃ

The Letter of Solicitation	حرف تَرَجّی
Letter of Astonishment	حرف تَعَجُّب
Letter of Causality	حرفُ تخلیل
Letter of Paucity	حرفُ تقلیل
Letter of Abundance or Profusion	حرفُ تکثیر
Letter of Denial	حروفِ استثنا
Letter of Exclusion	حرفِ جَحُد
Letter of Interrogation	حروفِ استفہام
Letters of Future	حروفِ مستقبل
Letters of Affirmation	حروفِ ایجاب وتصدیق
Letters of Stimulation	حروفِ تحضیض
Letters of Explanation	حروفِ تفسیر
Letters of Restriction	حروفِ استدراک
Letters of Rectification	حروفِ اضراب
Letters of Command	حرفِ امر
Letters of Option	حروفِ تخییر
Letters of Separation	حروفِ تفصیل
Letters of Regret	حروفِ تندیم
Letters of Answer	حروفِ جواب

Letters of Finality	حروفِ غایة
Letters of Oath	حروفِ قسم
Sound Letters	حرفُ صحیح
Extended Letters	حرف مدّ
Letter Similar to the Verb	حرفِ مشبه بفعلِ
Letter of Annulment	حرفِ ناسخ
Letters of Elision	حروفِ جازمه
Letters of Opening	حروفِ ناصبه
Letters of Confirmation	حروفِ توکید
Humzah of Liaison	همزة الوصل
Humzah of Rupture	همزة القطع

ظروف

Where	حَيْثُ	Remember when	إِذْ	Before	قَبْلُ
Under	تَحْتُ	When if	إِذَا	After	بَعْدُ
Upon	فَوْقَ	When?	مَتٰى	On top	عَلُوُ
Where?	اَيْنَ	How?	كَيْفَ	Yesterday	أَمْسِ
Where from	اَنّٰى	When?	اَيَّانَ	Only	حَسْبُ
Near	عِنْدَ	Since	مُذْ،مُنْذُ	No more	لَاغَيْرُ
At, Near	لَـدٰى	Never in Past	قَطُّ	Between	بَيْنَ
At, Near	لَـدُنْ	Never in Future	عَوْضُ	While	بَيْنَمَا
At the same place	ثَـمَّ	Where ever	اَيْنَمَا	Now	اَلْآنَ

اَسماءُ الاَفعال

Woe	وَیْ	Take	إِلَيْكَ	Hold fast	عَلَيْكَ
Stay where you are	مَكَانَكُمْ	Away	هَيْهَاتَ	Take	دُوْنَكَ
Come on	هَيْتَ	Separated	شَتَّانَ	Amen	آمِيْن
Bring	هَلُمَّ	Hasted	سَرْعَانَ	Leave it	رُوَيْدَ
Come	تَعَالَ	oh	أُفٍّ	Hold	هَا
Enough	فَقَطْ	Come on	حَيَّ	Produce	هَاتِ

حروف

After words	ثُمَّ	Whether	أَمْ	Yes	أَجَلْ
Even	حَتّٰى	Isn't it	أَمَا	It is not	أَلَا
Or	أَمْ		أَمَّا	Except	إِلَّا
Or	أَوْ	Either	إِمَّا	If not	إِنْ + لَا
Rather	بَلْ	And	وَ		إِلَّا
But	لٰكِنْ	Then	فَ	That not	أَنْ + لَا

حروف

Very soon	سَ	Now	آنَ	Indeed	إِنَّ، أَنَّ
Shortly	سَوْفَ	with	بِ	That	أَنْ
Except	عَدَا	Except	حَاشَا	Verily	إِنَّمَا
Upon	عَلٰى	Except	خَلَا	That	أَنَّمَا
From	عَنْ	Often	رُبَّ	ie	أَیْ
In	فِي	Again & Again	رُبَمَا	yes	إِیْ

حروف

If not	لَوْلَا	No longer	لَاتَ	Like	كَ
Way not	لَوْمَا	Perhaps	لَعَلَّ	As if	كَأَنَّ
I wish	لَيْتَ	But	لٰكِنْ	Nay, But	كَلَّا
Never in past	لَمْ	Never in future	لَنْ	For	لَ
Not so far	لَمَّا	If	لَوْ	For	لِ
why	لِمَا	Even if	وَلَوْ	Not, Don't	لَا

حروف

And	وَ	Lo	هَا	What ever	مَا
O'	يَاءِ	why don't	هَلَّا	from	مِنْ

حروف کے استعمال کے مختلف مقاصد

Permanency	لزوم	Transitivity	تحدیه	Touch	الصاق
Escape	تجاوز	Oath	قسم	Help	استعانت
Quotation	نقل	Option	تخییر	Cause	سبب
Immunity	براءت	Elevation	فوقیت	Cause	تعلیل
Sequence	ترتیب	Condition	شرط	Company	مصاحبت
Time or Space	ظرف	Replacement	بدل	Confirm ation	تاکید
Follow up	تعقیب	Restriction	استدراك	Lamentation	نُدبَه
Time gap	تراخی	Regret	تندیم	Renewal	استیناف
Similitude	تشبیه	Entry	دخول	Comparison	تقابل
Rejection	ردع	Closeness	تقریب	Assumption	ظن
Specification	اختصاص	Right	استحقاق	Warning	تنبیه
End result	عاقبت	Help	استغاثه	Ownership	ملکیت
Harm	ضرر	Benefit	منفعت	Extra	زائده
Paucity	تقلیل	Origin	ابتداء	Strength	تقویت
Restriction	امتناع	Wish	تمنّی	Request	عرض
Threat	زجر	Rectification	اضراب	Stimulation	تحضیض
Ambiguity	ابهام	Clarity	تبیین	Selection	تبعیض

کتابیات BIBLIOGRAPHY

۱۔ اسباق النحو .... مولانا حمید الدین فراہیؒ

۲۔ اسباق النحو .... مولانا خالد مسعود مد ظلہ العالی

۳۔ تعلیم النحو .... مولانا محمد ایوب اصلاحی مد ظلہ العالی

۴۔ معلم الانشا .... مولانا عبد الماجد ندویؒ، مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ

۵۔ النحو الواضح .... علی الجازم و علامہ مصطفیٰ امین

۶۔ تمرین الصرف .... مولانا معین الدین ندویؒ

۷۔ تمرین النحو .... محمد مصطفیٰ ندویؒ

۸۔ المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم .... علامہ محمد فواد عبد الباقیؒ

۹۔ ہدایہ صغیر شرح نحو میر .... مولانا اصغر علیؒ

۱۰۔ مُذکّراتٌ فی النحو والصرف .... الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورۃ

۱۱۔ عزیز المبتدی .... خواجہ محمد عزیز اللہ فوری

۱۲۔ قواعد اللغۃ العربیۃ للمبتدئین .... منی السباعی

۱۳۔ عربی کا معلم .... مولانا عبد الستار خانؒ

۱۴۔ منہاج العربیہ .... مولانا سید نبی حیدر آبادیؒ

۱۵۔ علم النحو .... مولانا مشتاق احمد چرتھاولیؒ

۱۶۔ فروغ قرآن .... علامہ فروغ احمدؒ

۱۷۔ معجم تصریف الافعال العربیہ .... انطوان الدحداح

۱۸۔ آسان عربی	مولانا محمد بشیر ایم۔اے
۱۹۔ قلمی مسودات	مولانا عبد القدیر اصلاحی مدظلہ
۲۰۔ الفوز الکبیر	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۱۔ الاتقان فی علوم القرآن	علامہ جلال الدین سیوطیؒ
۲۲۔ مائة عامل	علامہ عبد القاہر الجرجانی
۲۳۔ نظریہ الحروف العاملة	ڈاکٹر ھادی عطیة مطر الھلالی
۲۴۔ مغنی اللبیب	علامہ ابن ھشام الانصاری
۲۵۔ معجم اعراب الفاظ القرآن الکریم ...	ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
۲۶۔ جامع الصرف	مولانا حافظ محمد امیر نواز گلیالوی
۲۷۔ المنہاج فی القواعد والاعراب ...	علامہ محمد الأنطاکی
۲۸۔ مفردات القرآن	امام راغب اصفہانی
۲۹۔ التبیان فی اعراب القرآن.....	علامہ عبد اللہ بن حسین العبکریؒ
۳۰۔ مباحث فی علوم القرآن........	الشیخ مناع القطان
۳۱۔ تدبر قرآن	مولانا امین احسن اصلاحیؒ

۳۲۔ تفسیر جلالین اور دیگر کتب مشھورة

مشہور علمائے نحو

نام	تاریخ وفات	تفصیلات
حضرت ابوالاسود الدؤلی تابعیؒ	۶۹ ھ	
حضرت یحییٰ بن یعمر تابعیؒ	۱۲۹ ھ	
عیسیٰ بن عمر ثقفی بصریؒ	۱۴۹ ھ	خلیل اور سیبویہ کے استاد
خلیل بن احمد بصری	۱۷۰ ھ	موجد علم عروض کتاب العین ، الجمل
عمر بن عثمان سیبویہؒ ۔ بصرہ	۱۹۶ ھ	کتاب سیبویہ ۔ خلیل کے شاگرد
علی بن حمزہ کسائیؒ ۔ کوفہ	۱۸۲ ھ	خلیل کے شاگرد
علامہ قُطرُبؒ	۲۰۶ ھ	شاگرد سیبویہ
یحییٰ فراءؒ ۔ کوفہ	۲۰۷ ھ	شاگردِ کسائی
ابو عبیدہؒ	۲۱۰ ھ	مجاز القرآن
صالح بن اسحٰق جرمیؒ ۔ بصری	۲۲۵ ھ	مبرد کے استاد
ابن الاعرابیؒ	۲۳۰ ھ	کسائی کے شاگرد
اصمعیؒ	۲۳۷ ھ	خلیل کے شاگرد
ابو عثمان جاحظ معتزلی	۲۵۵ ھ	
محمد بن یزید مبردؒ ۔ بصرہ	۲۸۵ ھ	نفطویہ اور زجاج کے استاد
علامہ ثعلبؒ	۲۹۱ ھ	

علامہ نضرؒ	۳۰۳ھ	
ابراہیم بن محمد زجاجؒ	۳۱۱ھ	معانی القرآن واعرابہ مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ اخفشؒ۔ بصرہ	۳۱۵ھ	مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ سراجؒ	۳۱۶ھ	مبرد کے شاگرد
علامہ نفطویہؒ	۳۲۸ھ	ثعلب اور مبرد کے شاگرد
ابن انباریؒ۔ نزیل کوفہ	۳۲۸ھ	ثعلب کے شاگرد اسرار العربیۃ
محمد بن الحسن ابن دریدؒ۔ بصری	۳۳۱ھ	
علامہ نحاسؒ	۳۳۸ھ	اعراب القرآن
محمود بن عمر زمخشریؒ۔ معتزلی	۵۳۸ھ	المفصل فی النحو۔ کشاف
علامہ خطیب بغدادی	۴۶۲ھ	
علامہ ابن حزم الاندلسی	۴۵۷ھ	
علامہ عبدالقاہر جرجانی	۴۷۴ھ	مائۃ عامل، دلائل الاعجاز اسرار البلاغہ
عبداللہ بن الحسین عکبریؒ	۶۱۶ھ	التبیان فی اعراب القرآن
یوسف بن ابی بکر سکاکیؒ	۶۲۶ھ	
عثمان ابن حاجب مالکی	۶۴۶ھ	کافیہ، شافیہ ایضاح شرح مفصل

اثیرالدین الابہری ؒ	۶۶۱ھ	امام رازی کے شاگرد مصنف ایسا غوجی
جمال الدین ابن مالک الاندلسی	۶۷۲ھ	الفیہ منظوم ۔ نزیل دمشق
علامہ رضی شیعی	۶۸۴ھ	کافیہ کی شرح رضی
علامہ ابوحیان الاندلسی ؒ	۷۴۵ھ	هداية النحو ابن عقیل اور ابن ہشام کے استاد
عبداللہ یوسف بن احمد ابن ہشام	۷۶۱ھ	مغنی اللبیب ۔ کتاب فی الاعراب
علامہ ابن عقیل ؒ	۷۶۹ھ	شرح الفیہ ابن مالک
ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی ؒ	۷۹۰ھ	الموافقات
سید شریف جرجانی ؒ	۸۱۶ھ	صرف میر، نحو میر صغریٰ کبریٰ، وافیہ شرح کافیہ
مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ	۸۹۸ھ	شرح جامی الکافیہ
علامہ جلال الدین سیوطی ؒ	۹۱۱ھ	الاتقان وغیرہ

ہدایات برائے طلبہ

۱۔ اَفعال کی گردانوں کو، رٹنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اَفعال کی شکلوں میں تبدیلی سے معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے، انہیں ذہن نشین کریں۔

۲۔ کتاب میں دیے گئے قواعد، اور اُن کے تحت دی گئی مثالوں، کو بار بار پڑھیں، غور کریں، تاکہ قاعدہ اور مثال دونوں، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کے موقع پر، غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اور اس سے، معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ حصہ اول کی تکمیل کے بعد، حصۂ دوم کا مطالعہ ضروری ہے جس میں فعل ثلاثی مزید کا، تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حروف سے بحث کی گئی ہے۔

۴۔ طالب علم کے پاس 'مفردات القرآن'، از امام راغب اصفہانی (وفات ۵۰۰ھ) کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا اردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہؒ نے کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے، ایک ہی لفظ کے، مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔ عربی زبان میں نیز خود قرآن میں، ایک لفظ، ایک جگہ، ایک معنیٰ میں اور دوسری جگہ، دوسرے معنیٰ میں اور تیسری جگہ، تیسرے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ مبتدی کے لیے مذکورہ یہ کتاب ایک نعمت ہے۔ اس کی طرف، بار بار رجوع کرنے سے، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاء اللہ آسان ہو جائیں گی۔

۵۔ طالب علم کے پاس، عربی اُردو ڈکشنری، مِصْبَاحُ اللُّغَات از مولانا عبدالحفیظ بلیاویؒ یا 'المنجد'، کا ہونا ضروری ہے۔ ان کتابوں سے بھی، بار بار رجوع کرنے

سے، طالب علم کی دشواریاں دور ہو سکتی ہیں۔

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی رحمہ اللہ کی 'القاموس الوحید' بھی نہایت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کی 'مترادفات القرآن' بھی ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ قرآن فہمی میں اضافے کے لیے یہ کتاب بھی نہایت مفید ہے۔

۶۔ جو طالب علم، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لیے مندرجہ ذیل کتب، ان شاء اللہ فائدہ مند رہیں گی:

۱۔ مُعَلِّمُ الْاِنْشَاء (حصہ اول و دوم و سوم)

از مولانا عبدالماجد ندوی و مولانا محمد رابع حسنی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

۲۔ النَّحْوُ الوَاضِح (حصہ اول و دوم و سوم)

از استاذ علی الجارم و استاذ مصطفیٰ امین

یہ کتاب دارالمعارف، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی ہے۔ اور پاکستان میں دستیاب ہے۔

۳۔ مولانا ابوالحسن علی الندوی رحمہ اللہ کی 'قصص النبیین' کا مکمل سیٹ اور 'اَلْقِرَاءَۃُ الرَّاشِدَہ' کا مکمل سیٹ خرید لیجیے اور تیزی کے ساتھ ان سے گزر جائیے۔ یہ آپ کے لیے ان شاء اللہ نافع ہوں گی۔

۷۔ عربی زبان سیکھنا، بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب، اور رسول ﷺ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو، اس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اسلام کی خالص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے

بڑا مُعلِّم ہے۔ قرآن مجید کی تدبر و تفکر کے ساتھ، روزانہ باقاعدہ تلاوت، اور صحیح احادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ، جس میں عربی متن بھی موجود ہو، ایک داعی اور مبلغ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

آخری بات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپ نے قواعد زبانِ قرآن کے دونوں حصے پڑھ لیے، اور اس کی تمام مشقیں بھی کر لیں۔ اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ ایک مرتبہ اور، دونوں حصوں کا غائرانہ جائزہ لیجیے۔ تاکہ پڑھے ہوئے اسباق کا اعادہ ہو جائے اور بنیادی باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔

قرآن مجید کے سلسلے میں، ہمارے استاد مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی کا طرزِ تعلیم یہ رہا ہے کہ وہ ایک سورت لیتے اور طلبہ سے ترجمہ کرواتے۔ جو طلبہ ترجمہ رٹ کر آتے، انہیں پکڑ لیتے۔ غلط ترجمے کی اصلاح کرتے، اور ساتھ ساتھ صرف و نحو اور بلاغت کے قواعد کا اجراء کرتے جاتے۔ طلبہ سے پوچھتے، بتاؤ یہ لفظ کس وزن پر ہے۔ کس باب سے ہے؟ اس اسم کی اعرابی حالت کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟ تقدیم و تاخیر کیوں ہوئی ہے؟ جملے میں کیا محذوف ہے؟ پورے پیراگراف کا مرکزی مضمون کیا ہے؟ اس طرزِ تعلیم کا فائدہ یہ ہے کہ قواعد کو محض قواعد سمجھ کر استفادہ نہیں ہوتا بلکہ فہم میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ صرف، نحو، بیان، بدیع اور معانی بیک وقت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کی ایک سورت لے لیجیے اور پوری سورت کی نحوی تحلیل کیجیے۔ اس میں آنے والے، تمام الفاظ کا وزن لکھیے۔ تمام مشکل

الفاظ کے معانی، ڈکشنری سے دیکھ کر لکھتے جایئے۔ اور اس کا رواں ترجمہ کیجئے۔ پھر اپنے ترجمے کو کسی دوسرے مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جایئے اور غور کیجئے کہ آپ نے کہاں غلطی کی ہے؟ اور کیوں کی ہے؟ اسی طرح احادیث کے کسی مجموعے سے، ترجمہ کرتے جایئے اور اپنے ترجمے کو مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جایئے۔ مطالعہ جاری رکھیے۔ لغات اور امام راغبؒ کی مفردات القرآن کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیے۔ آپ کی استطاعت بتدریج ان شاء اللہ بڑھتی جائے گی۔

اپنی خاص دعاؤں میں، اس ناچیز خلیل الرحمٰن چشتی اور اس کے والدین، اہل خانہ اور اساتذہ کو بھی یاد فرمایئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی کتابوں کا مختصر تعارف

1۔ **قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ اوّل):**

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی قواعدِ زبانِ قرآن (اول و دوم) کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نہایت ہی کم وقت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے، جبکہ کتاب دو ضخیم جلدوں پر یعنی ہر جلد تقریباً آٹھ سو (800) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں عربی کے قواعد بیان کرنے کے بعد، کثرت سے قرآنی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لیے تعلیم یافتہ افراد میں پایا جانے والا شوقِ بے پایاں ہے۔ نئی زبان کو سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ گرامر یعنی قواعد ایک خشک موضوع ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مرتب نے قواعد کی تمام پرانی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے شاگرد مولانا خالد مسعودؒ نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ مرتب نے طالب علم کی توجہ صرف اسی نکتے پر مرکوز رکھی ہے، جو وہ اسے پڑھانا چاہتا ہے۔ مرتب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ نکتہ، وہ قاعدہ اور وہ کلیہ پوری طرح گرفت میں آجائے۔ مثالوں کی کثرت سے اس میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حافظِ قرآن کے لیے تو یہ کتاب اکسیر ہے۔ تھوڑی سی محنت کرلے تو وہ تمام قواعد پر دسترس حاصل کرسکتا ہے۔ مرتب کے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ افراد اور بالغ مبتدی ہیں۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انہی کے لیے مفید ہے، لیکن دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے بھرپور استفادہ کرسکتے ہیں۔

2۔ **قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم)**

قواعدِ زبانِ قرآن حصہ دوم میں، ثلاثی مزید کے بارہ (12) ابواب میں ہر باب کی سات سات قسمیں، کئی کئی قرآنی مثالوں کے ساتھ کھول دی گئی ہیں اور حروف پر بحث کی گئی ہے۔ اردو زبان میں ہماری معلومات کی حد تک یہ پہلی مفصل کوشش ہے۔

3۔ قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی:

اس کتاب میں قرآن کی تمام ایک سو چودہ (114) سورتوں کا نظمِ جلی (Macro-Structure) بیان کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کے مضامین کو مختلف پیراگرافوں میں تقسیم کر کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے سورت کے زمانۂ نزول کا تعین صحیح احادیث اور خود قرآن کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں بعض سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی سورت اور اگلی سورت سے کتابی ربط کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے اہم اور کلیدی الفاظ اور مضامین کو کھولا گیا ہے۔ ہر پیراگراف کا مختصر خلاصہ پیش کر کے آخر میں سورت کے مرکزی مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

4۔ آسان اُصولِ تفسیر:

قرآن فہمی کے سلسلے میں بعض اساتذہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا مقدمہ پڑھاتے ہیں، دوسری طرف ﴿الفوز الکبیر﴾ میں بیان کردہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے اُصول کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، تیسری طرف بعض اساتذہ نظمِ قرآن کے حوالے سے مولانا حمید الدین فراہیؒ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہیں اور چوتھے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے چار بنیادی اصطلاحوں اور تفہیم القرآن میں تفسیر کا جو نیا منہج اختیار کیا ہے، وہ بھی پیش نظر رکھتے ہیں، جس سے صحیح عقیدے اور اتباعِ سنت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، قرآن کا سماجی، سیاسی اور معاشی شعور بھی حاصل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا چار بزرگوں کے اُصولوں کو جمع کر کے یہ رسالہ ﴿آسان اُصولِ تفسیر﴾ مرتب کیا گیا ہے اور مثالیں دی گئی ہیں تاکہ قرآن کا طالبِ علم بڑی بڑی غلطیوں سے بچ سکے۔

5۔ درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟

قرآن فہمی کے حوالے سے، ﴿قواعدِ زبانِ قرآن﴾ کے علاوہ، خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی دوسری اہم کتاب ﴿درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟﴾ ہے۔ الحمد للہ اس کتاب کو بھی عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مخصوص سورت کا درس دینا ہو، یا کسی موضوع پر قرآنی درس دینا ہو، دونوں صورتوں میں مدرسِ قرآن کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ چند مشہور اردو تفاسیر کا تعارف کرایا گیا ہے اور مدرس کے لیے معاون کتابوں کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

6۔ **سورۃ یٰس:**

قرآنی سورتوں کے نظمِ جلی (Macro-Structure) اور نظمِ خفیف (Micro-Structure) کے تعارف کے لیے بطورِ مثال ﴿سورۃ یٰس﴾ کی تفسیر شائع کی گئی ہے، جو کورسز کے دوران میں پڑھائی جاتی ہے۔ چونسٹھ (64) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ، سورت کے مرکزی مضمون، سورت کی صوتیات، سورت کی جلالی فضا، سورت کے مضامین اور سورت کی بلاغت پر بحث کرتا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ بین السطور ہے، درمیان میں عنوانات دے دیے گئے ہیں، تا کہ طالبِ علم مضامین کو بھی ساتھ ساتھ ذہن نشین کرتا جائے۔

7۔ **قیادت اور ہلاکتِ اقوام:**

فہم قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی ایک اور اہم کتاب ﴿قیادت اور ہلاکتِ اقوام﴾ ہے۔ جو لوگ توجہ سے اس کتاب کو پڑھیں گے، وہ قرآنِ مجید سے جدید دور کے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے فن سے ان شاء اللہ آشنا ہو جائیں گے۔

دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عدل پر روشنی ڈالتی ہے، پھر مختلف قوموں کی ہلاکت کی تاریخ بیان کرتی ہے، پھر ہلاکت کے بیس (20) سے زیادہ اسباب پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہلاکت کے اصول، ہلاکت کے مقاصد اور ہلاکت کا طریقہ کار بیان کرنے کے بعد مسلم قیادت کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں قیادت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔

8۔ **حدیث کی اہمیت اور ضرورت:**

اُصول حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث بھی ایک ادق مضمون ہے۔ صحیح حدیث کی تعریف کیا ہے؟ حسن کسے کہتے ہیں؟ ضعیف کی کتنی قسمیں ہیں۔ موضوع (Fabricated) احادیث کیا ہوتی ہے؟ یہ کتاب ان سب کی وضاحت کرتی ہے۔ روایتِ احادیث کے سلاسل کو سمجھنا بھی ایک مبتدی کے لیے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ اس فن کو بھی آسان کرنے کے لیے یہ کتاب ﴿حدیث کی اہمیت اور ضرورت﴾ مرتب کی گئی ہے۔

الحمد للہ اس کتاب کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور کئی مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل کر لی گئی ہے۔ انگریزی اور سندھی میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سلاسلِ احادیث کو سمجھنے کے لیے آسان چارٹ بنا دیے گئے ہیں، تا کہ کتبِ مشہورہ کے راویوں سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سند کے اتصال کو

واضح کیا جائے۔صحابہؓ تابعینؒ ، تبع تابعینؒ اور تبع تبع تابعینؒ اور دیگر مشہور محدثین کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔منکرینِ حدیث کے چند مشہور اور بنیادی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔تین سو چوراسی (384) صفحات پر مشتمل دسواں ایڈیشن جدید اضافوں سے مزین ہے۔مہران اکیڈمی شکار پور، سندھ نے اس کتاب کا سندھی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔انگریزی ترجمہ امریکہ اور کینیڈا میں مقبول ہے۔

9۔ **معارفِ نبوی ﷺ:**

حفظ کے مقصد کے تحت پانچ سو (500) سے زائد مختصر احادیث کا مجموعہ ﴿معارفِ نبوی ﷺ﴾ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔کوشش کی گئی ہے کہ احادیث مختصر ہوں اور متنوع ہوں، تاکہ دین کا مجموعی نظام سامنے آجائے ۔ اسلام ، ایمان ، وحی ، علم ، دعوت و تبلیغ ، ارکانِ اسلام ، احسان ، اذکار و اوراد ، معاشرت ، اخلاقیات، معاملات، اجتماعیت، سمع و طاعت، امیر اور ماُمور کے فرائض، شورائیت اور جہاد کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تقریباً چار سو (400) صفحات پر مشتمل ہے۔عربی متن کی کتابت کرائی گئی ہے۔اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔عام مسلمانوں کے علاوہ اردو میڈیم اور انگریزی میڈیم کے طلباء دونوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔احادیث کی تخریج کر کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔

نوجوانوں کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے، وہ ان چھوٹی چھوٹی حدیثوں کو زبانی یاد کر کے رسول ﷺ اور آپ کی سنتوں سے محبت قائم کر سکتے ہیں۔

10۔ **توحید اور شرک کی مختلف قسمیں:**

عقیدۂ توحید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔اسلام کے نزدیک یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کے بغیر کوئی انسان جنت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا ہے۔اس موضوع پر حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتابیں دنیا میں بہت مشہور ہوئیں۔دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ﴿توحید اور شرک کی مختلف قسمیں﴾ اس لحاظ سے بہت ہی منفرد ہے کہ اس میں بنیادی طور پر قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، توحیدِ ذات، توحیدِ اسماء وصفات، توحیدِ تنزیہہ، توحیدِ صفتِ علم، توحیدِ صفتِ اختیار، توحیدِ اُلوہیت، توحیدِ ربوبیت، توحیدِ دعاء، توحیدِ استغفار اور توحیدِ تشریع یعنی توحیدِ حاکمیت پر مفصل بحث کر کے اس کے مقابل شرک کی مختلف قسموں کی وضاحت کی گئی ہے۔جدید ایڈیشن میں مزید اضافے کیے

گئے ہیں۔

11۔ رسالت اور منصب رسالت:

دین اسلام کو سمجھنے کے لیے عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ مختصر رسالہ، سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ شاعر، عابد، جوگی، فلسفی اور نبی و رسول میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے۔ پھر رسولوں کے بارے میں قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ کون ہوتے ہیں؟ یہ دنیا میں کس لیے آتے ہیں؟ رسولوں کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ آخر میں نبی اخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذمہ داریوں اور اُن کی رسالت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

12۔ آخرت اور فکر آخرت:

اس رسالے کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد آخرت کے مختلف مراحل سے بحث کرتا ہے۔ قبر کی زندگی، روز قیامت کی عدالت، جنت کی مادی اور روحانی نعمتیں، دوزخ کی مادی اور روحانی سزائیں اس کتاب کے اہم ترین موضوعات ہیں۔ قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، اُن بڑے بڑے گناہوں کی وضاحت کی گئی ہے جو دوزخ کے عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

13۔ اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدۂ شفاعت:

اسلام میں نجات (Salvation) کی تین (3) بنیادیں ہیں۔ اولاً ایمان اور صحیح عقیدۂ توحید، ثانیاً آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق اعمال، جنہیں قرآن ﴿الاعمال الصالحات﴾ کہتا ہے اور ثالثاً اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ اور علماء، شہداء، صالحین وغیرہ کی شفاعت کیا مرتبہ اور مقام رکھتی ہے؟ یہ کتاب اس طرح کے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں شفاعت کی مختلف نوعیتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اُن اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، جو قیامت کے دن ایک مسلمان کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔

14۔ تزکیۂ نفس:

اصلاحِ ذات، فروغِ ذات اور تحسینِ ذات کے حوالے سے چشتی صاحب کی اہم ترین

کتاب ﴿تزکیۂ نفس﴾ ہے۔ یہ کتاب تین مباحث پر مبنی ہے۔

(1) تزکیۂ نفس کا مفہوم اور ماہیت۔ (2) تزکیے کے اصول وقواعد

(3) تزکیۂ نفس کے حصول کی بارہ (12) عملی تدبیریں

تصوف اور تزکیۂ نفس کے سلسلے میں افراط وتفریط عام ہے۔ دوسوتیس (230) صفحات پر مشتمل اس کتاب میں، قرآن مجید کے محکم دلائل اور مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں فروغ ذات اور تحسین ذات کے خالص مسنون طریقوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

15۔ نماز کی ظاہری ہیئت اور معنویت:

نماز کے موضوع پر دنیا میں کئی ہزار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی، لیکن ایک سواٹھارہ (118) صفحات پر مشتمل یہ کتاب، ایک منفرد چیز ہے۔ نہایت اختصار کے ساتھ نماز کے تمام ارکان کی ظاہری ہیئت کو صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ ہر رکن کی معنویت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اپنی نماز کے معیار (Quality) کو بہتر بنا سکے۔ جو شخص اس کتاب کی ساری مسنون دعاؤں کو یاد کرلے گا، ان کا ترجمہ ذہن نشین کرلے گا اور پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ یقیناً دن بہ دن اپنی نماز کو بہتر بناتا جائے گا۔

16۔ انفاق فی سبیل اللہ:

توحید اور نماز کے بعد، انسان سے خالق کائنات کا تیسرا مطالبہ ﴿انفاق﴾ کا ہے۔ زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ایک سوبیالیس (142) صفحات پر مشتمل یہ کتاب اِمساک، بخل، شحِ نفس وغیرہ کی تعریف کرکے عام انفاق اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرق کو نمایاں کرتی ہے۔ انفاق کے بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد، فضائل انفاق، فلسفۂ انفاق، آدابِ انفاق، ترتیب انفاق، مقاصدِ انفاق، اوقاتِ انفاق اور مقدار انفاق جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کے بعد عدم انفاق کے عواقب ونتائج پر روشنی ڈالتی ہے۔

17۔ نمازِ تہجد:

ساٹھ (60) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ، نمازِ تہجد کی اہمیت، فضیلت اور احکام و مسائل پر مشتمل ہے۔ نمازِ تہجد ایک مسنون عبادت ہے، ایک وسیلۂ تقرب ہے۔ یہ سامان فروغ ذات اور ذریعۂ تحسین ذات ہے۔ ایک اعلیٰ جذبۂ تشکر اور احساسِ عبودیت ہے۔ اپنی بے بضاعتی پر ایک احساسِ ندامت ہے۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار و اعتراف ہے۔ ایک وظیفۂ خواص و صالحین ہے۔ ایک نصابِ قیادت ہے۔ ایک مجلسِ تفقہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔ ایک علمی نشست ہے۔ ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔
اسلامی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تزکیۂ نفس اور فہم قرآن میں اضافہ کے لیے اس اہم ترین نفل، لیکن ضروری عبادت کی اہمیت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے۔

18۔ اعتکاف:

اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آخری عشرے کے اعتکاف کا کم سے کم فائدہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر مل جاتی ہے۔ چھتیس (36) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اعتکاف کی اہمیت اور اس کے فضائل و احکام پر بحث کرتا ہے۔ اُس کے فوائد کی روشنی میں اس اہم ترین نفل عبادت کی ترغیب دیتا ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریکِ محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

واہ کینٹ	مرکزی مکتبہ تحریکِ محنت بالمقابل نیوسٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	051-453-5334
لاہور	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور	0321-492-0998
کراچی	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی	0321-295-3721
پشاور	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	0301-981-5104
ملتان	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	061-458-6245
راولپنڈی	الاکرام بلڈنگ، مری حسن چوک، راولپنڈی	0333-576-1766
فیصل آباد	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، کچہری بازار، فیصل آباد	0333-655-7598
اسلام آباد	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، سیکٹر G-6/2 اسلام آباد	051-227-3300
سوات	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	0300-574-6539

فہم قرآن میں اضافے کے لیے ایک فنی کتاب

مولانا حمید الدین فراہیؒ کی کتاب اسباق النحو کی بنیاد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

اس کتاب کی خصوصیات

- عربی زبان کے قواعد ، آسان اور سلیس زبان میں
- مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ Solved Problems & Solutions
- مشقیں (یہ کتاب ایک Work Book بھی ہے۔)
- قرآنی مثالیں اور قرآنی مشقیں
- اسباق کے اختتام پر خلاصہ
- لوحات وجداول Tables & Charts